المعالجات البقراطیہ

حصہ سوم

مقالات : ۹ تا ۱۰

اردو ترجمہ

تالیف

ابوالحسن احمد بن محمد طبری

سینٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن
(وزارت صحت و خاندانی بہبود، حکومت ہند) نئی دہلی

المُعالجات البقراطیہ

حصہ سوم | مقالات: ۹ تا ۱۰ | اُردو ترجمہ

تالیف

ابوالحسن احمد بن محمد طبری

سینٹرل کونسل فار ریسرچ اِن یونانی میڈیسن
(وزارت صحت و خاندانی بہبود، حکومت ہند) نئی دہلی
CCRUM

ناشر : سینٹرل کونسل فار ریسرچ اِن یونانی میڈیسن
۶۵-۶۱ - انسٹی ٹیوشنل ایریا
پنکھا روڈ - جنک پوری
نئی دہلی ۱۱۰۰۵۸

نام کتاب : المعالجات البقراطیہ (حصہ سوم)
تالیف : ابوالحسن احمد بن محمد طبری
تعداد اشاعت : ایک ہزار
سنہ اشاعت : ۱۹۹۷ء
قیمت : ۲۴۰ روپے

طابع : پرنٹ لوک
نئی دہلی ۱۱۰۰۲۵

8271

پیش لفظ

معالجات بقراطیہ کے دستیاب دس مقالات کے ترجمے کی اشاعت کو کتاب کی ضخامت کے پیش نظر تین حصوں میں تقسیم کردیا گیا ہے۔ حصہ اول میں پانچ ابتدائی مقالات شامل ہیں۔ اور حصہ دوم میں چھٹا، ساتواں اور آٹھواں مقالہ شائع کیا گیا ہے۔ اب نواں اور دسواں مقالہ حصہ سوم کے طور پر شائع کیا جارہا ہے۔ اس طرح اس کتاب کے دس مقالات کے ترجمے کی اشاعت کا کام پورا ہوگیا۔

معالجات کے موضوع پر ان مقالات کی اہمیت کو حصہ اول اور حصہ دوم کے پیش لفظ میں واضح کردیا گیا ہے۔ قدیم اطباء کے کارنامے آنے والی نسلوں کی فنی رہنمائی کا فرض انجام دیتے ہیں۔ اگر گہرائی اور دلچسپی سے ان کا مطالعہ کیا جائے تو آئندہ ان موضوعات پر تحقیق کی مزید راہیں کھلتی چلی جاتی ہیں۔ انسانیت کی فلاح و بہبود میں اس طرح کے مطالعے اور تحقیق کا کتنا حصہ ہے اس سے اہل نظر خوب واقف ہیں۔

امید ہے کہ ان آخری مقالات کی اشاعت کی بھی پہلے مقالات ہی کی طرح پذیرائی کی جائے گی اور طلبا و اساتذہ نیز فن سے دلچسپی رکھنے والے اس سے بھرپور استفادہ کریں گے۔

(حکیم محمد خالد صدیقی)
ڈائریکٹر
سینٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن

نواں مقالہ

فہرست

8271

باب (۱)

حالت معدہ کی پہچان

نفس مصورہ، تخلیق اور فوائد

ابوالحسن احمد بن محمد کہتا ہے کہ ہم ایک ایسی فصل پیش کر رہے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ نفس مصورہ حیوانی اور نباتاتی اجسام سے پہلے ہوتے ہیں اور اجسام نفس کو قبول کرتے ہیں چنانچہ معدہ کا مقصود یہ رہا کہ بدن کے لئے خزانہ کا کام دے، اور غذائی اجسام کے حصول کا مقام بنے، یہی وجہ ہے کہ معدہ مستدیر گول شکل میں بنایا گیا ہے، گول جسم آفتوں کو اپنے الم کو دیگر آلام کو بھی بہت کم قبول کرتا ہے۔ تخلیق معدہ کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ منہ سے کھانے کو جذب کرے لہذا گردن بھی بنائی گئی جو منہ سے متصل ہے جس مقام سے گردن شروع ہوتی ہے اسے نہایت تنگ بنایا گیا ہے اس مقام سے گردن شروع ہوکر جسے مری کہتے ہیں فم (معدہ) سے مل گئی ہے یہ ظاہری اور باطنی دو طبقوں میں بنائی گئی ہے۔ ظاہری و باطنی دو طبقوں کو منہ، تالو اور گلپھڑوں کے تمام اطراف اور زبان سے ملا دیا گیا ہے تاکہ جذب کا کام ہو سکے اور یہ تمام اعضاء گھیرے میں رہیں۔ ان دونوں طبقات جو منہ اور مری سے لے کر فضاء معدہ تک چپکے ہوئے ہیں۔ اندر اگر خلل یا شکلی ہوتا تو سرکہ اور شربت جیسی حار اور سیال اشیاء یہاں رک جائیں مری کا ظاہری طبقہ معدہ داخلی طبقہ کے مناسب بنایا گیا ہے علاوہ ازیں یہ بھی مقصود تھا کہ معدہ زود حس ہو اور یہ ممکن نہ تھا کہ اس کے اندر اعصاب منقسم ہوکر اس سے متصل ہو لہذا دو بڑے اعصاب بنائے گئے جو سر سے

آتے ہیں۔ کچھ اطبّار سابقین نے اسے ایک ہی عصبہ قرار دیا جو فم معدہ کو حس پہنچاتا ہے۔

پھر یہ بھی مقصود تھا کہ یہاں جو چیز آئے وہ خارج ہو کر جسم کی جانب جا ملے لہذا اس کے نچلے حصے میں ایک اور گردن بنائی جس کو "بواب" کہتے ہیں۔ بواب کا مقام اتصال معدہ کا وسیع تر مقام ہے اس کا نیچے سے اتصالی مقام نہایت تنگ ہے۔ مزاج اس طرح کا بنایا گیا ہے کہ معدہ میں کوئی شئے داخل ہو تو مڑ جائے تاکہ وہ شئے اوپر سے اترتے ہی نکل نہ جائے۔ اس کا تعلق ارادہ سے ہے ارادہ ظاہر ہوتا ہے تو وارد شدہ چیز خارج ہوتی ہے اور یہ بس ضرورت کے وقت ہی کھل سکتا ہے۔ یعنی جبکہ عضو بیمار ہوتا ہے۔ وہ مقام جہاں بالائی گردن یعنی مری متصل ہوتی ہے معدہ کا سب سے تنگ مقام ہے۔ دونوں گردنوں میں سب سے کشادہ مری ہوتی ہے کیوں کہ اس کا مقصود حفاظت اور اشتیاق ہے کیوں کہ بعض اوقات ایک جاندار ایسی چیز نگل جاتا ہے جسے اچھی طرح نہیں چبا جاتا گاہ اس چیز کا جسم بڑا ہوتا ہے لہذا مری کو وسیع تر بنایا گیا اور نچلی گردن کو تنگ اس لئے بنایا گیا ہے کہ خارج ہونے والی شئے آہستہ آہستہ خارج ہو اس کے ارادہ کے تابع ہو اور جو شئے اس کے اندر ہو اسے روک سکے۔

اس کی ایک مصلحت اور بھی ہے کہ معدے میں اترنے والی چیز ناپختہ اور غیر مائی ہوتی ہے اور معدہ سے جو چیز باہر نکل کر جاتی ہے وہ پختہ ہوتی ہے اور پانی کے شامل ہونے کی وجہ سے ان کے اندر حریرے کے مانند رقت آجاتی ہے لہذا معدے سے ان کے اخراج میں طبیعت کو مشکل نہیں پیش آتی۔

اور معدے کی تخلیق میں ایک یہ غرض بھی رکھی گئی ہے کہ معدے کے دو طبقات میں سے ایک طبقہ جو داخل ہے طول میں رکھا ہوا ہے تاکہ جذب ہونے والی اشیار کو معدہ پوری طرح جذب کر سکے جو شئے طول میں ہوتی ہے وہ اپنے اندر اشیار پر دباؤ نہیں ڈالتی وہ صرف جذب کا کام کر سکتی ہے۔ یہ معدہ کو اس کی گردش کے مطابق حلق کی طرح گھیرے ہوئے ہے۔

اس طرح بنانے کی وجہ یہ ہے کہ اپنے اندر کی چیز کو دفع کر سکے جو چیز گول ہوتی ہے وہ کسی بھی چیز کو مضبوطی سے دبا کر نچوڑ سکتی ہے۔ جیسے انسان اپنے دونوں ہاتھوں میں کوئی ایسی چیز جو ہاتھوں کے گھیرے میں رہے تو اسے پکڑ کر پوری قوت سے نچوڑ سکتا ہے اگر وہ کسی لمبی چیز کو اپنے ہاتھ سے پکڑ کر نچوڑنا چاہے تو ایسا نہیں کر سکتا بس اس کا وہی جز جو ہاتھوں کو گھیر سکے نچوڑ سکے گا۔ یہی وجہ ہے کہ دوسرے طبقہ کی ساخت کو معدہ کی گولائی پر نہیں بنایا گیا ہے ایسا اس لئے تاکہ عضو کو قبضہ

حاصل ہوسکے اور وہ پوری شدت سے دفع کرسکے لہٰذا جس راستہ سے غذا نکلتی ہے اسے کشادہ رکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

بعض حکما، سابقین نے معدے کے معاملے کو" ہری" سے تشبیہہ دی ہے ہری ایک آلے کا نام ہے جو فم معدہ پر رکھا جاتا ہے، ہری کے لئے دو راستے ہونا ضروری ہے ایک راستہ وسیع ہوتا ہے تاکہ اس کے اندر ڈالی جانے والی اشیاء کے لئے گنجائش ہو اور دوسرا راستہ بہ نسبت اس کے تنگ ہوتا ہے تاکہ ایک خاص مقدار مقررہ کے ساتھ اور خازن کی منشاء کے مطابق آہستہ آہستہ اخراج عمل میں آئے اس طرح "مری" کو" ہری" کے اوپر والے منہ کی طرف سمجھنا چاہیئے اور معدے کی نچلی گردن کو ہری کے نچلے حصے کے مانند سمجھنا چاہیئے اور انسانی ارادے کو خازن حکیم کے مانند خیال کرنا چاہیئے جو"ہری" کے آلے کا استعمال کرتا ہے۔

معدے کو ایک تالاب مری کو وسیع نہر اور دوسرے منہ کو جو دروازہ کا کام کرتا ہے چھوٹی نہر سے تشبیہہ دی گئی ہے تاکہ داخل ہونے والا فالتو پانی اور خارج ہونے والا سب اس تالاب میں موجود ہیں۔ اور وہ رگیں جو جگر آنتوں اور معدے کے نچلے حصے میں پھیلی ہوئی ہیں انھیں نالیوں سے تشبیہہ دی گئی ہے جو پانی کو باغات اور کھیتوں تک پہنچاتی ہے اور سیراب کرتی ہیں اگر یہ خشک ہو جائیں تو باغ یا کھیت سوکھ جائے گا اسی طرح ان رگوں کے زریعہ اعضاء کو غذا کا پہنچنا بند ہو جائے تو ان کے اندر فساد پیدا ہو جائے گا اور جب یہ فاسد ہو جائیں گے تو بدن تباہ ہو جائے گا۔

معدے کا ایک کام یہ بھی ہے کہ اندر پہنچنے والی غذ کو پکا کر اس قابل بنائے کہ جگر میں پہنچ کر بآسانی خون میں تبدیل ہو جائے لہٰذا معدے کو "خمل"، روئیں دار چینٹ بنایا گیا تاکہ غذا کو پیس کر ہضم کر سکے اور خون بننے کے قابل بنا دے۔ اسی لئے بعض اطباء سابقین نے "خمل معدہ" کو بہ منزلہ داڑھوں کے قرار دیا ہے جو منہ کے اندر ہوتے ہیں، یعنی جس طرح منہ کے داڑھ غذا کو چبانے کا کام کرتے ہیں اسی طرح "خمل معدہ" غذا کو پیسنے کا کام کرتا ہے۔

انھوں نے کہا ہے کہ فراہمی غذا تک گیارہ قسم کی تیاریاں ہوتی ہیں پہلا مرحلہ زمین کو جوتنا اور صاف کرنا، دوسرا مرحلہ پانی پہنچانا، تیسرا مرحلہ مناسب وقت کا لحاظ رکھنا چوتھا مرحلہ صاف اور عمدہ بیج کا انتظام کر کے زمین میں ڈالنا، پانچواں مرحلہ اسکی نگہداشت تربیت تا آنکہ کھیتی پک جائے، چھٹا مرحلہ کھیتی کاٹنا، اور کھلہ کرنا اور صاف کرنا، ساتواں مرحلہ غذا کو دھونا اور پیسنا، آٹھواں مرحلہ روٹی کی تیاری، نواں مرحلہ روٹی کو چبانا جب تک آدمی چبا سکے، دسواں مرحلہ معدے کا پیسنا اور اس کی

اصلاح اور گیارہ مرحلہ جگر کا یہ کام کہ جو غذا پس کر اس کے پاس پہنچ جائے اس کو خون میں تبدیل کرے اور ایک ایک عضو کو اس کی مناسبت اور ضرورت کے لحاظ سے خون سپلائی کرے۔

بعض اطبار نے بارہ مراحل بیان کئے ہیں بارہواں مرحلہ یہ قرار دیا ہے کہ ہر عضو اپنی ضرورت کے مطابق اپنی اپنی غذا حاصل کرلے اور چونکہ یہ ضرورتیں اضطراری ہیں اس لئے تمام اعضار کے تعلق کو ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ دیا گیا ہے جیسے قلب، جگر، فوطے طحال (تلی) کو چار بندھنوں کے ساتھ باندھ دیا گیا ہے اور سامنے سے پسلی کی ہڈیوں تک ربط قائم کردیا گیا ہے۔ معدے کو دو قسموں پر تقسیم کردیا گیا ہے اور اوپر کے حصتے کو حساس اور لطیف اعصاب والا بنایا گیا ہے اور اس کے اندر اشتہا کی قوت رکھی گئی ہے اور اس کے نچلے حصتے میں ایک رگ بنائی گئی جس میں صفرار جمع ہوتا ہے بہرحال باری تعالیٰ نے نہایت حکمت کے ساتھ اس سارے نظام کو ترتیب دیا ہے ــــ جالینوس نے "تشریح کبیر" اور منافع الاعضار میں ان تمام حکمتوں کو اس قدر تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے کہ اس میں مزید اضافے کی گنجائش نہیں ہے۔ ہم نے یہاں ایک طالب علم کو فائدے کے لئے مختصر طور پر ذکر کیا ہے تاکہ وہ فساد معدہ کے اسباب سے واقف ہو جائے اور یہ بھی معلوم کرلے کہ جس قدر معدے میں فساد آئے گا بدن پر اس کا اثر پڑے گا۔

ہم یہاں معدے کے تمام امراض اور مزاج تغیر و تبدل کا بھی ذکر کریں گے کہ ایک طالب علم کو یقین کرلینا چاہیئے کہ معدے کے معاملے میں غفلت نہیں برتی جاسکتی۔ اس کے لئے کوئی عذر مسموع نہیں ہے کیوں کہ بدن کی صحت کا دارومدار معدے کی صحت پر ہے۔

باب (۲)

زوال اشتہا

اطبار متقدمین کا خیال ہے کہ سور مزاج حار یا بارد کی وجہ سے اشتہا ختم ہوجاتی ہے انھوں نے اشتہاکے زوال یا سقوط اور کمی بیشی کے درمیان کسی قسم کے فرق کو ملحوظ نہیں رکھا ہے۔ اوران سب کے بارے میں ایک ہی گفتگو کر ڈالی ہے۔ جب پڑھنے والا ان کتابوں کو پڑھتا ہے تو حیران ہوجاتا ہے اور ایک ناقص طبیب علاج میں غلطی کر بیٹھتا ہے وہ ایک ہی مرض کو دو یا تین قرار دیتا ہے۔ فاضل جالینوس نے ان سب کی طرف اشارہ کیا ہے اور تفصیلی طور پر بیان کیا ہے اور ہم اشتہا کے زوال، سقوط اور کمی اس کے فاعلی اسباب و اعراض کو علیحدہ علیحدہ طور پر بیان کریں گے۔

اشتہا کی موت کا مطلب ہے کہ قوت شہوانیہ (اشتہا) کا خاتمہ اور بالکلیہ باطل ہوجانا جیسے بعض اسباب امراض کی بنار پر مثانہ کی وہ قوت ختم ہوجاتی ہے جو پیشاب کو دفع کرتی ہے اس سے مراد کسی قوت کی موت نہیں جس سے اشتہا پیدا ہوتی ہے اسے قوت اشتہا کی کمی اور تکان کا مرض کہتے ہیں ہم پہلے قوت کا زوال بیان کریں گے پھر کمی اور پھر سقوط پر گفتگو کریں گے تاکہ ہر ایک کا فرق واضح ہوجائے۔

قوت جس سے اشتہا پیدا ہوتی ہے کے اسباب بکثرت ہیں یہ اسباب جب کم ہوجائیں تو اشتہا میں سستی اور کمی پیدا ہوگی اور زیادہ ہوجائیں تو قوت کا خاتمہ ہوجاتا ہے بعض اوقات

شکم سیری کے باعث ساری قوت ساقط ہو جاتی ہے اور مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔
معدے کے تمام امراض کے علاج کے لئے طبیب حاذق کی ضرورت ہوتی ہے جو تمام اعضاء اور اس کی مختلف قوتوں اور ان کے مزاج سے پوری طرح باخبر ہو اگر طبیب معدہ کے امراض کے علاج میں غلطی کر بیٹھے تو اس کی غلطی مریض کو ہلاک کر سکتی ہے مرض مزمن کا باعث بن جاتی ہے اس کی غلطی سے جنون اور صرع کے امراض لاحق ہو سکتے ہیں خاص طور پر اس صورت میں کہ جب مرض فم معدہ میں واقع ہو۔
قوت اشتہا کے علاج کے لئے یہ دیکھنا چاہیئے کہ مریض کسی خاص چیز کی اشتہار کھتا ہے یا نہیں اگر ماکولات اور مشروبات میں کسی خاص قسم کی چیز سے اشتہار کھتا ہے اور کسی دوسری چیز سے اشتہا نہیں رکھتا تو جان لینا چاہیئے کہ اس کا سبب وہ خاص خلط ہے جو اس کی اشتہا سے مطابقت رکھتی ہے لہذا اس خلط کے استفراغ سے ایسے مریض کا علاج کرنا چاہیئے۔ جب وہ کسی خاص چیز کی اشتہار کھتا ہے اور بغیر کسی زبردستی کے استعمال کر لیتا ہے تو یہ مرض "قوت کے خاتمہ" کا مرض نہیں ہے بلکہ قوت کی کمی اور تکان کا مرض ہے۔ قوت کے خاتمے کا مرض اس صورت میں کہا جائے گا جب وہ کسی بھی چیز کی بالکل اشتہا نہ رکھے۔ نہ معمول و متضاد چیزوں کی نہ شاذ و نادر استعمال آنے والی چیزوں کی۔ اس بات کو سمجھنے کے لئے یہاں ایک مثال ذکر کی جاتی ہے۔
ایک شخص تمام ماکولات میں سے صرف "کہنہ پنیر" کی اشتہار کھتا ہے کہنہ پنیر گرم خشک، تیز لذاع ہوتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ اس کے بدن میں ایسی خلط موجود ہے جس کی طبیعت میں حرارت اور یبوست ہے اور وہ حریف اور لذاع بھی ہے لہذا اس خلط کو خارج کر دینا چاہیئے۔
ایک دوسرا شخص ایسا ہے جو معہود اور غیر معہود تمام کھانوں کو ناپسند کرتا ہے اور اس کی طرف نظر دیکھنے سے بھی اس کو تکلیف ہوتی ہے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ "اشتہا کی موت یا اتمہ کے مرض میں مبتلا ہو چکا ہے۔ اب ایسے مریض کے اعضاء کی اصلاح کی تدبیر کی جانی چاہیئے اور اس کے مزاج میں تبدیلی لانے کی ضرورت ہے سب سے پہلے فطری طور پر تمام بدن کے مزاج کا جائزہ لینا چاہیئے۔ قارورہ، نبض اور لمس کے ذریعے تحقیق کر کے معلوم کرنا چاہیئے کہ صحت کے دنوں میں اس کا مزاج کیسا تھا اور اس کے اعضاء کی کیا حالت تھی۔ ایسے مریض کے مزاج کو اس کے اصل مزاج کی طرف لوٹانا چاہیئے ہم اس سلسلے میں کئی مثالیں ذکر کریں گے کیوں کہ سوائے ایک ماہر طبیب کے دوسرے شخص کے لئے اس کا علاج دشوار ہے۔

مثال کے طور پر ایک شخص کے خاص مزاج میں حرارت اور یبوست تھی اسی میں اس کی صحت تھی دماغ کا مزاج کسی قدر حرارت کی طرف، معدے کا مزاج رطوبت کی طرف جگر کا مزاج یبوست کی طرف اور قلب کا مزاج کسی قدر اعتدال سے خارج کی طرف مائل تھا چنانچہ اعضاء کے درمیان وہ صحیح مقابلہ نہ تھا جو سب کے اندر موجود تھا جب اس کے مجموعی بدن کے متعلق اور ایک ایک عضو کے بارے میں اور ہر عضو کے عمل کے بارے میں اور اس کے اخلاق و عادات کے متعلق سوال کریں تو ہم کو اس وقت یہ معلوم ہوگا کہ بدن کا مزاج کس قدر برودت کی طرف اور دماغ کا مزاج کسی قدر رطوبت کی طرف اور قلب کا مزاج اعتدال کی طرف اور جگر کا مزاج حرارت کی طرف مائل ہے۔ یہ اعضاء کے درمیان مزاج میں مخالفت کی ایک انتہائی صورت ہے اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ اس شخص کی اشتہا مرچکی ہے ایسے شخص کے معدے اصلاح کی جانی چاہیئے اور اس کو کسی قدر رطوبت کی طرف مائل کیا جانا چاہیئے جیسا کہ مریض کے صحت کے دنوں میں تھا جب معدے اور جگر کی اصلاح ہو چکے تو دماغ اور قلب کی اصلاح آسان ہو جائے گی اور تمام اعضاء مریض کے صحت کے دنوں کی حالت پر لوٹ آئیں گے اور جملہ بدن کا مزاج درست ہو جائے گا۔ بعد ازاں یہ غور کریں کہ اس کی اشتہا میں مشابہت کیا ہے کیا اشتہا مزاج بدن کے لحاظ سے ہے یا دفع اذیت کے اعتبار سے یا مزاج حرارت اور یبوست کی طرف مائل ہے اور اشتہا بکری کے گوشت، کہنہ شراب شہد، لہسن، پیاز اور اس جیسی چیزوں کی طرف ہو رہی ہے اور استعمال سے صحت حاصل ہو رہی ہے ایسی صورت میں مریض کو آہستہ آہستہ ان غذاؤں کی طرف لوٹانا چاہیئے تاکہ اس کی اشتہا حسب سابق معمول پر آجائے۔ اگر اس کی اشتہا صحت کے دنوں میں سرکہ، آب انگور خام، ترش اشیاء، ترشیوں اور سرد یا سرد تر اشیاء کی طرف ہوتی تھی تو سمجھ لینا چاہیئے کہ اس کی اشتہا دفع مضرت کے لئے تھی نہ کہ مزاج کی شرکت سے اور اسی سے اس کو صحت حاصل ہوگی۔

بعض اوقات مذکورہ صورت حال پائی جاتی ہے مگر وہ اشتہا جو مناسب شئے کے لئے زیادہ تر صحت کی حالت میں پائی جاتی ہے اور شئے مخالف کی اشتہا زیادہ تر مرض کی حالت میں پائی جاتی ہے ــــ اس صورت حال پر بھی طبیب کو غور کرنا چاہیئے اور معلوم کرنا چاہیئے کہ مزاج کے مخالف جو اشیاء ہیں ان کے استعمال سے صحت برقرار رہتی ہے یا اس میں تغیر آجاتا ہے اسی طرح مزاج سے مناسبت اور موافقت رکھنے والے اشیاء کے استعمال سے صحت باقی رہتی ہے اور مزاج صحیح و سالم رہتا ہے یا نہیں؟ ان دونوں صورتوں میں سے جس صورت سے صحت حاصل ہوتی ہو

مریض کو اسی کی جانب لوٹانا چاہیئے اور دوسری صورت سے بچانا چاہیئے۔
مذکورہ تدابیر جو ہم نے ذکر کی ہیں ہم نے "کتاب تدبیر الافخار" اور کتاب الاخلاط سے نقل کر کے لکھی ہے کتاب "سوء مزاج مختلف" "کتاب الدستور" میں بہتر زندگی گذارنے کے اصول اور فن طب کے تجربہ کار مشائخ کے فوائد بیان کئے گئے ہیں ان سے یہ علاج اخذ کیا گیا ہے لہذا ایک طبیب کو چاہیئے کہ پورے استقصاء کے ساتھ ان تمام امور پر غور کر کے علاج کرے۔
یہ ممکن نہیں کہ فرداً فرداً ایسے لوگوں کے بارے میں گفتگو کی جائے جن کی اشتہا مرجاتی ہے جو کچھ ہم نے بیان کیا ہے وہ ایک دستور یعنی فائدہ کلیہ اور "اصل" کا حکم رکھتا ہے جس پر ایک طبیب کو عمل پیرا ہونا چاہیئے۔
جس شخص کی اشتہا مرجاتی ہے ہوسکتا ہے کہ وہ مدت دراز تک کچھ بھی غذا نہ استعمال کرتے ہوئے زندہ رہے کیوں کہ اس کی قوت غاذیہ میں وقف (یعنی ٹھہراؤ) پیدا ہوجاتا ہے۔ جس طرح جاڑے یا گرمی کے موسم میں تمام جانوروں میں غذا میں وقف پیدا ہوجاتا ہے اس کے باوجود وہ زندہ رہتے ہیں کیوں کہ ان کی "قوت غاذیہ" یعنی غذا حاصل کرنے والی قوت ٹھہر جاتی ہے لیکن صحیح معنی میں "قوت غاذیہ" کے وقف کا پیدا ہونا ناممکن ہے صرف اس کے اندر ٹھہراؤ پیدا ہوجاتا ہے پھر دوبارہ تغذیہ کی طرف لوٹتی ہے یا پھر مریض ہلاک ہوجاتا ہے۔
اب رہا جس کی اشتہا مرجائے وہ صبر سے کام لے سکتا ہے اور غذا سے اس وقت تک رک سکتا ہے جب تک کہ اعضاء کے اندر لاغری اور کمزوری بے چینی اور کرب پیدا نہ ہو اگر یہ خاص باتیں پیدا ہونے لگیں پھر اس کو زبردستی غذا کھلائی جانی چاہیئے۔ غذا اس کے حلق کے اندر پہچانا چاہیے ورنہ تمام قوی کے سقوط اور رطوبت اصلیہ کے فساد کی وجہ سے مریض ہلاک ہوجائے گا، معدے کے اندر تشنج پیدا ہوجائے گا۔ جو ہلاکت کا موجب ہوگا۔
اب تک قوت اشتہا کی موت کا ذکر ہم نے کیا ہے۔ آگے اشتہا کے سقوط سستی اور اس کے اسباب فاعلہ کا بیان کریں گے۔

باب (۳)

تمام اشیاء میں صرف ایک چیز یا طبعًا موافق یا مختلف دو چیزوں کی اشتہار کھنے والے

بعض دفعہ انسان کو ایسا مرض لاحق ہو جاتا ہے جسے اشتہا کا فساد یا اشتہا کی کمی کہا جاتا ہے اس میں اسے صرف ایک یا دو چیزوں کی اشتہا ہوتی ہے مثال کے طور پر ایک وقت اس کو صرف نمکین مچھلی کی اشتہا ہوتی ہے دوسرے وقت صرف " ماست " کی اشتہا ہوتی ہے ۔ یہ دو چیزیں قوت میں مختلف ہیں کیوں کہ نمکین مچھلی اغلب طور پر حار یابس اور ماست بارد رطب ہوتا ہے ہم کو یہ بات معلوم ہے اشتہا کا دارومدار فم معدہ اس کی صحت اور اجتماع کے لحاظ سے ہوتا ہے ۔ پہلی چیز کی اشتہا اس لئے ہوتی ہے کہ طحال سے خلط بارد حامض جو قابض ہوتی ہے فم معدہ میں آجاتی ہے جس کی وجہ وہ نمکین مچھلی کی خواہش کرنے لگتا ہے جب دوسری دفعہ وہ ماست کرنے لگتا ہے تو یقینی طور پر یہ معلوم ہوتی ہے کہ اس کے بدن میں ایک ایسی خلط موجود ہے جس میں حرارت ، یبوست اور ملوحت ہے اس کے لئے نمکین مچھلی کی اشتہار کھتا ہے اور کسی عضو میں خلط بارد بھی موجود ہے چنانچہ وہ ماست کی اشتہا بھی رکھتا ہے یہ دونوں خلطیں آپس میں مختلف ہیں یہ بات بعید از امکان نہیں کہ اس کے بدن میں ایک خلط یا دو اخلاط بلکہ اس سے زیادہ بھی موجود ہوں ۔ ایک خلط تو فم معدہ میں ہو اور دوسری قعر معدہ میں جو مخصوص اوقات میں فم معدہ میں ابھر آتی ہو اور ایک خلط دماغ کے اندر میں موجود ہو لہذا ایسے اخلاط کی وجہ سے اس کی اشتہا مختلف اوقات میں

مختلف ہوسکتی ہے جیسا کہ جالینوس نے ذکر کیا ہے۔

اشتہا کا فساد بدن میں جمع شدہ فاسد اخلاط کے اعتبار سے بھی ہوسکتا ہے اس سلسلہ میں حاملہ عورت کی مثال بیان کی جاسکتی ہے۔ جس کو اس کے رحم، معدہ اور دیگر اعضاء میں مجتمع اخلاط کی بناء پر مٹی، کوئلے اور راکھ کی اشتہا پیدا ہوتی ہے۔

علاج

ایسے مریض کا علاج جو ایک یا دو مخصوص چیزوں کی اشتہار کھتا ہے جیسا کہ ہم نے کہا کہ نمکین مچھلی اور ماست کی اشتہار کھتا ہے پہلے اس کے بدن سے خلط بارد اور رطب کا اخراج کیا جائے پھر خلط حار یابس کا اخراج کیا جائے یا ایسی مرکب دوا استعمال کرائی جائے جو دونوں کام کرسکے جیسے قوقایا سے یہ کام لیا جاسکتا ہے یا وہ دوا استعمال کرائی جائے جو سر اور معدے کے رطوبات کا ایک ساتھ استفراغ کر سکے جیسے ایلوہ، شحم حنظل، اور اس جیسی ادویہ اور پھر اس کے ساتھ سقمونیا بھی شامل کرے تاکہ بدن کے سارے اخلاط کا استفراغ ہوجائے اس طرح ان مختلف اشتہاؤں کے لئے ایسی مرکب دوا بنائے جو ان دونوں اشتہاؤں کی ضد ہو مثال کے طور پر ایسا شخص جو نمکین مچھلی اور ماست کی اشتہار کھتا ہو اور ہم اس کا استفراغ کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے حسب ذیل مرکب دوا استعمال کی جاسکتی ہے۔

مرکب دوا کا نسخہ

ہلیلہ سیاہ، ہلیلہ زرد، ہلیلہ کابلی (ہر ایک گٹھلی نکالنے کے بعد ۱/۲، ۱ گرام افسنتین، قنطوریون، غافث، افتیمون ہر ایک ۱/۲، ۱۰ گرام، ہلیلہ، آملہ، شیر املج ہر ایک تقریباً ۹ گرام، اس کے ساتھ آلو بخارا، عناب تمر ہندی، تخم کشوث، تخم کاسنی، اور اس جیسی ادویہ کا بھی اضافہ کیا جائے ان سب کو پکا لیا جائے اور صاف کر کے تقویت کے واسطے اس میں غاریقون، ایارج، سقمونیا بھی شامل کر لیا جائے۔ اس مطبوخ سے دونوں خلطوں کا لازماً استفراغ ہوجائے گا۔ جب تک مریض کے اندر طاقت موجود ہو اور مرض باقی ہو متواتر استفراغ کرتا رہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم اس بات کو ناپسند کرتے ہیں کہ اس کی اشتہا کے مطابق غذاؤں کا استعمال جاری رکھا جائے اگر کسی ایک اشتہا میں دوسری اشتہا کے مناسبت سے زیادہ معلوم ہو تو بھی اس کی خواہش کی تکمیل نہ کی جائے کیوں کہ ادویہ کے استعمال سے طبعی ارادے کو تقویت حاصل ہوجائے گی۔

مذکورہ توضیحات سے یہ بات معلوم ہوگئی کہ اعضاء کے اندر مواد چاہے جس قسم کا بھی ہو اور معدہ میں فاضل مواد کے جمع ہوجانے سے اشتہا کی سستی یا فساد، معدے کے مزاج کے فساد کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اس کے اقسام بھی معلوم ہو گئے جو مواد یا غیر مواد اور فساد مزاج کی بناء پر رونما ہوتے ہیں۔

باب (۴)

بغیر مادہ معدہ کے مزاج بارد میں فساد سے اشتہا کا فسد یا سقوط

مزاج معدہ کے فساد کا مطلب یہ ہے کہ وہ متغیر ہو کر برودت میں طبعی حالت سے خارج ہو جائے اگر اس طرح مزاج میں تغیر آجائے اور تغیر صرف فم معدہ میں ہو تو اس سے "شہوت کلبیہ" کا مرض پیدا ہوتا ہے شہوت کلبیہ پر ہم اس کے مقام پر گفتگو کریں گے۔

اور اگر برودت معدے کے تمام اجزاء میں پھیل جائے تو معدہ اور جگر میں سرایت کر جاتی ہے جس کی وجہ سے اشتہا ساقط ہو جاتی ہے اور اگر معدہ اور جگر کی برودت انتہا کو پہنچ جائے تو یہ استسقاء کا موجب بھی بن جاتی ہے۔

اعتراض اور جواب

اگر کوئی اعتراض کرے کہ معدہ کے مزاج بارد میں فساد سے اشتہا کیسے باطل ہو سکتی ہے حالاں کہ اس سے اشتہا بڑھ کر طبعی حد سے خارج ہو جاتی ہے جیسے ہم شہوت کلبیہ سے یاد کرتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ مزاج بارد کا فساد جب بڑھ جائے اور معدے کے تمام اجزاء میں سرایت کر جائے تو اس سے برودت پیدا ہو کر جگر کمزور ہو جاتا ہے طحال بھی کمزور ہو جاتی ہے قوت غاذیہ، ماسکہ، ہاضمہ، اور دافعہ بھی کمزور ہو جاتی ہے جب یہ تمام قوتیں کمزور ہو جاتی ہیں تو قوت غاذیہ بھی کمزور ہو جاتی ہے جب یہ صورت حال باقی رہے خون فاسد اور رقیق ہو کر غشاء اور تجویف کی جانب رسنے لگے تو استسقاء کا مرض پیدا ہوتا ہے۔ اس کو

اشتہا کا باطل ہونا قویٰ کا کمزور ہونا کہتے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے۔
اگر معدہ کے مزاج میں ساتھ ساتھ مادہ باردہ بھی پیدا ہوجائے تو اس سے علاج میں دشواری پیدا ہوجاتی ہے۔

اگر فساد مزاج اگر معدہ کے تمام اجزا میں سرایت کرجائے تو ایسے مریض کے لئے مسلمہ قوانین کو مدنظر رکھ کر علاج کرنا ضروری ہے اگر مریض کی عمر، وقت، مزاج، قوت ساتھ دے اور کوئی امر مانع موجود نہ ہو تو پہلے حسب ذیل حقنہ سے استفراغ کرے۔

حقنہ کا نسخہ حسک، بابونہ، اکلیل الملک، مروسفید، تج، برگ نمام، برگ سویا، برگ سداب، قنطوریون دقاق (یعنی باریک) ایرسا ہر ایک ۲۵ گرام، قرطم نیمکوب، تخم کتان ۲۵ گرام دونوں ایک کپڑے میں باندھ لئے جائیں جند بیدستر، سکبینج ہر ایک ۷ گرام — ان تمام ادویہ کو اس قدر پکایا جائے کہ گل جائیں اور پینے کے قابل ہوجائیں اور اس میں چقندر اور کرنب (پات گوبھی) کا اضافہ کرلیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ بعد ازاں ۲۴۵ گرام سے ۳۵۰ گرام تک مطبوخ صاف کرلیا جائے مریض کی قوت کے مطابق اس کو ہاون دستے میں ڈال کر ۲۴½ ملی گرام روغن ارنڈ کے ساتھ نرم کرکے اس سے متواتر کئی دن حقنہ دیں اگر مریض کمزور ہوجائے تو ترک کردے مریض کو روزانہ دو گرام امروسیا ۲۴½ گرام گلقندے کے ساتھ استعمال کرے ہم ایسے مریض کو بعض اوقات ۲½ گرام دوا ء الکرکم دس دن متواتر استعمال کراتے ہیں۔

غذا ان ایام میں مریض کو چکوک کا شوربا دیا جائے جو کراث نبطی کے ساتھ تیار کیا گیا ہو اس میں کالی مرچ، دارچینی اور کمون بھی شامل کی جائے بعض اوقات چکوک کا سینہ دیا جائے۔ یہ سب اس صورت میں ہے جب مریض کے مزاج میں تغیر واقع نہ ہو اگر تغیر واقع ہو کر حرارت پیدا ہوجائے اور بخار نہ آئے تو سمجھ لو کہ علاج کارگر ہو رہا ہے اور صحت قریب ہے اب اس تدبیر سے عدول نہ کرنا چاہیئے جب تک کہ مزاج میں تغیر نہ آئے۔ اگر تغیر واقع ہو اور حرارت پیدا ہوجائے تو یہ تدبیر ترک کرکے "ماء الاصول" پلانا چاہیئے جس کا نسخہ حسب ذیل ہے۔

ماء الاصول کا نسخہ فقاح اذخر، بیخ اذخر ہر ایک ۳۵ گرام، سعد ۷½ گرام، تخم کرفس، انیسون، تخم رازیانہ ہر ایک ۷ گرام، زوفا خشک پرشیاوسان ہر ایک ۱۰½ گرام مصطگی ۷ گرام، سنبل ۲½ گرام، اسارون عود الوج ہر ایک ۵½ گرام، ہرم المجوس ۱۴ گرام، کبابہ ۷ گرام، زبیب طائفی منقی ۷ گرام، — ان تمام ادویہ کو ایک لیٹر پانی میں اس قدر پکایا جائے ۵ ملی لیٹر باقی

رہ جائے پھر اس کو ایک بوتل میں اٹھا کر رکھ لیا جائے اور روزانہ ۷۰ گرام، ۷ گرام روغن بادام شیریں اور ۳۵ گرام گلقند کے ساتھ متواتر ۷ دن تک پلائے پھر مزید سات دن روزانہ ۷۰ گرام، ۳۵ گرام گلقند عسل کے ساتھ پلائے پھر اسے آہستہ چبا کر اوپر سے سات دن تک ماء الاصول استعمال کرے۔ پھر حسب ذیل دوا کے ذریعہ استفراغ کرے۔

نسخہ دوا راستفراغ زنجبیل ۱/۲ ۳ گرام، فلفل سفید، دار فلفل ہر ایک ۲ گرام تقریباً ایارج فیقرا ۱/۲ ۵ گرام افسنتین رومی ۷ گرام، غاریقون ۱/۲ ۵ گرام ان تمام ادویہ کو پیس لیا جائے اور برگ اترج کے پانی میں گوندھ کر کالی مرچ کے برابر حبوب بنا لئے جائیں۔ دو یا تین گولیاں مریض کی قوت کے لحاظ سے پلائی جائیں جب معدہ میں صفائی آجائے تو پلانا بند کر دے اس کے زیادہ استعمال سے بھی کچھ نقصان نہ ہوگا۔ کیوں کہ یہ اس مرض کی مفید دوا ہے۔

اگر ضعف آجائے تو مندرجہ ذیل گولی استعمال کرائے جس سے معدے کا مزاج درست ہو جائے گا۔

نسخہ حسار نانخواہ، زیرہ سیاہ، فلفل، دار فلفل، سعتر، زوفا خشک، انیسون ہر ایک ۱/۲ ۳ گرام، صبر سقوطری خالص (ادویہ کے وزن کے برابر) ہلیلہ سیاہ ہندی، کابلی ہر ایک ۱/۲ ۱۰ گرام، ان تمام ادویہ کو پیس لیا جائے اور آب برگ اترج میں گوندھ لیا جائے اور حبوب بنا لئے جائیں اور یہ کھانے کے بعد استعمال کرے اگر چاہے تو نہار پیٹ بھی استعمال کرے اس سے رطوبت خارج ہو کر معدے کا تنقیہ ہو جائے گا۔ البتہ کھانے کے بعد کی مقدار کو نصف کر دے اس مقدار سے جو نہار پیٹ ۱/۲ ۳ گرام استعمال کر رہا ہے۔ پھر مندرجہ بالا علاج کے بعد معدہ پر حسب ذیل ضماد کرے۔

ضماد کا نسخہ صبر سقوطری ۱/۲ ۳ گرام، سنبل، مصطگی ہر ایک تقریباً دو گرام نار مشک ۱/۲ ۳ گرام، ان تمام ادویہ کو پیس لیا جائے اور اس کو روغن ناردین یا روغن قسط میں گوندھ لیا جائے اور معدہ اور خاص طور پر فم معدہ پر ضماد کرے خلو معدہ میں کرنا چاہیے۔ جب کھانے کا وقت آئے تو ضماد ہٹا دے۔ اور تھوڑا سا کھانا کھلائے جس کا ذکر ہو چکا ہے جب غذا تحلیل ہو جائے تو مکرر ضماد کرے اس ضماد سے راستہ کھل جانے کے بعد پوری طرح صحت حاصل ہو جاتی ہے ــــ یہ علاج سوء مزاج بارد کی صورت میں جب معدہ کے ساتھ ہوا اشتہا پیدا کرنے کے لئے عام طور پر اور خاص طور پر جب سوء مزاج بارد بغیر مادے کے ہو تو استعمال ہوتا ہے۔ اِلّا یہ کہ

بغیر مادے کے ہو تو زیادہ استفراغ کی ضرورت لاحق نہیں ہوتی اس کے لئے ضماد اور مذکورہ ادویہ ہی کافی ہو جاتی ہے۔

جب مریض کو اشتہا عود کر آئے، قارورے میں رنگ ظاہر ہو سوء مزاج زائل ہو جائے تو کھانے میں حسن تدبیر سے کام لینا چاہیئے قوی خالص شراب متوسط مقدار میں اور رطوبت پیدا کرنے والی اشیاء استعمال کرائے۔ جب خون کے اندر تقویت پیدا ہوا اور فساد ظاہر نہ ہو تو فصد کھولنے کی بالکل ضرورت نہیں ہے اگر خون میں فساد ظاہر ہو تو فصد کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ خون میں عفونت ظاہر ہو تو ایسی غذائیں استعمال کرائے جو خون کی اصلاح کرتی ہوں جیسے جوڑوں اور دودھ پیتے بکری کے بچوں کا گوشت، نیمبرشت انڈے عمدہ رقیق شراب اور مدرات و بول و مسہلات سے استفراغ کرے۔

ادرار بول کے لئے حسب ذیل سفوف سکنجبین کے ساتھ استعمال کرانا مفید ہوگا۔

سفوف کا نسخہ

تخم کرفس، انیسون، اسارون، تخم ہلیون، ہر ایک ۳½ گرام، تخم خیار، نشار، تخم خربزہ مقشر ۳۵ گرام، تخم خرشف ۴۲½ گرام ـــــ ان تمام ادویہ کو باریک پیس لے پھر ان سب ادویہ کے برابر ترنجبین شامل کرے اگر مریض کی طبیعت میں خشکی ہو تو شامل نہ کرے یہ دوا روزانہ ۱۰½ گرام ۷۰ گرام سکنجبین کے ساتھ استعمال کرائے۔

وہ سکنجبین جو سرکہ پیاز دشتی کے ساتھ تیار کی جاتی ہے بعض اوقات رطوبتوں کو قطع کرنے اور معدہ کے تنقیہ جگر کی تقویت اور اصلاح طحال کی زبردست تاثیر رکھتی ہے یہ بہت سی ادویہ سے بے نیاز کر دیتی ہے لہذا ایک طبیب کو اس سے غفلت نہ برتنی چاہیئے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس تدبیر سے اشتہا کو تقویت حاصل ہوگئی اور خون میں طاقت پیدا ہو جائے گی۔ اس مرض میں اشتہا ساقط نہ ہو بلکہ سوء مزاج بارد کے ساتھ مادہ کے بغیر ہو تو اس کے لئے ایک دوسرا طریقہ علاج بھی ہے جس کا ذکر اس باب کے بعد ہم کریں گے اس باب میں ہم سوء مزاج بارد کے غلبہ اور تر فاضل مواد کے جمع ہونے کا ذکر کریں گے۔

باب (۵)

سوٗ مزاج بارد

معدے میں سوءِ مزاج بارد پیدا ہوتا ہے اگر اس کے ساتھ رطوبت بھی ہو تو اسے سوءِ مزاج بارد رطب، اگر مادہ باردہ رطبہ موجود نہ ہو تو سوءِ مزاج بارد کہتے ہیں اور خلط سوداوی بھی موجود ہو تو سوءِ مزاج بارد یابس کہتے ہیں ــــ ان تمام کا ذکر ہم اس کے مقامات پر کریں گے۔

یہاں پر ہم سوءِ مزاج بارد بغیر مادہ" کا ذکر کریں گے یہاں معدہ کے تمام امراض کا تذکرہ کرنا مقصود ہے، لہٰذا سوءِ مزاج کے نام جتنے اقسام ہوتے ہیں ان سب پر مکمل طور پر گفتگو کریں گے۔

معدہ میں جو سوءِ مزاج بارد پیدا ہوتا ہے وہ اس کے طبقات ہی میں پیدا ہوتا ہے البتہ یہ فم معدہ، قعر معدہ اور تمام معدہ میں لاحق ہوتا ہے۔ سبب فاعلی رطوبت اصلیہ اور معدے کی غالب برودت کا فنا ہو جانا ہے اور جو چیز اس پر دلالت کرتی ہے وہ یہ ہے کہ آدمی سوءِ ہضم کا شکار ہو جاتا ہے اور اشیاء بارد جب معدہ میں پہنچتی ہیں تو گراوٹ محسوس کرتی ہیں۔ بالفعل اور بالقوہ جو چیزیں حار ہوتی ہیں ان سے آرام محسوس کر رہا ہے۔ اگر مریض طبعًا گورے رنگ کا ہو تو اس کا رنگ تبدیل ہو جاتا ہے۔ اور اگر مریض گندم گوں ہو تو خاکستری ہو جاتا ہے۔ اس مزاج کے مرض میں یہ ہے کہ کھانے میں کھٹاس پیدا ہو جاتی ہے اشتہا میں تقویت ہوتی ہے مگر خوشگواری کم ہو جاتی ہے۔

علاج:۔ علاج ہرگز دوا سے نہ کیا جائے البتہ اگر تمام اعضاء میں امتلاء موجود ہو تو اس کا

تنقیہ کیا جائے وہ اس طور پر کہ جس خلط کا امتلاء ہو اس کے مقابل حقنوں سے استفراغ کیا جائے اگر امتلاء نہ ہو تو استفراغ کی ضرورت نہیں استفراغ مریض کی عمر، مزاج اور وقت اور تمام قوانین کو ملحوظ رکھتے ہوئے کیا جائے۔ ایسے معجونات استعمال کئے جائیں جو حرارت میں معتدل ہوں۔ گرم غذائیں اور معتدل الحرارت شراب استعمال کرائی جائے۔ حسب ذیل معجون برابر استعمال میں رکھے۔

نسخہ معجون مصطگی، سنبل، نار مُشک، ناردین اقلیطی، تخم کرفس، انیسون، نانخواہ، تخم رازیانہ، ہرایک ۱/۲ ۱۰ گرام، پوست بیخ کبر ۷ گرام اندرجو، حب الشوکہ، جیسا کہ جالینوس نے یہی نام رکھا ہے اس کو حب التعلق کہتے ہیں ۱/۲ ۴۲ گرام، مرصاف شدہ صبر سقوطری ہرایک ۱/۲ ۱۰ گرام، — اس تمام ادویہ کو پیس لیا جائے اور چھان کر صاف شدہ شہد میں معجون بنالیا جائے۔ مقدار خوراک ۱/۲ ۱۰ گرام، نہار منہ، تھوڑی سی شراب پی لے اور خوب بھوک لگنے کا انتظار کرے سب سے پہلے چڑیوں، چکور اور ایک سالہ بکری کے بچے کا شوربہ استعمال کرے اور کھانے کے بعد اس قدر شراب استعمال کرے جو حرارت پیدا کر سکے جب غذا ہضم کے آخری مرحلے میں ہو تو مکمل ہضم سے پہلے ہی حمام میں داخل ہو نیم گرم پانی معدے اور سارے جسم پر بہائے مگر زیادہ نہ بہائے پھر حمام سے نکلنے کے بعد اگر جاڑے کا موسم ہو تو معدے کو سینکے گرمی کا موسم ہو تو اس کی ضرورت نہیں ہے ٹھنڈی ہوا لگنے نہ دے۔ حسب ذیل معجون برابر استعمال کرے۔ برودت معدہ کے جس مریض نے بھی یہ معجون استعمال کیا وہ صحت یاب ہوگیا۔

معجون کا نسخہ جنطیانا رومی خالص، ۵.۱۰ گرام، دارشیشعان، مُشکطرامشیع عودالوج اسارون، اشنہ، حب بلسان ہرایک ۳۵ گرام، انیسون، تخم کرفس بری ہرایک ۱/۲ ۴۲ گرام، مصطگی، زعفران ہرایک ۷ گرام ہرم الجوس ۳۰ گرام، زنجبیل دارچینی خالص ہرایک ۳۵ گرام، سعتر فارسی ہر ایک ۱/۲ ۱۷ گرام، سعد ۱/۲ ۴۲ گرام، جوز، فلفل، کبابہ ہرایک ۱/۲ ۱۷ گرام، نار مشک، طالیسفر ہرایک ۱/۲ ۴۲ گرام — ان تمام ادویہ کو پیس کر معجون بنالے مقدار خوراک ساڑھے چار گرام نہار منہ بعد از طعام — یہ معجون معدے کی برودت فوراً زائل کر دیتا ہے۔

معدہ کے اس طرح کے امراض میں جالینوس نے علاج کے سلسلے میں طبیب کو ہوشیار کیا ہے۔ کیوں کہ بارد معدے پر حار ادویہ کا استعمال کرے اور دوسرے تمام اعضاء کی طرف توجہ نہ ہو تو معدے اور دماغ کی باہمی شرکت کا ازالہ اور دماغ کے مزاج میں تغیر پیدا ہو سکتا ہے اس طرح مریض کے مہلک امراض میں مبتلا ہونے کا خطرہ پیدا ہو جائے گا۔ لہٰذا خاص طور پر

تاکید کی گئی ہے کہ معدے کے علاج کے سلسلے میں امعان کا نہیں احتراز کا طریقہ اختیار کرے لہذا طبیب کو تمام اعضاء کے مزاج خاص کر دماغ کے مزاج کو ملحوظ رکھتے ہوئے علاج کرے۔ اس کے مزاج میں تغیر نہ پیدا ہونے دے۔ ماہر اطباء کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس سلسلے میں ایک راز یاد رکھیں۔ وہ یہ ہے کہ مزاج پر نظر رہے اگر معدے کا مزاج اصل میں بارد ہے تو اس کے علاج کی کوشش نہ کریں ـــــ تغیر واقع ہو تو مزاج اصلی کی طرف لوٹائیں ـــــ اس سے تجاوز نہ کریں، اگر مزاج کو اعتدال کی طرف لوٹانا ممکن نہ ہو تو تمام اعضاء کے مزاج کو اعتدال پر لائیں۔ یہ دشوار ہے مگر ممکن ہے کہ کوئی ایک عضو اعتدال پر آجائے اور دیگر اعضاء اعتدال پر نہ آئیں۔ ایسا ممکن نہیں ہے۔

بارد معدہ کے لئے حسب ذیل ضماد کیا جاتا ہے جو گاہ تنہا بیحد مفید ہوتا ہے اور صحت حاصل ہو جاتی ہے بشرطیکہ سوء مزاج بارد معدے پر مسلط نہ ہونے پائے۔

ضماد کا نسخہ ترمس ۷۰ گرام، بھون کر کوٹ چھان لیا جائے اور روغن ناردین میں معجون بنا لے پھر تنور میں پکا کر سکھالے ٹھنڈا ہونے کے بعد کوٹ لے اس کے وزن کے نصف ایلوا نصف مر، مصطگی ۲½، ۱ گرام، سنبل ۲½، ۱۰ گرام، پوست بیخ رازیانہ اور کبر ہر ایک ۳۵ گرام، سنبل الطیب ۲½، ۱۰ گرام، عود الوج ۲½، ۱۰ گرام، بنولے کا مغز ۲½، ۳ گرام، ـــــ ان تمام ادویہ کو پیس کر ترمس میں ملالیں اور صاف شدہ شراب میں گوندھ لیں۔ اس میں روغن بلسان کافی مقدار میں شامل کر کے ایک کپڑے پر گاڑھا لیپ لگائیں اور معدے پر نہار منہ ضماد کریں۔ کھانے کے وقت ضماد ہٹا دیں ـــــ تنہا روغن بلسان بھی بارد معدہ پر لگائیں تو خاطر خواہ فائدہ کرتا ہے۔

ایسے مریض کے لئے زیادہ مناسب غذا وہ ہوتی ہے جس سے سخونت اور تجفیف حاصل ہو جیسے چڑیوں کا شوربا، بطخ کی چربی سے تیار کردہ حریرہ، اور ماء الحاص وغیرہ۔

ایسے مریض کو چاہیئے کہ جماع بالکل ترک کر دے ایک فاضل طبیب نے ذکر کیا ہے کہ اس کے بھائی کا معدہ بارد ہو گیا تھا اس کو جماع کی بہت عادت تھی چنانچہ وہ حالت جماع ہی میں چل بسا۔ مختصر یہ کہ معدہ کے علاج کے سلسلے میں ایک کلی قانون پیش نظر رکھیں۔

واضح باد کہ معدے کا مزاج جب بارد ہو تو اس کا علاج معدے کی برودت کے اعتبار سے گرم ادویہ سے کیا جائے۔ ادویہ کی حرارت نفع بخش ہو سکتی ہے اگر معدہ کا مزاج بارد یابس ہو تو پھر حار رطب ادویہ سے علاج کیا جانا چاہیئے اس کے علاج میں برودت اور یبوست دونوں کو مد نظر رکھنا چاہیئے۔ اگر معدے کا مزاج بارد رطب ہو تو حار یابس ادویہ کا استعمال کرنا چاہیئے۔ یہی حال سارے مزاجوں کا

ہے۔ احتراز کا مقام یہاں یہ ہے کہ دوا کا مزاج اس مزاج کے مقابلے میں زائد نہ ہو جس کا علاج کیا جا رہا ہے بلکہ اس کے مثل ہو اگر زیادہ بھی ہو تو کسی قدر۔ یہی وہ مقام ہے جہاں ایک طبیب کو اچھی طرح دھیان رہنا چاہیئے۔

وہ مریض جس کے معدہ کا مزاج بارد ہو لیکن سوء مزاج بارد مادہ کے ساتھ جڑ نہ پکڑ چکا ہو تو اس کے لئے غیر قابض شربت کو معتدل طور پر گرم کر کے اس میں ایک نیا اسفنج یا اگر پرانا ہو تو راکھ یا سمندر کے پانی سے دھو کر ڈبویا جائے اور پھر معدہ پر رکھا جائے یہ مفید ہے۔ اس طرح روغن چنبیلی میں گرم ادویہ پکا کر روغن بلسان اور دوسرے روغنیات سے اسفنج بھگو کر معدے پر رکھنے سے واضح طور پر فائدہ ہوتا ہے۔

واضح باد کہ یہ تمام علاج ایسی صورت میں ہیں جبکہ دماغ، جگر اور قلب کا مزاج حار نہ ہو کیوں کہ سوء مزاج اگر اعضاء کے مختلف ہو اور معدہ بارد ہو اور دماغ کا مزاج حار تو ایسی صورت میں حار ادویہ کا استعمال پسندیدہ نہیں ہے بلکہ احتراز اولیٰ ہے، جب معدے پر حار اور مسخن اشیاء کا ضماد کیا جائے، دماغ کو تسکین پہنچانے والی اشیاء پلائی جائیں یا معدے پر ان کا ضماد کیا جائے اور اعتدال پیدا کرنے کی کوشش کی جائے تو مضائقہ نہیں۔ جہاں تک ممکن ہو اس سے احتراز کرنا بہتر ہے۔

باب (۶)

سوٗ مزاج بارد یابس

معدے میں سوء مزاج بارد یابس پیدا ہو جائے تو اس کا علاج نہایت دشوار ہوتا ہے، جب یہ جڑ پکڑ جائے تو اس سے زبول، پستی اور دُبلاپن پیدا ہو جاتا ہے۔ اکثر اطبّاء اس کے علاج میں غلطی کر بیٹھتے ہیں۔ وہ ایسی ادویہ سے علاج کرنے لگتے ہیں جن سے معدے کے جوہر کی حفاظت نہیں ہوتی نتیجتاً ایسی صورتِ حال پیدا ہو جاتی ہے جس سے معدہ بالکل غذا قبول نہیں کرتا اگر قبول بھی کرتا ہے تو جوہر معدہ کے فساد اور استرخاء کے باعث غذا کو محفوظ نہیں رکھ پاتا۔

مذکورہ مزاج اور مزاج بارد رطب کے درمیان تھوڑا سا فرق ہے اس کا علاج دواؤں میں رطب مسخن اشیاء کے اضافہ کے ذریعہ کیا جاتا ہے بس جو کوئی علاج کرنا چاہے اس کو مریض کی عمر اور اعضاء کے مزاج کا جائزہ لے کر ہر عضو کے مزاج کی حفاظت کرے اس کے اندر تغیر نہ آنے دے پھر علاج کرے۔ مریض کو بارد خشک اور گرم خشک اور خشک غذاؤں سے بچائے۔ حار رطب ادویہ جو حرارت اور رطوبت میں معتدل ہوں استعمال کرے جیسے دودھ پیتے بکری کے بچے، چکو اور فربہ چوزوں کا گوشت وغیرہ۔ بکری کے گوشت کے استعمال کرانے میں بھی مضائقہ نہیں ہے شکر سفید اور میدہ سے تیار کردہ حریرہ بھی پلائے جا سکتے ہیں۔

علاج:۔ حسبِ ذیل معجون استعمال کرائے۔

نسخہ معجون تخم شبت، تخم اجزہ، تودری، بوزیدان، تخم جزربری تخم جزربستانی، تخم رطبہ، بہمن سفید، بہمن سرخ وہ دوا جس کو "احسن الطر" کہتے ہیں جو حران اور صبقالیہ سے لائی جاتی ہے، وہ چربی جس کو "الیہ الجراید" کہتے ہیں ــــ ان تمام ادویہ کو کوٹ کر اس میں نبات مصری شامل کر لیا جائے پھر شکر کا محلول تیار کر کے معجون بنا لیا جائے اور نہار منہ استعمال کرے اور اس پر بکری کا دودھ پی لیں ــــ وہ تمام معجونات جن کا ذکر مزاج بارد میں گزر چکا ہے استعمال کرے البتہ مقدار کم کر دے۔

مزاج حار کے مریض کے لئے مفید ترین غذا

شیر قرطم، مغز بنولہ، تل بھونی ہوئی کوٹی ہوئی ــــ ان تینوں سے حریرہ تیار کر کے سفید ترین شہد جس میں جو اور افسنتین کی بو نہ ہو شامل کی جائے اور مریض کو پلایا جائے ــــ اس کے علاوہ معدے پر رکھنے کی مذکورہ تمام چیزیں بھی مفید ہیں۔ نیز اون کو گرم پانی میں بھگو کر معدے پر باندھنا بھی مفید ہے۔

نئی نیم گرم شراب بھی ایسے مزاج کے مریضوں کے لئے مفید ہے۔ شربت انجیر شربت شہد اور اس کا مجموعہ بھی مفید ہے۔

ایسے مریض کے لئے استفراغ سے بچنے کی ضرورت ہے البتہ ضرورت کے وقت مضائقہ نہیں۔ بکری کے بچے کے گوشت کا شوربا جو گرم مصالحہ جات کے ذریعہ تیار کیا گیا ہو نفع بخش ہے۔ جماع اور ریاضت بالکل مناسب نہیں ہے۔

مندرجہ ذیل معجون مذکورہ تدبیر کے ساتھ بہت کم مدت میں فائدہ پہنچا کر مزاج کی اصلاح کر دیتا ہے۔

معجون کا نسخہ ہلیلہ سیاہ، ہلیلہ کابلی، افتیمون ہر ایک ۷۰ گرام، مصطگی، کچا عود، عود الوج ہر ایک ۱/۲ ۱۷ گرام، بوزیدان ۷ گرام، حب صنوبر، حب بان، ہر ایک ۱/۲ ۴۲ گرام، راسن خشک ۱/۲ ۱۷ گرام، پستہ مقشر بادام شیریں مقشر ہر ایک ۱۰۵ گرام، ــــ ان تمام ادویہ کو پیس لیا جائے شہد سفید میں معجون بنا لیا جائے اور نہار منہ سوتے وقت اور کھانا تحلیل ہونے کے بعد استعمال کریں۔ ہمیشہ نہ کریں۔ ان معجون کو ابو ماہر موسیٰ بن سیار نے تیار کیا ہے جو انتہائی مفید ہے کیوں کہ اس میں ایسی چیزیں ہیں جو سوداوی اخلاط کو تحلیل کر دیتی ہیں معدے کے اندر سخونت پیدا کرتی ہیں اور ان سے بکثرت دم رطب کی تولید ہوتی ہے۔

مفید ترین تیل مفید ترین تیل روغن خیری ہے جو نیم گرم استعمال کیا جائے۔ گرم تیلوں مثلاً روغن سوسن، روغن چنبیلی وغیرہ کی مالش بھی مفید ہے۔ خوشبو دار مصالحہ جات سے تیار شُدہ روغنیات مناسب نہیں ہیں۔

ایک طالبِ علم مزاج بارد کے علاج میں غور و فکر سے کام لے چکا ہے تو اس کے لئے دشوار نہیں ہے۔ معدہ میں ترطیب پیدا کرنے والی اشیاء کا اضافہ کر کے ٹھیک طور پر علاج کرے۔

باب (۷)

سُوٴمزاج باردرطب

معدے میں سوءمزاج بارد رطب پیدا ہو جانے سے سخت تکلیف ہوتی ہے اعصاب کے اندر رطوبت جمع ہونے سے سخت خطرہ لاحق ہو جاتا ہے۔ مگر علاج آسان ہے بشرطیکہ مریض کے قویٰ صحیح وسالم اور سارے اعضاء مثلاً جگر، قلب، دغیرہ قوی ہوں۔ علاج دشوار ہو جاتا ہے جب درد سخت اور تمددکی کیفیت پیدا ہو جائے۔ اس قسم کے مزاج کی پیدائش میں معدے کے اندر بکثرت رطوبتیں جمع ہونے لگتی ہیں۔

علامات مریض کا رنگ سفیدی کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ سستی اور کسلمندی ہوتی ہے حرکات میں سستی آجاتی ہے۔ کثرت سے جمائیاں آنے لگتی ہیں۔ سردی لگنے کی صورت میں آنکھوں سے آنسو نکلنے لگتے ہیں۔ ناک سے پانی بہنے لگتا ہے۔ اجابت سفید اور سخت ہو جاتی ہے۔ اِلّا جگر اور آنتوں میں بکثرت صفراء جمع ہو۔ اگر جگر قوی ہو تو ایسا مریض موٹا تازہ ہو جاتا ہے۔ اور چربی کی کثرت سے اعضاء پر چربی چڑھ جاتی ہے۔ جگر کے مزاج میں رطوبت ہو یا حرکت کی کمی ہو تو ایسی صورت میں خون میں رطوبت آجاتی ہے حتیٰ کہ مریض کے اعضاء استرخائے سے مامون نہیں رہتے۔ بڈی کے برص کا خطرہ بھی ہو جاتا ہے۔

علاج :- مریض کمزور ہے تو مکمل حزم اور احتیاط کے ساتھ علاج کیا جائے کیوں کہ اس کے لئے

طاقتور استفراغ کی ضرورت ہوتی ہے اگر معدے میں استرخار ہو تو حالت طبعی پر لانے کی سعی کی جائے۔ ضماد میں ایسی معطر اشیار استعمال کی جائیں جس میں قبض کی صلاحیت ہو۔ معدے کی تین حالتیں ہوسکتی ہیں۔ تشنج، استرخار، اور قبض لہٰذا ان حالتوں کے مدنظر ایسے مرکب ادویہ استعمال کرنی چاہیئے جو ان سب کے لئے کارآمد ہوسکیں۔ جن کے اندر تسخین، تحلیل استفراغ اور تعطیر (خوشبو پہنچانے) کی صلاحیت ہو۔ یہی حال دماغ اور رحم کا بھی ہے کہ انھیں بھی معطر اشیار کی ضرورت ہوتی ہے۔

اس کلی اصول کے بعد ہم اس مرض کے علاج کا بیان کریں گے۔ جب تمام قواعد وضوابط اس کا ساتھ دیں تو مریض کا اول مرحلہ میں استفراغ نہیں کرنا چاہیئے۔ پہلا علاج معتدل حقنوں کے ذریعے کریں ـــ پھر کسی قدر اعتدال سے بڑھ کر اشیار کا استعمال کریں۔ جب راستہ صاف ہو جائے اور فاضل مواد خشک ہو جائے تو ادویہ کے ذریعہ استفراغ کریں تضمید، دلک اور نطول کریں۔

معتدل حقنہ کا نسخہ

حسک، بابونہ، اکلیل الملک، تخم حلبہ، تخم کتان، ہر ایک ۲۰ گرام، انجیر ۴۰ عدد، پرسیاوشان، برگ شادروان ہر ایک ۲۵ گرام، لبلاب کبار، برگ ہمسفرم (مٹھی بھر) برگ کرنب نبطی مٹھی بھر ـــ ان تمام کو خوب گلنے تک پکایا جائے تاآنکہ حریرہ کے مانند ہو جائے۔ پکتے وقت نخالہ اور خطمی سفید ہر ایک ۵۰۰ گرام، ایک کپڑے میں باندھ کر تمام ادویہ کے اندر ڈال دیا جائے پھر خوب نرم کرکے ۲۵۹ گرام کی مقدار میں صاف کرکے ہاون دستہ میں ڈالا جائے اس کے اوپر ۳۵ گرام روغن خیری، ۱۷½ گرام روغن ارنڈ (ارنڈ کا تیل) ۱۰۲۴ ملی گرام بورہ سُرخ ڈال کر خوب نرم کرلیا جائے پھر گرم گرم حقنہ دے ایک بار دن کے اول حصے میں اور ایک بار آخری حصے میں اس وقت حقنہ دے جب معدہ کھانے سے خالی ہو۔ یہ حقنہ متواتر تین دن تک دیا جائے۔ مریض کا مزاج ملحوظ رہے مزاج میں کوئی تبدیلی واقع نہ ہو تو پھر اس سے طاقتور حقنہ دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ایسی صورت میں مریض کو سات دن تک آرام کرنے دیں۔ ایک سالہ بکری کے بچوں نیز چکور اور چڑیوں کا شوربہ پلایا جائے۔ جیساکہ قبل ازیں بیان کرچکے ہیں پھر مذکورہ حقنوں کے مطابق حقنہ دیں۔ اس کے اندر حسب ذیل اضافہ کیا جائے۔

سکبینج ۲ گرام، جند بیدستر ۲½ گرام، جاؤشیر ۳½ گرام۔ ان سب کو مذکورہ حقنے کے ادویہ کے ساتھ خوب پکائے اور پلائے جائیں تاکہ سب گھل مل جائیں۔ اگر کچھ باقی رہ جائے تو پھر انھیں مذکورہ دونوں تیلوں اور بورہ کے ساتھ ہاون دستہ میں ڈال کر نرم کیا جائے اور دو متفرق ایام میں یعنی ایک دن آڑ حقنہ دیا جائے۔ پھر مریض کو پانچ دن آرام دے کر حسب ذیل جوب استعمال کرائے

جائیں۔

جبوب کا نسخہ گُل سُرخ، رائی سیاہ، تخم کرفس ہر ایک ۷ گرام، سکبینج ۷ گرام، میعہ خشک، جند بیدستر ہر ایک ۲ گرام سے زیادہ، جاؤشیر عودالوج اسارون، حب بلسان ہر ایک ½ ۳ گرام، ہلیلہ سیاہ ہندی، پوست بیخ کبر غاریقون ½ ۱۰ گرام، مصطگی رومی خالص ۱۴ گرام، انیسون ۷ گرام، زعفران ۵ گرام، صبر سقوطری خالص ½ ۴۲ گرام۔

بعض حرانی ماہر اطبا نے لکھا ہے کہ صبر (ایلوہ) اور غاریقون کو ایک جگہ جمع نہ کیا جائے حالاں کہ جالینوس نے ان دونوں کو جہاں معدے کی دواؤں کا ذکر کیا ہے ایک جگہ جمع کیا ہے۔ تمام ادویہ کو پیس لیا جائے۔ جاؤشیر اور سکبینج کو عمدہ صاف شراب میں بھگو لیا جائے حتیٰ کہ تحلیل ہو جائیں پھر اس میں مذکورہ ادویہ شامل کر کے خوب گوندھ کر کالی مرچ کے برابر جبوب بنا کر سایہ میں خشک کریں۔ جب معدہ کے تنقیہ کا احساس ہونے لگے، فضلہ درست ہو اور رنگ میں خوبی پیدا ہو جائے تو معدے پر حسب ذیل ضماد کرنا چاہیئے یہ ضماد بعض اوقات اس قدر کارگر ہوتا ہے کہ مزید استفراغ کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

ضماد کا نسخہ آردکرسنہ، مصطگی ہر ایک ½ ۱۰ گرام، قصب الزریرہ جو طاقتور گرہ ہیں ہوتی ہیں، نارمشک، ناردین اقریطی ہر ایک ۷ گرام، مرو، صعتر ہر ایک ۵ گرام، سنبل ½ ۵ گرام، جوز السرو، پوست فستق یعنی وہ چھلکے جو تر پستے پر ہوتے ہیں ان کو نکال کر خشک کر لیا جائے ہر ایک ۵ گرام، ان تمام کو باریک پیس لیا جائے پھر دو حصّے کئے جائیں ایک حصّہ، روغن ناردین روغن مصطگی سے تیار کردہ موم میں ملا کر خوب پھینٹ لیں تا آنکہ مرہم کے مانند ایک جان ہو جائے پھر اس کو ایک کپڑے پر لیپ کر دیا جائے یہ کپڑا معدے کی شکل کا ہونا چاہیئے کپڑے کو غذا کے قبل یا غذا ہضم ہونے کے بعد معدے پر باندھ دیا جائے جب پیٹ بھرا ہوا ہو تو ہرگز ضماد نہ کریں اس کا دوسرا حصّہ آب سیب آب بہی، آب نام میں بھگولیں پھر اس کو ایک نئے اسفنج پر یا اگر پُرانا ہو تو راکھ سے دھو کر، اگر یہ نہ ملے تو اون سفید پر رکھ کر معدے پر باندھ دیں باندھنے کے اوقات وہی ہوں جن کا ہم نے ذکر کیا ہے۔

معدے کے اندر رطوبتوں کے جذب ہونے کے لئے اور اس کو معطر کرنے کے لئے اہلِ حرّان نے جبوب ایجاد کئے ہیں جن کے اندر بے حد فائدہ ہے یہ کھانے سے پہلے استعمال کئے جانے چاہئیں یہ خاص طور پر ان لوگوں کے لئے ہیں جن کے معدہ میں رطوبتیں موجود ہوں اور معدہ

کمزور ہو۔ ان حبوب کو حب الذہب کہتے ہیں۔

نسخہ حب الذہب ہلیلہ سیاہ، ہلیلہ کابلی ہر ایک ۲½ ۱۷ گرام، کرویا، نانخواہ، تخم کرفس، کمون کرمانی، انیسون ہر ایک ۷ گرام، مصطگی ۱۰½ گرام، نمک ہندی ۵ گرام، صبر سقوطری خالص جرمغانی نہ لیا جائے یہ بہت خراب ہوتا ہے تمام ادویہ کے برابر، زعفران ۵ گرام، ـــ ان تمام ادویہ کو پیس کر آب برگ اترج میں گوندھ کر چنے کے دانے سے ذرا بڑے حبوب بنالئے جائیں اور کھانے سے پہلے ½ ۵ گرام کی مقدار استعمال کریں اس کے اوپر دو گھونٹ گرم پانی پی لیں۔ کھانے کے بعد بھی استعمال کر سکتے ہیں ایسی صورت میں خوراک نصف درہم یعنی تقریباً دو گرام رکھی جائے کھانے سے پہلے استعمال کرنے سے رطوبتوں کا تنقیہ ہوتا ہے اور معدے کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔

معدے کی رطوبتوں کے استفراغ اور جرم معدہ کو تقویت اور سخونت پہنچانے کے لئے دوسرے حبوب بھی ہیں جن کو "حب کبطہ" کہتے ہیں اس کا نسخہ حسب ذیل ہے۔

نسخہ حب کبطہ زنجبیل، قاقلہ صغار (چھوٹی الائچی)، دار فلفل، فلفل سفید، قرنفل، اسارون، عودالوج، زعفران ہر ایک ½ ۳ گرام، ہلیلہ سیاہ ۳۵ گرام، مصطگی ½ ۱۰ گرام، افسنتین رومی خالص، افتیمون، جعدہ، کمافیطوس فو، مر ہر ایک ۵ گرام، ریوند ہندی، فیلزہ ہر ایک ۷ گرام، صبر سقوطری ½ ۴۲ گرام، عصارہ سوسن ½ ۱۰ گرام، ـــ ان تمام ادویہ کو پیس لیا جائے اور شربت مازو میں گوندھ کر حبوب بنالئے جائیں۔ مقدار خوراک ۷ گرام ہے اگر کھانے کے بعد استعمال کی جائے تو نصف درہم سے ایک درہم تک یعنی تقریباً دو گرام سے ½ ۳ گرام تک۔

دیگر علاج بالغذا جب کہ مزاج اور وقت مانع نہ ہو اور مریض تنگ سینہ اور لمبی گردن کا ہو ـــ سب سے پہلے مولی اور نمک کھلایا جائے پھر رائی کو منقی کے ساتھ پھینٹ کر کھلایا جائے پھر اسفید باجہ جس میں کثیر مقدار میں سویا اور نمک ڈالا گیا ہو کھلایا جائے پھر ایک پیالہ شہد پلایا جائے بعد ازاں نئی اور گاڑھی نبیذ پلائی جائے۔ گرم پانی گھونٹ گھونٹ کر پیتا رہے جس میں تخم سوسن اور شکر ڈال کر پکا لیا گیا ہو۔ اگر قے آنے لگے تو روغن بادام میں پرند کا ایک پر ڈبو کر استعمال کریں اور مری پر لگائے تاکہ پوری طرح تنقیہ ہو جائے پھر اس دن کچھ بھی استعمال نہ کرے پانی بھی نہ پئے زیادہ پیاس لگے تو شربت سیب تھوڑی تھوڑی مقدار میں پئے اگر بھوک پر صبر نہ کر سکے تو سوکھی روٹی کے ٹکڑے استعمال کر سکتا ہے۔ مگر بہتر یہ ہے کہ کوئی کھانے پینے

کی چیز استعمال نہ کرے صبح کھانے کے وقت پر مولی نمک کے ساتھ پکا کر ایک بڑا پیالہ تیار کرے اور اس کے اندر اسی قدر سکنجبیں شامل کر کے نہار منہ پی لے۔ فراغت کے بعد کسی قدر گلاب معطر نیم گرم استعمال کرے معدے کی تقویت کے لئے معطر اشیاء کا ضماد کرے جیسے گل سرخ، مصطگی، اقاقیا، کعک، آس، خوشبودار سیب وغیرہ ـــ تین دن تک بھونے ہوئے بٹیر، قلیئے جو ایک سالہ بکری کے بچے سے تیار کئے گئے ہوں استعمال میں لائے اور اس پر کسی قدر معطر شربت استعمال کرے۔

اگر اس علاج بالغذا کے باوجود رطوبت کے ازالے میں دشواری پیش آئے اور مذکورہ علاج کارگر نہ ہو، معدے کی برودت بڑھ جائے تو اس سے قوی تر علاج کی طرف توجہ کرنی چاہیئے جو یہ ہے

قوی تر علاج

سات دن مارالاصول، روغن بادام شیریں کے ساتھ اور سات دن تک معجون الامر کا استعمال کرے روزانہ ۰۷ گرام مارالاصول اور دو گرام سے کچھ زیادہ معجون الامر ہونا چاہیئے بعد ازاں حسب ذیل جبوب پلائے۔

جبوب کا نسخہ

جاؤشیر، سکبینج، مقل، جند بید ستر ہر ایک ۱/۲ ۳ گرام، ان میں سے جو ادویہ بھگوئی جاسکتی ہوں ان کو آب کراث نبطی میں بھگو دے تا آنکہ تحلیل ہو جائیں پھر اس میں ایارج فیقرا ۷ گرام، تخم کرفس ۱/۲ ۳ گرام، کوٹ چھانٹ کر شامل کرلے اور گوندھ کر جبوب بنالے ہر گولی ۱/۲ ۳ گرام کی مقدار ہونی چاہیئے ـــ اس میں سے تین گولی کھا کر عرق انیسون پی لے ـــ اس سے ایک بار کے استعمال سے ہی معدے میں جلا پیدا ہو جائے گی صرف مارالاصول کا استعمال بھی جرم معدہ کو طاقتور بناتا ہے اور رطوبتوں کو تحلیل کر دیتا ہے۔

ابو عمران کا یہ معمول تھا کہ جب وہ مریض کا استفراغ کرتا اور اس کو یہ معلوم ہوتا کہ معدہ کے اندر کچھ مواد باقی رہ گیا ہے تو روزانہ دو گرام سے زائد ایارج محمر اور مزاج کا لحاظ کرتے ہوئے تریاق کبیر بھی دیا کرتا تھا اس سے مزاج کو کافی فائدہ پہنچتا۔

ایسے مریض کی فصد کھولنے کی ضرورت نہیں ہے البتہ کسی عضو میں فاضل مواد موجود ہو تو تنقیہ کے لئے مناسب طریقے پر فصد کھولی جاسکتی ہے۔ جیسا کہ قبل ازیں ہم نے ذکر کیا ہے۔

اس مرض کے لئے ایک مشروب بھی ہے۔ اہل حرّان کہتے ہیں کہ اس کے ذریعہ سوء مزاج بارد کا علاج کرتے ہیں۔ چاہے وہ مواد کے ساتھ ہو یا بغیر مواد ہو اس مشروب سے اس کی اصلاح ہو جاتی ہے

مشروب کا نسخہ حسب ذیل ہے

جنطیانا تازہ خالص ۰۷ گرام، صبر سقوطری خالص ۱۴۰ گرام، سنا

حرمی اوز بیب طائفی (منقی) ہر ایک ۰ ۷گرام، ـــــ ان تمام ادویہ کو ۱۲۴۲ گرام پانی میں پکا لیا جائے تا آنکہ ۴۱۴ گرام باقی رہ جائے پھر نچوڑ کر صاف کر لیا جائے اس میں تین گنا شہد سفید شامل کر کے اس قدر پکایا جائے کہ گاڑھا ہو جائے روزانہ تین سے چار چمچوں تک مزاج اور مریض کی قوت کے اعتبار سے استعمال کرے۔ اس سے بآسانی رطوبتیں خارج ہو جائیں گی۔ اور جرم معدہ کو تقویت حاصل ہوگی۔

مذکورہ تمام علاج اس وقت تک کئے جائیں جب تک کہ مریض کے مزاج اور اس کے کسی بھی عضو میں تغیر واقع نہ ہو اور اگر ہو تو یہ علاج بند کر دیا جائے۔ پس طبیب کو دو باتوں کا اختیار حاصل ہے۔ ایسی جامع دوا تیار کرے جو معدے کے تمام فاضل مواد کو خارج کر دے اور کسی خاص عضو کی اصلاح کی تدبیر کرے۔ معدہ کے علاج کو ترک کر دے۔ جب عضو کی اصلاح ہو چکے تو پھر معدے کی اصلاح کی طرف متوجہ ہو۔

باب (۸)

سوٗ مزاج حار

امراض بسیط میں سوءِ مزاج حار یا کسی عضو بسیط میں سوءِ مزاج بارد کا لفظ جب استعمال کیا جاتا ہے تو اس سے دوسری کیفیتوں پر اس کیفیت کا غلبہ ہوتا ہے لہذا جب کوئی شخص کسی عضو بسیط کے سوءِ مزاج کا علاج کرنا چاہے تو اسے لازمی طور پر یہ معلوم کرنا ہوگا کہ وہ عضو اس کیفیت میں اعتدال سے کس قدر خارج ہوا ہے تاکہ اس کے لحاظ سے عضو کا علاج کر سکے کیوں کہ دوا کے استعمال میں زیادتی ہو جائے اور جس قدر عضو حد اعتدال سے خارج ہوا ہے اس سے بڑھ کر طاقتور دوا استعمال ہو جائے تو اس سے بہت بڑا نقصان اور فساد پیدا ہوگا ۔ یہی وہ مقام جس کا جالینوس نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ایک جاہل طبیب جو مرض اس کی مقدار دوا اور اس کی قوت سے ناواقف ہو، بعض اوقات ایک مرض کو دو یا تین یا اس سے زیادہ امراض بنا دیتا ہے ۔ اگر وہ مرض کی مقدار اور دوا کی قوت سے واقف ہو تو علاج میں ایسی غلطی نہیں کرے گا بلکہ اس کے لئے علاج کرنا آسان ہو جائے ۔

علامت سوءِ مزاج کی علامت یہ ہے کہ اشتہا میں قلت، اور طعام میں فساد واقع ہو کر معدے سے بخارات اٹھنے لگیں اشتہا سے بڑھ کر قبض ہو مریض کا رنگ سُرخ ہو جائے اور بدن میں بکثرت صفراء پیدا ہونے لگے اور خون میں سخونت ہو جائے ۔

علاج پہلے فصد اور اسہال کے ذریعہ بدن کے فاضل مواد کو خارج کیا جائے یہ علاج صرف سوء مزاج حار میں ہوتا ہے سوء مزاج بارد یا رطب یا یابس میں سب سے پہلے یہ علاج نہیں کیا جاتا۔ وجہ یہ ہے کہ حرارت جو معدے کے اندر ہوتی ہے گو بسیط ہو مگر اس سے فاضل مواد اور امتلاء پیدا ہوتا ہے۔ بدن کا استفراغ کرایا جاتا ہے تو مریض مامون ہو جاتا ہے پھر ایسی غذاؤں سے علاج کیا جا سکتا ہے جن کی طرف مریض کی اشتہا ہو۔

فساد مزاج حار کے دفع کرنے کے لئے طبیعت خود جد و جہد کرتی ہے۔ مریض کی اشتہا موافقیت کے لحاظ سے ہوتی ہے بشرطیکہ تمام اعضاء کا مزاج بھی حار ہو ایسے معدہ کے لئے جو غذائیں مفید ہو سکتی ہیں جو بالفعل اور بالقوہ بارد ہوتی ہیں جیسے وہ غذائیں جو کم سن چوزوں اور دودھ پینے والے بکری کے بچوں کے گوشت سے تیار کی جائیں ۔ میوہ جات میں سیب، جام، ناشپاتی، ککڑی، اور دواؤں میں رب حصرم، رب سیب، رب بہی، سکنجبین سادہ، تخم خرفہ اسپغول، تازہ چھاچھ مفید ہے۔

طبیب کو اس بات کا جائزہ لینا چاہیئے کہ مریض کا جگر اعتدال پر ہے یا نہیں اگر اعتدال پر نہیں ہے تو اعتدال پر لائے، جب معدے کے سوء مزاج کے علاج میں کامیابی حاصل ہو جائے اور جگر کا مزاج متغیر ہو تو علاج کیا جائے۔

ضماد ایسے مریض کے لئے معدے پر عصارہ الراعی، جرادہ کدو، چوکا برگ اسپغول، بارتنگ، جو کا آٹا جو خس کے ساتھ پکایا گیا ہو اور کاسنی کا ضماد کیا جا سکتا ہے۔

دیگر نشاستہ اور کسی قدر ماميثا کو لعاب اسپغول میں ملا کر اسفنج یا اون مغسول میں تر کر کے معدے پر رکھا جائے مریض کو سخت بھوکا ہونے سے بچایا جائے۔

موسم گرما میں مریض کو نہار منہ بہتے پانی میں بٹھانا بھی مفید ہے بشرطیکہ ریاضت کئے ہوئے اور تھکا ماندہ نہ ہو ورنہ مفید نہ ہوگا۔

باب (۹)

سُوٗمزاج حاررطب

سوءمزاج حاررطب اورسوءمزاج حار کا علاج نوعیت کے اعتبار سے ایک ہی ہے دونوں میں اختلاف قلت کثرت، قوت وضعف کے اعتبار سے ہوتا ہے۔

علامت ایسے مریض کے بدن میں رطوبت ہوتی ہے بشرطیکہ فساد حد سے نہ بڑھ جائے اشتہا میں اعتدال ہوتا ہے پیٹ نرم ہوتا ہے جب اعتدال باقی نہ رہے تو ترگرم بخارات سر کی طرف اٹھنے لگتے ہیں۔ نیند میں منہ سے پانی بہنے لگتا ہے ایسے مریض کو بارد، یابس غذاؤں اور دواؤں سے نفع پہنچتا ہے بشرطیکہ مقدار سوءمزاج سے بڑھنے نہ پائے اگر بڑھ جائے اور سوءمزاج سے بڑھ کر طاقتور ہو تو اس سے فساد پیدا ہوتا ہے ایسے مریضوں کو چکنی اور تر غذاؤں سے قے اور متلی پیدا ہوتی ہے۔

علاج قوت موجود ہو تو باسلیق کی فصد کھول کر فساد اور غلظت کے اعتبار سے خون خارج کیا جائے پھر حسب ذیل دوا کھلائی جائے۔

دوا کا نسخہ غاریقون نرم ملکی ۲½ گرام، تربد مجوف رسوت ہر ایک ۵ گرام، افیتمون، افسنتین، ہلیلہ سیاہ، ہر ایک ۷ گرام، ہلیلہ کابلی ۱۲½ گرام، حب الغار، سقمونیا انطاکی، زعفران ہر ایک ۲ گرام سے کچھ زائد — ان تمام ادویہ کو پیس کر شہد میں معجون بنا لیا جائے — خوراک طاقتور مریض کو ۱۰½ گرام، قوت کی کمی وزیادتی کے لحاظ سے دوا میں بھی کمی بیشی کی جائے۔

مریض نوجوان ہو، تمام اعضاء کے اندر جوانی کی گرمی موجود ہو (نہ کہ سوءِ مزاج کی گرمی) تو حسبِ ذیل دوا سے استفراغ کیا جائے۔

استفراغ کا نسخہ ہلیلہ کابلی، ہلیلہ زرد، ہلیلہ سیاہ، بلیلہ، آملہ، (گٹھلی صاف کردہ) ہر ایک ۱۴ گرام سنامکی، اسطوخودوس، غافث اسقولوقندریون قنطوریون ہر ایک ۱۰½ گرام، افسنتین، افتیمون ہر ایک ۲½، اگرام، ـــ ان تمام ادویہ کو مطبوخ کی طرح پکایا جائے اور ۳۵۰ گرام نتھار لیا جائے اس غاریقون ۲½ ۳ گرام، نمک ہندی ۲ گرام تقریباً، شکر ½، اگرام، یا پسی ہوئی مصری شامل کرے اور ۱۰.۵ گرام زبیب طائفی (منقی) شامل کر کے نیم گرم استعمال کرے۔

غذا ایسے مریض کے لئے حسبِ ذیل غذا سے بھی علاج کیا جاتا ہے پہلے نمکین مچھلی اور مولی استعمال کرائے پھر اسفید باج کا شوربا پلائے کسی قدر کچی پیاز کھلائے پھر کسی قدر شہد چٹائے اور اس بعد گاڑھا تازہ شربت گرم پانی کے ساتھ پلائے۔

بعض فاضل اطبّاء نے امتلاء کے وقت کسی قدر ملح سنبل اور سعد چبانے کے لئے کہا ہے بعض اطبّاء ½ ۳ گرام تخم مولی، ½ ۳ گرام تخم سرس، ½ ۳ گرام تخم سویا شہد میں ملا کر چاٹنے کے لئے کہا ہے۔ اگر اس کے سے قئے ہو جائے تو فبہا ورنہ ایک پرندے کا پر لے کر روغن بادام میں تر کر کے استعمال کرے۔ تاکہ معدے کا تنقیہ ہو جائے پھر گرم پانی سے غرغرہ کرے اس دن کوئی چیز نہ کھائے دوسرے دن گلقند اور گلاب خالص استعمال کرے اور اغذیہ جاذبہ استعمال کرے جیسے بھُنے ہوئے چوزے اور بکری کے بچے کا گوشت اور اس پر کسی قدر معتدل شراب جو نئی اور کہنہ کے درمیان ہو استعمال کرے۔

یہ ایسی صورت میں ہے جب کہ علاج ممکن ہو اور ممکن نہ ہو تو چھیڑنے کی ضرورت نہیں ہے ایسی صورت میں اطریفل ہلیلہ کابلی مربی استعمال کرے۔ اس سے سوءِ مزاج کی اصلاح ہو گی اور فاضل مواد سے معدے کا تنقیہ ہو جائے گا

ضماد اس قسم کے معدے پر خشک بارد ادویہ کسی قدر حار معطر ادویہ کے ساتھ شامل کر کے ضماد کرنا چاہیئے جیسے رسوت، شیاف مامیثا، دھنیا خشک، مر، کسی قدر مصطگی اور کسی قدر صبر (ایلوہ)، جو کا آٹا، قصب الذریرہ، آس، بہی وغیرہ۔

اگر کسی بناء پر دوا کے استعمال کرنے میں رکاوٹ ہو تو محلل حقنے دینے میں کوئی مضائقہ نہیں جبکہ مریض کے اندر قوت موجود ہو نسخہ حسبِ ذیل ہے۔

نسخہ حقنہ خشک بابونہ، اکلیل الملک، برگ چقندر، برگ کرنب، نخالہ، خطمی، قرطم نیمکوب، جو مقشر نیمکوب، — ان تمام کو حقنہ کی طرح پکا لیا جائے اور ضرورت کے مطابق حقنہ دیا جائے۔

اس میں کسی قدر بورہ نمک کوٹ چھان کر شامل کر لیا جائے اس میں ترجو بھی معتدل مقدار میں شامل کی جائے۔

اسی مزاج کے متعلق جالینوس نے کہا ہے کہ ایسا مریض جب بخار میں مبتلا ہو جائے تو ماء الشعیر کو محلل ادویہ کے ساتھ شامل کر کے استعمال کرائے صرف ماء الشعیر کا استعمال بھی اس قسم کے معدے کو ملین کر دیتا ہے۔

اس قسم کے مزاج والا اگر سور تدبیر کا شکار ہو جائے تو عفونتی بخاروں میں مبتلا ہو جاتا ہے جو خون یا رطوبت کی عفونت کی بناء پر پیدا ہوتے ہیں۔ بشرطیکہ جگر کا مزاج حار ہو۔

باب (۱۰)

معدہ میں سُوءِ مزاج حار یابس کا پیدا ہونا

یہ قسم جب جڑ پکڑ جائے اور مدت دراز تک باقی رہے تو اچھا ہونا مشکل ہے۔

علامت قلت اشتہا، ہضم کی عمدگی، تھوڑے کھانے پر قناعت، پڑجیب کی خشکی، پیاس کی زیادتی، خون کی کمی، معدہ میں کھانے کی دخانیت میں تبدیل ہوجانا، پڑجیب کا کڑواپن اور طبیعت میں خشکی۔

مریض کو چاہیئے کہ صفراء کے استفراغ میں غفلت نہ کرے یہ استخراج واستفراغ رطوبتوں کو خارج کرنے والے حار ادویہ کے ذریعہ نہ ہونا چاہیئے۔ اس کے لئے حسبِ ذیل مطبوخ بہتر ہے۔

مطبوخ کا نسخہ ہلیلہ زرد صاف شدہ ۷ گرام، افسنتین خالص ½۷ اگرام، شاہترہ ۳۵ گرام، تمر ہندی (املی) جو صاف شدہ ہو ۵۰ اگرام، افسنتین خالص ½۷ اگرام، آلو بخارا ۳۰ عدد، عناب ۳۰ عدد تخم کشوث، تخم کاسنی ہر ایک ۲۵ گرام، ترنجبین ۷ گرام، ــــ ان تمام ادویہ کو مطبوخ کی طرح پکایا جائے اور نچوڑ کر صاف کرلیا جائے۔ مریض کی قوت کے مطابق خوراک کا تعین کیا جائے اس میں ۲ گرام تربد، ۶۲۷ ملی گرام سقمونیا شامل کرے پھر اس کے اندر ۷۰ گرام فلوس خیار شنبر مل کر پلائے۔

شاید کسی کو یہ گمان ہو کہ گرم خشک معدے والے کے لئے سقمونیا کا استعمال ٹھیک

نہیں ہے ۔ یہ گمان ٹھیک نہیں ہے کیوں کہ جب سقمونیا کو سیب یا ناشپاتی میں کسی قدر انیسون اور کسی قدر مصطگی کے ساتھ بھون لیا جائے تو معدے کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا ، وہ اپنی خاصیت کی بنا پر صفراوی اخلاط کو خارج کر دیتی ہے دوسری کوئی چیز صفرا کے استخراج میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

ابوماہر موسیٰ بن سیار نے ایسے مریض کے استفراغ کے لئے بشرط ضرورت فلوس خیار شنبر کو آب کاسنی میں بھگونے کا مشورہ دیا ہے اس کو کسی قدر سقمونیا کے ذریعہ قوی بنانے کے لئے بھی کہا ہے ۔ اس کے خیال میں خیار شنبر اخلاط صفراویہ محرقہ کو خارج کر دیتا ہے۔

اگر مریض میں استفراغ کے لئے قوت برداشت نہ ہو ، ضعف قوت کی وجہ سے یا اس وجہ سے کہ اخلاط صفراویہ کو حرکت ہوگی تو مریض پر غشی طاری ہو جائے گی تو اس کا استفراغ حسبِ ذیل نسخہ سے کرنا چاہیئے ۔

استفراغ کا نسخہ تمر ہندی صاف شدہ ۷۵ گرام ، ترنجبین ۱۰۰ گرام ، آلو بخارا ۵۰ عدد ، عناب ۵۰ عدد ، سپستان ، تخم کشوث ، تخم کاسنی ، برگ لبلاب ، دھنیا خشک ، شگوفہ خرما خشک ، برگ عنب الثعلب ، انگور کی نرم شاخیں ہر ایک ہتھیلی بھر ــــ ان تمام ادویہ کو مٹی کے برتن میں ڈال کر اوپر سے دس گنا پانی ڈالا جائے اور دو دن تک دھوپ میں رکھ دیا جائے پھر روزانہ ایک پیالہ بھر ، کسی قدر سکنجبین اور روغن بادام شیریں شامل کر کے استعمال کیا جائے ۔ استفراغ ہونے لگے تو بند کر دے۔

دیگر بعض اطباء کی رائے یہ ہے کہ ایسے مریض کو موسم بہار میں گائے کی چھاچھ اور ماء الجبن پلایا جائے اور ہمیشہ ماء الشعیر پلایا جائے اور معدے پر حسبِ ذیل ضماد کیا جائے ۔

ضماد کا نسخہ روغن بنفشہ سے تیار کر کے موم اور تیل کو آب برگ اسپغول آب جرادہ کدو ، آب بارتنگ ، آب عصاء الراعی ، جس قدر ممکن ہو پلایا جائے پھر معدہ پر ضماد کیا جائے اس ترکیب سے تسکین حرارت اور مزاج کی اصلاح ہوگی ۔

ضماد دیگر عصاء الراعی ، قدح انگور ، نورہ ، برگ اسپغول ، بارتنگ ، اچھی طرح کوٹ کر معدہ پر ضماد کیا جائے ۔

ابوماہر کی رائے تھی کہ ایسے مریض کو دہی کھلایا جائے ۔ میوہ جات میں رازقی انگور اور خمری انگور ، امرود اور آلو بخارا مبرد استعمال کرایا جائے بیشتر اوقات آب انار میخوش کے ساتھ

ماء الشعیر پلایا جائے، امرود، سیب، ناشپاتی کا عرق نکال کر یکجا پکائے پھر استعمال کرائے اس سے معدہ کو تقویت حاصل ہوگی۔

غذا میں ترچوزے، تازہ مچھلی، بڑی مچھلی جو سرکے ساتھ پکائی جائے یا ایسی غذائیں جن کے اندر مذکورہ غذاؤں کی تاثیر ہو شوربا بناکر استعمال کرائی جائیں اس کے اوپر کسی قدر شراب سفید پلائی جائے جو ممزوج و مبرد ہو۔ ترکاریوں میں خس، کاسنی، استعمال کی جاسکتی ہے۔

ابوماہر کی رائے تھی کہ غلیظ غذائیں جیسے گائے کا گوشت جو سرکہ کے ساتھ پکایا جائے۔ ایسے معدے کے لئے چوزوں اور خفیف غذاؤں سے بڑھ کر سازگار ہوتا ہے۔ مگر میرے نزدیک (یہ مناسب نہیں ہے بلکہ) سابق میں ذکر کردہ غذائیں ہی مناسب ہیں، ککڑی کا مغز انشاء اللہ ایسے معدہ کے لئے مفید رہے گا۔

باب (۱۱)

معدہ میں سُوٴمزاج یابس

سوء مزاج حار یابس پر ہم گفتگو کر چکے ہیں اس سے ایک ماہر فن طبیب کے لئے سوٴمزاج یابس کا علاج معلوم کر لینا آسان ہے۔ البتہ ایک طالب علم کے لئے مشکل ہے۔

مزاج کے اندر یبوست زیادہ تر ایسے لوگوں کو لاحق ہوتی ہے جن کے مزاج سوداوی ہوتے ہیں، تپ زدہ لوگوں کا مزاج بھی یابس ہو جاتا ہے مگر ان دونوں کے علاج میں فرق ہے سوداوی مزاج والوں کا علاج بنسبت بخار زدہ لوگوں کے مشکل ہے۔

علاج

ابتدائی مرحلہ میں استفراغ نہ کیا جائے بلکہ منضج ملین اور مرطب ادویہ کے ذریعے علاج کیا جائے اس کے بعد استفراغ کی ضرورت ہو تو استفراغ کیا جائے۔ مریض گرم مزاج کا ہو تو ماء الشعیر پلایا جائے۔ سوء مزاج یابس کا مطلب ہی یہی ہے کہ مریض نوجوانی کے دنوں میں گرم مزاج ہو اور صحت کے دنوں میں بھی اس کے اندر زیادہ حرارت موجود ہو قلب، جگر، اور دماغ کا مزاج گرم ہو اور اسی میں اس کی صحت برقرار رہتی ہو پھر اس کو سوء مزاج یابس پیدا ہو جائے ایسے مریض کا علاج یہ ہے کہ ماء الشعیر، شیر خرما، ماء الجبن پلائے اور نرم چوزے کھلائے اور اسفید باجات کھلائے جائیں اور میوہ جات میں سیب، کیلا، اور تازہ مچھلی استعمال کرائی جائے ــــ ماء الشعیر میں کسی قدر سپستان ڈال کر پکایا جائے اور شربت خشخاش اور شربت آلو بخارا کے ساتھ پلایا جائے۔

ایسے مریض کے لئے زیادہ نفع بخش غذا یہ ہے کہ جو کو کئی دفعہ گرم پانی سے پھر سرد پانی سے دھوئے
خاص طور پر موسم گرما میں پھر سکھا کر آٹا تیار کرنے کے بعد شکر شامل کر کے استعمال کرائے۔
شیر خر کے استعمال کا طریقہ یہ ہے کہ گدھی کو کاسنی، چوکا عصی الراعی سعتر تر اور اسی قسم کی
چیزیں کھلائیں پھر اس کا دودھ نچوڑے، دودھ کو روغن ارنڈ یا روغن بادام شیریں کے ساتھ استعمال کرے۔
ماء الجبن کو حسب ذیل طریقے سے تیار کرنا چاہیئے۔
ایسی بکری جس کو تر گھاس چرائی گئی ہو اس کا دودھ ۷۰۰ ملی لیٹر نکال لیں اور ایک نئی مٹی کی ہانڈی
میں ڈال کر نرم آگ پر پکائے تاآنکہ دودھ گاڑھا ہو کر جم جائے پھر اس کے اندر ۷۰ گرام سکنجبین شامل
کرے جو آب انار سے تیار کی گئی ہو اور آگ سے اتار دے۔ دودھ گاڑھا ہو جائے گا پانی اور
دودھ الگ کرے پھر پانی کو ہانڈی میں ڈال ۱۲۵ ملی گرام سے ۵۱۲ ملی گرام تک نمک شامل کرے
اسے دس دن تک استعمال کرے ــــ اور مذکورہ غذا لے، اس سے بدن کے اندر ترطیب
شروع ہو جائے گی یہ ایک عام علاج ہے۔
سوء مزاج سارے بدن، قلب اور دماغ کے اندر پھیل جائے جس کا ذکر جالینوس نے ایک
دوسرے نام سے کیا ہے تو ایسی صورت میں ہر عضو کی طرف خاص توجہ مبذول کرنے کی ضرورت ہوتی
ہے اور ایسا علاج کرنا پڑتا ہے جو اس عضو سے مناسبت رکھتا ہے۔
ارخیجانس نے اپنی کتاب میں جس کو حرانی اطباء نے نقل کیا ہے لکھا ہے کہ سوء مزاج یابس
جب تمام اعضاء کے اندر برابر پھیل جائے تو وہ ظاہر نہیں ہوتا جو چیز ظاہر ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ
مریض دبلا ہو جاتا ہے رنگ جل جاتا ہے۔ ایسی صورت میں ایک طبیب کے لئے مرض کے جوہر
کا پتہ چلانا مشکل ہو جاتا ہے پھر اس کا علاج بھی دشوار ہو جاتا ہے۔ مگر ایک ماہر طبیب بآسانی اس
کے اسباب معلوم کر لیتا ہے۔ ایسے مریض کو بارد اور خشک اشیاء کے استعمال سے کوئی تکلیف نہیں
ہوتی بلکہ گرم و خشک اشیاء سے تکلیف ہوتی ہے۔
سوء مزاج یابس کے مریض کو بارد اور خشک اشیاء کے استعمال سے تکلیف ہوتی ہے
اور گرم خشک اشیاء سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔
ایک دوسرا فرق یہ ہے کہ ایسے شخص کے بال نہایت کم ہو جاتے ہیں۔ نشو نما میں کمی ہوتی
ہے زیادہ تر ڈرپوک ہوتا ہے بدن پر متوسط مقدار میں بال ہوتے ہیں اور رفتہ رفتہ کم ہونے لگتے ہیں
یہ علامتیں ظاہر ہوں تو مذکورہ علاج کیا جائے۔

اس کی اور بہت ساری علامتیں بھی ہیں جن کا ذکر جالینوس نے اپنی کتاب "کتاب الصناعۃ الصغیر" میں کیا ہے جہاں سوءِ مزاج بارد اور سوءِ مزاج یابس وغیرہ کی علامتیں بیان کی ہیں ہم مزید بیان کرنا نہیں چاہتے۔

سودا کی وجہ سے جو سوءِ مزاج یابس پیدا ہوتا ہے عام طور پر ایسے مزاج پر یبوست کا غلبہ ہوتا ہے۔ اس کا علاج بھی پہلے علاج سے قریب تر ہے۔ اس کے علاج میں مزید اضافہ یہ ہے کہ ماء الاصول روغن بادام شیریں کے ساتھ پلایا جائے متوسط درجے کی شراب جو نہ جدید ہو نہ کہنہ استعمال کرائی جائے اور روغن خیری اور روغن سوسن اور روغن چنبیلی وغیرہ سے حقنہ دیا جائے غذا میں بکری کے بچوں کا گوشت ماش کے ساتھ استعمال کرایا جائے۔

ایسے مریض کا علاج سودا اور معالجہ مرطب سے ترکیب دے کر علاج کیا جائے۔ علاج سے بہت کم فائدہ ہوتا ہے پھر بھی ہم اس کا ذکر کر دیتے ہیں اس کے لئے سب سے بہتر سرکہ پیاز دشتی سے تیار کردہ سکنجبین ہے جس قدر مقدار پلانا مقصود ہو اس میں اسی قدر شربت خشخاش اور جلاب ملایا جائے اور ہمیشہ استعمال کرتا رہے۔

اب یہاں مزید تفصیل کی ضرورت نہیں کیوں کہ سب کا علاج ایک ہی ہے اضافہ کی جو چیز ہے اس کا ہم ذکر کر چکے ہیں۔

ضماد معدے پر موم، روغن بنفشہ، روغن ارنڈ، سے تیار کردہ تیل، برگ اسپغول، آب عصی الراعی، آب بارتنگ کے ساتھ ضماد کیا جائے اور جو کے ستو کو انار ترش کے ساتھ پکا کر ضماد کیا جائے نیز بکری کا دودھ روزانہ دن کے اوقات میں استعمال کرایا جائے۔

باب (۱۲)

معدہ میں سُوءِ مزاج رطب

ہم معدے میں حرارت اور برودت کے ساتھ سوءِ مزاج رطب کا تفصیلی طور پر ذکر کر چکے ہیں مگر "مفرد سوءِ مزاج رطب"، علیحدہ طور پر یہاں ذکر کریں گے۔ تاکہ علاج میں آسانی ہو۔

معدے میں اگر سوءِ مزاج رطب پیدا ہو جائے تو اس کا علاج آسان ہے چاہے جس کسی مزاج کے ساتھ ہو، بدن کے مزاج کے اعتبار سے علاج مختلف ہوتا ہے اور قلت و کثرت کا لحاظ رکھنا بھی ضروری ہے۔

علاج پہلے مندرجہ ذیل دوا سے استفراغ کیا جائے جبکہ بدن میں امتلاء ہو اور یہ مرض سن رسیدہ لوگوں کو لاحق ہوا ہو۔

نسخہ استفراغ غاریقون، تربد ہر ایک ۳½ گرام، ملح نفطی ۲ گرام سے زیادہ ایارج فیقرا ۷ گرام، جاوشیر، سکبینج، فربیون ہر ایک ۱۰۲۴ ملی گرام، ہلیلہ کابلی، انیسون تخم کرفس ہر ایک ۲۵ء۵ گرام، — ان ادویہ میں سے جو ادویہ پیسی جا سکتی ہوں انھیں پیس لیا جائے اور جو پگھلائی جا سکتی ہیں شراب صافی میں پگھلائی جائیں۔ جب یہ پگھل جائیں تو اس میں باقی ادویہ کو شامل کر لیا جائے اور صاف شدہ شہد میں معجون بنالیں مقدار خوراک ½۱۰ گرام امتلاء دور ہونے

تک استعمال کرتا رہے۔

اگر کمزور بدن والے میں امتلاء پیدا ہو تو اس کے لئے حبوب کا نسخہ ہے اس سے بدن اور معدہ کی رطوبتوں کا تنقیہ ہو جاتا ہے اور کمزوری پیدا نہیں ہونی چاہیے یہ حبوب نہار منہ استعمال کرے یا رات دن میں کھانے کے بعد، اس سے روزانہ ایک یا دو مرتبہ اجابتیں ہوں گی اور معدے کا تنقیہ ہو جائے گا۔ نسخہ حسب ذیل ہے۔

نسخۂ حبوب نانخواہ کردی، انیسون کرمانی صعتر ہر ایک ۲/۱ ۳ گرام، بلیلہ سیاہ، کابلی ہر ایک ۷ گرام، مصطگی ۲/۱ ۱۰ گرام، ملح نفطی دو گرام سے زائد صبر سقوطری خالص مذکورہ تمام دواؤں کے برابر ــــــ کوٹ چھان کر آب برگ اترج میں گوندھ لے ۴/۳ ا گرام کی مقدار کے حبوب بنالیں۔ ان حبوب کو کھانے کے بعد استعمال کرسکتے ہیں اور نہار پیٹ بھی، کھانے کے بعد استعمال کرنا ہو تو ایک گولی استعمال کرے، نہار پیٹ استعمال کرنا ہو تو تین گولی استعمال۔ اگر چاہے تو رات میں بھی استعمال کرسکتا ہے ایسی صورت میں ڈیڑھ گولی استعمال کرے۔ اگر قوت متاثر ہو جائے تو پھر ایک دن آڑا استعمال کرے اس سے بدن اور معدے کا تنقیہ ہو جائے گا۔ بعدازاں گلقند عسلی ایک مدت تک روزانہ ۲/۱ ۱۰ گرام کی مقدار استعمال کرے یہ اس صورت میں ہے جب مریض سن رسیدہ ہو عند الضرورت معجون امروسیا اور معجون اصبقر سلیم بھی دیا جاسکتا ہے۔

اگر مریض قوی ہو تو معجون مشرودیطوس اور ایارج ارکاغانیس بھی دیا جاسکتا ہے مگر ایارج فیقرا مخمر بہتر ہے ــــــ اس کا مطلب یہ ہے کہ فوری طور پر اسی وقت شہد کے اندر معجون بنالیا جائے ــــــ بعض اطباء کہتے ہیں کہ ایارج کو معجون بنا کر ایک مہینہ یا دو مہینے یا اس سے زیادہ مدت تک چھوڑ دیا جائے اس طرح اس کا جوہر تحلیل ہو جاتا ہے۔ اس کو ایارج معجون بھی کہہ سکتے ہیں ــــــ مخمر کا مطلب یہ ہے کہ ایک رات تک خمیر پیدا ہونے کے لئے چھوڑ دیا گیا ہو۔ اس طور پر کہ گوندھ کر رکھنے کے بعد سحر کے وقت استعمال میں لائے۔ اس انداز پر استعمال کرنے کے جو فوائد ہیں ان کو ہم قرابادین میں بیان کرچکے ہیں یہاں ہم ان کا اعادہ نہیں کریں گے۔ تاکہ طوالت کا باعث نہ ہو۔

دیگر ایسے مریض کو دودھ اور دودھ سے بنائی جانے والی اشیاء استعمال نہیں کرنی چاہیئے اور نر چوزے بھی استعمال نہ کرے البتہ اگر بھون کر نمکین مرچ چھڑک دی جائے تو مضائقہ نہیں نہ کسی قسم کی مچھلی استعمال کرے نہ تر ترکاریاں۔ ایسے مریض کو صرف ایک سالہ بکری کے بچے کا گوشت بھون کر یا شوربے کی شکل میں استعمال کرنا چاہیئے شربت عسل کہنہ مطبوخ استعمال کرنا چاہیئے۔

اگر میٹھے کی اشتہا ہو تو شکر اور شہد ایک ساتھ کھائے۔ ایسے مریض کے لئے قئی سے علاج کرنا بھی مفید ہوتا ہے۔ جیسا کہ ہم باب اول میں ذکر کر چکے ہیں اگر ایسا کرنا ممکن ہو اور آسان ہو، کوئی امر مانع نہ ہو یا کوئی رکاوٹ درپیش نہ ہو تو جیسا ہم سابق میں ذکر کر چکے ہیں ویسا ہی عمل کرے ـــ اگر خون نکلنے لگے یا کوئی زخم پیدا ہو پھر یہ علاج مناسب نہیں۔

اگر یہ علاج ممکن ہو تو پہلے نمکین مولی اور نمکین روٹی سے علاج شروع کرے بعد ازاں پوست مولی اور وہ جڑیں جو پتوں سے قریب ہوتی ہیں استعمال میں لائے پھر کثیر مقدار میں مولی ڈال کر شوربا تیار کر کے پلائے پھر پھینٹی ہوئی رائی سے علاج کرے ایسے مریض کو بکری کے بچے کا گوشت اور شوربا استعمال کراتا رہے ـــ اگر مریض کے اندر امتلاء موجود ہو تو ایک پر کو روغن بادام میں تر کر کے استعمال کرے جب معدہ کا تنقیہ ہو جائے تو گرم پانی پلائے۔ پھر مکرر ایسا ہی کرے، سیب چبائے مگر اس دن غذا استعمال نہ کرے اور نہ رات میں کچھ کھائے۔ جب صبح ہو جائے تو کسی قدر گلاب میں مصطگی پکا کر پی لے اور کھانے میں صرف سوکھی روٹی یا مری نبطی استعمال کرے۔

اگر ضعف معدہ کا خوف ہو جبکہ مریض گوشت کھانے کا عادی ہو تو بکری کے بچے یا بٹیر کا گوشت قلیہ بنا کر استعمال کر سکتا ہے اس پر کسی قدر شراب ممزوج پی لے۔ ایسے مریض کے معدے پر حسب ذیل ضماد کرنا چاہیئے۔

ضماد کا نسخہ مر، صبر، زعفران، مصطگی، سنبل، فوفلی، ناردین تخم کرفس یہ تمام ادویہ برابر لے کر پیس لیے جائیں اور روغن ناردین سے تیار شدہ موم اور تیل میں ڈال دیا جائے اور پھر ایک کپڑے پر لگا کر معدے پر ضماد کریں۔

دیگر سمندر کے پانی یا شراب معنبر یا صرف روغن ناردین میں اسفنج تر کر کے معدے پر ضماد کیا جاتا ہے۔ روغن مصطگی اور روغن قسط بھی ایسے معدے کے لئے مفید ہے۔

اگر سوء مزاج رطب نوجوانوں کے اندر پیدا ہو تو علاج میں فصد کا اضافہ کیا جائے ادویہ مذکورہ میں سے وہ دوائیں کم کر دی جائیں جن میں حرارت زیادہ ہوتی ہے یہ کمی نوجوان اور بوڑھے کے تفاوت سے کی جائے۔

اب رہا اگر بوڑھے کے اندر حرارت ہو یا نوجوان کے اندر رطوبت زیادہ ہو تو ان جزئیات کو طبیب معلوم کرے۔ ہم مرکب اور بسیط آٹھ مزاجوں کا ذکر کر دیا ہے۔

ہم یہاں دو معجونوں کا ذکر کریں گے ایک وہ ہے جو حرانی اطباء نے معدہ حارہ اور معدہ

باردہ کے لئے تیار کیا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ رطب اور یابس حار اور بارد کے تحت داخل ہیں کیوں کہ مزاج رطب اور مزاج یابس بہ آسانی حرارت اور برودت کا اثر قبول کر لیتے ہیں۔

نسخہ معجون معدہ رطبہ کے لئے جس میں رطوبت ہو

جنطیانا، مر، جوز، زوفا خشک، ناردین، نارہ مشک، طالیسفر، صعتر فارسی، ہرایک ۷ گرام، تخم کرفس ایلی، انیسون، تخم رازیانہ ہرایک ۱۷½ گرام، کچا عود، مصطگی ہرم المجوس، بیخ سوسن، ہرایک ۳۵ گرام، عودالوج، دارشیشعان ہرایک ۱۷½ گرام، ہلیلہ سیاہ، کابلی، صبر سقوطری خالص ہرایک ۷۰ گرام ایارج فیقرا ۱۴۰ گرام، عاقرقرحا، میویزج خردل سیاہ ہرایک ۳۵ گرام، بہمن سفید، بوزیدان، بادام ترش کوہی ہرایک ۵۲½ گرام، ـــــ ان تمام ادویہ کو خوب پیس لیا جائے اور صاف شدہ شہد میں معجون بنا کر چالیس دن تک چھوڑ دیا جائے بعدازاں معدہ باردہ رطبہ کے مریض کو ضرورت کے مطابق اور قوت اور عمر کے لحاظ سے استعمال کرایا جائے۔

بعض حرانی اطباء اس میں مر، فو، مشک طرامشیع، برگ مر سفید، برگ مرزنجوش، برگ بادرنجبویہ گاؤزبان کا اضافہ کرتے ہیں۔ ان ادویہ کے اجزاء کی طرح صبر اور ہلیلہ سے کم اور جنطیانا اور مرماصور سے زیادہ رکھا جائے یہ معجون کسی مزاج کو تحلیل کرتا ہے کس کو نہیں۔ لہٰذا اس کے اندر مقدار خوراک میں کمی جاتی رہے۔ اور وقفہ وقفہ سے استعمال میں لایا جائے اس معجون کو جابر القطیعی نے استخراج کیا ہے اور نام معجون اسود رکھا ہے معدے کے سوء مزاج حار یابس کی اصلاح کے لئے ایک معجون جالینوس کے کلام سے ہوتا ہے جس میں ارخیجانس کی بتائی ہوئی ادویہ بھی شامل ہیں اس کا نسخہ حسب ذیل ہے۔

نسخہ اصلاح معدہ سوءِ مزاج حار یابس

گل سرخ، طباشیر، تخم خرفہ، تخم چوکا،

برگ عنب الثعلب، برگ بادرنجبویہ (خشک) عصارہ سوسن خالص ہرایک ۳۵ گرام، بادام شیریں مقشر، ہلیلہ زرد ۷۰ گرام، مصطگی ۷ گرام ـــــ ان تمام ادویہ کو خوب باریک پیس لیا جائے پھر عرق بہی ۲۰۷۰ گرام نکال لیا جائے اور صاف کر کے خوب پکا لیا جائے تاآنکہ ایک ثلث (⅓) باقی رہ جائے بعدازاں اسی مقدار میں عرق سیب نکال کر عرق بہی کی طرح پکا لیا جائے۔ پھر دونوں کو یکجا کیا جائے پھر ان دونوں میں ان کی مقدار بھر شکر طبرزد شامل کر کے اس قدر پکایا جائے کہ گاڑھا ہو جائے

8271

اور چمچے میں لینے کے قابل ہو جائے - پھر آگ سے اتار کر ٹھنڈا کریں۔ اور اس میں مذکورہ کوٹی چھانی ہوئی ادویہ ملا کر ایک کانچ یا مٹی کے برتن میں رکھ لیں۔ روزانہ ایک چمچہ نہار منہ استعمال کرے۔
جالینوس نے اس نسخے میں آب سیب، آب بہی اور مصطگی پر اکتفا کیا ہے حرانیوں نے ان ادویہ کا اضافہ کیا ہے ان ادویہ کے استعمال کا طریقہ یہ ہے کہ مذکورہ علاج کے بعد ان کا استعمال کرے بعد ازاں طبیب یہ دیکھے کہ معجون مریض کے مزاج کے موافق ہے یا نہیں اگر موافق نہ ہو تو استعمال ترک کر دے موافق ہو تو اطمینان سے استعمال جاری رکھے۔ اور سمجھ لے کہ اس سے صحت حاصل ہو گی۔ یہ دونوں معجون تریاق معدہ کے نام سے مشہور ہیں۔

باب (۱۳)

سوءِ مزاج حار، بارد، رطب، یابس مادّی وغیر مادّی درد کے ساتھ

سوءِ مزاج حار، بارد، رطب، یابس جو معدہ میں پیدا ہوتا ہے اس پر گفتگو ہو چکی ہے مگر یہ تذکرہ نہیں ہوا ہے کہ ایسا سوءِ مزاج درد کے بغیر ہوتا یا نہیں اور اگر سوءِ مزاج معدہ درد کے ساتھ ہو تو سبب کیا ہے اور درد کے ساتھ نہ ہو تو اس کا سبب کیا ہے۔ معلوم ہونا چاہئے کہ سوءِ مزاج بغیر مادہ کے ہو تو اس کے ساتھ درد نہیں ہوتا اگر درد ہو تو اس کے ساتھ قےء غشی کی سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے ـــ اگر سوءِ مزاج تمام معدے کے اندر موجود ہو اور مادہ معدہ میں ہو تو ہضم خراب ہو جاتا ہے اور درد ناف کے نیچے ہونے لگتا ہے ابکائی ہوتی ہے مگر قےء نہیں ہوتی اگر مواد معدے کے دونوں طبقات میں پھنسا ہو اور سوءِ مزاج تمام معدے کے اندر ہو تو درد اس جگہ ہوگا جہاں مواد پھنسا ہو اور اس کے اعراض میں یہ ہے کہ اشتہا کم ہوگی سوءِ ہضم پیدا ہوگا بھوک اور پیٹ بھرے ہونے کی حالت دونوں میں سخت درد ہوگا۔ درد سارے جسم اور عضو کے سارے اجزاء میں عام ہوگا، سوءِ مزاج کے منافی حالت پیدا نہ ہوگی نہ کسی قسم کا تمدد پیدا ہوگا۔ ان تمام چیزوں کی تشریح کو مابعد کے متفرق ابواب ہم بیان کریں گے یہاں یہ بتائیں گے کہ معدہ میں سوءِ مزاج درد کے ساتھ ہو تو ایک طبیب کو علاج کیسے کرنا چاہئے۔

ایک طبیب کو پہلے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ معدہ کا مرض کیا ہے مثال کے طور پہ اگر سوءِ مزاج حار ہے اور ساتھ میں تکلیف بھی ہے تو یہ دیکھنا چاہیئے کہ تکلیف معدہ کے کس مقام پر ہے اگر فم معدہ میں ہے تو یہ معلوم کرے کہ کس چیز کے احتباس سے تکلیف ہو رہی ہے اور درد کی کون سی قسم ہے اگر درد کے ساتھ سوزش پیاس اور جلن ہو حاد بخارات سر کی سمت اٹھ رہے ہوں اور مریض بالفعل سرد اشیاء پر صبر نہیں کر سکے تو یقین کر لے کہ مواد حاد صفراوی بخارات کے ہیں اگر درد کے ساتھ قے بھی ہو اور یہ تمام اعراض بھی پائے جائیں۔ قے میں کڑوا صفرا نکلے تو وہ تین باتوں سے خالی نہ ہوگا یا فم معدہ خون آلود ہوگا یا غذا کے پہنچنے پر خون آئے گا یا بعض اعضاء اصلیہ کا خون فم معدہ میں پہنچے گا کیوں کہ صفراء کی تولید فم معدہ میں نہیں ہوتی ــــ اگر قے قعر معدہ سے ہوتی ہے تو ضرور بہ ضرور قعر معدہ میں درد ہوگا جس سے فم معدہ کے اندر بھی درد ہوگا۔

فم معدہ کے درد کے بارے میں ہم جو گفتگو کر رہے ہیں اس کے علاج کے سلسلے میں بڑے بڑے اطباء غلطی کر بیٹھتے ہیں انھیں جب سوءِ مزاج کا پتہ چلتا ہے تو مطفیات کے ذریعہ علاج کرتے ہیں۔ اس کی وجہ سے مواد فم معدہ کے اندر پلٹ جاتا ہے اور تکلیف میں اضافہ ہو جاتا ہے یہ علاج اس صورت میں فائدہ کرتا ہے جب صفراء کی تولید فم معدہ میں ہوتی ہے، لیکن جب مواد بعض دوسرے اعضاء سے اس کی طرف اُترے یا غذا کے ساتھ پہنچے تو ایسی صورت میں معدہ کی تبرید سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔

لہٰذا ایک ماہر طبیب کو مریض کی قوت اور اس کے مزاج، موسم، شہر اور تمام قوانین کو مدّنظر رکھتے ہوئے بدن کا استفراغ کرنا چاہیئے اور ایسا حقنہ دینا چاہیئے جو صفراء کو خارج کرے اگر مواد قلیل ہو اور طبیعت قوی ہو تو حسبِ ذیل مطبوخ پلانا چاہیئے۔

مطبوخ کا نسخہ تمر ہندی (املی) صاف شدہ ۷۰ گرام، ترنجبین کانٹے صاف شدہ ۵۲،۵ گرام، آلو بخارا قومسی، عناب جرجانی ہر ایک ۳۰ عدد دھنیا خشک ۳۵ گرام، تخم کاسنی ۱/۲ ۴۲ گرام، سپستان ایک کلو ــــ ان تمام ادویہ کو ۱۶۵۶ گرام پانی میں اس قدر پکائے کہ ۵۱۸ گرام رہ جائے پھر اس کو صاف کر کے ۱/۲ گرام فلوس خیار شنبر اسی وقت نکالے ہوئے اور صاف شدہ شامل کر کے خوب ملے بعد ازاں ۲ گرام افسنتین رومی خالص ۱۰۲۴ ملی گرام، رسوت ہندی ۵۱۲ ملی گرام، سقمونیا ۵۱۲ ملی گرام، بھون کر شامل کر کے خوب باریک پیس لے اور پانی و شیرینی میں گوندھ لے۔ پھر اس مطبوخ

صاف شدہ میں مل کر اس پر ۲۴½ گرام پسی ہوئی شکر ڈال دے اور نیم گرم پی لے اس کی دو تین خوراک کافی ہیں۔

بعض اطباء ماہرین نے اس مطبوخ میں کسی قدر ہلیلہ زرد شامل کرنے کے لئے کہا ہے۔

حرانی اطباء اس مرض کے لئے آب کاسنی پلانے کے لیئے کہتے ہیں وہ اسطور پہ کہ آب کاسنی میں افسنتین، برگ لبلاب ڈال کر دھوپ میں رکھا جائے اور روزانہ ۱۴۰ گرام، ۱۷½ گرام سکنجبین کے ساتھ استعمال کرائے۔

ابوماہر بن سیار کا طریقہ یہ تھا کہ پہلے مریض کی قوت کا جائزہ لیتا قوت موجود ہوتی تو مذکورہ مطبوخ سے استفراغ کرتا مزید کوئی دوا استفراغ کے لیئے استعمال نہ کرتا۔ قوت کمزور ہوتی تو وہ "نقوع" کا استعمال کراتا۔ جو سوء مزاج حار کے استفراغ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ مریض کا استفراغ کر کے سارے اعضاء کو صفراء سے پاک کر لیتا۔ میں نے انھیں شربت ورد مکرر استعمال کرتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا ہے۔

ابوالقاسم بریدی اس مرض میں شربت ورد استعمال کرتا تھا جس سے مرض پختہ ہو جاتا اور بعد میں حسن تدبیر سے اس کا ازالہ ہوتا۔ ایسے مریض کو کھانا بالکل نہیں دیتا۔ غذا میں صبح وشام ماء الشعیر صاف شُدہ نیم گرم سکنجبین کے ساتھ دیتا، فم معدہ پر لعاب اسپغول، آب سیب میخوش آب آس، سک جس میں مشک شامل ہو اور عرق گلاب خالص استعمال کراتا۔ بعض وقت کسی قدر رسوت مکّی کا اضافہ کر دیتا جس سے مرض جاتا رہتا اور معدہ کا تنقیہ ہو جاتا۔

اگر درد فم معدہ میں ہو اور ساتھ میں پیاس کی کمی اور تھوک کی زیادتی بھی ہو کسی قسم کی سوزش نہ ہو اس کے باوجود اشتہا قوی ہو سونے کی حالت میں منہ سے بکثرت لعاب بہتا ہو، سانس لیتے وقت ایسا محسوس ہوتا جیسے کوئی چیز نیچے کی طرف کھینچ رہی ہو معدہ میں پیدا ہونے والا سوء مزاج حار ہو تو ان تمام اعراض و علامتوں کی موجودگی میں ایک طبیب کو یہ جان لینا چاہیئے کہ مریض کے معدے میں غلیظ رطوبتیں بکثرت جمع ہو چکی ہیں یا تو خود معدہ میں ہوئی ہیں یا سر سے یا دوسرے اعضاء سے اُتر آئی ہیں کیوں کہ یہ تینوں ہی حالتیں پیدا ہو سکتی ہیں

اعضاء طبیب کو پہلے مریض کی قوت اور تمام اعضاء کے مزاج پر نظر رکھنی چاہیئے اگر مریض قوی ہو اور قئے و استفراغ ممکن ہو تو پہلے متوسط مطبوخ کے ذریعہ استفراغ کرے اُبلے ہوئے آب مولی اور سکنجبین کے ذریعہ قئے کرائے، قوت میں

اضافہ کرنا چاہے تو عاقر قرحا کے اضافہ سے کوئی نقصان نہ ہوگا۔ مصطگی چبا کر تھوک نہ تھوکے فم معدہ پر گرم پانی بہنا بھی مناسب ہے استفراغ کے بعد حسب ذیل ضماد کرے۔

ضماد کا نسخہ صبر ۸ گرام، رسوت مکی ۸ گرام، مصطگی، گل سرخ ہر ایک ۲ گرام، ان سب ادویہ کو پیس لے اور روغن خیری شامل کر کے فم معدہ پر ضماد کرے اگر بدن میں فاضل امتلاء موجود ہو اور دوا کے ذریعہ تنقیہ کرنا ناپسند ہو تو کوئی دافعہ متوسط حقنے دے کر تنقیہ کرے تا کہ مواد نیچے کی جانب جذب ہو جائے۔

غذا ایسے مریض کے لئے گیہوں کی بھوسی، آرد کرسنہ اور شہد آمیزہ مصالحہ جات سے تیار شدہ حریرے دیئے جائیں۔ غذا میں بے حد تخفیف کی جائیں طبیب کو چاہئے کہ شہر کی آب و ہوا اور مریض کی طبیعت کو ہمیشہ مدنظر رکھے عندالضرورت نقل مقام بھی کرے اگر مرض میں ضعف اور مریض میں طاقت محسوس ہو تو حسن تدبیر سے مریض صحت یاب ہو سکتا ہے۔

ابوماھر کا علاج ایسے مریض کے لئے ابو ماہر ہمیشہ مسواک کرنے اور نہار منہ علاج کرنے کا مشورہ دیا کرتا تھا۔ ہر مرض جو فم معدہ میں لاحق ہو اور معدہ میں سوء مزاج موجود ہو تو فوراً یہ مرض دماغ کی طرف چڑھتا ہے لہٰذا ایسی صورت میں فم معدہ میں علاج کے ساتھ ساتھ سر کا بھی علاج کرنا چاہئے جیسے آب حلبہ کا بھپارہ اور چھینک آنے والی دوا کا استعمال بشرطیکہ مریض طاقتور ہو۔ یہ علاج فم معدہ کی تکلیف دور کرنے کے لئے کیا جاتا ہے جب فم معدہ کی تکلیف دور ہو جائے تو فم معدہ کے سوء مزاج کی طرف توجہ کرے۔

اگر درد قعر معدہ میں ہو اور پیدا شدہ خلط رطوبی ہو تو پھر حقنے کے سوا کوئی دوسرا علاج نہ کرے اس میں بابونہ، اکلیل الملک بھی شامل کر کے پورے اطمینان کے ساتھ استعمال کرے رطوبت کا اخراج کرنے والی ادویہ کو اس احتیاط کے ساتھ استعمال کرے کہ اس سے معدے کی گرمی میں اضافہ نہ ہو کیوں کہ ایسے معدے کے لئے یہی مفید ہے۔

واضح باد کہ قعر معدہ میں ضماد کرنا ممکن نہیں ہوتا، بغداد میں ایک فاضل طبیب تھا جس کو "ایزدیانہ" کہا جاتا تھا اس نے اس مرض کے لئے ناف کے اوپر افسنتین، سلیخہ، اشنہ، مر، اور صبر کا ضماد کیا تو مریض اچھا ہو گیا اور درد جاتا رہا۔ میں نے ابو ماہر

پوچھا کہ دوا اور ضماد کس طرح قعر معدہ تک پہنچے گی جب کہ سامنے چربی ہے۔ معدہ اور مراق کے درمیان اچھی خاصی فضا موجود ہے۔ انھوں نے جواب دیا کہ دو باتوں میں سے ایک ہو سکتی ہے یا تو فرط ضرورت کی وجہ سے عضو نے دوا کا اثر جذب کر لیا گو فاصلہ ہے مگر دوا عضو کے موافق ہے یا یہ کہ ضماد کے محاذ میں پڑنے والے جرم معدہ کا استفراغ کر کے اس کے اندر سخونت پیدا کر دیا چنانچہ اس جگہ جو مواد رہا وہ تحلیل ہو گیا اب قعر معدہ کے اندر جو کچھ تھا کھینچ کر چلا آیا اور اس کا بھی استفراغ ہو گیا۔ یا یہ کہ ضماد بے حد طاقتور تھا چنانچہ اس کی قوت قعر معدہ تک پہنچ گئی دور کیوں نہ ہو۔ کیوں کہ طاقتور ضماد اپنی طاقت کے باعث دور دراز عضو تک پہنچ جاتا ہے۔ اگر درد معدے کے کسی خاص مقام پر ہو تو اس کی صورت کا اندازہ لگانا چاہیے درد کے ساتھ جلن شامل ہو تو یہ صفراوی ہو سکتا ہے ایسی صورت میں حسب ذیل علاج کرنا چاہیے۔

مریض کی قوت، عمر اجازت دے تو مطبوخ افسنتین، سنا، اور ہلیلہ سے مریض کا استفراغ کرے بعد ازاں درد کے مقام پر رسوت افسنتین کی قدر روغن گل کے ساتھ ضماد کرے اگر درد میں تناؤ ہو جیسے اندر دباؤ پڑ رہا ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مطبوخ افتیمون سے استفراغ کرے پھر متاثرہ مقام پر مر، صبر، مصطگی کو روغن ناردین سے تیار کردہ موم کے اند شامل کر کے ضماد کرے۔

میں نے دیکھا ہے کہ بعض جاہل اطباء جالینوس کے قول کا انکار کرتے ہیں اور اس کے اس قول پر تعجب کا اظہار کرتے ہیں کہ جلن کی وجہ سے طحال اور جگر اور فم معدہ کی ہیئت پر اثر پڑتا ہے یہ لوگ یہ نہیں جانتے کہ فاضل مواد جب کسی خاص عضو کے اندر جمع ہو جاتا ہے اور کسی عضو میں جمع نہیں ہوتا تو ایسے عضو کو ضماد کی ضرورت ہوتی ہے۔ غیر متاثرہ کو ضماد کی ضرورت نہیں ہوتی۔ وہ کہتے ہیں کہ صرف ایک عضو پر ضماد کس طرح کیا جا سکتا ہے وہ یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ قابض ضماد کو فم معدہ تک کس طرح پہنچایا جا سکتا ہے جبکہ اسے اس کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اگر ایسا ہو تو بڑی دشواری پیش آ سکتی ہے میں نے انھیں سمجھاتے ہوئے کہا کہ اس قدر ضماد لیا جانا چاہیے جہاں معدہ پر ضماد کرنا ہو اور جہاں درد ہو اور فاضل مواد موجود ہو اور دوسرے اعضاء کو اس سے بچانا چاہیے اس قیاس پر تمام اعضاء پر ضماد کرنا چاہیے دوسرے عضو کو جہاں درد نہ ہو چھوڑ دینا چاہیے۔

اگر معدے کا سوءِ مزاج بارد ہو یا معدے میں درد ہو تو درد کی صورت میں پر نظر رکھے اگر درد کے ساتھ سوزش اور پیاس ہو گرم بخارات سر کی سمت اٹھ رہے ہوں تو اس کا علاج وہی ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے ــــ اس طرح اگر فم معدہ کے اندر جو درد ہے وہ مذکورہ اعراض کے ساتھ ہو جس کا ہم نے معدے میں رطوبت جمع ہونے کے سلسلے میں ذکر کیا ہے تو اس کا بھی وہی علاج جو گزر چکا ہے۔ اس میں اشیاء مسخنہ کا اضافہ کیا جائے کیوں کہ سوءِ مزاج جو معدے میں پیدا ہوا ہے بارد ہے لہٰذا اس کے علاج میں گرم اشیاء سے پرہیز کی ضرورت نہیں ہے۔ اس طرح قعر معدہ کے علاج میں بھی مذکورہ طریقے پر عمل کرنا چاہیئے۔ معدے کے اندر سوءِ مزاج بارد پیدا ہو اور رطوبی درد ہو تو اس کے علاج کے لئے بلا تکلف گرم اشیاء کا استعمال کرنا چاہیئے۔ اسی طرح جرم معدہ یا اس کے کسی حصے میں حار یا بارد مواد جمع ہو جائے تو اس کا بھی مذکورہ ہی علاج ہے، اسی طرح سوءِ مزاج رطب یا یابس پیدا ہوا اور درد ہو تو اس کا بھی وہی علاج ہے جس کی تشریح ہم کر چکے ہیں۔ طبیب جب ماہر ہو تو وہ ایک علاج سے کئی علاج دریافت کر سکتا ہے۔ اس طرح سوءِ مزاج مرکب جب درد کے ساتھ ہو تو اس کا طریقہ علاج بھی وہی ہے جو مذکور ہو چکا ہے۔

اب ہم انشاء اللہ ان ابواب کی طرف رجوع کرتے ہیں جنھیں لکھنے کا ہم نے وعدہ کیا ہے۔

باب (۱۴)

بغیر کسی فساد کے ہضم نہ ہونا

یہ مرض انتہائی دشوار ہے اور کئی قسم کا ہوتا ہے۔طبیب کے لئے اس کے تمام اقسام اور علاج سے واقف ہونا ضروری ہے۔ لہذا ہم ان سب کا تذکرہ کریں گے۔

فساد مزاج کے بغیر ہضم نہ ہونا آٹھ اسباب کے ماتحت ہے۔

(۱)۔کیفیت غذا کا فساد (۲)۔مقدار کی کثرت (۳)۔کھانے میں سوء ترتیب (۴)۔ اوقات غذا کو ترک کر دینا (۵)۔اعضاء سے معدہ میں ردی مواد کا انصباب (۶) معدے کے اندر ردی مواد کا پیدا ہو جانا (۷) طبعی قوتوں کا ضعف جن سے ہاضمہ مکمل ہوتا ہے (۸)۔ مشقت یا سخت حرکت یا کثرت جماع کی وجہ سے معدے کی تکان۔

اس اجمال کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

کیفیت غذا کا فساد

کھانا کچا یا بدبودار ہو یا خراب طریقے پر پکایا گیا ہو یا خراب بو کا ہو یا یہ تمام چیزیں اس کے اندر ہوں تو ایسے کھانے کو معدہ ہضم نہیں کرتا کیوں کہ معدہ بدبودار غذاؤں کو قبول نہیں کرتا جب قبول نہیں کرتا تو ہضم بھی نہیں کرتا جس کی وجہ سے سخت ترین صورت حال پیدا ہو جاتی ہے ایسی غذا معدہ میں فاسد ہو جاتی ہے اور ہضم ہوئے بغیر نیچے اتر جاتی ہے جس کی

وجہ سے بدن کمزور ہو جاتا ہے کیوں کہ فاسد چیز سے جسم کوئی غذا حاصل نہیں کرتا اس کو سوء مزاج کی وجہ سے کیفیت غذا کا فساد کہتے ہیں اس کی مثال یہ ہے کہ جب آدمی کسی قدر آجام (جھاڑیوں میں رہنے والی) مچھلی کے انڈے کھا لیتا ہے تو بہت جلد فساد قبول کر لیتی ہے اور معدہ میں جانے کے بعد فاسد ہو جاتی ہے اس سے بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے اور معدے میں جمع شدہ سارے اخلاط نکل جاتے ہیں۔ اس قسم کے فساد کا علاج کمیت کی وجہ سے ہونے والے فساد سے مختلف ہے۔ علاج یہ ہے کہ مریض صبر کرے حتیٰ کہ معدے کے اندر کی جو چیزیں فاسد ہو گئی ہیں وہ سب نکل جائیں ـــ اگر مغص یعنی مروڑ) پیدا نہ ہو تو گرم پانی پینے کی ضرورت نہیں ہے کیوں کہ خود بخود فاسد شدہ غذا نکل جائے گی، جب معدہ صاف ہو جائے اور ڈکاریں باقی رہیں تو حمام میں داخل ہو کر متوسط گرم پانی معدے پر بہائے اور بغیر پسینہ بہائے نکل پڑے اور پھر اپنی حالت کا اندازہ لگائے اگر پیاس نہ ہو تو خالص عرق گلاب میں کسی قدر مشک، مصطگی اور کچّا عود پکا کر استعمال کرے۔ ایک کپڑا عرق سیب، عرق گلاب عرق بہی، عرق بادر بخبویہ، کسی قدر مشک محض اور کسی قدر آب برگ اترج میں تر کر کے معدے پر رکھے اور بہت دیر تک رکھ دے اب سے بہتر پیدا ہوگی جب بھوک لگے اور کسی قدر اشتہا ہو تو صرف چوزوں کے سینہ پر جس پر کسی قدر خوشبودار مری یا عرق بہی یا عرق گلاب چھڑک دیا گیا ہو۔ یا چوزوں کے سینے پر اکتفا کرے اور پورے آرام کے ساتھ عمدہ بستر پر استراحت کرے اگر یہ غذا میسر نہ آئے تو شوربہ جات اور خشک روٹی اور کسی قدر زیتون کے تیل کے ساتھ نوش کرے، دوسرے دن حمام کرے اور خوب پسینہ بہائے اور بدن پر نیم گرم پانی ڈالے اور نکل آئے بکری کا خشک گوشت بطور غذا استعمال کرے پانی میں شراب معطر ملا کر پیئے تیسرے دن بھی ایسا ہی کرے اپنے معمول کے مطابق غذا استعمال کرے حمام سے نکلنے کے بعد پیاس محسوس ہو تو شربت ناشپاتی شیریں استعمال کرے معدے پر عرق گلاب اور عرق سیب میں ایک کپڑا تر کر کے رکھے، رب ریباس اور رب حصرم کا شوربا بھی اس کے لئے مناسب ہے۔ بھوک یا کسی قدر اشتہا کی صورت میں بٹیر اور چوزوں کو دانہ انار اور منقی کے ساتھ استعمال کرے مصالحہ کے طور پر اس میں خشک دھنیا، زیرہ، بہی اور سیب شامل کرے یہ اس صورت میں ہے جب معدے کی آنتیں وغیرہ صحیح وسالم ہوں۔ بواسیر یا کہنہ خراش کی شکایت ہو تو

سوکھی روٹی خالص یا کوٹ کر استعمال کرنا مفید ہوگا۔ جس میں کسی قدر بادام شامل کر لیا جائے دوسرے دن روغن گل، اسپغول اور بارتنگ کے ساتھ استعمال کرے۔ غذا میں بھنے ہوئے چوزے لے۔ تیسرے دن معدے پر روغن گل سے تکمید کرے اور ماء اللحم میں کسی قدر خشک دھنیا شامل کر کے استعمال کرے ـــ ایسے مریض کو کھٹائی اور جماع سے بالکل پرہیز کرنا چاہیئے۔

روفس نے اپنے مقالہ میں لکھا ہے کہ جس شخص کو سوء استمرار لاحق ہو وہ ہرگز جماع نہ کرے کیوں کہ اس سے نفخ کا مرض پیدا ہو جاتا ہے مرض استرخاء اور حمیات مطبقہ کے پیدا ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔

مقدار کی کثرت

غذا کی کثرت سے جو سوء استمرار پیدا ہوتا ہے وہ غذا کی کیفیت سے فساد پیدا ہونے والے سوء استمرار کی بہ نسبت زیادہ بہتر ہوتا ہے کیوں کہ بدن بکثرت غذا میں سے کسی قدر غذا سے استفادہ کر لیتا ہے اور فساد سے پہلے یہ استفادہ ہوتا ہے کیوں کہ غذا تو اچھی ہے البتہ کثرت کی وجہ سے وہ پوری غذا سے استفادہ نہیں کر سکتا اس میں فساد تو نہیں ہوتا لیکن ہضم نہیں ہوتا جسے یہ حالت پیش آئے اُسے چاہیئے کہ پھر کچھ استعمال نہ کرے اور جب اشتہا ہو تو پہلے ایسی چیز کا استعمال کرے جس سے معدے کو تقویت حاصل ہو بشرطیکہ پیاس نہ ہو جیسے مصطگی، کچا عود گلاب وغیرہ۔ اس کے بعد خفیف ترین غذا استعمال کرے جو عمدہ ہو اگر پیاس محسوس ہو اور مزاج میں گرمی ہو تو طبیب کو وہ تدبیر استعمال کرنا چاہیئے جس کا ذکر ہم نے فساد کیفیت طعام کے بیان میں کیا ہے۔

جن کسی کو سوء استمرار اور بدہضمی کا عارضہ لاحق ہو جائے تو کمزور ہو مگر فصد کرانے میں تاخیر نہ کرے قوت کے اعتبار سے خون خارج کرے اگر سوء استمرار کے ساتھ امتلاء بھی ہو تو جہاں تک ممکن ہو سکے صبر سے کام لے پھر موافق ادویہ کے ساتھ استفراغ کرے۔

عام طور پر اطباء سوء استمرار اور بدہضمی کے مریض سے سستی اور لاپروائی برتتے ہیں اور تاخیر سے کام لیتے ہیں جن کی وجہ سے مریض امراض قلبیہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

سوء استمرار اور بدہضمی کے بعد درد سر اور گوش کا عارضہ لاحق ہو جائے دماغ کے مزاج کو قوی بنانا ضروری ہے اس کے لئے تبرید سے کام لے۔ روغن گل، سرکہ، گلاب کو یکجا کر کے اس میں ایک کپڑا بھگو لے اور سر پر رکھے تاکہ سر اور کان کا درد زائل ہو جائے اگر

اس کے باوجود بھی درد سر رفع نہ ہو تو روغن گل، روغن کدو روغن بنفشہ اور شیر دختر آمیز کر کے ناک میں ڈالے پنڈلیوں کو باندھے اور دونوں قدموں کی مالش کرے۔

اگر بدنظمی اور سوء استمرار کے بعد سر میں بوجھ، کانوں میں گونج اور پلکوں پر ثقل محسوس ہو تو ابالے ہوئے آب بابونہ کا بھپارہ لے۔ مری نبطی اور عاقر قرحا سے غرغرہ کرائے تخفیف محسوس ہو تو نیم گرم پانی سر پر ڈالے۔ شونیز تخم ورد کے ذریعہ چھینکیں لائے میں نے دیکھا کہ بدہضمی کے بعد جس شخص کو لعاب دہن بہنے کی شکایت ہو جاتی ہے اس کو حب صبر حب ایارج پلانے سے کافی فائدہ ہوتا ہے۔

کھانے میں بدنظمی

بدنظمی کی صورت میں یہ ہے کہ ہلکی غذا جیسے چوزوں اور بکری کے بچے کا گوشت پہلے کھائے اس کے بعد گائے کا گوشت بعد ازاں دودھ اور ترکاریاں استعمال کرے اس لئے جب معدہ کھانا پہنچنے سے گرم ہوتا ہے اور بعد ازاں ہلکی غذا پہنچے تو بآسانی ہضم کر لیتا ہے اور جگر ہضم شدہ غذا کو جذب کرنے لگتا ہے مگر ثقیل غذا بعد میں پہنچے تو اسے ہضم نہیں کر سکتا۔ عمدہ غذا پر اکتفا کرے تو بآسانی ہضم کر لیتا ہے اگر آخری ہضم کے وقت ثقیل غذا معدے کے اندر پہنچ جائے تو وہ اس کو ہضم نہیں کر سکتا۔ معدہ قوی ہو اور ثقیل غذا کو قبول کر لے پھر اس کے اندر فاسد غذا پہنچ جائے تو فاسد غذا غیر فاسد کو فاسد کر دیتی ہے ــــ اسی طرح بہت بدنظمیاں واقع ہو سکتی ہیں جس کی وجہ سے غذا فاسد ہو کر سوء ہضم کی شکایت پیدا کر دیتی ہے۔

سوء ترتیب سے غذا فاسد ہو جائے تو یہ دیکھنا چاہیئے کہ مریض کو کیسی ڈکاریں آ رہی ہیں کھٹی ڈکاریں آ رہی ہیں تو تو گھونٹ گھونٹ کر گرم پی کر معدہ کا تنقیہ کرے پھر گلقند اور مصطگی کے ذریعہ طاقت پہنچائے ــــ اگر ڈکاریں بدبودار آ رہی ہوں تو گرم پانی گھونٹ گھونٹ کر پینے کے بعد معدے پر گرم پانی بہائے بعد ازاں یہ مہلک، راسن، شربت کا استعمال کرے ان سب کا تذکرہ کتاب ہذا کی قرابادین میں ہم کر چکے ہیں ــــ اگر ڈکاریں دخانی کیفیت کی حامل ہو تو معدہ کو گھونٹ گھونٹ کر پانی پی کر صاف کرنے کے بعد آب، عرق گلاب، وغیرہ کے ذریعہ معدے کی گرمی دفع کرے۔

ہم ان تمام معالجات کا تذکرہ تفصیلی طور پر نہ کریں گے بلکہ سب کا ایک اجمالی علاج تجویز کریں گے جیسا کہ ہم پہلے باب میں کر چکے ہیں۔ کیوں کہ طبیب کے لئے کلیات کی

مردسے جزیات کا علاج معلوم کرلینا کوئی دشوار کام نہیں ہے بخار یا درد سر یاثقل کی صورت میں جن موافق تدابیر کا ہم نے ذکر کیا ہے وہ سب کے لئے عام ہے۔

(۴) اوقات غذا کو ترک کرنا

جب سوء استمرار واجبی وقت کو ترک کرنے سے بایں طور پر پیدا ہو کہ پہلے کھائے ہوئے کھانے سے معدہ کے تنقیہ کے بغیر پھر کھانا کھالے یا عادت کے مطابق کھانا کھائے اور پھر کھالے۔ ایسی صورت میں پہلی غذا دوسری غذا کو یا دوسری غذا پہلی غذا کو فاسد کردے گی۔ یا دونوں غذائیں فاسد ہوجائیں گی۔ اس صورتِ حال میں طبیب کو غور کرکے دیکھنا چاہئے کہ فساد کس نوعیت کا ہے اگر فساد حموضت کی وجہ سے ہے تو اس کا وہی علاج ہے جو گزرچکا ہے اگر دخانی ہے تو اس کا علاج بھی گزرچکا ہے۔ اس علاج میں معدے کا تنقیہ اور سابقہ غذا کی طرف رجوع کرنے کے بعد یہ دیکھے کہ جو وقت اس کے کھانا کھانے کا تھا اس وقت بھوک لگتی ہے یا نہیں اگر بھوک لگ رہی ہے تو اس وقت معتدل طور پر غذا استعمال کرے پوری طرح پیٹ نہ بھرے اور وقت میں تاخیر سے کام لے اور صبر کرے حتیٰ کہ پھر تاخیر کرنا ممکن نہ ہو یعنی خوب بھوک لگنے لگے ایسے وقت تقدیم وتاخیر سے کام لیتے ہوئے غذا استعمال کرے۔ تا آنکہ اس کو عادت والی غذا وقت مقررہ پر کھانے کی اشتہا ہونے لگے۔ جب بدن میں طاقت آجائے تو استفراغ کرے اور اعتدال کے ساتھ غذا استعمال کرتا رہے۔

بقراط نے کہا ہے کہ جو شخص وقت کے فساد کی وجہ سے سوء ہضم کا شکار ہو اس کو چاہئے کہ اوقات طعام کی اصلاح کرے۔

(۵) اعضاء سے معدے میں ردّی مواد کا انصباب

یہ بہت بُرا مرض ہے۔ جس کے علاج میں اطباء سے اکثر وبیشتر غلطی سرزد ہوجاتی ہے یہ لوگ ایسی صورت میں بدن کا استفراغ کرتے ہیں ان کی غرض یہ ہوتی ہے کہ معدے میں پہنچنے والے اخلاط سے معدے کا تنقیہ کریں انھیں یہ خیال نہیں رہتا کہ ردی مواد گرنے سے معدہ کمزور ہوچکا ہے اور اس کی وجہ سے قویٰ بھی کمزور ہوچکے ہیں جیسا کہ بقراط نے کہا ہے کہ کسی عضو پر خون کا بہاؤ مریض کو ہلاک کرسکتا ہے اگر طبیب مرض کے بارے میں سستی سے کام لے اور تنقیہ کے لئے دوا پلادے تو مریض کی ہلاکت کا سبب بن جاتا ہے۔

علاج اس کا یہ ہے کہ اسہال کی دوا ہرگز نہ دے صرف ۱۰۵ گرام غذا پر اکتفا کرے جو تیہو کے سینے کے ہمراہ ہو معطر اشیاء سے معدے کو قوت بہم پہنچائے اس بات پر نظر رکھے کہ مزاج کی کیفیت میں تغیر آیا یا نہیں۔ اعتدال پیدا ہوا ہے یا نہیں۔ جب اعتدال پیدا ہو جائے تو کسی قدر مقوی غذا استعمال کرے تاکہ بتدریج معدے کی طرف اس کی قوت ہضم واپس لوٹ آئے۔ بعد ازاں اس خلط کا جائزہ لے جو معدے میں اتر چکی ہے اگر خلط صفراوی ہو تو حسب ذیل مطبوخ کے ذریعہ استفراغ کرے۔

نسخہ مطبوخ ہلیلہ زرد ۵۲½ گرام، ہلیلہ کابلی ۳۵ گرام، آلو بخارا ۲۰ عدد تمر ہندی ۱۷۵ گرام، عناب بڑی ہتھیلی بھر سپستان ایک ہتھیلی، دھنیا خشک ۷½ گرام بنفشہ خشک ترنجبین ۷۰ گرام ــــ ان تمام ادویہ کو ۱۶۵۶ گرام پانی میں اس قدر پکالیا جائے کہ ۴۱۴ گرام باقی رہ جائے پھر اس کو صاف کرکے اس میں ۷۰ گرام فلوس خیار شنبر مل کر دوبارہ صاف کرکے اس میں ۱۷۵ گرام انطاکی بریاں اور ۱۰۲۴ ملی گرام افسنتین کوٹ چھان کر شامل کرلے اور نیم گرم مریض کو پلائے۔ یہ ایسی صورت میں ہے جبکہ مریض طاقتور ہو اور کوئی امر مانع نہ ہو اگر کمزور ہو تو بقدر ضرورت اس مطبوخ کے اجزاء میں کمی کردے اور مریض کو ایسی غذاؤں سے پرہیز کرائے جو صفراء پیدا کرتی ہوں۔ اور زیادہ تر ایسی غذائیں استعمال کرائے جو ترش ہوں بشرطیکہ ان سے مریض کو تکلیف ہو۔ جب اس طرح عمل کرے گا تو اخلاط صفراوی جڑ سے نکل جائیں گے۔ اگر اس خوراک کو دوبارہ استعمال کرنا چاہئے اور مریض کی قوت ساتھ دے تو دوبارہ استعمال کرسکتا ہے۔

اگر معدے میں اترنے والی خلط رطوبی ہو تو اپنی عقل و دانش سے اس بات کا اندازہ لگائے کہ یہ چیز جو معدے کے اندر پیدا ہوئی ہے یا سر سے اتری ہے اگر معدے کے اندر پیدا ہوئی ہے تو قعر معدہ میں ہے یا قعر معدہ اور فم معدہ میں ہے اگر قعر معدہ میں ہو اور مزاج میں قوت برداشت ہو تو مطبوخ افتیمون اور اطریفل مقوی بہ ایارج کے ذریعہ استفراغ کرے۔ مریض کو مولی نمک اور رائی وغیرہ کو یکجا پھینٹ کر قے کرائے۔ جب اس طرح قعر معدہ کا تنقیہ ہو چکے معطر و مقوی اشیاء کے ذریعہ اسے طاقتور بنائے۔ جیسے سنبل، مصطگی وغیرہ اور حسب ذیل جوارش استعمال کرائے۔

جوارش مقوی معدہ کا نسخہ پوست اترج، پوست فستق، برگ بادرنجبویہ ہر ایک ½-۱۲گرام، نارمشک، طالیسفر ہر ایک ، گرام مصطگی ½-۱۲گرام آملہ، ہلیلہ سیاہ ہر ایک ۳۵ گرام، زعفران ½-۳گرام، ـــ ان تمام ادویہ کو پیس لیا جائے اور صاف شہد میں معجون بنالیا جائے۔ایک دن آڑ استعمال کرے جب معدے کا تنقیہ ہو جائے تو بتدریج مطابق معمول غذا کی طرف رجوع کرے اور احتیاط ملحوظ رکھے۔

اگر رطوبت فم معدہ میں ہو تو اس کے ازالہ کے لئے قوی ادویہ کا استعمال نہ کرے بلکہ گلقند ، گرم پانی، گلاب و مسخن کے استعمال پر اکتفا کرے، عاقر قرحا، مری نبطی، سے غرغرہ کرنا اور مسواک کرنا غذا کی اصلاح کے ساتھ کافی ہوگا ـــ اگر یہ کافی نہ ہو تو حسبِ ذیل ضماد فم معدہ پر کیا جائے۔

ضماد کا نسخہ اشقیل ۲ گرام تقریباً، مصطگی ۲ گرام تقریباً، مر، صبر، ہر ایک ½-۳ گرام، ان تمام ادویہ کو پیس کر روغن ناردین سے بنائے گئے موم اور یا روغن قسط یا روغن خس کے نام مشہور ہے سے بنائے گئے موم اور تیل میں مذکورہ پسی ہوئی ادویہ کو شامل کرکے ایک کپڑے پر لیپ کرے جو فم معدہ کی شکل پر کاٹا گیا ہو اور نہار منہ ضماد کرے جب کھانا کھانے کا ارادہ ہو تو ضماد کو ہٹادے ایسا ہی کرتا جائے تا آنکہ معدہ طاقتور ہو جائے۔

اگر رطوبت کا انصباب سر سے ہو رہا ہو تو دماغ کے مزاج کو دیکھنا چاہیئے اگر دماغ کا مزاج ضرورت سے زیادہ رطب ہو اور مریض کے اندر اس قدر قوت موجود ہو کہ استفراغ کیا جاسکتا ہو اور موسم بھی مناسب ہو تو حب صبر اور حب ایارج سے استفراغ کرے بعد ازاں پانچ دن تک منقی معدہ اور قاطع رطوبات غذائیں پھر اور مقوی ادویہ استعمال کرے۔اس سے معدے کا درد، زوال اشتہا اور سوءِ ہضم سے محفوظ رہے گا۔استفراغ کے بعد سر پر روزانہ ایک کھردرا کپڑا لے کر رگڑے پیشانی کی فصد کرکے حمام میں داخل ہو اور سر پر گرم پانی بہائے۔ بابونہ، اکلیل الملک، قیصوم، بنفشہ، نخالہ، نمک وغیرہ کا بھپارہ لے جب رطوبت کا معدے کی طرف اترنا بند ہو جائے اور اس بات کا یقین ہو جائے کہ دماغ پاک ہو چکا ہے تو دماغ کے مزاج کی حفاظت کرے ہمیشہ گرمی نہ پہنچائے یہ ایک ایسا مقام ہے جہاں ایک طبیب کو پورے غور و فکر سے کام لینا چاہیئے کیوں کہ جاہل اطبّاء گرم ادویہ کا استعمال شروع

کر دیتے ہیں۔ دماغ کے مزاج اصلی کا خیال نہیں رکھتے جس کی وجہ سے مریض حد سے زیادہ درد سر میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

اگر دماغ کا مزاج حار رطب ہو اور رطوبت بڑھ جائے تو معدہ کی طرف اترنا شروع کر دیتی ہے اس کا علاج یہ ہے کہ قیفالین کی فصد کی جائے اور دونوں پنڈلیوں پر پچھنہ لگایا جائے اور دونوں پاؤں پر مالش کی جائے ــــ بعد ازاں مریض کی قوت کا جائزہ لے کر استفراغ ہو سکے تو استفراغ کیا جائے اور ایسے حبوب استعمال کرکے جو تمام بدن اور سر کا استفراغ کریں مثلاً حب قوقایا۔ اس رطوبت میں جب تک عفونت نہ پیدا ہو تو علاج آسان ہو ــــ سر کا مزاج حار رطب ہو تو اس وقت تک رطوبت میں کثرت نہیں ہوتی جب تک بدن میں خون کی کثرت اور امتلا نہ ہو ایسی صورت میں تمام رطوبتیں سر میں جمع ہو جاتی ہیں ــــ جب یہ صورت حال پیدا ہو جائے تو مریض کو بارد یابس اور معتدل دوائیں دی جانی چاہئیں۔ ثقیل غذاؤں اور شراب سے بالکلیہ طور پر روک دیا جائے ــــ اس سلسلے میں بقراط کا یہ قول ہے کہ سر کو برودت سے بچایا جائے وہ کہتا ہے کہ اگر برودت سے نہ بچایا جائے تو فاضل مواد اعصاب کی طرف پلٹ آئے گا جو استرخاء و تشنج کا سبب ہو سکتا ہے۔

(۶) معدے کے اندر ردّی مواد کا پیدا ہو جانا

اگر ہضم کا نہ ہونا معدے کے

اندر ردی مواد کے جمع ہو جانے کی وجہ سے ہو تو دیکھنا چاہیئے کہ آیا یہ بات کسی کیفیت کے اندر فساد پیدا ہو جانے کی وجہ سے ہے یا حموضت دخانیت اور بدبو، اگر ایسا ہے تو صرف ہضم میں تاخیر پیدا ہوتی ہے ہضم میں تغیر نہیں ہوتا اگر مذکورہ کیفیتوں میں سے کسی کیفیت کی طرف فساد رونما ہوا ہے تو اس سلسلے میں اور اس کے علاج کے بارے میں گفتگو گزر چکی ہے اگر صرف کھانے میں تغیر کی بنا پر فساد پیدا ہوا ہے تو علاج آسان ہے، کھانے میں تغیر واقع ہو اور ہاضمہ میں تاخیر ہو یا بالکل ہاضمہ نہ ہو علاج دشوار ہے کیوں کہ معدے کے اندر جو خلط موجود ہے وہ بلاشبہ سوداوی ہوگی یہ خلط باریک رگوں میں یا جرم معدہ میں جمع ہوگی۔ دونوں حالتوں میں اس کا علاج دشوار ہوتا ہے اگر خلط رگوں میں موجود ہو تو تاخیر ہضم کے ساتھ ساتھ سوفکر بھی لاحق ہوگا اگر جرم معدہ میں ہو تو متلی کی کیفیت بھی پیدا ہوگی۔ اگر فاضل مواد رگوں میں موجود ہو تو مریض کی قوت دیکھے اگر ساتھ دے تو باسلیق کی فصد کر کے مریض کی قوت برداشت کے مطابق خون خارج کرے پھر

بدن کا استفراغ کرے ، ماءالاصول دیا جائے ۔ حب قرطم، تل نیمکوب بھنا ہوا آب نخود کو مطبوخ افتیمون کے ساتھ حریرہ بنا کر استعمال کرائے ۔ بعد ازاں ہضم کا جائزہ لے اگر پہلے کی بہ نسبت معدہ کی قوت میں اضافہ ہوا ہو تو اشیاء معطر کے ذریعہ معدے کو مزید طاقتور بنائے ۔ غذا میں تر خون پیدا کرنے والی اشیاء دی جائیں جیسے کم عمر چوزے اور کسی قدر سفید راب پلائی جائے مگر زیادہ نہیں ۔ گرم پانی کا استعمال بھی جاری رہے تا آنکہ ہضم قوی ہو جائے تو مسور کی دال لہسن ، پیاز اور رائی سے بنی ہوئی غذائیں دی جائیں ۔

اگر فاضل مواد جرم میں ہو تو مریض کی قوت بہتر ہو تو فصد کی ضرورت نہیں ہے ۔ ایسے مریض کا حسب ذیل نسخے کے مطابق استفراغ کرنا چاہیئے مگر پہلے ماءالاصول کئی دن تک سکنجبین عنصلی کے ساتھ اور کچھ دن روغن بادام کے ساتھ استعمال کرایا جائے ۔

نسخہ مطبوخ ہلیلہ سیاہ ۳۵ گرام ، افتیمون صاف شدہ ۲۷ گرام تقریباً ، افسنتین رومی خالص زرد تازہ ۲۵ گرام تقریباً ، قنطوریون دقیق اور کبیر اسقولوقندریون بسفائج نیمکوب ہر ایک ½۱۰ گرام ، تخم کرفس ، انیسون ، تخم رازیانہ ہر ایک ۷ گرام ، زبیب طائفی منقی ۷۰ گرام ، برگ گاؤزبان ۲۵ گرام ـــــ ان تمام ادویہ کو مطبوخ کی طرح پکایا جائے اور ۲۸۰ گرام لیکر ۳۵۰ گرام تک صاف کر لیا جائے اور اس میں غاریقون ، ایارج فیقرا ۲ گرام تقریباً افسنتین ۱۰۲۴ ملی گرام ، ملح نبطی ۷،۶۵ ملی گرام ، انطاکی بریاں ۳،۷۵ ملی گرام ـــــ پسی ہوئی شہد میں معجون بنا کر مل لے اور نیم گرم استعمال کرے ـــــ اگر اس کی ایک ہی خوراک کافی ہو جائے تو فبہا ورنہ قوت برداشت ہو تو پھر اعادہ کرے ـــــ اگر خلط کے اندر کچھ کسر باقی رہ جائے تو معدے پر حسب ذیل ضماد کرے ۔

ضماد کا نسخہ سنبل ۷ گرام ، مصطگی ۲،۴۸ ملی گرام ، فوفل ½۳ گرام ، مر ۲،۴۸ ملی گرام ، صبر سقوطری ½۳ گرام ، ـــــ ان تمام ادویہ کو اچھی طرح پیس لے پھر روغن ناردین سے یا قسط سے جن کا ذکر گزر چکا ہے قیروطی تیار کر کے شامل کرے اور خوب پھینٹ لے تاکہ مل جائے پھر ایک کپڑے پر لیپ کر کے جو معدے کی شکل کا ہو معدے پر ضماد کرے ۔ ضماد نہار پیٹ ہونا چاہیئے ۔ غذا کو موخر کرے پھر حمام کرے اور کھانا کھائے اسی طرح عمل کرتے رہنا چاہیئے تا آنکہ ہضم میں بہتری پیدا ہو جائے ـــــ بعد ازاں عمدہ غذاؤں اور معطر اشیاء کے ذریعہ معدے کو تقویت دے ۔

یہ خلط جب معدے کے اندر پیدا ہو جائے تو قئے کرانے سے کوئی فائدہ نہیں

بلکہ نقصان ہوتا ہے ہلاکت بھی واقع ہوسکتی ہے۔

(۷) طبعی قوتوں کا ضعف جن سے ہاضمہ مکمّل ہوتا ہے۔

اگر ہاضمہ میں تاخیر قوت ہاضمہ کے ضعف کی وجہ سے ہو تو مریض کے مزاج کو دیکھنا چاہیئے اگر مزاج بارد ہو تو مسخن اشیاء مثلاً معتدل جوارشات کے ذریعہ قوت ہاضمہ کو تقویت پہنچائے اور غذا کی اصلاح کرے ایسی غذائیں استعمال کرائے جو مصالحہ جات کے ذریعے خوشبودار بنائی گئی ہوں مثلاً محرفہ قلیہ جات اور مواد کو جذب کرنے والی حریرے وغیرہ۔
اگر ہضم میں تاخیر قوت ہاضمہ کی طرف سے ہو تو قوت ہاضمہ کی اصلاح کرنے سے ہضم ٹھیک ہو جائے گا۔ مگر اس صورت میں جبکہ مریض بوڑھا ہو اگر فرط حرارت کی بناء پر قوت ہاضمہ کا ضعف پیدا ہوا ہو تو اشیاء معطر مقویہ مثلاً شربت سیب بہی سادہ اور رب ریباس وغیرہ کے ذریعہ اعتدال پیدا کرے کیوں کہ جب معدہ قوی اور معطر ہو جائے گا اور حرارت کو سکون تو قوت ہاضمہ میں بلاشبہ تقویت پیدا ہو جائے گی۔ مزاج میں جب قوتِ ہاضمہ کا ضعف پیدا ہو جائے تو اصلاح ہرگز شربت سے نہیں ہوسکتی۔

(۸) محنت یا سخت حرکت یا کثرت جماع کی وجہ سے معدے کی تھکاوٹ

اگر معدے کے اندر کسی قسم کی تھکاوٹ پیدا ہو جانے کی وجہ سے ہاضمہ میں تاخیر پیدا ہوئی ہو تو اس کا علاج آرام سے کرنا چاہیئے روغن گل میں کسی قدر سپستان ڈال کر پکائے اور رات میں تعریق کرے بعد ازاں دن میں گرم پانی بہائے۔ اگر تکان سخت حرکت کی بناء پر لاحق ہو تو جس کی وجہ سے کھانا ہضم نہ کرسکے غذا کو پیس نہ سکے تو علاج یہ ہے کہ اس سبب کو دور کرے جس کی بناء پر یہ تکان پیدا ہوئی ہے اور مکمل آرام کرے۔ علاج سبب کے لحاظ سے ہوگا۔ اگر کثرت کار کی وجہ سے ایسا ہوا ہے تو کام میں تخفیف کرے اگر امثلاً معدہ میں جماع کرنے کی وجہ سے معدے پر بار پڑنے سے تاخیر ہضم کی شکایت ہوئی ہو تو جماع ترک کرے شام کا کھانا بھی ترک کردے اس طرح معدہ قوی ہو جائے گا۔

یہ تمام مذکورہ اسباب تاخیر ہضم کے اجمالی اسباب ہیں ان کا ذکر اپنے مقام پر آئیگا۔

باب (۱۵)

غشیان (متلی)، تہوع (ابکائی) اور قذف (قے) کی قسمیں

اطبار اس مقام پر غفلت سے کام لیتے ہیں کیوں کہ جالینوس نے مختلف ابواب میں ان سب کو لفظی اعتبار سے ایک ہی قرار دیا ہے مگر ان سب کی دوائیں علیحدہ علیحدہ تجویز کی ہیں اس لئے اپنی اکثر و بیشتر کتابوں میں ان کے مابین فرق کو واضح کیا ہے اطبا، ان سب کا ایک ہی باب میں ذکر کرتے ہیں اور ان کی دواؤں کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتے۔ لہٰذا ایک ناقص طبیب دو مختلف امراض کا ایک ہی علاج کرنے لگتا ہے جو ہلاکت کا موجب بنتا ہے۔ ہم ان سب کا الگ الگ ذکر کریں۔

غشیان غشیان (متلی) معدے میں بدبودار مواد مثلاً فاسد رطوبات وغیرہ کے جمع ہو جانے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ فم معدہ کا تنقیہ کیا جائے۔ یہ تنقیہ سکنجبین اور آب مولی کو ابال کر نہار مُنہ استعمال کرنے سے ہو جاتا ہے۔ اگر ضروری ہو تو امتلار کی صُورت میں بدن کا استفراغ کیا جائے مناسب حقنوں کے ذریعہ استفراغ ہو سکتا ہے پھر مذکورہ ادویہ کے ذریعہ قے کرائی جائے جو کئی دنوں تک جاری رہے پھر گلقند شکری بعد ازاں گلقند عسلی حسب ضرورت استعمال کرایا جائے۔ اگر فاضل مواد معدے کے اندر پھنس گیا ہو تو سکنجبین عسلی اور سکنجبین عنصلی اور گرم پانی میں کسی قدر رائی ڈال کر پلا دینے سے قے ہو کر

معدہ کا تنقیہ ہو جائے گا۔

ایسا مریض نہار منہ اس قدر پیدل چلے کہ تھک جائے پھر سکنجبین عنصلی کا استعمال کرے پھر تھوڑی دیر توقف کر کے حمام میں داخل ہو اور فم معدہ پر گرم پانی بہائے بعد ازاں ایسی غذا استعمال کرے جس میں رائی شامل ہو بشرطیکہ مزاج میں قوت برداشت موجود ہو اگر مریض ایسے مقام پر رہتا ہے جہاں لہسن پایا جاتا ہے تو لہسن استعمال کرے مختلف اوقات میں شہد کے ساتھ مربی لہسن استعمال کرتا رہے۔

دیگر اس مرض میں کبابہ کو سعد کے ساتھ چبانا بھی مفید ہوتا ہے اسے چبا کر منہ میں آنے والے پانی کو نگل لے یہ اس صورت میں ہے جبکہ فاضل مواد معدہ میں موجود ہو اور مزاج میں قوت برداشت بھی ہو ـــــ اگر قوت برداشت موجود نہ ہو تو غلظت پیدا کرنے والے ضمادات جیسے مر، سعد، مصطگی استعمال کرے روغن ناردین کو معدے کی شکل میں کاٹ کر کپڑے پر لیپ کر کے فم معدہ پہ نہار منہ ضماد کرے اور کھانا ہضم ہونے کے وقت بھی ضماد کر سکتا ہے ـــــ ان ادویہ کے استعمال اور ان کے ضمادیں بہت زیادہ فرق ہے اس لئے کہ گو ضماد کی صورت میں اس کی قوت فم معدہ تک پہنچ جاتی ہے مگر جگر کو اس سے کوئی غذا حاصل نہیں ہوتی دوا غذا کے ذریعہ خون میں شامل نہیں ہوتی۔

اگر فم معدہ میں اترنے والی خلط صفراوی ہو تو اس سے متلی نہیں ہوتی بلکہ قے بہت ہوتی اور پیاس لگتی ہے مجھے تعجب ہوتا ہے کہ اس متلی میں جو فم معدہ سے اور وہ متلی جو ردی خلط کے جمع ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے ایسے اشتباہ ہو جاتا ہے کیوں کہ ان دونوں کے درمیان میں بین فرق موجود ہے وہ یہ کہ اگر معدے میں ردی خلط کے جمع ہو جانے کی وجہ سے متلی پیدا ہو تو اس کے ساتھ بے حد درد ہوگا ساتھ ہی قے اور ابکائی بھی ہوگی اگر زیادہ ہو تو قے ہوگی اگر کم ہو تو ابکائی۔ اسی کو فم معدہ کا غثیان کہتے ہیں اس میں خلط صفراوی اترے گی اس کا علاج قبل ازیں گزر چکا ہے مگر ہم یہاں کچھ حصے کا اعادہ کریں گے۔ مریض کو ایسی صورت میں ترش غذاؤں کے ساتھ ماء الشعیر اور مندرجہ ذیل سفوف استعمال کرنا چاہیئے۔

سفوف کا نسخہ گل سرخ، طباشیر، تخم بقلہ، تخم قیا ہر ایک ۲/۱-۱ گرام، نشاء کثیرا، صمغ عربی ہر ایک ۱٫۰۲/۱ گرام، کافور ۰۲۴ ملی گرام، ان تمام ادویہ کو پیس کر چھان لیا جائے اور ۲/۱-۳ گرام کی مقدار انار ترش یا انار شیریں کے عرق کے ساتھ استعمال کرے اگر اس کے استعمال

سے کوئی امر مانع ہو تو فم معدہ پر مطفیہ ضمادات کئے جائیں جس کا نسخہ حسبِ ذیل ہے۔

ضماد کا نسخہ

گل سُرخ، طباشیر ہر ایک ۷ گرام، تخم کشوث، تخم کاسنی، ہر ایک گرام، انبر باریس صاف شدہ ۳½ گرام، کعک بغدادی ۳½ گرام ان تمام ادویہ کو پیس لیا جائے اور عرق سیب میں ملا لیا جائے۔ اور ایک اسفنج تر کر کے نہار پیٹ یا کھانا ہضم ہونے کے بعد فم معدہ پر رکھا جائے۔

تہوع (ابکائی)

اب رہا وہ تہوع جو بھوک اور غثیان کے جرم معدہ میں خلط فاسد جمع ہونے کی وجہ سے ہو رہا ہو۔ اس میں درد اور تمدد اور فساد طعام کی صورت بھی پیدا ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ اگر خلط رطوبی ہو جس کی علامت یہ ہے کہ پیاس اور سوزش نہیں ہوتی تو پہلے استفراغ کیا جائے جب درد کم ہو جائے تو مریض کو تخم مولی وغیرہ دے کر مطبوخ افتیمون پلایا جائے جس کا نسخہ حسبِ ذیل ہے۔

مطبوخ افتیمون کا نسخہ

ہلیلہ سیاہ، کابلی، اور زرد ہر ایک ۱۰½ گرام، اسطوخودوس، غافث، قنطوریون ہر ایک ۱۰½ گرام، افسنتین رومی ۲۴½ گرام، افتیمون اقریطی خالص ۲۴½ گرام، ان تمام ادویہ کو ایک کپڑے میں ڈال دیا جائے اس کے ساتھ ۱۰½ گرام زوفا مغربی، زبیب طائفی منقی ۷۰ گرام ڈال کر خوب گلنے تک پکایا جائے اور ایک مناسب مقدار نکال کر صاف کر لے اس میں ۳۵ گرام شہد شامل کرے اور ۱۰۲۴ ملی گرام ایارج اور اسی قدر افسنتین اور ۲۸، ملی گرام ہندی بنا کر معجون بنا لے اور نیم گرم ایک خوراک پلائے اور ضرورت ہو تو دو خوراکیں دے۔

اگر جرم معدہ کے مرض کا ازالہ دشوار ہو جائے تو حسبِ ذیل ضماد کیا جائے۔

نسخہ ضماد

مر، صبر ہر ایک ۳½ گرام، مصطگی، سنبل، اشنہ ہر ایک اگرام ان تمام ادویہ کو کوٹ کر چھان لیا جائے اس میں روغن ناردین روغن قسط سے بنایا ہوا موم اور تیل شامل کر دیا جائے اور معدے کی شکل کا ایک کپڑا لے کر اس پہ دوا رکھ کر معدے پر ضماد کرے درد پیٹھ کے پانچویں مہرے اور دونوں مونڈھوں کے درمیان تک پہنچ رہا ہو دونوں مونڈھوں کے درمیان اور پانچویں فقرے پر بھی پیچھے سے ضماد کرے اگر اس کی تحلیل دشوار ہو تو معدے پر بڑے بڑے پچھنے ناف کے نیچے اور ناف کے اوپر لگانا چاہیئے۔ مسہل دیں اس طرح تنقیہ ہو جائیگا۔ اس علاج کی صورت میں ثقیل اور لیسدار غذائیں نہ کھلائی جائیں نہ شوربہ جات پلائے جائیں

بلکہ صرف ہلکی غذاؤں پر اکتفا کیا جائے جیسے بکری کے چھوٹے بچے کا گوشت اور انڈے کی زردی اور چوزے وغیرہ۔

بعض دفعہ معدہ اور فم معدہ میں اخلاط فاسدہ رطوبیہ جمع ہوجاتی ہیں چنانچہ بکثرت رطوبت جمع ہونے کی وجہ سے رطوبتوں کے بھیگنے کی کیفیت پیدا ہوتی ہے اس میں اور فم معدہ اور جرم معدہ میں رطوبت سرایت کرجانے میں فرق ہے۔ مرض زیر بحث میں استرخا کے ساتھ دونوں مونڈھوں کے درمیان درد پیدا ہوجاتا ہے اور گلے کی ہڈی نیچے کی طرف کھینچنے لگتی ہے اور جب کھانا معدے کے اندر پہنچتا ہے تو تکلیف اور بڑھ جاتی ہے اور کھانا باہر نکل آتا ہے۔

علاج علاج بالکل وہی ہے جو معدے کے اندر خلط رطوبی کے سرایت کرنے کی صورت میں کیا جاتا ہے البتہ اس علاج میں یہ اضافہ کیا جاتا ہے کہ دونوں شانوں کے درمیانی حصے سینہ اور ترقوہ پر ملطف اور محلل ضماد کیا جاتا ہے ایارج فیقرا اور ایارج روفس اور اغذیہ جاذبہ کے ذریعہ معدے کو گرمی پہنچائی جاتی ہے۔ گرمی کے لئے کھانے میں روٹی کا استعمال اور کہنہ نبیذ کا استعمال مفید ہے بشرطیکہ زیادہ نہ ہو نیز دس یا دس سے کم عمر کے بچوں کو گود میں اٹھالینا بھی مفید ہے۔ وشق اور سمور کی کھالیں بھی رکھنا مفید ہے۔

بعض اطبا سابقین نے ذکر کیا ہے کہ وشق کی پوستین پہننے سے وہ تری نکل جاتی ہے جو معدے کی رطوبتوں میں ہوتی ہے یہ فالج کو بھی نافع ہے انھوں نے یہ بھی کہا ہے کہ لقوہ کے مریض کو رخساروں کے نیچے تک لٹکی ہوئی اس کی کھال کی ٹوپی پہننا بھی مفید ہے۔

اگر رطوبت قعر معدہ میں جائے تو متلی اور ابکائی پیدا ہوتی ہے کھانا فاسد ہوجاتا ہے اس میں سابق مرض میں فرق یہ ہے کہ یہ مرض کھانے کو فاسد کردیتا ہے اور مریض قے کرتا ہے تو اسے معلوم ہوتا ہے کہ کھانا فاسد ہوچکا ہے اس کے اندر ایک گاڑھی خلط جیسے معدہ کے اندر محسوس ہورہی ہو اس طرح کے مرض کا علاج یہ ہے کہ نہ تیز نہ نرم بلکہ متوسط حقنے کئی دفعہ دیئے جائیں اور پھر مریض ملطف اور محلل ادویہ مثلاً ایارج فیقرا اور معجون مشرودیطوس استعمال کرائے جائیں نیز ایارج سے مقوی بنائے گئے اطریفل کے ذریعہ جلاب اور حسب ذیل سفوف کا استعمال کرایا جائے۔

سفوف کا نسخہ دارشیشعان، اشنہ، پوست سلیخہ ہر ایک ۳½ گرام، تخم کرفس، انیسون، تخم رازیانہ، صعتر فارسی، زوفا خشک عاقرقرحا، میویزج

ہرایک ۲½ ۳ گرام ، ان تمام ادویہ کو پیس لیا جائے ان سب کی مجموعی مقدار کے شکر طبرزد شامل کرلی جائے ۔ مقدار خوراک ۷ گرام صبح نہار مُنہ۔ ۲½ ۳ گرام بوقت خواب ـــــ غذا میں اغذیہ جاذبہ مثلاً شہد کے ساتھ اور تھوڑی مقدار میں کہنہ شربت پلائی جائے ۔ معدے کے نچلے حصتے پر گرم گرم پانی بہایا جائے ۔ اس کے لیئے ریاضت بھی مفید ہے ۔

اس مرض میں قے کرانا مناسب نہیں ہے اگر خلط کی تنگی اور احتباس مادہ کے باعث ضرورت ہو تو بڑی بڑی آتشیں سینگھیاں زیر ناف پہنچوائے ۔ بعدازاں نمکین کھانا ، مولی اور میٹھی چیز استعمال کر کے قے کرے تھوڑی دیر کے بعد پانی اور شربت استعمال کرے پھر پانی پیئے جس میں شہد ملائی گئی ہو کھانے کے بعد سعد چبائے اگر خود بخود قے آجائے تو قے کردے ورنہ کسی قدر کنکر زد کو شہد کے ساتھ چاٹ لے پھر اس دن کوئی چیز استعمال نہ کرے دوسرے دن گلقند عسلی کا استعمال کرے اور مصطگی چبا کر جو تھوک آئے تھوک دے اور اغذیہ جاذبہ استعمال کرے ۔

جس مریض کے معدے کے اندر خلط رطوبی سرایت کر جائے یا رطوبت قعر معدہ میں یا جرم معدہ سے چمٹ گئی ہو اور مریض کا مزاج حارنہ ہو تو اس کا روزہ اور بھوکا رہنے سے بڑھ کر کوئی علاج مفید نہیں ہے خاص طور پر جبکہ مریض کے اندر ادویہ استعمال کرنے کی قوت نہ ہو ایسے مریض کو بالکل مختصر غذا استعمال کرنی چاہیئے ۔

ایلوماہر کا علاج

ان دونوں امراض یعنی جرم معدہ میں خلط رطوبی کا سرایت کر جانا یا قعر معدہ میں پھنس جانا یا جرم معدہ کے ساتھ چمٹ جانا جب اس کے ساتھ تشنج بھی ہو اور مریض کے اندر قوت بھی موجود ہو تو فاقہ اور موافق ضماد کرنا چاہیئے جن سے مریض بغیر دوا کے اچھا ہو جاتا ہے اس طریقہ علاج کو "طریقہ محمودہ" کہا گیا ہے ۔

بغیر فساد طعام کے درد معدہ

بعض وقت بغیر فساد طعام کے معدے میں درد ہونے لگتا ہے اُبکائی آتی ہے نہ قے ہوتی ہے معدے کے اندر ایک مروڑ سا محسوس ہوتا ہے یہ عجیب و غریب اور مشتبہ بیماری ہے اس کا سبب خلط حار ہے جو سر سے معدے کی طرف اترنے والے عصب میں داخل ہو جاتی ہے ۔ یہ درد چھینکنے اور سر کی مالش کرنے اور حب ایارج کے ذریعہ سر کا استفراغ کرنے سے بہت جلد اور آسانی کے ساتھ زائل ہو جاتا ہے ۔

اگر طبیب غلطی کر بیٹھے۔ متلی، قے اور اُبکائی کی تحقیق نہ کرے اور غافل ہو کر مذکورہ علاج کرنے لگے تو وہ گویا مریض کے حق میں سخت جرم کا مرتکب ہو جائے گا۔ اس لئے کہ جب معدہ کے اندر خلط حار کی وجہ سے حدت پیدا ہو جائے بعض وقت بیہوشی طاری ہو جاتی ہے اگر طبیب ایسی غلطی نہ کرے بلکہ سر کا استفراغ کرے ماءالشعیر اور اسی قسم کی مطفی غذائیں دے اور حب ایارج کے ذریعہ سر کا استفراغ کرے اور بدن میں فاضل مواد ہونے کی صورت میں قوقایا استعمال کرائے تو مرض بآسانی زائل ہو جاتا ہے اور مریض بچ جاتا ہے۔

قذف (قے)

قذف غذا کی کیفیت کے فساد یا مقدار کی کثرت کی وجہ سے ہوتا ہے کیوں کہ حریف اور لذاع خلط معدے میں اُتر جاتی ہے یا محتبس ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ اگر کیفیت غذا کے فساد کی وجہ سے قذف ہوتا ہو تو اس کا علاج حسب ذیل ہے۔

علاج

کیفیت کی اصلاح کی جائے، مقدار میں کمی کی جائے، معدے کو تقویت پہنچائی جائے اگر کثرت مقدار کی وجہ سے قذف ہوتا ہو تو علاج یہ ہے کہ کیفیت اور کمیت کی اصلاح کی جائے اور ایسی غذائیں استعمال کرائی جائیں جو بآسانی معدے سے اتر جائیں۔ ان سب کا ذکر سوءاستمرار کے بیان میں گزر چکا ہے۔

اگر قذف خلط لذاع حریف کی بنا پر ہو رہا ہو تو علاج یہ ہے کہ اس خلط کا استفراغ کیا جائے۔ اب ہم مزید قذف اور اس کے علاج کے بیان کو تفصیل سے نہیں بیان کریں گے۔ کیوں کہ سابقہ ابواب میں تفصیل گزر چکی ہے۔ ان ابواب پر غور کرنے سے قذف کا علاج بآسانی کیا جا سکتا ہے۔

قذف کی ایک عجیب و غریب قسم

وہ ہے جس کا شکار موٹے لوگ ہوتے ہیں زیادہ پینے اور خوب پیٹ بھر کر کھانے کی وجہ سے پھیپھڑے کے حجاب معترض کے اندر تنگی پیدا ہو جاتی ہے جس سے ضیق النفس کی کیفیت لاحق ہو جاتی ہے امتلائی کیفیت سے سانس میں بے حد تنگی پیدا ہونے سے طبیعت آرام اور پھیپھڑے کشادگی کے طالب ہو جاتے ہیں چنانچہ معدہ اور فم معدہ میں جو کچھ ہوتا ہے اسے دفع اذی کی طرح دفع کرنے لگتے ہیں چنانچہ آدمی جو کچھ کھاتا ہے قے کر دیتا ہے کچھ باقی رکھتا ہے جس سے غذا حاصل کرتا ہے۔

علاج:۔ علاج یہ ہے کہ غذا میں کمی کی جائے ریاضت اور محنت کی عادت ڈالی جائے۔

مرغن غذاؤں کے بجائے جاذب مثلاً کہنہ سرکہ، سوکھی روٹی اور تیہو کی پُشت سے تیار شُدہ شوربہ جات جو مواد کو جذب کرتے ہیں استعمال کرے رطوبتوں کا استفراغ کیا جائے۔ حسبِ ذیل حبوب برابر استعمال کرے۔

حب الذہب کا نسخہ

نانخواہ، زیرہ کرمانی، انیسون، ہلیلہ سیاہ، ہر ایک ۲ ½ گرام، مصطگی ۱۰ ½ گرام، صبر سقوطری خالص ـــ مذکورہ تمام ادویہ کے برابر لے کر ان تمام ادویہ کو پیس لیا جائے اور برگ اترج کے عرق میں گوندھ کر حبوب بنا لئے جائیں ہر حب ۲۵۰ ملی گرام سے ۲ گرام تک کی ہو اور کھانے کے بعد ایک گولی استعمال کرے۔ اس سے ایک دفعہ میں رطوبتیں خارج ہو جائیں گی اور معدے کو تقویت حاصل ہو گی ـــ ان حبوب کو "حب الذہب" کہتے ہیں جس کا موجد "قنطر" ہے۔

ان تمام دواؤں کے بعد چاہیے متلی کی ہوں یا تہوع یا قذف کی تقویت معدہ اور تسکین قوت دافعہ بھی ضروری ہے اور سبب کا ازالہ کیا جائے جو تہوع اور قذف کا باعث بنتا ہے۔ لہٰذا طبیب ضرورت کے مطابق استعمال کرے۔

جالینوس نے ذکر کیا ہے کہ تہوع، قذف اور غثیان کی تسکین کے لئے سب سے مُفید دوا ہے جو ارخیا جنس کی جانب منسوب ہے نسخہ حسبِ ذیل ہے۔

نسخہ دوا منسوب بہ ارخیا جانس

انار مع چھلکے اور گودے کے کوٹ کر اس کا عرق نکال لیا جائے ۴۱۴ گرام رمان بری یعنی نارمشک ۳ ½ گرام سنبل، مصطگی ہر ایک ۱ گرام گل ارمنی ۳ ½ گرام، ان سب کو ایک کپڑے میں باندھ لیا جائے زمان بری سے نکالا ہوا ۴ ½ گرام عرق اس قدر پکا لیا جائے گاڑھا ہو جائے ـــ پھر اس میں صاف شُدہ شہد شامل کر کے قوام بنا لیا جائے ایک چمچہ تہوع اور غثیان کی صُورت میں نہار مُنہ استعمال کیا جائے۔

نسخہ دوا غیر منسوب

ناشپاتی کو اس کے چھلکے کے ساتھ کوٹ کر عرق نکال لیا جائے ۴۱۴ گرام، عرق حب الآس ۲۰۷ گرام، مصطگی ۷ ½ گرام، اشنہ ۵، ۲۵ گرام ان تمام کو اس قدر پکایا جائے کہ گاڑھا ہو جائے اور استعمال میں لایا جائے۔

نسخہ دوا جو خود جالینوس کی طرف منسوب ہے

عرق انار جو بغیر چھلکے اور

گودے کے نکالا جائے ۱۴۴ گرام عرق پودینہ ۴۰۰ا گرام تقریباً، کوکب الارض یعنی ابرق ۲ گرام سے کچھ زائد، مصطگی ۷ گرام ـــــ ان ادویہ کو اس قدر پکایا جائے قوام میں سکنجبین کے مانند گاڑھا ہو جائے۔ قذف، تہوع اور غثیان کے مفید ہے۔ پھر جالینوس نے حسب ذیل شربت کا ذکر کیا ہے۔

نسخہ شربت شکر ا گرام، عود ۲ گرام تقریباً، مصطگی ا گرام پودینہ خشک ½۷ا گرام ـــــ ان تمام ادویہ کو اس قدر پکایا جائے کہ ⅓ حصہ باقی رہ جائے اور قذف اور غثیان کے وقت استعمال کیا جائے۔

بعد ازاں جالینوس نے "ربوب" کا ذکر کیا ہے جو معدے کے لئے نفع بخش ہے اور قذف اور غثیان کی صورت میں استعمال کی جاسکتی ہیں ـــــ رب بہی رب انار، رب ریباس، رب سیب، اور کہا ہے کہ یہ تمام ربوب قذف اور تہوع کے لئے مفید ہیں بشرطیکہ سخت سوزش اور پیاس ہو۔

ابو ماہر کا علاج ابو ماہر ہمیشہ التہاب اور سخت پیاس کی صورت میں حسب ذیل شربت کو استعمال کرتے تھے اگر التہاب اور پیاس نہ ہو تو ماء الشعیر شامل کر لیتے اور بدن کا استفراغ اور معدہ کا تنقیہ کرتے اس کے لئے وہ تریاق کبیر کو عرق پودینہ اور کہنہ شراب کے ساتھ استعمال کرواتے جس سے بے حد فائدہ ہوتا ـــــ ابو ماہر نے ذکر کیا ہے کہ آب انار برگ پودینہ کے ساتھ پکا کر استعمال کیا جائے تو قذف اور تہوع کے لئے مفید ہے۔

اطباء سابقین میں سے ایک طبیب کی یہ رائے تھی کہ اگر سخت پیاس اور سوزش کے ساتھ قذف ہو تو فصد کرنا مفید ہے تاکہ صفراء کی شدت کا ازالہ ہو جائے۔ ہم اس زمانے میں یہی علاج کرتے ہیں۔

باب (۱۶)

معدہ کا انقلاب (پلٹ جانا)

جالینوس کے بعد جتنے ماہر اطبار گزرے ہیں سبھی نے انقلاب معدہ کا ذکر کیا ہے پھر انھوں نے یہ بھی کہا ہے کہ "قذف اور تہوع"، کو ہی انقلاب معدہ کہا جاتا ہے۔ مگر انقلاب معدہ کے بارے میں جالینوس اطبار سابقین سے جو حکایات منقول ہیں اس کا مطلب وہ نہ سمجھ سکے انھوں نے اس کا نام "ایلاوس"، رکھا تھا اور اس کی دوا تجویز کی تھی اس سے انھیں اشتباہ ہوگیا اگر وہ غور و تامل سے کام لیتے تو انقلاب معدہ کی حقیقت تک ضرور رسائی حاصل کر لیتے۔

اس بیماری کا مطلب یہ ہے کہ انسان جو غذا کھاتا ہے ہضم ہونے کے بعد غیر متغیر اور غیر بدبودار صورت میں باہر خارج کر دیتا ہے۔ اطبار سابقین کے درمیان اس سلسلے میں کوئی اختلاف نہیں کہ مختلف وجوہات کی بنار پر کھائی ہوئی چیزیں آنتوں سے معدے کی طرف پلٹ آتی ہیں ان میں ایک وجہ یہ ہے کہ وہ دوا جس سے مریض کو حقنہ دیا جاتا ہے وہ اپنی قوت کی شدت اور کثرت کی بنار پر بغیر کسی شئے کے انقلاب کے معدے کی طرف پلٹ آئے۔ یہ صورت بھی ہو سکتی ہے کہ طبیعت فضلہ کو باہر خارج کرنے کا ارادہ کرے آدمی اس کو روکتا رہے اور آنتوں کے اندر ریاح بھی موجود ہو جو واپس نہ ہوتی ہو حتیٰ کہ انسان کو ریاح کا اندیشہ لاحق ہو جائے چنانچہ یہ ریاح بھی اور وہ دوا بھی آنتوں سے معدہ کی جانب پلٹنا شروع ہو۔

اس طرح وہ دوا آنتوں سے بھی معدے کی طرف پلٹتی ہے اس کے ساتھ ساتھ غذا بھی فاسد اور بدبودار ہوکر آنتوں سے معدے کی طرف پلٹنے لگے۔ اسی مرض کو "ایلاوس" کہا جاتا ہے جب ایسا ہونا ممکن ہے تو غذا کے کسی بھی صورت پلٹ جانے کو انقلاب معدہ کا نام انھوں نے رکھا ہے۔ یہ نام انھوں نے اس تجویز سے تشبیہ دیتے ہوئے رکھا ہے جس کا نچلا حصّہ بالائی حصّہ کی جانب پلٹ گیا ہو یہ بیماری اس وقت لاحق ہوتی ہے جب آنتوں کے مذکورہ بالا دونوں ٹکڑوں میں خراش آجاتی ہے بواب یعنی بارہ انگشتی آنت اور صائم تک جب منہضم غذا پہنچتی ہے تو اس کی حریف نمکینی اور تلخی سے دونوں مقامات پر لذع کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ تکلیف وہ شئے کو دفع کر دیتی ہے ہر عضو کے اندر ایک قوت دافعہ موجود ہے آنتوں کے طرف دفع غذا کے وقت معدہ کا زیریں حصّہ کھلا ہوا ہوتا ہے معدہ بھی اسے دفع کر دیتا ہے کیوں کہ یہ غیر طبعی شئے کے قائم مقام ہوتی ہے نیز افعال طبعی کا یہ ایک اجنبی مقام ہوتا ہے علاوہ ازیں اس شئے کے اندر طبیعت اور مزاج سے ہٹ کر تغیر واقع ہو چکا ہوتا ہے چنانچہ معدہ کو اس سے تنفر پیدا ہو جاتا ہے اور اسے دفع کر دیتا ہے اسی کا نام انقلاب معدہ ہے ان دونوں ٹکڑوں سے اور ایلاوس سے رجوع کرنے والی شئے کے درمیان فرق یہ ہے کہ موخرالذکر بدبودار ہوتی ہے کیوں کہ ایلاوس معاء دقاق میں پیدا ہوتا ہے اور یہیں پڑا رہتا ہے کیوں کہ راستہ مسدود ہوتا ہے چنانچہ عرصہ تک یہاں پڑے رہنے سے اس کے اندر فساد اور بدبو پیدا ہوجاتی ہے اس کی مقدار بھی بڑھ جاتی ہے کیوں کہ ہر روز معدہ سے ایک جز آتا ہے مگر نکل نہیں پاتا زیادہ ہو جانے کی صورت میں طبیعت اسے دفع کرنے لگتی ہے حال یہ ہوتا ہے اس کے اندر بدبو اور تغیر پیدا ہو چکا ہوتا ہے جو گوبر کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

باقی انقلاب معدہ والی بیماری کے اندر جو شئے پلٹتی ہے پہنچنے کے وقت اس کا تعلق بواب اور صائم سے ہوتا ہے کیوں کہ ان دونوں اعضاء اور معدہ کے درمیان قریبی راستہ ہوتا ہے معدے کے اندر کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں غذا رک کر فاسد اور بدبودار ہو سکے۔ غور کرو تو یہی دونوں امراض کے درمیان لطیف فرق ہے۔

علاج مریض کو بقدر ضرورت مزاج کا لحاظ کرتے ہوئے ایسی اشیاء دی جائیں جو لیسدار ہوں مثلاً خندرس (مکا) سے بنایا ہوا حریرہ بکری کی چربی جس میں نمک نہ ڈالا گیا ہو ماء الشعیر جس کے اندر صمغ کتیرا شامل کیا گیا ہو ـــــ اگر مریض کے مزاج میں حرارت ہو تو اسبغول

اور بارتنگ روغن گلاب خالص کے ساتھ پکا کر پلایا جائے۔ مریض کو ہرگز کھٹی اور نمکین اشیاء نہ دی جائیں اگر مزاج میں حدت پیدا ہو جائے تو ماء الشعیر میں صمغ، کتیرا اور خندرس کا اضافہ نہ کیا جائے اگر مزاج میں تغیر واقع نہ ہو تو بکری کے گوشت، اسپغول بارتنگ سے تیار کردہ غذا دی جائے۔ یہ مرض بہت جلد دور ہو جاتا ہے کیوں کہ فاضل مواد ان دونوں آنتوں میں زیادہ عرصہ تک ٹھہر نہیں سکتا نہ اس سے کسی پیچیدہ فضلہ سی کھردری شئے کا گذر ہوتا ہے کیوں کہ جو چیز یہاں آتی ہے وہ رقیق ہوتی ہے ٹھہر نہیں سکتی جگر اب دونوں آنتوں سے اسے اچھی طرح جذب کر لیتا ہے۔ صائم آنت کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ ہمیشہ خالی رہتا ہے اسی لئے اس کا علاج بھی آسان ہے۔

باب (۱۷)

فساد معدہ کے پوشیدہ اسباب جن سے بہ تاخیر شفاء پانے والے ردی امراض پیدا ہوتے ہیں

معدے کے زیادہ تر امراض بطلان اشتہا، سوء مزاج ذرب یا سحج سے پیدا ہوتے ہیں اس کی وجہ وہ خفیہ اسباب ہوتے ہیں جس میں اگر دریافت کر کے علاج نہ کیا گیا تو بڑھتے بڑھتے مرض کی شکل اختیار کر لیتے ہیں ــــــ ہم یہاں ایسے اسباب کا ذکر کریں گے جو اکثر و بیشتر واقع ہوتے ہیں۔ کسی بھی آدمی کو مکمل تنقیہ اور طاقتور اشتہا کے بغیر غذا استعمال نہیں کرنی چاہیئے مکمل تنقیہ کا مطلب یہ ہے کہ ڈکار عمدہ آئے معدہ میں ہلکا پن اور خلاء محسوس ہو اس صورت حال کے بعد صحیح معنوں میں بھوک محسوس ہوگی۔ جب ایسا ہو تو آدمی کو چاہیئے کہ جس قدر بہتر غذا استعمال کر سکتا ہو کرے وہ جو بھی میوہ جات یا غذا استعمال کرنا چاہے کر سکتا ہے مگر ثقیل غذا کو پہلے استعمال کرے اس کے بعد اس سے کم ثقیل اور آخر میں سب سے خفیف اور ہلکی استعمال کرے ــــ پھر کچھ استعمال نہ کرے جب پانی پینے کے بعد پیاس بجھ جائے تو مزید نہ پیئے البتہ تھوڑی دیر ٹھہر کر مزاج کے اور معمول کے مطابق کسی قدر شربت پی لے۔ کھانے کے درمیان اگر شربت استعمال کرنا چاہے تو تو کسی قدر استعمال کر سکتا ہے تا کہ حرارت غریزیہ میں اضافہ اور ہضم میں معاونت ہو سکے۔ کھانے کے اوپر زیادہ مقدار میں شربت کے استعمال سے کئی امراض پیدا ہو سکتے ہیں۔ کھانے کے بعد مزید کوئی چیز نہ کھائے تا کہ کھانے میں فساد پیدا

نہ ہو جو شخص کھانے کے فساد سے بچنا اور ہاضمہ کو بڑھانا چاہتا ہو اس کے لئے ضروری ہے کہ کھانے کے بعد اس وقت تک کچھ نہ کھائے جب تک کہ پہلا کھانا ہضم نہ ہو جائے کیوں کہ پہلا کھانا دوسرے کھانے کو اور دوسرا تیسرے کو فاسد کر دیتا ہے۔ اس طرح فساد ہضم اور فساد اشتہا اور سوء مزاج کا مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ہضم ہونے تک پہلے کھانے کی حفاظت کرے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے۔ جب ہضم کی صحت متواتر عمدہ رہے تو خون اچھا پیدا ہو گا تو صحت جسمانی اور زوال امراض کا باعث ہو گا۔ صحت ہضم معدے کی تقویت کا بھی سبب ہے اس سے اشتہا بھی سلامت رہے گی اور انسان سارے فساد سے بھی محفوظ رہے گا۔

تمام فسادات مذکورہ حالات کے اندر پیدا ہوتے ہیں اکثر حضرات جو غلطی کرتے ہیں وہ یہ کہ کھانے کی ترتیب بگاڑ دیتے ہیں چنانچہ ہلکی غذا پہلے استعمال کرتے ہیں اور ثقیل غذا بعد میں یا چکنی غذا پہلے استعمال کرتے ہیں اور خشک غذا بعد میں استعمال کرتے ہیں فساد ترتیب کی ایک دوسری مثال ہے وہ یہ کہ پہلی غذا کے ہضم ہوئے بغیر دوسری غذا لے لیتے ہیں پہلی غذا کے اندر ہضم شروع ہوتی ہے کہ دوسرے تیسرے اور چوتھی غذا کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کھائی ہوئی کوئی بھی غذا ہضم ہونے نہیں پاتی اور جب تک غذا پوری طرح ہضم نہ ہو اس سے بدن کو غذائیت نہیں ملتی ایسی صورت میں بعض اوقات سوء استمرار کا مرض لاحق ہو جاتا ہے، مزاج میں گرمی پیدا ہو جاتی ہے، مریض تسکین مزاج اور تقویت معدہ کے بجائے بکثرت پانی پینے لگتا ہے جس کی وجہ سے اشتہا ساقط ہو جاتی ہے۔ اترنے والی اشیاء کے ساتھ صفرا اترنے لگتا ہے اس طرح خراش پیدا ہو جاتی ہے۔ شدہ شدہ تمام اسباب سخت مرض کی شکل اختیار کر لیتے ہیں یا پھر معدے میں برودت یا مزاج کی کمی میں برودت کی وجہ سے سوء استمرار لاحق ہو جاتا ہے کیوں کہ کھانا رطوبت کی وجہ سے فاسد ہو چکا ہے لہٰذا اشتہا ساقط اور معدہ سرد ہو جائے گا اب مریض کو ایسی چیزیں استعمال کرنے کی ہدایت نہیں ملتی جو معدے کا تنقیہ اور تسخین اعتدال کے ساتھ کر سکیں جس سے اشتہا کو تقویت حاصل ہو نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ معدے میں برودت پیدا ہو کر اشتہا جاتی رہتی ہے اور "اسہال معدی" شروع ہو جاتا ہے یعنی غذا ہضم ہوئے بغیر خارج ہونے لگتی ہے۔ اگر سرد کھانا کھا لے تو معدے میں ہمیشہ درد رہنے لگتا ہے۔

علاج:۔ جب طبیب محسوس کرے کہ سوء استمرار یا فساد ہضم کا عارضہ لاحق ہو گیا ہے تو

مریض کو توقف کا حکم دے اور گرم پانی پلا کر معدے کو غسل دے جب معدے کا اس طرح تنقیہ ہو جائے تو یہ دیکھے کہ مریض کو سخت پیاس لگی ہے یا بجھ چکی ہے یا پیٹ میں کسی جگہ مروڑ ہے یا آنتوں سے گڑ گڑاہٹ کی آواز آرہی ہے اگر ایسی کوئی بات نہیں ہے تو سمجھ لے کہ معدہ کا تنقیہ صفائی ہو چکی ہے۔ اگر پیاس برقرار ہے تو آب سیب اور رب بہی معطر دینا چاہئے اور غذا میں سیہو کے سینے اور اس جیسی اشیاء سے تیار شدہ رتانی شوربہ جات دے۔ مگر زیادہ مقدار میں نہ دے۔ اگر غذا کے بعد پیاس میں تسکین ہو تو سمجھ لے کہ معدہ غذا قبول کر چکا ہے لہذا اب غذا پوری طرح ہضم ہونے تک نبیذ کے استعمال سے منع کرے۔ پھر دوسری مرتبہ ایسی ہی غذا استعمال کرنے کے بعد دیکھے کہ پیاس لگتی ہے یا نہیں اگر پیاس نہ لگے اور کھانا ہضم ہو جائے تو مریض اپنی عادت کے مطابق غذائیں استعمال کر سکتا ہے ــــــ ایسی تدبیر پر عمل کرتے ہوئے ہضم کا خیال رکھے پیاس کی صورت میں آب بہی، رب سیب کا استعمال کھانے سے پہلے کر لیا کرے۔ کھانے کے بعد استعمال نہ کرے کیوں کہ مزاج میں اب اعتدال پیدا ہو چکا ہے۔

گرم پانی کے استعمال اور معدہ کے تنقیہ کے بعد بھی ثقل محسوس ہو اور پیشاب کا رنگ سفید ہو تو مریض کو گلقند مصطگی کے ساتھ دے اور شربت شہد سادہ پلائے مریض سے کہے کہ مصطگی اور کندر چبا کر پانی نگل جائے، کبابہ چبائے۔ جب اشتہا محسوس ہو تو خفیف زود ہضم غذا مثلاً تیتر کا سینہ اور اس کے اوپر کسی قدر کہنہ شراب پلائے، اسی طرح عمل کرتا جائے تا آنکہ اجابت میں زردی آجائے قارورہ بھی رنگدار ہو جائے اس کے بعد آہستہ آہستہ حسبِ معمول غذائیں دینا شروع کرے۔ اوقات مقررہ میں جوارش بہی، جوارش قندالقوں یا جوارش کمونی دینا چاہئے بشرطیکہ مریض بڑی عمر کا ہو اگر بڑی عمر کے ساتھ ساتھ مریض کا مزاج بھی بارد ہو تو پورے اطمینان کے ساتھ اسے استعمال کرائے اکثر اطباء جوارشات کو نہار منہ استعمال کراتے ہیں اور بوقت ضرورت کھانے کے بعد بھی استعمال کراتے ہیں ورنہ اس میں بڑا خطرہ ہے۔

امراض مزاج معدہ کے فساد اور جگر کی صحت کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی اور سبب کا فتور نہیں ہے کہ گرم ادویہ نہار منہ استعمال کرائی جائیں مگر فاضل اطباء نے جہاں تک ہو سکا گرم ادویہ کو متروک ہی رکھا وہ فرماتے ہیں کہ عندالضرورت اچھی غذا کے بعد اعتدال کے ساتھ اس کا استعمال مفید ہے۔ طبیب کو چاہئے کہ معدہ کی دفعتاً تسخین کا ارادہ نہ کرے کیوں کہ اس کا نتیجہ درد معدہ ہو سکتا ہے۔ ایک بڑی غلطی یہ بھی ہے کہ سوء المزاج کے مرض میں طبیب جوارش انار یا

جوارش خوزی کا مشورہ دیتے ہیں یہ لوگ نہیں جانتے کہ اس سے فاسد طعام کا تنقیہ ہوتا ہے یا نہیں۔ یہ بھی نہیں جانتے کہ اس کے بعد پیاس پیدا ہوگی یا پیاس کو سکون حاصل ہوگا۔ مریض کے مزاج میں گرمی پیدا ہوگی یا نہ ہوگی کمی غذا اور اصلاح غذا سے اجابتیں بند کرنا چاہتے ہیں گو اس سے مرض " قراض " اور آنتوں میں درد معدہ کی شکایت ہو جاتی ہے بعض اوقات بخارات سر کی طرف بڑھنے لگتے ہیں۔ جس کی وجہ سے سخت درد سر پیدا ہو جاتا ہے۔ کھائی ہوئی غذائیں فساد پیدا ہو جاتا ہے۔ غذائیں دانہ انار دینے یا سماق دینے اور طبیعت کو بند کرنے کے لئے جوارشات کے استعمال کی وجہ سے قولنج اور معدے میں قراقر پیدا ہوتا ہے۔ اجابتیں رُک جانے کی وجہ سے "تمدد" کی شکایت ہو جاتی ہے لہذا مقوی معدہ سفوفات جو طبیعت کو بند کرتے ہیں ایسی صورت میں استعمال کئے جائیں جب طبیعت کو اس بات کا یقین ہو کہ معدہ کمزور ہے اور اس کے اندر قوت برداشت موجود ہے لہذا طبیب کو بغیر کسی غفلت کے تمام امور کا جائزہ لینا چاہیئے کیوں کہ ابتدا میں تو کمزور ہوتے ہیں مگر ان سے قوی امراض پیدا ہو جاتے ہیں منجملہ ان اسباب کے جو فساد ہضم کا موجب بنتے ہیں یہ بھی ہے کہ آدمی فصد یا مسہل لینے کے بعد ثقیل غذا جیسے گائے کا گوشت یا روئی وغیرہ کا استعمال کرنے لگے۔ کیوں کہ فصد اور اسہال کے بعد معدہ نہایت کمزور ہو جاتا ہے ایسا کرنے سے فساد ہضم کا مرض لاحق ہو جاتا ہے پھر اجابتیں شروع ہو جاتی ہیں آدمی اجابتیں بند کرنے کی دوا استعمال کرتا ہے جس سے معدے کا تنقیہ نہیں ہو پاتا فاضل مواد معدہ میں جم جاتا ہے بعض وقت ایسا کرنے سے جگر بھی کمزور ہو جاتا ہے اس طرح لاعلاج امراض کی داغ بیل پڑ جاتی ہے فصد کھولنے اور دوائے مسہل پینے کے بعد خراب اور مرغی غذا کے استعمال سے بھی یہی صورت حال رونما ہوتی ہے جیسے چکتی، تل، بھنے ہوئے گوشت چٹنیاں وغیرہ اس سے استرخاء معدہ کی شکایت اور فساد معدہ لاحق ہوتا ہے اس کے لئے حار ادویہ استعمال کی جائیں فاضل معدے میں محبوس ہو جاتا ہے جو ردی بخاروں کا سبب بن جاتا ہے اور بے انتہا درد سر کی بھی شکایت ہو جاتی ہے

—— اگر مریض چھاچھ اور ماست (مکھن) وغیرہ کا استعمال کر بیٹھے اور بدن میں فاضل مواد بھی موجود ہو تو نتیجہ فالج اور لقوہ کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے میں نے بہت سارے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جنھوں نے فصد کھولنے کے بعد نمکین یا چھاچھ استعمال کیا یا کوئی تر میوہ کھا لیا تو لقوہ یا فالج کا شکار ہو گئے اس کا سبب یہ ہے کہ جرم معدہ اور دماغ کے درمیان

اعصاب کے ذریعہ مشارکت ہوتی ہے۔ جب رطب و بارد بخارات دماغ کی طرف اٹھتے ہیں اور دماغ انھیں قبول کرلیتا ہے تو اعصاب کے اندر استرخار یا برودت آجاتی ہے جس سے وہ امراض پیدا ہو جاتے ہیں جن کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ لہذا فصد کھلوانے اور مسہل پینے والوں کے لئے محفوظ طریقہ یہ ہے کہ حسب مقدور عمدہ اور بہتر غذائیں تین دن استعمال کرنے کے بعد اپنی عادی غذا کی طرف رجوع کریں۔

مخفی ترین سبب مخفی اسباب کے منجملہ ایک نہایت مخفی سبب بھی ہے جو بڑے امراض کا باعث اور فساد معدہ کا موجب بنتا ہے وہ یہ کہ جماع کے بعد جب بدن کے اندر گرمی آجاتی ہے یا حمام کرنے کے بعد جب بدن گرم ہو جاتا ہے تو فوراً سرد پانی پی لے۔ اس سے معدہ کے مزاج میں فساد پیدا ہو جاتا ہے لہذا جماع یا حمام میں داخل ہونے کے بعد آدمی کو چاہیئے کہ اتنی دیر تک صبر سے کام لے کہ مزاج میں تسکین پیدا ہو لہذا جماع یا حمام میں داخل ہونے کے بعد آدمی کو چاہیے کہ اتنی دیر تک صبر سے کام لے کہ مزاج میں تسکین پیدا ہو ناک میں گلاب چڑھا کر کلی کرے پیاس پر صبر نہیں کرسکتا تو "جلاب ممزوج" پی لے۔ میں نے بہت سے لوگوں کو دیکھا ہے کہ انھیں "سوء مزاج لاحق ہوگیا ہے۔

یہی وہ چیز ہے جس کا جالینوس نے ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ بے وقت آدمی سرد پانی پی لیتا ہے تو اس کا مزاج فاسد ہو جاتا ہے۔ لہذا سرد پانی کا استعمال بہتر وقت میں ہونا چاہیئے۔ بعد ازاں جالینوس نے ایک ایسے نوجوان کا ذکر کیا ہے جسے اس نے ایک تہ خانہ میں اتارا اور اس کے بدن کو سرد کرکے سرد پانی پلایا اس نوجوان کے معدے میں سوء مزاج حار کا مرض تھا جس سے اس کو بخار رہتا تھا۔ اس ترکیب سے مرض فوراً دور ہوگیا اور سوء مزاج کی اصلاح ہوگئی۔

باب (۱۸)

شہوت کلبیہ

حرّان کے بعض اطبّاء سابقین کا بیان ہے کہ شہوت کلبیہ کوئی مرض نہیں ہے کیوں کہ یہ طبعی چیز کے اندر اضافہ کا نام ہے جیسے انسان میں موٹاپا ہوتا ہے ــــ مطلب یہ ہے کہ کوئی تکلیف یا زخم ہو یا کوئی عضو اپنی جگہ سے ہٹ جائے یا کسی عضو میں کمی بیشی واقع ہو۔ اب رہا بھوک کی کثرت اور اشتہا کی زیادتی یہ کوئی بیماری نہیں ہے۔

اس کا جواب اس طور پر دیا گیا ہے کہ اگر بھوک کے وقت بہت زیادہ بھوک لگے اور سخت اشتہا پیدا ہو جائے تو یہ ضرور ایسی کیفیت ہے جسے ہم "صحت" کہہ سکتے ہیں مگر جب بھوک خوب لگے اور کھانے کے باوجود پیٹ نہ بھرے تو اسے "مرض" کہیں گے۔

تمام اطبّاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ہر مزاج اور ہر طبیعت میں جو چیز خارج از طبیعت ہوتی ہے وہ مرض ہوتی ہے مذکورہ قسم کی بھوک کو "جوع کلبی" اور "شہوت کلبیہ" کہتے ہیں کیوں کہ کتے کی طبیعت یہ ہے کہ جب تک معدہ کے اندر غذا قرار نہ پائے اسے سیری اور جب قرار پا جائے تو بھوک شروع ہو جاتی ہے۔

ارسطو نے کہا ہے کہ طبیعت نے کتے کے دماغی مزاج کو زیادہ مرطوب اور بخارات قبول کر لینے والا بنایا ہے تاکہ زیادہ سوئے اور بار بار کھانے سے باز رہے ایسا اس لئے

ہے کہ اس کی حرکت جو بھی ہو اس حال میں ہو کہ اس کا جسم غذا حاصل کر رہا ہو چنانچہ اسے کثیر لحوم بنایا گیا تاکہ کھائی ہوئی غذا سے جسم غذا حاصل کرتا ہے۔

بعض اطباء متاخرین فرماتے ہیں کہ اس مرض کا نام "شہوت کلبیہ" اس لئے رکھا گیا ہے کہ ایسا مریض کھانے پر جم جاتا ہے اور کھانے پر اس طرح جھپٹتا ہے جس طرح کتا جھپٹتا ہے۔ اشتراک کی بناء پر اس مرض کا نام "شہوت کلبیہ" رکھا گیا ہے۔

شہوت کلبیہ کی قسمیں

تین ہیں پہلی قسم یا تو مرض شہوت کلبیہ فم معدہ کے مزاج کی برودت کی وجہ سے پیدا ہو گا۔ اگر سارے کے سارے معدے پر برودت لاحق ہو جائے تو یہ مرض لاحق نہیں ہو گا۔ کیوں کہ اس سے سارے ہضم میں خرابی پیدا ہو جائے گی لہذا یہ مرض نہیں بلکہ کوئی دوسرا مرض لاحق ہو جائے گا۔ شہوت کلبیہ معدہ میں برودت کی وجہ سے ہو سکتی ہے اگر اس صورت میں جبکہ اعضاء غذا حاصل کرنے سے جبکہ انھیں غذا کی سخت ضرورت ہو قاصر رہے۔

ابوماہر کا قول

شہوت کلبیہ ایک ایسی بیماری ہے جو حرارت اور برودت اور تمام اعضاء کے مزاج کی برودت کی صورت میں پیدا ہوتی ہے حتیٰ کہ ان سے فاضل مواد تحلیل ہو جاتے ہیں اور وہ غذا سے خالی ہو کر غذا کے سخت محتاج ہو جاتے ہیں فم معدہ میں برودت آجاتی ہے۔ یہ دونوں بیماریاں جب اکٹھی ہو جاتی ہیں تو وہ اشتہا پیدا ہو جاتی ہے جسے شہوت کلبیہ کہا جاتا ہے۔

ہم یہاں ہر قسم کا ذکر کرتے ہوئے اس کا علاج بیان کریں گے تاکہ ایک طالبِ علم اس کا علاج عمدہ طریقہ پر معلوم کر سکے۔

علاج

مریض کی قوت کو دیکھے اگر گرم چیزیں برداشت کر سکتا ہو تو معطر گرم اشیاء دی جائیں جیسے مندرجہ ذیل سفوف۔

نسخہ سفوف

اشنہ، سنبل ہر ایک ۲½ گرام، مصطگی ۲ گرام، گل سرخ ۱۰½ گرام، کندر ۳½ گرام، کرویا، تخم کرفس ہر ایک ۲۵،۵ گرام، عود کچا، قرنفل، مرچ سفید ہر ایک ۱ گرام ——— ان تمام ادویہ کو اچھی طرح پیس کر کہنہ شراب میں معجون بنا لیا جائے اور سکھا لیا جائے ——— پھر دوبارہ پیس لیا جائے ایک دو دفعہ شراب میں بسا کر ہر دفعہ خشک کر لیا جائے اور پیس لیا جائے۔ بعد ازاں ۳½ گرام مریض کی اشتہا زیادتی کے

مطابق پلایا جائے مرض کی کمی بیشی کے لحاظ سے سفوف میں بھی کمی بیشی کی جائے۔ اگر اشتہا میں کمی واقع ہو تو کھانے میں سب سے پہلے چکنی غذا دی جائے جیسے موٹے تازے بکری کے بچے کا گوشت ـــــ البتہ گھی اور تیل بالکل نہ دے۔ کسیلی اور کھٹی اشیاء کو روکنا ضروری ہے۔ کیوں کہ ان چیزوں سے اشتہا بڑھتی ہے اور فم معدہ کو تقویت حاصل ہوتی ہے یہاں ان دونوں کے تقویت کی ضرورت نہیں ہوتی صبح کے کھانے میں ثقیل غذائیں کثیر مقداریں دی جائیں جیسے چکنا گوشت، گائے کا گوشت اس کے بعد گوشت سے بنی ہوئی دانے دار چکنی غذائیں، کھانے کے بعد آبزن کرایا جائے تاکہ اعضاء کا مزاج مرطوب ہو جائے اور غذا ان تک پہنچ جائے۔

طبیب کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ طبیعت میں انحلال پیدا نہ ہونے پائے کیوں کہ مریض کثیر غذا کا محتاج ہے بعض وقت ہاضمہ پورا نہیں ہوتا جس کی وجہ سے طبیعت میں انحلال پیدا ہوتا ہے بدن کو غذا کی ضرورت ہوتی ہے جس کی وجہ سے اشتہا کو تقویت حاصل ہوتی ہے اس لئے ہم کہتے ہیں کہ طبیب مریض کی طبیعت میں انحلال پیدا نہ ہونے دے اگر ایسا ہو تو انحلال کے آخر میں " جوارش حریری دینا چاہیئے اگر کھانے سے پہلے تھوڑی سی مقدار میں جوارش حریری دی جائے تو اس سے نقصان نہیں ہوگا۔ اگر چہ ہر اطباء کے نزدیک غذا سے پہلے جوارشات کا استعمال غیر محمود ہے۔ مگر یہاں اس کی ضرورت ہے جب مرض دور ہو جائے تو کھانے سے پہلے استعمال کی جانے والی جوارش کے مضر اثرات کی تلافی کی جا سکے گی۔

ایسے مریض کے " فم معدہ " پر بعض اوقات حسب ذیل ضماد بھی کیا جاتا ہے۔

ضماد کا نسخہ سنبل، مصطگی، کچا عود، گل سرخ، فطر اسالیون برابر برابر کوٹ چھان کر روغن خیری یا روغن چنبیلی سے تیار کردہ قیروطی میں ملا کر فم معدہ پر ضماد کیا جائے اس سے بے حد فائدہ ہوگا۔

عمومی علاج اعتدال کے ساتھ فم معدہ گرم کیا جائے مریض کو بکثرت غذائیں دی جائیں۔ زرد یا سرخ رنگ کا معطر مقوی شربت دی جائیں۔ طبیعت کو انحلال سے بچایا اور تمام اعضاء کے مزاج کو مرطوب بنایا جائے

ابوماھر کا علاج:۔ وہ ایسے مریض کو سب سے پہلے تازہ مکھن کھلاتا تھا۔

شہوت کلبیہ کی دوسری قسم طحال سے فم معدہ کی طرف بکثرت ترش خلط کے اترنے سے برودت پیدا ہو جائے اور ایک

بڑی مقدار معدہ اور سارے اعضاء کے اندر بھی سرایت کر جائے۔ اس طرح تمام اعضاء غذا سے خالی ہو کر غذا کے بری طرح محتاج ہو جائیں جس کی وجہ سے شہوت کلبیہ میں قے بھی لازمی طور پر ہوتی ہے پہلی قسم میں قے نہیں ہوتی کیوں کہ معدے کے اندر کوئی فاسد مواد موجود نہیں ہوتا۔

دوسری قسم کا علاج پہلی قسم سے مشکل ہے کیوں کہ اس کے اندر معدے کے تنقیہ تسخین اور رفع معدہ کو سخونت پہنچانے کی ضرورت ہوتی ہے۔

علاج کئی دفعہ شربت شہد اور عرق مولی کو سکنجبین کے ساتھ استعمال کرا کے قے کرائی جائے بعد ازاں گلاب مسخن اور حسب ذیل شربت پلایا جائے۔

شربت کا نسخہ ایک انار ترش ایک مٹی کی نئی ہانڈی میں ڈال دیا جائے اور پودینہ خشک ۱۰½ گرام، شامل کر کے اس قدر پکایا جائے کہ گاڑھا ہو جائے اور قذف کے بعد تمام اوقات میں استعمال کیا جائے۔

جگر بیتر آب بہی ۴۴۱ گرام، سرکہ اسی قدر۔ دونوں کو یکجا کر لیا جائے اور حسب ذیل ادویہ کو سنبل ۴۲ء۱۰ ملی گرام مصطگی ۲½ گرام، عود صفی ۱۰½ گرام تخم کرفس، انیسون، تخم رازیانہ ہر ایک، گرام، پوست بیخ کبر ۱۰½ گرام ان تمام ادویہ کو کوٹ کر ایک پوٹلی میں باندھ کر رات میں آب بہی اور سرکہ میں بھگولے صبح خوب پکائے۔ اور اس کے دو حصے کرے۔ ایک حصے میں اس کا ½ حصہ صاف شہد شامل کر کے اس قدر پکائے کہ سکنجبین کی طرح گاڑھا قوام بن جائے۔ اب ان دونوں میں سے جس کو چاہے استعمال کر سکتا ہے مگر وہ حصہ استعمال کرے جو اس کے مزاج کے موافق ہو جب قے بند اور معدہ قوی ہو جائے تو سب سے پہلے حسب ذیل غذا کھلائے۔

غذا اوّلین بکری کے بچہ کا گوشت بھون کر اس قدر باریک کر لے کہ مکھن کی طرح نرم ہو جائے پھر اس میں اسی قدر بکری کے بچہ کے کلیجی بھون کر شامل کر لے اور اس قدر باریک کرے کہ دونوں اس طرح ایک جان ہو جائیں کہ تمیز ممکن نہ ہو پھر کسی قدر تازہ بالائی شامل کرے۔ سب سے پہلے مریض کو یہ غذا دی جائے۔ بعد ازاں ثقیل غذائیں دی جائیں مگر بدہضمی اور سوء استمرار سے مریض کو بچائے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ جس شخص کو شہوت کلبیہ کا مرض لاحق ہوتا ہے اسے بدہضمی اور سوء استمرار نہیں ہو سکتا۔ لہذا بہتر یہ ہے کہ سوء استمرار کے بیان کے بعد معدے کے تنقیہ کے سلسلے میں ہم نے جن ادویہ کا ذکر کیا ہے ان سے تنقیہ کیا جائے اور معدہ کو معطر اور قوی بنایا جائے اگر طبیعت میں انحلال ہو تو حسب ذیل سفوف لے۔

سفوف کا نسخہ کمون کرمانی جس کو سرکہ میں بھگو کر بھون لیا گیا ہو ۳۵ گرام ، برگ پودینہ خشک ، برگ بادرنجبویہ خشک ہر ایک ۷ گرام ، بلوط بریاں ۱۷½ گرام ، حب الآس ملوح ۱۷½ گرام ، خرنوب شامی اور نبطی ہر ایک ۲۴½ گرام ، ان تمام ادویہ کو پیس لیا جائے اگر مریض کے مزاج میں گرمی ہو تو اس میں ضرورت کے مطابق خالص اسپغول کا اضافہ کر لیا جائے اور منجملہ ان ادویہ کے جن سے طبیعت میں احتباس پیدا ہوتا ہے مثلاً جوارش سفرجل ممسک جوارش جزری اور شندادیقون بھی کھلاتے رہے۔

ابو ماہر کا علاج وہ سُرخ مقوی شربت میں عود اور مصطگی ڈال کر پکاتا اور مریض کو پلا دیتا ہے اس سے طبیعت میں بندش آجاتی ہے معدے پر ایسی ادویہ کا ضماد کرتا جس سے تسخین اور تعطیر پیدا ہو جیسے سنبل ، مصطگی گُل سُرخ جس کو عرق آس اور عرق پودینہ کے ساتھ گرم کر لیا گیا ہو ۔ یہ ضماد ہمیشہ اس وقت کیا جائے جب معدہ خالی ہو۔

شہوت کلبی کے مریضوں کی غذا دودھ کو شکر اور بالائی کے ساتھ پکا کر پلایا جائے نیز اولین غذا کے طور پر بادام تازہ بھی کھلانا مفید ہے پھر ایسی چیزیں کھلائی جائیں جس سے فم معدہ کی تسخین ہو۔

ایسے مریضوں کے لئے سب سے زیادہ نقصان دہ قابض ، کسیلی اور ترش غذائیں ہیں اور سب سے نفع بخش چکنی اور ثقیل غذائیں ہیں۔

یہ بات پسندیدہ نہیں ہے کہ ایسے مریضوں کو غیر قابض مقوی شربت معتدل مقدار میں نہ پلائی جائے ۔ اہواز میں ایک فاضل کاتب کو یہ مرض لاحق ہوا جب بھی اسے چکنی غذا کھلائی جاتی طبیعت میں انحلال پیدا ہو جاتا جس سے شہوت کلبی اور بڑھ جاتی اگر جوارش فلافلی یا خوزی دی جاتی تو بخار آجاتا اور سر درد ہونے لگتا ۔ میں نے نرم گوشت شربت میں بھگو کر دھنیا اور نانخواہ سے خوشبودار بنایا اور سوکھا بھُون کر کھلایا ۔ طبیعت میں بندش آگئی کھانے میں چکناہٹ شامل کی اس طرح حسن تدبیر سے ۲۱ دن کے اندر برسام کا مرض دور ہو گیا اور شہوت کلبی کے مرض میں نمایاں بلکہ مکمّل طور پر کمی واقع ہو گئی ۔ اس طرح مجھے یقین ہو گیا کہ یہ مرض ضعف کی وجہ سے پیدا ہوا تھا چنانچہ بدن سے مرض کے استفراغ کے بعد اشتہا منقطع ہو گئی اور مریض پُوری طرح شفایاب ہو گیا۔

شہوت کلبی کی تیسری قسم :- یہ قسم تمام اقسام میں محفوظ ہوتی ہے بشرطیکہ

اس کے ساتھ دوسرے امراض نہ مرکب ہو جائیں۔ مریض طویل مدت تک بھوکا رہے اور استفراغ ہو جائے استفراغ سخت محنت اور غذا کی قلت کی وجہ سے یا پھر مشقت سفر میں غذا ہلکی ملے یا سمندری سفر میں زاد سفر کم ہو ان تمام صورتوں میں تمام اعضاء غذا کے محتاج ہو جاتے ہیں اور تمام رطوبت اصلیہ ختم ہو جاتی ہے — جلد گوشت کے اندر موجود فاضل مواد اور رطوبتوں کو جذب کرنے لگتی ہے اس طرح گوشت کم ہوتا جائے گا۔ عروق اعصاب جگر اور دماغ کے اندر نقص پیدا ہو جائے گا جگر ان عروق کا محتاج ہو جاتا جو آنتوں سے متصل ہیں معدے کے اندر بھی جذب پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ تمام چیزیں مل کر شہوت کلبیہ کا باعث بن جاتی ہیں

علاج

علاج بشرطیکہ مرض مرکب نہ ہو یہ ہے کہ مریض کو ایسی غذا دی جائے جو نہ ثقیل ہو، نہ خفیف بلکہ معتدل ہو۔ غذا کے اوقات میں قئے کرائے اور طبیعت کی حفاظت کرے مریض کو سوکھی روٹی کھلائے بشرطیکہ معدہ ہضم کر سکے۔ اسے امتحان معدہ کی ضرورت نہیں ہوتی آبزن کرایا جائے اور ریاضت سے روک دیا جائے تازہ شربت پلایا جائے کیوں کہ جب بدن میں امتلاء پیدا ہو جاتا ہے تو شہوت کلبیہ زائل ہو جاتی ہے اور اشتہا اپنی طبیعت کی طرف لوٹ آتا ہے۔

اگر یہ مرض فم معدہ سے اتر جائے تو شہوت کلبیہ خبیثہ کی صورت اختیار کر لیتا ہے اس کا وہی مذکور علاج ہے یعنی تسخین، فم معدہ، اولین غذا کے طور پر چکنی غذاؤں کا استعمال مریض کو بدہضمی، سوء استمرار اور طبیعت کے اختلال سے بچایا جائے۔ اگر طبیعت میں اختلال یا سوء استمرار پیدا ہو تو اس کا علاج پرہیز اور حفاظت کے ساتھ وہی ہے۔ جو سابق میں گزر چکا ہے۔

باب (۱۹)

"غشی جوعی"

(بھوک سے بیہوشی طاری ہونا)

اطبار سابقین نے اس مرض کا نام پہلے "جوع" رکھا پھر جب اس کی توصیف میں اضافہ کیا تو "جوع شدید" رکھا پھر معالجاتی انداز پر اسے "غشی جوعی" کے نام سے یاد کیا ہے اس مرض کی دو قسمیں ہیں۔

پہلی قسم وہ ہے جو متواتر بدہضمی کے بعد پیدا ہوتی ہے بدن غذا کا محتاج ہو جاتا ہے اور تمام قویٰ کمزور ہو جاتے ہیں تو یکایک سخت بھوک کا احساس ہونے لگتا ہے مریض کی اشتہا تو کم ہو جاتی ہے اور حرارت بھڑک اٹھتی ہے جس کی وجہ سے غشی طاری ہو جاتی ہے۔

دوسری قسم وہ ہے جو زیادہ سمندری سفر سخت محنت یا وقت مقررہ سے غذا کو کئی بار موخر کر دینے کی بنا پر پیدا ہوتی ہے۔ مریض ثقیل گوشت کھانے کا عادی ہو پھر صبح کی غذا اور شام کی غذا میں پھر ایک دم خفیف غذا کا استعمال شروع کر دے۔ اس طرح ثقیل غذا کے منقطع ہو جانے سے عادت کی تبدیلی کے باعث بھوک پیدا ہو کر غشی طاری ہو جاتی ہے۔

بعد ازاں اطبار نے ان نتائج کا ذکر کیا ہے جن سے ایسے مریض کو دوچار ہونا پڑتا ہے ہم اس کا ذرا تفصیل سے جائزہ لیں گے۔

ایسا مریض جو مسلسل بدہضمی کا شکار ہو اور بدن کے اندر غذا کی احتیاج پیدا ہو جائے اور

قوی کمزور ہو جائیں۔ اسے معدے کو قوی اور معطر بنائے رکھنا ضروری ہے معدہ کے اندر قوت سے فم معدہ میں اعتدال پیدا ہوگا تو اشتہا میں کمی واقع ہوگی بعض اوقات قلب میں گرمی پیدا ہوتی ہے اور دماغ کی طرف چڑھ جاتی ہے اس کے بعد فم معدہ میں درد اور جلن پیدا ہوتی ہے اسی کو "غشی جوعی" کہا جاتا ہے۔

علاج بدن اور دونوں پاؤں پر خفیف سی مالش کر کے انھیں باندھ دے اور ایک تر کپڑا قلب، فم معدہ اور جوڑوں پر ڈال دے تھوڑی سی شراب ممزوج گھونٹ گھونٹ پلائے اور معتدل حرارت کا خوشبودار اشیا رسنگھائے مریض کی غشی دور ہو جائے تو یہ دیکھے کہ حدّت اور تغیر پیدا ہوا ہے یا اپنی طبعی حالت پر برقرار ہے اگر حدّت اور تغیر پیدا ہوا ہو تو ماء الشعیر سکنجبین کے ساتھ پلائے اور ٹھنڈی کی ہوئی حصومی اور حماضی غذائیں نیز سفیدا برا ہیمی شوربہ غذائیں دے اگر حالت اجازت نہ دے تو مذکورہ اشیاء کے مشابہ خالص شوربہ جات دے موسم گرما ہو تو ایسی جگہ سلائے جو خوشبودار اشیاء سے معتدل کر دی گئی ہو یا گنجان درختوں کے درمیان سلائے۔ جماع ترک کر دے طبیعت میں بندش ہو تو کھولنے کی ضرورت نہیں۔ غذائیں صرف ایسی چیزیں دیں جو زود ہضم ہوں۔ نمکین اور ایسی غذائیں جس میں رائی، کالی مرچ شامل ہو استعمال نہ کرائے۔ اسی طرح غذا کا استعمال جاری رہے تا آنکہ خود بخود طبیعت کھل جائے۔ اس مرض کے زائل اور اس سے ماؤن کی علامت یہ ہے کہ جب طبیعت بند ہو تو کھل جائے اور جب طبیعت کھلی ہو تو بند ہو جائے اس لئے کہ طبیعت کا بند ہونا اس بات کی علامت ہے کہ بدن غذا حاصل کر رہا ہے اسے رطوبت پہنچ گئی ہے اور طبیعت کا کھل جانا اس بات کی علامت ہے کہ بدن غذا حاصل کر رہا ہے یہ ایک عجیب و غریب بات ہے جس پر ایک طبیب کو غور کرنا چاہیئے

مریض کو ہر غذا کے بعد مقوی معطر نبیذ پلائے ورزش سے روکے اگر جاڑے کا موسم ہو تو تر غذائیں کھلانے کے بعد گرم مقام پر سلا کر جگہ کو معطر اشیاء کا دھواں دے دے اور حسب ذیل شراب سونگھنے کا حکم دے۔

خمیر کا نسخہ صاف نبیذ حاصل کرے اس کے بعد ایک شیشی کو کئی بار اگر کی دھونی دے پھر اسی شیشی کے اندر تھوڑی سی نبیذ ڈال کر اچھی طرح ہلائے تاکہ شیشی کی دخانیت کو جذب کر لے۔ پھر سک ممص کسی قدر زعفران کسی قدر پوست بھی پسا ہوا کسی قدر، برگ اترج کسی قدر، ادرکسی قدر بادرنجبویہ، پودینہ نہری، کرسنہ کر

الگ الگ برتن میں رکھے۔ اور مذکورہ شیشی میں مذکورہ نبیذ ڈال کر ایک دن ایک رات خمیر اٹھنے کے لئے چھوڑ دے۔ مریض کو حکم دے کہ اسے برابر سونگھتا رہے اس خمیر کو مسیکہ کہتے ہیں۔

مرض اگر طول سفر یا ترک تدبیر یا کسی مرض کے بعد یا سخت محنت یا عرض سے پیدا ہوا ہو تو علاج یہ ہے کہ ہاتھ پاؤں کی مالش کرے، مبردممزوج نبیذ پلائے، مریض کو سرد پانی میں اتارے مزاج میں حدت پیدا ہو جائے تو وہ غذائیں کھلائے جو ہم ذکر کر چکے ہیں۔ مزاج میں تغیر پیدا نہ ہو تو بکری کے بچے کا گوشت، آٹے اور گوشت کی بنی ہوئی اشیاء دے۔ غذا تدریجاً اور اعتدال کے ساتھ استعمال کرائے۔ ایسے مریض کو غذائیں سب سے پہلے چکنی چیزیں نہ کھلائے نہ ایسی چیزیں کھلائی جائیں جو مرض کی ضد ہوں صرف ایسی ہی اشیاء دے جو اشتہا پیدا کرتی اور غذائیت بخشتی ہوں مثلاً گائے اور بکری کے بچے کا گوشت۔

بعض اطباء نے ایسے مریضوں کے دماغ کی روغن بنفشہ اور عورت کے دودھ سے ترطیب کرنے کے لئے کہا ہے اس کی وجہ یہ بتائی ہے بخارات حادہ دماغ پر چڑھنے سے رک جاتے ہیں اس طریقہ علاج سے طبیب غفلت برتتا ہے حتیٰ کہ ابخرات کنپٹیوں تک پہنچ جاتے ہیں کیوں کہ دماغ تک پہنچنے کا راستہ جب مسدود ہو جاتے ہیں تو وہ کنپٹیوں پر اترتے ہیں اس طرح اخلاط میں فساد پیدا ہوتا ہے بعض اوقات دماغ تک چڑھ کر اس کا مزاج سرد کر دیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اطباء دماغ کے مزاج کی حفاظت پر زور دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ موافق طریق علاج اور تغذیہ کے ذریعہ اصلاح کی جائے۔

ایک اعتراض اور اس کا جواب

شاید کوئی معترض یہ اعتراض کرے کہ غشی حرارت پر کیسے غالب آسکتی ہے جبکہ اس کا سبب ہی حرارت ہے اس کا جواب یہ ہے کہ بعض اوقات ریاضت حرارت کا سبب بن جاتی ہے، اسی طرح غشی کا سبب حرارت ہے جو قلب میں جوع اور حرارت سے فنا کا سبب بنتی ہے۔ کثرت جوع حرارت کی قلت سے ہوتی ہے لہٰذا اس سلسلہ میں طبعی بات یہ ہے کہ حرارت رطوبت کو جذب کرے اس سے طبعاً کھانے پینے کا اشتیاق پیدا ہوتا ہے اب حرارت بڑھ جاتی ہے تو رطوبت فنا ہو جاتی ہے۔ جب کوئی مواد وہاں نہیں ہوتا ہے تو طبیعت بڑھ جاتی ہے۔

باب (۲۰)

اشتہا خراب
مثلاً مٹی اور راکھ وغیرہ کھانے کی خواہش

تجربہ سے یہ بات معلوم ہے کہ زیادہ تر یہ مرض ان لوگوں میں پیدا ہوتا ہے جن کے معدہ کے پردہ میں اخلاط ردیہ جمع ہو جاتے ہیں یا ان عورتوں میں یہ پیدا ہوتا ہے جن کے رحموں میں ردی اخلاط مجتمع ہو گئے ہوں ۔ اس کی دو قسمیں ہیں ایک سریع الزوال ہے اور دوسری عسیر الزوال ۔ دونوں قسموں کا علاج ایک ہی ہے مگر صرف قوت، ضعف اور قلت و کثرت کے لحاظ سے دونوں میں امتیاز کیا جا سکتا ہے ۔ ایک کا علاج دوسرے کی بہ نسبت طاقتور اور زیادہ ہوا کرتا ہے۔

دونوں اقسام میں سے ایک قسم یہ ہے کہ معدہ کی تجویف کے اندر خلط ردی جمع ہو جاتے ہیں۔ تو مریض کو اسی طرح کی خواہش ہوتی ہے اگر خلط ارضی جمع ہو جائے تو مٹی اور اس جیسی چیزوں کی خواہش ہوتی ہے اگر خلط کیچڑ والی جمع ہو جائے تو متعفن اشیاء جیسے نمکسود، بھُنے ہوئے گوشت کی خواہش ہوتی ہے ، اور اگر جمع شُدہ چیز محرق سوداوی ہو تو کوئلے راکھ اور ایسی ہی چیز کھانے کی اشتہا پیدا ہوتی ہے۔

اگر ایسی اشتہا پیدا ہو جو معدے میں جمع شُدہ اخلاط کی ضد ہو تو یہ ادویہ کے دفع کرنے کے لئے پیدا ہوتی ہے جو "اشتہا صحیح" کہی جا سکتی ہے ــــــ

______ اشتہا کی یہ قسم رحم کے اندر تجویف معدہ میں ردی اخلاط جمع ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے پھر زیادہ تر یہ مرض حاملہ عورتوں میں پیدا ہوتا ہے کیوں کہ اخلاط ردیہ جو عام طور پر حیض کے خون کے ساتھ باہر نکل جاتے ہیں اب اندر جمع ہو جاتے ہیں۔

اس کی دوسری قسم یہ ہے کہ اخلاط ردیہ اور رحم کے طبقات میں سرایت جائز کر جائیں۔

پہلی قسم کا علاج

مریض کو متعفن اور ردی اور ثقیل وغلیظ غذاؤں سے بچایا جائے جہاں تک ممکن ہو لطیف غذائیں کھلائی جائیں جیسے تیہو کا گوشت، مرغی کے چوزے اور نیمبرشت انڈے۔ مرض میں کمی واقع ہو جائے تو بکری کے بچے کا گوشت کھلانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ کسی قدر شراب کہنہ بھی دی جاسکتی ہے مگر علاج ابتدا میں متوسط حرارت والے حقنوں سے کرنا چاہیئے پھر نمک اور مولی کے استعمال سے قئ کرائے یعنی پہلے دن نمک اور دوسرے دن عرق مولی اور سکنجبین بزوری سے جبکہ مزاج میں قوت برداشت ہو، اگر قوتِ برداشت نہ ہو تو سکنجبین سادہ سے۔ اس سے فائدہ ہو جائے تو فبہا ورنہ اطریفل مقوی بہ ایارج استعمال کرائے اگر اس سے فائدہ ہو تو بہتر ہے ورنہ وہ معجون دے جسے "معجون قاطع شہوت ردیہ" کہا جاتا ہے اس کا نسخہ حسبِ ذیل ہے

نسخہ معجون قاطع شہوت ردیہ

قاقلہ صغار و کبار (الائچی چھوٹی اور بڑی)، عودالوج، عود بلسان، سنبل، مصطگی، عودا ، جفت بلوط، خبث الحدید مدبر جس کو سرکہ میں بھگو کر دھونے کے بعد روغنِ بادام میں تل لیا جائے ہر ایک ۳½ گرام، صبر سقوطری خالص تمام ادویہ مذکورہ کے برابر ___ ابوماہر کی رائے یہ ہے کہ معجون ہذا میں ناخواہ بھی اضافہ کیا جائے۔ کمون کرمانی انیسون، ملح نبطی، کبابہ ہر ایک دوسرے اجزا کے برابر ___ جملہ حرانی اطباء کی رائے یہ ہے کہ اس میں ہلیلہ سیاہ، ہلیلہ کابلی، عاقرقرحا اور میویزج ہر ایک ۳½ گرام کا اضافہ کیا جائے۔ ان تمام ادویہ کو پیس چھان کر صاف شدہ شہد میں معجون بنا لے اور کھانے سے پہلے یا بعد میں استعمال کرے مگر میں کھانے سے پہلے کو ترجیح دیتا ہوں۔ اگر مریض کو قوی استفراغ کی ضرورت ہو تو مذکورہ معجون ۱۰ گرام انطاکی (سقمونیا) بریاں (کسی قدر) کے ساتھ استعمال کرائیں گاہ معدہ سے کچھ بخارات ان اخلاط سے نکل کر دماغ کی جانب چڑھ جاتے ہیں اس صورت میں استفراغ ایارج اور حب قوقایا سے کیا جائے پرہیز کے ساتھ مذکورہ بالا معجون کا استعمال

اور قے کرنے سے مرض تیزی کے ساتھ زائل ہو جاتا ہے۔

دوسری قسم کا علاج

مذکورہ علاج کے علاوہ اس میں معدہ اور رحم کی تضمید کا اضافہ کیا جائے جس کا نسخہ حسب ذیل ہے۔

ضماد کا نسخہ

صبر، مر، مصطگی، سنبل ہر ایک ۲½ ۳ گرام، سعد قاقلہ صغار (الائچی چھوٹی) ہر ایک ۲ گرام، آب آس ——— یہ ایک چیز ہے جس کو اہل بصرہ تیار کرتے ہیں اس کا طریقہ یہ ہے کہ فولاد کے دانوں کو اس قدر اٹاتے ہیں کہ شراب گاڑھی ہو جائے پھر اسے صاف کر لیتے ہیں اس پر مذکورہ مخلوط ڈال کر باریکی سے ملاتے ہیں حتیٰ کہ بھٹی کے میل کے مانند ہو جاتی ہے پھر اسے معدے پر طلاء کرتے ہیں۔ اس کے اوپر شراب میں ڈبویا ہوا کپڑا ڈال دیتے ہیں۔ صرف یہ ضماد اس مرض کے علاج میں بہت کارگر ہوتا ہے۔

اسکندریہ کے بعض ساحلوں پر ایک ایسی مٹی ملتی ہے جو خشک کر لی جاتی ہے یہ مٹی شراب کی اچھی خاصی مقدار کے ساتھ مریض کو دی جاتی ہے جس سے قے ہو جاتی ہے اس طرح کی بداشتہاؤں کا ایک قلم ازالہ ہو جاتا ہے۔ اور یہ مٹی کھانے کی اشتہا کو بھی زائل کر دیتی ہے۔

اشتہا کے علاج کے سلسلے میں ہم نے جن باتوں کا ذکر کیا ہے وہ مٹی کھانے کا بھی علاج ہیں حمل کے ابتدائی ایام میں عورتوں کو مٹی کھانے کی خواہش بہت زیادہ ہوتی ہے کیوں کہ رحم میں جو فاضل مواد جمع ہوتا ہے وہ ردی ہوتا ہے۔ جب رحم میں بچہ حرکت کرنے لگتا ہے اور روح داخل ہو جاتی ہے سارے مواد تحلیل ہو جاتے ہیں اور بچہ کو زیادہ غذا کی ضرورت لاحق ہوتی ہے چنانچہ اس وقت وہ سارے فاضل مواد کو جذب کر لیتا ہے اس طرح ردی شہوت ختم ہو جاتی ہے۔

دونوں قسموں سے سخت ترین قسم وہ ہے جو معدہ کے طبقات کے اندر فاضل مواد سرایت کر جانے سے پیدا ہوتی ہے۔ بعض اوقات یہ اخلاط اور مواد رحم کے اندر بھی سرایت کر جاتے ہیں۔

اعتراض اور علاج

اب رہی یہ بات کہ ردی اخلاط جب معدہ کے اندر جمع ہو جاتے ہیں تو وہ کیوں اپنے مشاکل و مشابہ شے کی طلب کرتے ہیں، واجبی بات تو یہ تھی کہ دفع کر دے اس کا جواب یہ ہے کہ ردی فاضل مواد کا جمع ہونا مرض کے پیدا ہونے کا سبب ہے جب تک مرض کی پیدائش جاری رہے گی لازمی طور پر طبیعت سے

خارج ہوگی لہذا جو اشتہا پیدا ہوگی وہ بھی طبیعت سے خارج ہوگی اور جو اشتہا طبیعت سے خارج ہوگی وہ اپنی شے مشاکل کا اشتہا کرے گی۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ طبعی شہوتیں یعنی خواہشات اذیت دفع کرنے کا اشتہار کھتی ہیں اور وہ شہوتیں جو طبیعت سے خارج ہوں ایسی اشیاء کی خواہش پیدا کرتی ہیں جو مرض کی ضد ہوتی ہیں، اس کے اسباب کو " شہوات مشاکلہ" کہا جاتا ہے۔ "شہوات مشاکلہ یا اشتہا مشابہ کی ہم ایک مثال یہاں پیش کرتے ہیں۔

قطب جنوبی کے نیچے جو لوگ رہتے ہیں انھیں " زنج اور " نوبہ" کہا جاتا ہے یہ لوگ شراب کی بے حد خواہش رکھتے ہیں اسی طرح وہ لوگ جو قطب شمالی کے نیچے رہتے ہیں مثلاً ترک اور روسی یہ بھی شراب کی بے حد اشتہار کھتے ہیں۔ حالاں کہ ان دونوں کے درمیان طبیعت، مزاج اور ملک کے اعتبار سے بہت زیادہ فاصلہ ہے۔ مگر معلوم ہونا چاہئے کہ ان دونوں میں ایک کی اشتہا "مشاکلت" کی بنا پر ہے اور دوسرے کی اشتہا دافع اذیت اور طلب صحت کے لئے ہے یعنی زنجیوں کی اشتہا مشاکلت کی بنا ہوتی ہے اور ترکوں کی اشتہا دافع اذیت اور طلب صحت کے طور پر۔

باب (۲۱)

بھوک اور پیاس کی حقیقت

چونکہ بھوک معدہ میں پیدا ہوتی ہے اور پیاس معدہ اور پڑجیب ہیں لہذا پیاس کے اقسام کا بیان کرنے سے پہلے بھوک اور پیاس اور اس کے اسباب کا اجمالی بیان ضروری ہے۔
چوں کہ بدن ہمیشہ تحلیل ہوتا رہتا ہے کیوں کہ خارج سے آفتاب اسیر طلوع ہوکر گرمی پہنچاتا ہے اور ہوا کے ذریعہ حیوانات، نباتات، دریا اور درندوں وغیرہ کی طرح اس کی بھی رطوبتیں جذب کرتا رہتا ہے نیز بدن کی حرارت غریزیہ بھی اندر سے بخارات اور پسینے کے ذریعہ رطوبتوں کو تحلیل کرتی رہتی ہے لہذا لازماً جسم بدل ما یتحلل کا محتاج ہے اور چونکہ بدن کا قوام اسی مادہ پر ہے جس سے وہ غذا حاصل کرتا ہے اس لئے طبیعت کو حرکت شہوت کا سبب بنایا گیا یہ ایسا مادہ ہے جو طحال سے فم معدہ تک ایسی رگ کے ذریعہ آتا ہے جو دو حصوں میں تقسیم ہوجاتی ہے، دو حصوں میں تقسیم اس لئے ہوجاتی ہے کہ اگر ایک بیکار ہوجائے تو دوسری کام کرے۔ یہ خلط ترش اور معتدل ہوتی ہے چنانچہ شہوت کو تحریک کرتی ہے اسی حالت کا نام بھوک ہے۔
جوع کے ایک دوسرے معنی بھی ہیں وہ یہ کہ نباتات کے پانی کے محتاج ہونے کی طرح بدن کا غذا کے لئے محتاج ہونا۔ یہ احتیاج سارے بدن کو لاحق ہوتی ہے۔ جب

بلد پر احتیاج پیش ہوتی ہے تو گوشت اور عضلات سے غذا جذب کرتی ہے، گوشت اور عضلات رگوں سے غذا جذب کرتے ہیں رگیں جگر سے غذا حاصل کرتی ہیں۔ جگر " ماساریقا" سے چوستا ہے اور ماساریقا صائم اور اثنا عشری اور ساری باریک باریک رگوں اور صائم و ابواب سے غذا جذب کرتے ہیں اس وقت معدہ اور فم معدہ میں گرمی پیدا ہوتی ہے۔ فم معدہ کی جانب غلط حامض اترنے لگتی ہے تب شہوت طبیعت یعنی اشتہا طبعی ظاہر ہوتی ہے اس کو "جوع طبعی" کہتے ہیں۔ جب اس اشتہا کو طعام کے ذریعہ پورا کر دیا جاتا ہے تو " جوع "کو سکون حاصل ہو جاتا ہے اور صحت برقرار رہتی ہے اگر ایسے وقت کھانا نہ کھایا جائے تو فم معدہ گرم ہو جاتا ہے اور مزاج میں گرمی پیدا ہو جاتی ہے اور کئی امراض پیدا ہونے لگتے ہیں۔

وہ بھوک جو طبیعت سے خارج ہوتی ہے اس کا ذکر ہم سابقہ ابواب میں کر چکے ہیں۔

طبعی پیاس کے اسباب بھی طبعی بھوک کی طرح ہیں یعنی جب جلد کے اندر رطوبت کی ضرورت و احتیاج لاحق ہو جاتی ہے تو وہ گوشت اور عضلات جذب کرتی ہے اور یہ دونوں رگوں سے رطوبت جذب کرتے ہیں، رگیں جگر سے، جگر باریک باریک رگوں سے اور باریک رگیں آنتوں سے اور آنتیں معدے سے اور معدہ مری سے مری بڑ جیب سے۔ جب یہ حالت پیش آتی ہے تو اس کا نام " عطش" رکھا جاتا ہے اب رہا کھاتے وقت جو پیاس ہوتی ہے تو یہ صرف معدہ میں ہوتی ہے۔ غیر طبعی پیاس کا ذکر ہم متفرق ابواب میں کریں گے۔

باب (۲۲)

پیاس جو معدہ اور بدن میں ردی اخلاط جمع ہونے سے پیدا ہو

یہ پیاس احتیاج رطوبت کی بنیاد پر پیدا ہوتی ہے جس کا ہم نے ابھی ذکر کیا ہے بلکہ فساد کے طریقہ پر پیدا ہوتی ہے جس طرح ردی اشتہا یعنی مٹی، کوئلے، راکھ وغیرہ کی اشتہا پیدا ہوتی ہے اس طرح یہ پیاس بھی پیدا ہوتی ہے، ردی اشتہا کے پیدا ہونے کا ذکر تفصیل کے ساتھ گزر چکا ہے۔

ابو ماہر نے مجھ سے ذکر کیا کہ ایک عورت کے پیٹ میں دنبل تھا اسے ہڑتال کھانے کی اشتہا ہوتی تھی۔ اس اشتہا کو سختی کے ساتھ روک دیا گیا چنانچہ جب اس کا دنبل پھٹا تو ہڑتال سُرخ اور ہڑتال زرد کے ساتھ قئے ہونے لگے، قئے میں ہڑتال کی بو تھی ــــــ اس واقعہ کے ذکر سے وہ یہ بتانا چاہتا تھا کہ اشتہا معدہ کے اندر مجتمع اخلاط کے لحاظ سے ہوتی ہے۔

دیکھا گیا ہے کہ سودا، فاسد کے مریض ہمیشہ سرکہ، اور حامض اشیاء کی اشتہار کھتے ہیں ردی اشتہا کے بارے میں اگر یہ بات صحیح ہے تو ردی عطش کا سبب معدے کے اندر نمکین خلط کا پیدا ہو جانا سمجھا جائے گا جس کی بناء پر مریض پیاس کی شکایت کرتا ہے اور پے درپے پانی پینے لگتا ہے اس کا سبب رطوبت کی جانب بدن کی احتیاج نہیں ہے لہذا ایسی پیاس کو پانی پینے سے کبھی سکون حاصل نہیں ہو سکتا بلکہ صعوبت اور تکلیف برداشت کر کے صبر

کرنے سے دور ہو سکتی ہے۔

علاج

علاج یہ ہے کہ پہلے قئے کرائے، آب مولی کو اُبال کر سکنجبین اور شہد میں کسی قدر نمک شامل کرکے پکا کر پلائے اگر پیاس ختم ہو جائے تو بہتر ورنہ قوت ہونے کی صورت میں باسلیق کی فصد کرے اور پوری احتیاط سے کام لے اگر پیاس بند ہو جائے تو بہتر ورنہ حسبِ ذیل دوا پلائے مگر مزاج میں حدّت ہو تو یہ دوا نہ پلائے بلکہ مزاج کی تبدیلی کی تدبیر کرے، پہلے حرارت کو ختم کرے صرف پیاس کا علاج نہ کرے جب حرارت کم ہو جائے تو پھر پیاس کا علاج کرے۔

نسخہ دوا

زنجبیل، قاقلہ صغار، کمون کرمانی ہر ایک ۱گرام، ایارج فیقرا ۲گرام سے کچھ زائد بیخ عرطنیثا، تخم کرفس ہر ایک ۱۰۲۴ ملی گرام ملح نبطی ۷۶۸ ملی گرام، افطاکی (سقمونیا) بریاں ۱۰۲۴ ملی گرام، گُل سُرخ، بیخ سوسن ہر ایک ۳½ گرام، افسنتین زرد رومی، افتیمون ہر ایک ۳½ گرام، تمام ادویہ کو پیس لے اور صاف شراب اور آب برگ اترج میں گوندھ کر چھوٹی چھوٹی گولیاں بنا لے مقدار خوراک ½۰۱ گرام، مریض کی قوت کے مطابق دو یا تین خوراک پلائے بعد ازاں اطریفل استعمال کرے نمکین اشیاء سے بالکلیہ پرہیز کرے —— اگر یہ علاج کفایت کرے اور پیاس زائل ہو جائے تو فبہا ورنہ دیکھے کہ آیا نمکین رطوبت سر سے اتر رہی ہے۔ سر سے اُتر رہی ہو تو ورزش اور سخت محنت سے پرہیز کرے اور بشرط قوت حب صبر اور حب ایارج استعمال کرے۔ جب تنقیہ اور استفراغ ہو جائے تو ماء الشعیر، بکری کا گوشت، تازہ مچھلی اور شوربہ جات غذا میں لے۔ مزاج میں حدت پیدا ہو جائے تو تسکینی اشیاء استعمال کرے اس طرح پیاس زائل ہو جائے گی اگر بوڑھوں کے اندر پیاس پیدا ہو جائے تو سوجن اور قلت استمرار کا مرض لاحق ہوتا ہے ایسی صورت میں غذا میں بالکل کمی اور ریاضت ترک کر دے جگر کی حفاظت کرے تاکہ قوت متخیلہ کمزور نہ ہو۔

باب (۲۳)

پیاس، جو جگر، معدے یا آلات تنفس میں حرارت کے ساتھ خشکی پیدا ہونیکی وجہ سے لاحق ہو

یہ پیاس صرف عدم رطوبت کی وجہ سے نہیں ہوتی بلکہ حرارت کی تسکین کے لئے بھی ہوتی ہے یہ پیاس کی سب سے سخت قسم ہے جس کا علاج بہت دشوار ہے بعض اوقات اطبار اس کے علاج میں غلطی کر بیٹھتے ہیں، دوا یا فصد یا دونوں کے ذریعہ مریض کا استفراغ کرتے ہیں جس کی وجہ سے وہ مریض کو ذبول، سل اور سرسام حار غیر رطوبی میں مبتلا کر دیتے ہیں جو سرسام کی نہایت بُری قسم ہے۔

اس قسم کے مریض کو ابتدائے مرض اور ابتدائے علاج میں استفراغ نہیں کرانا چاہیئے مرطب غذاؤں کے ذریعہ جگر کی ترطیب کی جائے جیسے دودھ پینے والے بکری کے بچے کا گوشت، نرچوزے اور مرطب میوہ جات سیب، کسیلا مائل بہ ترشی، کسیلا انار امرود ترو تازہ، خوخ علیق، آلو بخارا مبرد وغیرہ کھلائے جائیں سخت پیاس کے وقت مار الشعیر پلایا جائے جس کو گرم پانی سے دھویا گیا۔ جب پیاس کم ہو جائے اور رطوبت کی علامات ظاہر ہوں تو ایسی غذاوں کی طرف توجہ کی جائے جو ترطیب سے زیادہ تنقیہ کرتی ہوں۔ مریض سے کہا جائے کہ ہمیشہ ربوب کا شربت استعمال کرے جیسے رب حصرم، رب سیب، رب بہی، رب ریباس اور حفرمیات مبرد وغیرہ۔ اور اگر انار بری کا موسم ہو تو نہار پیٹ کثیر مقدار میں استعمال کرے انار بری اس انار کو کہتے ہیں جو پکتا نہیں ہے۔ اگر بدن میں امتلار پیدا ہو جائے چاہے قدرت کے اندر ہو یا اعیہ کے اندر تو حسب ذیل

مطبوخ سے استفراغ کرائے

نسخہ مطبوخ استفراغ

تمر ہندی صاف شدہ ۷۰ گرام ترنجبین صاف شدہ کانڈی سے ۵۲½ گرام، آلو بخارا ۳۰ عدد، عناب کبیر دھنیار طب ایک، سپستان، برگ لبلاب رطب یا یابس کبیر، توت یابس (اگر ملے) دو کبیر، ___ ان تمام ادویہ کو مطبوخ کی طرح پکایا جائے پھر اس میں ۸۰½ گرام صاف کرلے اور ۵۲½ گرام فلوس خیار شنبر صاف کر کے اس میں مل لے پھر مکرر صاف کر کے نیم گرم پلائے۔ اس نسخے میں گل سرخ بنفشہ تخم کثوث، تخم کاسنی بھی شامل کر دے تو ٹھیک ہے گو طاقت ضرورت سے زیادہ ہو جائے گی

اگر خون کی علامتیں ظاہر ہوں تو باسلیق کی فصد کرے پھر وہ عملی تدبیر کی طرف رجوع کرے تا کہ پیاس زائل ہو جائے اور جگر اعتدال کی طرف لوٹ آئے ___ مختلف اوقات میں سفید رنگ کی ممزوج عمدہ شراب استعمال کرے اور جماع اور ورزش سے پرہیز کرے۔ پیاس بند ہو جائے تو فبہا ورنہ مار الشعیر سکنجبین سادہ پلا کر جگر پر حسب ذیل ضماد کرے۔

ضماد کا نسخہ

برگ انگور، برگ اسپغول، برگ بارتنگ، صندل سفید، صندل سرخ، کو اس قدر کوٹ لے کر مرہم کے مانند بن جائے اس میں آب سیب میخوش اور آب آس شامل کر کے ایک کپڑے پر رکھ کر جگر پر ضماد کرے۔ ہمیشہ نہ کرے بلکہ ایک وقت غذا سے پہلے کرے دوسرے وقت چھوڑ دے مختلف اوقات میں آبزن بھی کرائے، آبزن کے بعد روغن بنفشہ کی مالش کرے۔ مریض زبان کے نیچے حسب ذیل "حب" رکھے۔

حب کا نسخہ

نور البقلہ، قثا، صمغ فارسی، کتیرا، بہی دانہ، طباشیر عصارہ سوسن، برابر لے کر پیس چھان کر اس کا ایک ½ حصہ شکر طبرزد شامل کر کے اسپغول کے ساتھ گوندھ کر چوڑے چوڑے حبوب بنالے۔ ایک ایک زبان حب کے نیچے رکھتا رہے۔ بعض اوقات صرف ان حبوب کا رکھنا ہی دوا کے استعمال سے مستثنیٰ کر دیتا ہے۔ یہ مجرب نسخہ ہے۔ اس نسخے کے اندر حکیم ابو ماہر تمام اجزاء کے برابر تخم حنا کا بھی اضافہ کر کے آب خربزہ ربی کے ساتھ استعمال کراتا جس کا بہتر اثر نمودار ہوتا۔

جس شخص کے جگر کی حرارت اور یبوست، دوسرے اعضاء سے بڑھ کر معدہ میں ظاہر ہو یعنی دوسرے اعضاء کی بہ نسبت معدہ میں اس کا اثر زیادہ ہو ایسے مریض کے معدہ پر بھی وہی ضماد کرے جو سینے پر کیا جاتا ہے اور مار الشعیر پلائے جس میں شگوفہ خرما اور حفری ڈال کر پکایا گیا

ہو۔ مبرد غذائیں استعمال کرائے۔
اور جس کے جگر میں دوسرے تمام اعضاء سے زیادہ حرارت اور یبوست ہو تو اس کے لئے سب سے بہتر چیز طباشیر اور تخم خرفہ کے ساتھ آب انار میخوش اسی طرح ماء الشعیر میں آب انار ملا کر پلانا بھی مفید ہے۔
جب حرارت اور یبوست ان تینوں اعضاء کے اندر جمع ہو جائے ان تینوں کو یکجا کرے اور وہی علاج کرے جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

باب (۲۴)

وہ پیاس جو کہنہ شراب یا لہسن اور پیاز کھانے کی وجہ سے پیدا ہو

کہنہ شراب پینے سے پیاس پیدا ہوتی ہے جبکہ مزاج میں حدت اور رطوبت ہو۔ رطوبت تحلیل ہو کر بدن میں پانی کی احتیاج پیدا ہوتی ہے اگر پینے والے کا مزاج حار یابس ہو یا بارد رطب ہو تو پیاس پیدا نہیں ہوتی کیوں کہ بارد میں سخونت اور رطوبت میں اس سے اعتدال پیدا ہوتا ہے لیکن اگر مزاج حار ہو تو پیاس سے پہلے درد سر اور التہاب پیدا ہوتا ہے یہ بات ناممکن ہے کہ درد سر اور التہاب سے پہلے پیاس پیدا ہو۔

علاج کہنہ شراب یا خالص شراب پینے کی وجہ سے پیاس ہو تو علاج یہ ہے کہ ماءالشعیر میں خیری اور طلع ڈال پکایا جائے اور ہمیشہ ٹھنڈا کر کے پلایا جائے۔ سابق اطبّار نے ایسے وقت ماءالشعیر مبرد کی سفارش کی ہے مگر اطبّا اسے دوسری جگہ استعمال کر رہے ہیں ماءالشعیر مبرد سے بہتر اس کے لئے اور کوئی چیز نہیں ہے نبیذ کا استعمال بند کر دیا جائے اور حسب ذیل حقنہ دے۔

حقنہ کا نسخہ جو مقشر کوفتہ ۲۱۵ گرام، عناب، سپستان ہر ایک عصا الراعی باقہ، اسپغول ۱۰.۵ گرام، ایک کپڑے میں ڈال کر اس طرح پکایا جائے جس طرح حقنے پکائے جاتے ہیں پھر ۲۷۵ گرام سے ۳۵۰ گرام تک صاف کر کے ہاون دستے میں

ڈالے اس میں ۷۰ گرام روغن بنفشہ خالص اور انڈے کی رقیق سفیدی ½۷ اگرام، لعاب اسبغول ½۷ اگرام ڈال کر خوب پھینٹے کہ ایک جان ہو جائیں۔ پھر صبح وشام دن میں دو بار حقنہ دے۔ یہ اس صورت میں ہے جبکہ شراب پینے سے پیاس کی شدت نہ پیدا ہوئی ہو۔ اگر اس کی وجہ سے جگر یا معدے یا قلب کے اندر حرارت پیدا ہو گئی ہو تو پہلے عضو کی اصلاح اور پیاس کی تسکین کی جانب توجہ دی جائے۔ کیوں کہ بعض اوقات عضو کی اصلاح کے ساتھ ہی پیاس زائل ہو جاتی ہے ـــــ اگر خون کے اندر سخونت پیدا ہو گئی ہو تو فصد کھولنے میں کوئی مضائقہ نہیں بشرطیکہ قوت ساتھ دے اور فصد کھولنے کے لئے جس قدر قواعد مقرر ہیں وہ پورے اُترتے ہوں اور کوئی امر مانع نہ ہو۔

لہسن کھانے سے ان لوگوں کو پیاس ہوتی ہے جن کا مزاج حار یابس ہو اور جن کا مزاج بارد رطب یا حار رطب ہے لہسن کھانے سے ان کے پیاس کو تسکین حاصل ہوتی ہے خاص طور پر جب کہ رطوبت نمکین ہو جائے۔

لہسن سے پیاس ہونے کا علاج

لہسن کھانے کی وجہ سے پیاس پیدا ہو تو سب سے بہتر یہ ہے کہ ماء الشعیر پلایا جائے اور ایسی غذائیں دی جائیں جو بالفعل اور بالقوہ بارد ہوں میوہ جات کا رس پلایا جائے یعنی گٹھلی اور چھلکا اتار کر میوہ جات کے مغز کو چوسے اور ان کا عرق استعمال کرے اگر خون کے اندر سخونت پیدا ہو گئی ہو تو تخم خرفہ کے ساتھ مبرد کر کے شربت عناب پلائی جائے۔ علاج میں ترطیب کا طریقہ اختیار کیا جائے۔

پیاز کے استعمال سے پیاس کا علاج

پیاز کے استعمال سے تمام مزاجوں میں پیاس پیدا ہوتی ہے کیوں کہ اس کے اندر حرارت اور رطوبت برابر مقدار میں طاقت رکھتی ہے۔ جس کی وجہ سے نہ بدن کی ترطیب ہوتی ہے نہ بدن میں شدید گرمی پیدا ہوتا ہے پیاز کھانے سے جو گرمی پیدا ہوتی ہے وہ لہسن کی بہ نسبت کم ہوتی ہے پیاز سے رطوبت کے اندر رقت بھی پیدا ہوتی ہے تاآنکہ اس سے بدن غذا حاصل کرے جب اخلاط میں سخونت پیدا ہوتی ہے تو اس سے پیاس لگتی ہے۔ علاج یہ ہے کہ فصد کھولی جائے پھر تطفیہ کیا جائے پھر معتدل شراب کا استعمال کیا جائے تاکہ رطوبت اور پانی کی برودت اعضاء تک پہنچ سکے۔

گرم لو کے لئے پیاز کا استعمال کرنا مضر نہیں ہے کیوں کہ یہ پیاس کو دور کر دیتا ہے اس کے اندر جو غلیظ رطوبت موجود ہے اس کی وجہ سے زہر کی مضرت دفع ہوتی ہے۔ بعض اطباء سابقین نے کہا ہے کہ پیاز کے اندر ایک خصوصیت ایسی موجود ہے جس سے ایسا ہوتا ہے۔

ابوماہر کا بیان ہے کہ لو کے علاج کے لئے پیاز کا استعمال صرف اسی صورت میں کیا جائے کہ پیاز کھانے والا کثیر مقدار میں پانی کا استعمال کرے ایسا کرنا لو لگنے کی اذیت کو دفع کرتا ہے۔ اس کا خیال تھا کہ صرف پیاز کے اندر زہر کی مضرت کو دفع کرنے والی کوئی خاصیت نہیں ہے۔

ابو محمد حرانی نے کہا ہے کہ اسعورس اول" اور جالینوس نے معلّم اقینس نے لو کے سلسلے میں پیاز کا ذکر کیا ہے مگر مطلق پیاز کا نہیں بلکہ سرکہ کے ساتھ اس کا استعمال بتایا ہے۔

باب (۲۵)

وہ پیاس جو دوا سے استفراغ کے بعد پیدا ہو

اگر دوا استعمال کرنے والے مزاج کے مطابق استعمال کی جائے تو ایسی دوا مکمل طور پر اپنا عمل کرتی ہے اور اس سے پیاس بھی پیدا نہیں ہوتی بلکہ ایسی دوا کا ازالہ کر دیتی ہے، دوا پینے والے کے مزاج اور اس کی قوت سے بڑھ کر دوا تیار کی جائے یا اس کی تیاری میں فساد واقع ہو تو یہ حد سے زیادہ عمل کرتی ہے چنانچہ رطوبت اصلیہ کے تحلیل ہو جانے کی وجہ سے اعضا رطوبت کے محتاج ہو جاتے ہیں اور اعضاء اصلیہ میں سخونت پیدا ہو جاتی ہے جس کی بناء پر پیاس لاحق ہوتی ہے، بعض اوقات "حمی مطبقہ" اور "حمی دقیقہ" آجاتا ہے ——— خراب دوا کے استعمال کی وجہ سے جو "بخار" پیدا ہوتے ہیں اس کا ذکر ہم "حمیات" کے بیان میں کریں گے ——— یہاں ہم اس پیاس کا علاج لکھیں گے جو دوا پینے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔

علاج کھانے پینے میں اصلاح کے ذریعہ مریض کی حالت کو سنبھالنا چاہیئے سرد کی ہوئی غذائیں سرد پانی میں توڑی ہوئی روٹی بکری کے بچے کے گوشت سے بنے ہوئے شوربہ جات، کیلا اور تر ترکاریوں مثلاً شاخ کاسنی اور ممزوج شراب ابیض اس کے لئے مفید ہے۔ اسی طرح حمام میں داخل ہو کر دیر تک بیٹھے رہنا جبکہ بدن پوری طرح ڈوبا رہے دیر تک نہ ٹھہرے اس کے بعد روغن بنفشہ کی مالش اور ماء الشعیر کا استعمال ساری چیزیں ہی اس کل

علاج ہیں جماع بالکلیہ ترک کردے اس طرح پیاس کی تسکین ہوگی۔

جس کسی کو دوا پینے کے بعد سخت پیاس شروع ہو جائے وہ مکرر دوا استعمال نہ کرے اگر مکرر استعمال کی ضرورت پیش آئے تو اس میں سے گرم دواؤں کو خارج کردے صرف انھیں ادویہ کو باقی رکھے جو لطیف ہوں اس میں تمر ہندی (املی) کے جز کا بکثرت اضافہ کرے اور عناب اور آلو بخارا کا بھی اضافہ کردے۔اور عمدہ ادویہ کا انتخاب کرے۔

اگر دوا کا عمل حد سے بڑھ جائے تو اسے توڑنے کے لئے قے کرائے یا حمام میں داخل کرے یا ایسی ادویہ کا استعمال کرے جن سے معدہ کی تبرید ہو مثلاً تخم اسپغول، تخم خرفہ وغیرہ۔

دوا کے استعمال کے بعد لاحق ہونے والی پیاس دور نہ ہوتو اس کا علاج یہ ہے کہ تطفیہ اور ترطیب کا طریقہ اختیار کرے مگر ان دونوں کو جمع کرنا دشوار ہے ایک ماہر طبیب ایسا کرسکتا ہے وہ اہم اجزاء میں اضافہ کرتا ہے اور فساد سے بچ جاتا ہے۔

باب (۲۶)

پیاس جو سانپوں کا گوشت یا فربیون وغیرہ کے استعمال سے لاحق ہو

سانپ کا گوشت کھانے سے جو پیاس پیدا ہوتی ہے اس کا سبب فربیون کا استعمال سے پیدا ہونے والی پیاس سے مختلف ہے۔ چوں کہ فربیون رطوبتوں کو حتیٰ کہ اصلی رطوبتوں کو بھی تحلیل کر دیتا ہے لیکن اعضاء کو گرم کرنے میں اس کا کوئی عمل نہیں کیوں کہ وہ اعضا اور اس کی چستی کو جلا دیتا ہے۔ بخدا احراق اور نشاط کا پہلا درجہ اسخان ہی ہے مگر اسخان اسخان میں فرق ہوتا ہے۔ آگ کا اسخان چاہے کم ہو یا زیادہ جلا دیتا ہے۔ لہسن اور کالی مرچ کے اسخان میں ملاوٹ و مناسبت ہوتی ہے مگر آگ کے اسخان میں ملاوٹ نہیں ہوتی فربیون کے استعمال میں ملاوٹ نہیں ہوتی بلکہ احراق ہوتا ہے اس لئے "دار الثعلب" کے مرض میں جب اس کا طلاء کیا جاتا ہے تو کسی قدر پانی کے ساتھ ملا لیا جاتا ہے اس ڈر سے کہیں جلد کو جلا نہ ڈالے۔

لہذا اس کا علاج ترطیب ہے۔

سانپ کا گوشت بھی زہریلی ادویہ کے قائم مقام ہے جو بدن پر حاوی ہو کر غالب آجاتی ہیں اور بدن کو فاسد کر دیتی ہیں یا زہریلی ادویہ کے مثل ہیں جو بدن کو کاٹ دیتی ہیں اور اس میں عفونت پیدا کر دیتی ہیں جیسے ذراریح (تیلنی مکھی) جو ایک عرصہ گذرنے کے بعد اثر کرتی ہے جسم کے لطیف اعضاء کو برباد کر دیتی ہے۔ سانپ کا گوشت بدن میں پہنچتا ہے تو سب سے پہلے

قلب کے اندر گرمی پیدا کرتا ہے پھر تمام اعضاء اصلیہ پر اثر انداز ہوتا ہے پھر معدے کے طبقہ پر اثر کرتا ہے اور اعضاء کو فاسد کر دیتا ہے۔

بعض اطباء سابقین کا بیان ہے کہ سانپ کے گوشت میں نمکینی ہوتی ہے جو اخلاط رطوبیہ کو خارج کر دیتی ہے اور اعضاء کے اندر سخونت پیدا کرتی ہے مگر جو بات ہم نے پہلے بیان کی ہے وہ صحیح ہے۔

علاج اس سے پیدا ہونے والی پیاس کا علاج زہر اور حرارت کو ختم کرنے والے علاج سے مرکب ہے ایسے شخص کو حسبِ ذیل نقوع دیا جائے اس کے بعد ماء الشعیر پلایا جائے

نقوع کا نسخہ تخم کاسنی، تخم خس، تخم خرفہ، اکثوث، برگ طرخشقوق انگور کی نرم شاخیں، تمر ہندی، آلو بخارا، عناب، شعیر مقشر نیمکوب، انبر باریس گٹھلی صاف شدہ، گل انار میخوش، دھنیا خشک، اور حرنبل یہ تمام ادویہ ایک ایک تھیلی، جو ادویہ کوٹی جا سکتی ہوں کوٹ لے اور ایک برتن میں رکھ کر اس میں گائے کا تازہ دہی ڈال کر ایک دن ایک رات تک چھوڑ دے۔ دوسرے دن نہار پیٹ ایک پیالہ ماء الشعیر سکنجبین کے ساتھ ملے۔ ہر تین دن میں ایک بار ادویہ اور دہی پلائے۔ حسبِ ذیل قرص بھی دہی کے ساتھ استعمال کرائے جائیں۔

قرص کا نسخہ تخم خرفہ، طباشیر، صمغ عربی، نشاستہ کتیرا ہر ایک ۷ گرام، ترنجبین، گل سرخ ہر ایک ½۱۰ گرام، اکثوث، تخم کاسنی ہر ایک ½۳ گرام، تخم حنا، تخم خیار ہر ایک ۳۵ گرام، کافور ایک گرام تقریباً ریوند صینی ½۵ گرام، عصارہ انبر باریس ½۷ گرام، صندل سفید ½۱۰ گرام پیس چھان کر لعاب اسپغول کے ساتھ گوندھ لیا جائے اور سات سات گرام کے قرص بنا لئے جائیں مریض کو روزانہ ایک قرص، ۵۲٫۸ گرام سکنجبین اور ۳۵ گرام آب خیار ترمس جس کو خیار البزر بھی کہا جاتا ہے یا آب کدو بریاں مبرد کے ساتھ پلائے۔ ہم نے قبل آب کدو کے نکالنے کا طریقہ بیان کر چکے ہیں اور یہ بھی کہہ چکے ہیں کہ زیادہ دیر تک حمام میں نہ رہے حمام سے نکلنے کے ساتھ ہی روغن بنفشہ اور روغن نیلوفر کی مالش کرے اگر روغن گل کی بھی مالش کی جائے تو مضائقہ نہیں کیوں کہ یہ مالش اس رطوبت کی بھی حفاظت کرتی ہے جو حمام کرنے کی وجہ سے بدن میں پیدا ہوتی ہے ۔۔۔ مریض کو ہمیشہ بجائے پانی

کے نہار پیٹ اور کھانے کے بعد حسب ذیل شربت پلایا جائے۔

شربت کا نسخہ

آب سیب شیریں و میخوش، اور آب انار شیریں و میخوش، آب بہی شیریں و میخوش آب ناشپاتی چینی ـــــ ان سب کو اس کے نصف گلاب کے ساتھ پکالے اور شکر شامل کر کے آگ سے اتار دے تنہا یا سکنجبین کے ساتھ استعمال کرے۔ ابو ماہر کا مشورہ یہ تھا کہ شربت کو برف سے ٹھنڈا کر کے استعمال کیا جائے وہ یہ بھی کہتا کہ صرف اسی شربت سے صحت حاصل ہو جاتی ہے ابو ماہر یہ بھی مشورہ دیتا کہ اگر سانپ کے گوشت کا ضرر تمام بدن پر پھیل جائے تو فصد کھولنا چاہیئے کسی عضو مثلاً دماغ یا قلب میں سوزش محسوس ہو تو فصد نہیں کھولنی چاہیئے۔ جب کا مارکھی زہریلی چیزوں میں ہوتا ہے اور یہ بھی منجملہ زہریلی چیزوں کے ہے لہذا ایسے مریض کی اولین مرحلہ میں فصد نہ کھولی جائے تاکہ زہر تمام جسم کے اندر نہ پھیل جائے جب زہر تمام جسم کے اندر پھیل چکے تو پھر فصد کھولے بغیر چارہ نہیں۔

طبیب ابو عیسیٰ حرانی سانپ کا گوشت کھانے والے مریض کو ہمیشہ قئے کرانے کا حکم دیتا بلکہ ایسے لوگوں کو چاہیے جس قسم کا کھانا کھا کر متاثر ہوں قئے کرانے کے لئے کہنا چنانچہ اس نے ایک جماعت کا علاج قئے سے کیا تھا۔ میں نے اس سلسلے میں ابو ماہر سے دریافت کیا تو جواب دیا کہ قئے بدن کے اندر ترطیب پیدا کرتا ہے کیوں کہ مجاری کے صاف ہو جانے سے جسم بکثرت غذا حاصل کرتا ہے اس طرح اس کے اندر گوشت اور چربی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اب رہا سانپ کے گوشت سے جو پیاس پیدا ہوتی ہے میں سمجھتا ہوں کہ ایسی صورت میں قئے کچھ زیادہ مفید نہیں ہے۔

جو شخص "تریاق کبیر" کا استعمال کرے اور اس کو پیاس لگے تو اس بات میں کوئی شک نہیں کہ یہ پیاس سانپ کے گوشت اور فربیون کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے لہذا ایسی صورت میں اس طریقہ علاج پر عمل کرنا چاہیئے۔

باب (۲۷)

پیاس جو سمندری سفر اور سمندری پانی سے پیدا ہوتی ہے

جن لوگوں کو سمندری سفر کی وجہ سے پیاس لاحق ہوتی ہے وہ یا تو اعضاء کے مزاج اور آلاتِ تنفس کی بناء پر پیدا ہوتی ہے یا ہواؤں کا سامنا کرنے کی وجہ سے جنوب کی طرف رُخ کرکے سمندری سفر کرتے ہوئے پیاس لاحق ہو تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ معدہ اور لعاب دہن کے اندر گرمی پیدا ہو چکی ہے جگر کا مزاج بھی گرم ہو گیا ہے یہ گرمی یا تو اصلی یعنی اصل مزاج کی وجہ سے پیدا ہوئی یا حادث ہے یعنی نو پیدا سمندری ماحول کی وجہ سے لاحق ہوئی ہے۔

علاج فصد کھولی جائے، ماءالشعیر پلایا جائے جیسے عناب، حضزی، کسی قدر کافور اور سکنجبین سادہ کے ساتھ پکا لیا گیا ہو سینے پر برف سے ٹھنڈی کی ہوئی پٹیاں ڈالی جائیں اور صرف ایسی غذائیں دی جائیں تو بالفعل یا بالقوہ سرد ہو جیسے حصرمیہ یعنی آش، جو تر چوزوں کے ساتھ بنائی جائے گرم پانی شامل کرکے جو کا ستو پلایا جائے اور اس طرح سے حسن تدبیر سے عمل کیا جائے۔

بار بار عصاء الراعی اور گل سُرخ سنگھانا بشرطیکہ موسم ہو مفید ہے اور بنفشہ اور سرکہ میں کسی قدر کافور ملا کر مریض کو سنگھانا بھی نافع ہے۔

ضماد:۔ برگ اسپغول، و عرق بارتنگ، عرق سیب میخوش، کسی قدر صندل سفید

اور کسی قدر شیاف مامیثا کسی قدر سرکہ اور کسی قدر کافور شامل کر کے ایک کتان کے کپڑے پر لیپ کر کے جگر اور سینے پر ضماد کرے۔

مکمل علاج یہ ہے کہ ماء الشعیر، لعاب اسپغول، انڈے کی رقیق سفیدی ایک جگہ خوب پھینٹ لے اور حقنہ دے۔ پرسکون مقام پر رکھے جائے قیام پر چوکا گل سُرخ، بنفشہ، نیلوفر اور شاہسفرم سرد پانی میں بھگو کر اور برف کی سلیں رکھے۔ یہ تدبیر اس صورت میں ہے جب اس سے مزاج کے اندر انبساط کرنا مقصود ہو، اگر اس سے انقباض اور ضیق پیدا ہو رہا ہو تو ماء الشعیر پلائے اور سرد پانی میں ڈبکی لگانے کا حکم دے، سرد اشیاء ناک پر رکھے اور خنکی سانس کے ذریعہ کھینچے۔ جگر اور سینے پر سرد پٹیاں رکھے۔ غذا میں سرد پانی میں توڑ کر روٹی کھائے۔

اگر کوئی شخص شمال کی طرف رُخ کر کے سفر کر رہا ہو اور پیاس لگے تو اس بات کی علامت ہے کہ تمام بدن کے اندر حرارت اور خشکی پیدا ہو گئی ہے کیوں کہ لعاب دہن کے اندر گرمی مزاج کے تغیر کی بناء پر پیدا ہونے کی وجہ سے پیاس لاحق ہوتی ہے جیسا کہ فاضل بقراط جالینوس نے کہا ہے کہ جس شخص کے لعاب دہن کے اندر گرمی پیدا ہو جائے اور پیاس لگے تو اس کے لئے پیاس کی تسکین کے لئے سرد ہوا میں سانس لینا، سرد پانی پینے سے زیادہ بہتر اور مناسب ہے۔

علاج ماء الشعیر پلایا جائے، فصد کھولنے کی ضرورت نہیں، حمام میں داخل ہو اور نکلنے کے بعد ٹھنڈے پانی سے کلیاں کرے بعد ازاں حرکت نہ کرے آرام کرے اور سو جائے پیاس زائل ہو جائے گی بدن کے اندر ترطیب پیدا ہو گی۔ غذا میں صرف شوربہ جات دیئے جائیں نوعمر چوزے ماء الحصرم کے ساتھ دیئے جائیں۔ حمام سے نکلنے کے بعد روغن بنفشہ یا روغن گُل کی مالش کی جائے اور ماء الشعیر کا حقنہ دے۔ اور جماع سے پرہیز کرے۔

ابوماہر کا بیان ایک دوست کو سمندری سفر کا اتفاق ہوا یہ سفر شمال کی جانب تھا اسے سخت پیاس لگنے لگی مگر سمندری پانی استعمال نہیں کرتا تھا۔ میں نے اس کو نوعمر چوزے استعمال کرنے ماء الشعیر پینے کا مشورہ دیا ایک مدت کے بعد جب اس سے ملاقات ہوئی تو معلوم ہوا کہ مرض زائل ہو چکا ہے دریافت کرنے پر اس نے خوزستان کے علاقے میں ایک شخص کے یہاں رہنے کا اتفاق ہوا جس سے اسے متواتر کئی دن تک بچھڑے کا گوشت پانی سے پکا کر اور سرکہ سے ٹھنڈا کر کے کھلایا اس طرح مرض جاتا رہا۔ سمندر میں شمال کے رُخ سفر کرتے وقت مبرد و مرطب غذاؤں کی ضرورت ہوتی ہو۔

اگر کوئی شخص سمندری سفر کرے اور سمندر کا پانی پینے کی وجہ سے پیاس لاحق ہو جائے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ بدن رطوبت سے خالی ہو چکا ہے لہذا اسے اس کی ضرورت ہے۔ علاج یہ ہے کہ اسپغول اور بارتنگ کو جلاب کے ساتھ پلائے پیاس باقی رہے تو شربت بہی، شربت ریباس، شربت سیب اور شربت حصرم کو برابر برابر لے کر یکجا کر لے اور ٹھنڈا کر کے پلائے۔ اس طرح آلو بخارا مبرد اور انار نہری مبرد بشرطیکہ موسم ہو کھلائے۔ جگر کی حفاظت کے لئے مبرد، مطفی اور معطر اشیاء کا استعمال کرے مثلاً فوفل، شیاف مامیثا، صندل سفید، برگ آس، سوکھی ردی، عرق سیب میخوش، ذریرہ القصب رسوت وغیرہ۔ جگر کے اندر استرخاء پیدا نہ ہونے دے اور اسے تقویت دے جماع سے بالکلیہ پرہیز کرے۔

ابو ماہر نے ذکر کیا ہے کہ شراب سفید مبرد ممزوج کا پلانا بہت زیادہ نفع بخش ہے بشرطیکہ بخار نہ ہو۔ اگر بخار ہو تو ماء الشعیر اور شوربہ جات کے سوا کوئی غذا نہیں دینی چاہیئے۔

سمندری مسافر کو پیاس، اسہال اور یرقان ہو جائیں جو زیادہ تر ایسے مسافروں کو لاحق ہو جایا کرتے ہیں تو علاج یہ ہے کہ جو کے ستو کا پانی اور شوربہ جات کھلائے جائیں جس میں سماق انبر باریس اور انار دانہ ڈالا گیا ہو، طبیعت بند ہو جائے یعنی اجابتیں رک جائیں اور پیاس و یرقان باقی رہے تو سکنجبین سفرجلی اسپغول کے ساتھ لے۔ پیاس دور ہو جائے تازہ و فراضی مچھلی سرکہ کے ساتھ پکا کر استعمال کرے۔ ہر دس دن میں ایک بار تازہ فراضی مچھلی نگل جائے تو یرقان زائل ہو جائے گا۔ اگر یرقان کا ازالہ دشوار ہو اور پیاس زائل ہو جائے تو یرقان کی دواؤں کی طرف رجوع کرنا چاہیئے جیسا کہ ہم نے جگر کے امراض کے بیان میں اسی کتاب کے اندر بیان کیا ہے۔

باب (۲۸)

مہلک پیاس جو معدہ، جگر، پھیپھڑے اور تمام آلاتِ تنفس کے مزاج پر حرارت اور یبوست کے غلبہ کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے

یہ انتہائی عجیب وغریب مرض ہے جو زیادہ تران لوگوں کو لاحق ہو جاتا ہے جو حاد امراض سے نجات پانے کے بعد کامل صحت حاصل ہونے سے پہلے گوشت کھالیں یا یہ مرض "بلادر" (بھلاواں) استعمال کرنے یا روٹی سیاہ کے ذریعہ قئے کرنے سے بھی پیدا ہوتا ہے، یا ایسے لوگ جنھیں شدید غم لاحق ہو ہمیشہ تفکرات میں مبتلا ہوں تو ان کے قلب سینے، دماغ اور جگر میں حرارت پیدا ہو جاتی ہے ان میں سے بعض اعضاء مرض کی بنا پر اور بعض فاضل مواد کے دفع کرنے کی وجہ سے مشابہ ہے مگر دونوں میں فرق یہ ہے کہ افسطیقس میں اعضاء کے اندر سخونت پیدا ہوتی ہے اور زیرِ بحث مرض بغیر بخار کے ہوتا ہے۔

اولین مرحلہ میں اس مرض کا علاج آسان ہے اگر مدت دراز تک باقی رہے تو اس سے بدن گھل جاتا ہے دونوں آنکھوں اور چہرہ پر کئی پھنسیاں نمودار ہوتی ہیں جن سے کالے رنگ کی پیپ نکلتی ہے قوت گر جاتی ہے ضعف کی وجہ سے انسان ہلاک ہو جاتا ہے۔ یہ مرض حجاز کی سرزمین پر زیادہ ہوتا ہے اہلِ مکہ اس سے بخوبی واقف ہیں۔

علاج ابتداء میں اس کا علاج آسان ہے وہ یہ ہے کہ فصد کھولے عناب اور سپستان کے ساتھ ماء الشعیر استعمال کرے عصاء الراعی (باقہ کثیرہ) لے کر پکائے پھر صاف کرکے

اس میں سکنجبین شامل کرے جو بیخ کاسنی، بیخ کاہو اکشوث اور کسی قدر کافور جو ۱۲۵ ملی گرام سے ۵۱۲ ملی گرام ہو شامل کرکے بنائی گئی ہو اس میں ½ مثقال تک اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ گدھی کا دودھ برف سے ٹھنڈا کرکے پلائے ماء الشعیر بھی ٹھنڈا کرکے پلانا چاہیئے گرمی کے موسم میں ایسے مقام پر مریض کو سلائے جو پھولوں کی خوشبو سے معطر ہو اور جہاں سرد پانی کا چھڑکاؤ کیا جائے — مریض کے بدن پر ہلکی مالش کی جائے اور دونوں پاؤں پر بھی مالش کرے سخت ورزش سے باز رکھے پینے کے لئے عمدہ پانی دے۔ قلب پر حسب ذیل ضماد کرے۔

ضماد کا نسخہ آرد جو (جو کا آٹا)، آرد خطمی، تخم کرفس، تخم اسپغول شیاف مامیثا ہر ایک ایک ہتھیلی سوائے شیاف مامیثا کے اس کو چھوٹی مٹھی بھر لیا جائے — ان تمام ادویہ کو اچھی طرح پیس لے عرق بارتنگ، عرق اسپغول، عرق عصارہ الراعی اور کسی قدر سرکہ جو کھٹا نہ ہو میں ملاکر قلب اور سینے پر ضماد کرے۔

سر پر حسب ذیل ضماد کرے۔

سر کے ضماد کا نسخہ دودھ میں جو تازہ نچوڑا گیا ہو کسی قدر تازہ تازہ آب انار ڈالے اور دودھ فوراً جم جائے گا اس سے سر پر ضماد کرکے انگور کے پتے باندھ دے تاکہ بہنے نہ پائے اس کے اوپر کپڑے سے پٹی باندھ دے بعد ازاں سر پر نیم گرم پانی ڈالے اور جب حمام سے نکلے تو سرد پانی میں ڈبو دے ماء الشعیر کو روغن بنفشہ کے ساتھ ملاکر حقنہ دے۔ اگر معدہ قوی ہو تو متواتر کئی دن تک قرص کافور پلائے جس کا نسخہ حسب ذیل ہے۔

نسخہ قرص کافور تخم حنا، تخم خیار، تخم کدو ہر ایک ۳۰ گرام، تخم خرفہ، طباشیر ہر ایک ۲/۱ ۱۰ گرام، صندل سفید ۵ گرام، نشاستہ، صمغ عربی ہر ایک ۲/۱ ۱۰ گرام ان تمام ادویہ کو پیس چھان کر ۳۵ گرام کے لئے دو دانق یعنی ۱۰۲۴ ملی گرام کافور قصوری شامل کرے اور لعاب اسپغول کے ساتھ گوندھ کر ۵ گرام کے قرص بنالے۔ روزانہ ایک قرص سکنجبین سادہ یا شربت حصرم کے ساتھ استعمال کرے۔

شربت برائے پیاس اس قسم کی پیاس کے لئے رب سیب، رب حصرم، رب بہی، رب ریباس، رب چوکا، رب آلو بخارا سے ایک شربت تیار کیا جاتا ہے — ان تمام ادویہ کو برابر لیا جائے ابو ماہر کے مطابق اس کے اندر

شربت کمترسی صینی مطبوخ بھی کتاب ہذا کے قرابادین کے نسخے کے مطابق برف سے ٹھنڈا کیا جائے اور نہار منہ پلایا جائے۔

مریض کو ماء الثلج میں بھگوئی ہوئی روٹی دی جائے غذا میں حصریات مبردہ بھی دیئے جائیں۔ ابوماہر کا بیان ہے کہ علاج کے باب میں سب سے مقدم چیز یہ ہے کہ دماغ کے مزاج کی حفاظت کی جائے میں نے دیکھا ہے کہ جب یہ مرض بڑھ جاتا ہے تو مالیخولیا اور ہذیان کی شکل اختیار کر لیتا ہے اس لئے دماغ کے مزاج کی حفاظت ضروری ہے۔ مریض کو آبزن کرنے اور حمام میں داخل ہونے کے لئے کہا جائے۔ حمام میں زیادہ نہ ٹھہرے اور جب نکلے تو سرد پانی میں غوطہ لگائے اور روغن بنفشہ کی مالش کرے تاکہ رطوبت کی حفاظت ہو سکے جو حمام میں داخل ہونے سے حاصل ہوئی ہے۔ اگر چالیس دن گزر جائیں اور پیاس بند نہ ہو تو اس علاج کے ساتھ اطریفل کا علاج کیا جائے اور مریض کی طبیعت کی حفاظت کی جائے۔

باب (۲۹)

معدے کے مزاج میں برودت کے باوجود پیاس کی کثرت اور حرارت کے باوجود پیاس کی قلت

یہ کیفیت ایک عجیب و غریب کیفیت کی بنا پر ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ بارد معدہ پانی کو تحلیل نہیں کر سکتا نہ یہاں ہاضمہ تکمیل پا سکتا ہے لہذا پانی میں غلظت پیدا ہو جاتی ہے اور معدہ سے نکل کر جگر تک فوری طور پر نہیں پہنچ پاتا لہذا معدہ کے نچلے حصہ میں اتر کر غلظت اختیار کرتے ہوئے معدہ کی باقی رطوبت کے ساتھ مل جاتا ہے چنانچہ اس میں لطافت پیدا ہوتی ہے وہ جلد نفوذ کر سکتا ہے کہ جگر کو سیراب کر سکے لہذا تمام اعضا کے اندر پانی کی احتیاج رہتی ہے اس لئے پیاس میں مبر در رہتی ہے۔

علاج:- ایسے مریض کا استفراغ کیا جائے پھر حسب ذیل ضماد سے معدہ کی تضمید کی جائے۔

نسخہ ضماد صبر، مصطگی، سنبل، ناردین ـــــ ان تمام ادویہ کو پیس لیا جائے اور روغن ناردین اور روغن قسط تیل اور موم سے تیار کر لیا جائے مذکورہ پسی ہوئی ادویہ کو اس میں ڈال کر اتنا ہلائے کہ اچھی طرح اس میں مل جائیں مذکورہ تمام اجزا برابر لئے جائیں ـــــ بعد ازاں معدہ کی برودت کا جائزہ لیا جائے اور دیکھا جائے کہ برودت تمام معدہ میں پھیل چکی ہے یا صرف فم معدہ یا قعر معدہ میں ہے جہاں کہیں بھی برودت ہو اس کی شکل کا ایک کپڑا لے کر ضماد کا لیپ کرے اور اس مقام پر لگا دے مریض کے بدن کے

8271

مزاج کی حفاظت کرے کہ اس میں تغیر نہ ہونے پائے اگر تغیر ہونے لگے تو پہلے مزاج کی تسکین کی جانب توجہ کرے پھر علاج کی طرف

غذا کے بارے میں پہلے یہ دیکھے کہ معدہ کی برودت رطوبت کے ساتھ ہے یا یبوست کے ساتھ۔ اگر برودت رطوبت کے ساتھ ہے تو ایسے قلئیے دینا چاہیئے جو رطوبت جذب کرنے والے ہوں۔ بکری کے بچے کا بھنا ہوا گوشت کھلائے کہنہ نبیذ بغیر آمیزش کے پلائے۔ تاآنکہ بدن کے مزاج میں تغیر واقع نہ ہو اگر تغیر آجائے تو کسی قدر آمیزش کرے اور شہد سے میٹھا کرلے۔ معدہ کی قوت اور ضعف کے لحاظ سے غذا دے۔

اگر برودت یبوست کے ساتھ ہو تو چوزوں کی یخنی دینی چاہیئے اس میں کراث نبطی کی جڑ کو بھی شامل کیا جائے۔ عام طور پر ایسی غذائیں دی جائیں جو حار رطب ہوں اور عمدہ خون پیدا کریں اور شراب ممزوج پلائی جائے جو نہ کہنہ ہو نہ نئی بلکہ متوسط ہو مگر زیادہ مقدار میں نہ پلائے معدہ پر حسبِ ذیل ضماد کرے۔

ضماد کا نسخہ بہمن سفید ۱½ گرام، تودری، بوزیدان، مصطگی ہر ایک دو گرام سے زائد، برگ ہمسفرم صبر تر ہر ایک ۱½ گرام ——— ان تمام ادویہ کو کوٹ کر کہنہ شراب میں ملالیا جائے اور مذکورہ بالا طریقے پر معدے پر ضماد کرے۔

تنبیہ یہ بات اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے کہ کسی بھی مرض میں جب معدہ پر ضماد کرنے کی ضرورت ہو تو ہمیشہ خلو معدہ میں اور آخری ہضم کے وقت ضماد کرنا چاہیئے جب کھانا پانی سے پیٹ بھرا ہو تو ضماد کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

جس شخص کا معدہ بارد ہو اور ہمیشہ سخت پیاس کی شکایت لاسے ہو تو سب سے بہتر یہ ہے کہ کبھی پانی تنہا نہ استعمال کرے بلکہ ہمیشہ مخلوط کرکے استعمال کرے ایسے شخص کے لئے طبیب کو چاہیئے کہ دو چیزیں مدِ نظر رکھے ایک یہ کہ پانی فوراً جگر رگوں اور تمام اعضا کو پہنچ سکے دوسرے یہ کہ معدے کے اندر گرمی بھی پیدا ہو اگر اعتدال کے ساتھ معدہ کے اندر سخونت پیدا ہوجائے تو ہضم بھی عمدہ ہوگا۔ اور اس کے لئے یہ بھی بہتر ہے کہ مختلف اوقات میں معدہ پر مالش کرتا رہے اور گرم پانی بہاتا رہے معدہ کو معطر رکھنا بھی مفید ہے۔

معدے کی حرارت کے باوجود پیاس کی قلت

اس کا بھی عجیب وغریب

سبب ہے اگر معدہ میں حرارت کے باوجود رطوبت رقیقہ موجود ہو اور سر سے معدہ کی طرف حرارت کی وجہ سے غلیظ رطوبتیں اتر کر کھانے کے ساتھ شامل ہوں اور ان کی حرارت سے معدے میں سخونت پیدا ہو اور فاضل مواد اعضار کی طرف نفوذ کر رہا ہو تو اس سے اعضار میں رطوبت پیدا ہوتی رہے گی۔ اس بنار پر دیسقوریدوس نے لکھا ہے کہ لہسن کھانے سے پیاس کی تسکین ہوتی ہے اس کی مراد یہ ہے کہ لہسن سے ان لوگوں کو تسکین ملتی ہے جن کے معدے کے اندر رطوبت ہوتی ہے یا جن کے سروں سے معدہ کے اندر رطوبتیں اترتی ہیں لہسن اپنی حرارت سے ان رطوبتوں کو جذب کر لیتا ہے۔ اسی طرح اگر معدہ حار ہو اور اس کے اندر رطوبتیں ہوں یا معدہ کی حرارت سے سر سے رطوبتیں اترتی ہوں اور تحلیل ہو جاتی ہو تو معدہ کے اندر سخونت اور لطافت پیدا ہو جاتی ہے رگوں میں یہ لطافت سرایت کر جاتی ہے جس کی وجہ سے اعضار میں رطوبت آجاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ معدے کی حرارت کے باوجود پیاس کی قلت ہوتی ہے۔

ضماد ایسی صورت میں ضماد کرنے کے لئے یہ دیکھنا چاہیئے کہ حرارت کہاں ہے آیا فم معدہ کے مزاج میں ہے یا قعر معدہ میں کے مزاج میں؟ پھر حرارت کو تسکین پہنچانے والی ادویہ سے اس مقام پر ضماد کرنا چاہیئے۔ ضماد کی ترکیب ایسی ادویہ سے کرنا چاہیئے کہ جو حرارت کو تسکین اور معدہ کو مقوی و معطر کرنے والی ہوں جیسے فوفل، ذریرہ القصب، آس، گل سرخ، آب سیب میخوش، عصار الراعی، حی العالم اور اس جیسی ادویہ۔

غذا معدہ کی قوت ہاضمہ کو دیکھتے ہوئے ایسی غذا دی جائے جو اس کے موافق ہو اگر حرارت یبوست کے ساتھ ہو اور رطوبتیں جو اتر کر جمع ہوئی ہیں معدہ کو مرطوب نہیں کر رہی ہیں تو غذا میں حصرمیہ مبردہ کے شوربہ جات دیئے جائیں۔ سب سے موافق ایسے مرض میں شوربہ جات ہیں۔ اگر حرارت رطوبت کے ساتھ ہو اور بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ حرارت رطوبت کے ساتھ نہ ہو تو ایسی صورت میں غذا کے اندر بکری کے بچے اور دودھ پینے والی بکری کے بچے، تیہو کا گوشت اور نو عمر چوزے دیئے جائیں البتہ تیہو کا گوشت پکا کر اور چوزوں کا گوشت بھون کر دیا جائے۔

باب (۳۰)

خُمار (نشہ)

نبیذ کے پینے کے بعد انسان پر جو حالت طاری ہوتی ہے اور جسے خمار یا نشہ کہا جاتا ہے۔ اطباء کے خیال میں دونوں ایک ہی قسم کی حالت ہوتی ہے لہذا علاج کا بھی ایک ہی طریقہ ہے کرتے ہیں۔ اس طرح وہ مخمور کے بارے میں غلطی کر بیٹھتے ہیں۔ حالاں کہ خمار کی تین قسمیں ہیں۔

پہلی قسم نبیذ پینے کے وقت جو بخارات معدے سے سر کی جانب اٹھتے ہیں وہ غلیظ بخارات ہوں گے اس طرح تمام بدن سے بخارات اٹھنے لگیں گے اور نبیذ بھی معدے کے اندر تحلیل ہو جائیگی انسان مضطرب اور بے چین ہو جائے گا نہ اس کے اندر شہوت واشتہا پیدا ہوگی نہ نیند آئے گی نہ اونگھ۔ اس قسم کی علامت یہ ہے کہ کھٹی ڈکاریں آئیں گی سر کے سوا تمام بدن میں خفت محسوس ہوگی۔ ایسا شخص ٹھیک طور پر بیٹھ نہیں سکتا۔

علاج مخمور کی پاؤں کی مالش کی جائے پنڈلیوں کو باندھا جائے چھینک آنے کی دوا سُنگھائی جائے اور حمام میں داخل کر کے نیم گرم پانی سر پر ڈالا جائے اس کے بعد آرام وسکون کے ساتھ سلا کر دونوں پاؤں کو دراز کر کے مالش کرے۔ نشہ نہ اُترے یا دردِ سر شروع ہو جائے روغنِ گُل، سرکہ اور گلاب سر پر ڈالے اس سے بخارات ختم ہو جائیں گے اور دماغ کے مزاج کو تقویت ہوگی۔ جب تک خوب بھوک نہ لگے اور مذکورہ علامتیں ختم نہ ہوں کھانا نہ کھلائے۔

دوسری قسم یہ ہے کہ نبیذ اپنی غلظت کی وجہ سے وریدوں کے اندر امتلاء پیدا کر دے بخارات سر پر چڑھ جائیں اور تحلیل نہ ہوں۔ علامت یہ ہے کہ مخمور تمام بدن کے اندر ثقل محسوس کرتا ہے بیٹھ نہیں سکتا نیند کو پسند کرتا ہے علاج یہ ہے کہ مسواک کرے سماق یا سعد مصطگی یا کندر چبائے مخمور کی طبیعت جیسی بھی ہو منہ میں جمع ہونے والے لعاب کو تھوک دے دونوں پاؤں کی مالش کرے حمام میں داخل ہو کر کافی مقدار میں گرم پانی تمام بدن پہ بہائے اور موسم سرما میں سرد ہوا سے بچے۔ طبیعت میں انحلال پیدا ہو تو عام طور پہ اسی وقت نشہ اتر جاتا ہے۔ اگر انحلال پیدا نہ ہو تو اگر طبیعت میں انحلال پیدا ہو مگر نشہ نہ اترے تو اس کو ادھر اُدھر چلنا پھرنا چاہیئے بشرطیکہ چلنے کی عادت ہو، اگر سواری کی عادت ہو تو سواری کرنی چاہیئے۔ مزاج کے مطابق کافور، سرکہ مشک، عنبر سونگھنا چاہیئے۔ یہ تمام تدبیریں اختیار کرنے کے باوجود بدن کا ثقل زائل نہ ہو یا آدھا دن گزر جائے اور حسب معمول کھانے کا وقت آجائے تو کسی قدر آب حصرم فقاع سادہ استعمال کرے فقاع ایسے نشہ کے لئے مُفید ہے اگر اس کے بعد بھی بدن کا ثقل دور نہ ہو یا درد سر ہونے لگے یا التہاب جیسی صورت پیدا ہو جائے تو فصد کھولنے میں کوئی حرج نہیں ہے جس رگ کی چاہے فصد کرے اور آب انار سکنجبین کے ساتھ پلائے۔ اور ہلکی غذا جیسے مصالحہ دار شوربہ یا حصرمیہ یا مانیہ کا شوربا مُرغی کے چوزوں یا مُرغ سے تیار کیا گیا ہو دے اگر صبح ہوتے ہوتے بدن کا ثقل دور ہو جائے تو فبہا ورنہ تمر ہندی کے ساتھ جلاب یا شکر یا ترنجبین شامل کر کے پلانا چاہیئے جس سے یقیناً طبیعت کھل جائے گی۔

تیسری قسم خمار صرف معدے سے ہو اس کی صورت یہ ہے کہ نبیذ کا کچھ حصّہ اور ردی کھانا معدے کے اندر رہ جلئے اور تحلیل نہ ہو یعنی نہ معدے سے اترے نہ ہضم ہو۔ علامت یہ ہے کہ مخمور بے چینی محسوس کرے کھانے کی اشتہا کم ہو منہ ہمیشہ گرم پانی سے بھرا ہوا۔ بعض وقت ابکائی بھی ہونے لگے۔ اس قسم کا علاج یہ ہے کہ پوری طرح آرام کرے اور سو جائے، پھر حمام میں جاکر معدہ پہ گرم پانی ڈالے اگر غذا تحلیل ہو تو بہتر ورنہ چلنے پھرنے، سواری کرنے اور اسی حالت پہ ذرا صبر کرے عمدہ غذا جیسے تیہو کا گوشت تیتر کا سینہ اور گوشت وغیرہ لے۔ یہ غذا ردی غذا کی اصلاح کر دے گی۔

بعض متاخرین اطباء کی رائے یہ ہے کہ کھانے سے پہلے گرم پانی اور سکنجبین سے قئے کرائے۔ ابو عمر کی یہ رائے تھی کہ طعام مقطع مثلاً نمکین مولی نیز گرم پانی نبیذ اور کندر استعمال کرے

اور قے کرائے پیٹھ پر چت لٹائے جب بیدار ہو تو گلاب مسخن کا ایک گھونٹ پیئے اور تیتر کا سینہ اور ہلکی غذا کھائے اور ایک ہفتے تک نبیذ کا استعمال نہ کرے روزانہ ہلکی ورزش کے بعد حمام میں جائے۔

ایک طبیب کے لئے یہ مناسب نہیں کہ خمار کے بارے میں سہل انگاری سے کام لے کیوں کہ خمار بعض اوقات مہلک ہوتا ہے کیوں کہ ابکائی اور متلی پیدا ہو کر قے شروع ہوتی ہے، پیشاب خطا کرنے لگتا ہے زبان پر تقشر آجاتا ہے اور متورم ہو کر مخمور اسی وقت مر جاتا ہے۔

ابو عمر نے ذکر کیا ہے کہ اس نے ایک ایسے مخمور کو دیکھا جس کو ابکائی ہوگئی اور زبان متورم ہو کر لٹک گئی پھر نکسیر جاری ہوگئی اور مر گیا۔ یہ صورتِ حال ایسے اجسام کے اندر ہوتی ہے جن میں ایسے اسباب واعراض کو قبول کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے ان کے اندر ردی اخلاط جمع رہتے ہیں اُبکائی اور قے کی صُورت میں ان کے اندر حرکت پیدا ہوتی ہے۔

اسکندر نے اپنی کتاب کے باب الخمار میں ذکر کیا ہے کہ جو شخص نبیذ کے پینے کے بعد ادھر اُدھر نہ جائے اور معدہ کے اندر کھانا ہضم ہونے کے بعد پینا شروع کرے تو اسے بالکل نشہ نہیں ہوتا۔

بعض متاخرین کا بیان ہے کہ اگر مخمور گُلاب اور روغن گل ایک گھونٹ پی لے تو ابکائی اور ہچکی سے مامون رہتا ہے۔

ابو عمران کا بیان ہے کہ سب سے بُرا اور مشکل سے دور ہونے والا نشہ وہ ہے جس میں دانت بیٹھ جائے کیوں کہ یہ اس بات کی علامت ہے کہ بدن میں خلط سوداوی ہے اور سخت کھٹا س ہے جو معدے کو فاسد کر دیتی ہے ضیق تنفس پیدا کرتی اور بے صبری کا موجب بنتی ہے اس کے اخراج کے لئے سوائے قے کے چارہ نہیں ہے یہ خلط شراب کی تلچھٹ اور صابون کے مشابہ ہوتی ہے۔ اس کے لئے گلاب مسخن پلانا چاہیئے۔ مخمور ۵۱۲ ملی گرام مصطگی چبا کر نگل جائے پھر دانتوں پر نمک رگڑا جائے پھر کسی قدر روغن گل ان پر رکھیں پھر مریض عصبان الفرفر چبائے جو ایک مُبارک بوٹی ہے اور اس سے دانتوں کو رگڑے۔ اگر موسم نہ ہو یا ایسے مقام پر ہو جہاں یہ نایاب ہو تو ملحال بریاں بادام کے ساتھ چبا کر تھوکنا چاہیئے اس سے مرض کا ازالہ ہو جائے گا اور مذکورہ خلط کے نکلنے سے نشہ دور ہو جائے گا۔

باب (۳۱)

ڈکار، جمائی، انگڑائی اور سیلان لعاب

بدن کے اندر بعض مقامات ایسے ہیں جہاں فاضل مواد جمع ہوتا ہے ان کی مختلف شکلیں ہیں یا تو برتنوں کی طرح ہیں جیسے مثانہ پتہ، عروق، طحال یا فضا اور حوض کی طرح ہیں جیسے دماغ کے دونوں لبطون، اور وہ مقامات جو غشاؤں کے درمیان نیز وہ جگہیں جو عضلات و اعصاب کے درمیان اجتماع رطوبات کے لئے ہوتی ہیں مثلاً دونوں غدد اور بعض اشیاء اسفنج کے مانند تخلخل ہوتے ہیں۔ تالوں کے نیچے اور زبان کے دونوں کناروں پر بنائے گئے ہیں یہ تمام اعضاء ایسے فاضل مواد کے اکٹھا ہونے کے لئے بنائے گئے ہیں جس کا بدن محتاج ہوتا ہے اور جس فاضل مواد کی بدن کو ضرورت نہیں ہوتی اس کو یہ اعضاء بدن سے خارج کر دیتے ہیں تاکہ جسم اور خون صاف ستھرا رہے مثال کے طور پر لعاب، تھوک اور مائیت بھی ایک فاضل مواد ہے جو بدن سے جدا ہے یہ ان غدود میں جمع رہتی ہے جو زبان کے دونوں کناروں پر موجود ہیں انھیں سے لعاب رس رس کر منہ میں جمع ہوتا رہتا ہے جس کو منہ باہر خارج کر دیتا ہے انھیں سے بخارات کی شکل میں فاضل مواد نکل کر کانوں کی جڑوں میں جمع ہو جاتا ہے وہاں گوشت کا متخلخل عضو ہے جہاں یہ بخارات جمع ہوتے ہیں جو بخارات تحلیل ہوتے ہیں وہ مائیت کی شکل اختیار کر لیتے ہیں اور وہ غلظت کی وجہ سے تحلیل نہیں ہوتے وہ جمائی کی شکل اختیار کر لیتے ہیں اور وہ غلظت

کی وجہ سے تحلیل نہیں ہوتے وہ جمائی کی شکل اختیار کر لیتے ہیں ۔ جمائی ایک طبعی حرکت ہے جس کو قوتِ داخلہ استعمال کرتی ہے اس حرکت سے وہ غلیظ بخارات تحلیل ہو جاتے ہیں ۔ اور جو فاضل بخارات دماغ کے دونوں بطنوں میں جمع ہو جاتے ہیں وہ چھینک کے ذریعہ خارج ہو جاتے ہیں ۔ چھینک طبیعت کی ایک ایسی حرکت ہے جس کو قوت دافعہ اذیت دفع کرنے کے لئے استعمال کرتی ہے بعض اوقات دماغ میں جمع ہونے والے بخارات انتہائی غلیظ ہوتے ہیں جب انسان دھوپ کھاتا ہے تو گرمی کی وجہ سے بخارات لطیف ہو کر چھینک کی شکل میں باہر آتے ہیں اسی لئے جب آدمی دھوپ میں بیٹھتا ہے تو زیادہ تر چھینکیں آتی ہیں مختلف قسم کی خوشبوئیں جیسے کندش شونیز، فلفل اور اس جیسی چیزیں سونگھنے سے بھی اس کے اندر حرکت پیدا ہوتی ہے ۔

عضلات کے نیچے جمع ہونے والے بخارات غلیظہ کو دفع کرنے کے لئے قوت دافعہ کی طبعی حرکت کو تمطی یا انگڑائی کہتے ہیں کیوں کہ انگڑائی عضلات کے تمدد کا نام ہے تمدد سے عضلات کے اندر جمع شدہ غلیظ بخارات تحلیل ہو جاتے ہیں ان تمام بخارات کا اصل منبع معدہ ہے کیوں کہ معدہ کے اندر موجود اخلاط میں گرمی اور غذا ہضم ہونے کے وقت جب سخونت پیدا ہوتی ہے تو اس سے بخارات تحلیل ہو کر اعضاء کے اندر منتشر ہو جاتی ہے جیساکہ ہم نے ذکر کیا ہے

ڈکاریں دو طرح کی ہوتی ہیں ایک وہ ہے جو صاف اور لطیف ہوتی ہے یہ اس صورت میں ہوتی ہے جب معدہ لطیف ہو دوسری ڈکار وہ ہے جو غلیظ ہو اس کی علامت یہ ہے کہ وہ کھٹی ہوگی ۔ بہر حال یہ تمام طبعی حالتیں ہیں یعنی فاضل مواد ہیں جن کو طبیعت دفع کرتی ہے ۔

مذکورہ حالات میں جو امراض کا موجب بنتے ہیں اس کے بھی اسباب ہیں مثال کے طور پر فم معدہ کا ضعف اس سے کھانا معدہ کے اندر پوری طرح قابو میں نہیں آتا جس کی وجہ سے ریاح پیدا ہو جاتی ہے یا یہ کہ وہ عضو کمزور ہو جائے جو زبان کی جڑ میں ہوتا ہے اس کی وجہ سے لعاب بہنے لگتا ہے یا وہ نالی وسیع ہو جائے جو منہ سے سر کی سمت جاتا ہے اس کی وجہ سے بلا ارادہ فاضل مواد جاری ہو جاتے ہیں ۔ وہ نالی جو ناک سے دماغ کی طرف جاتا ہے وسیع ہو جائے یا اس عضو کے اندر سخونت یا رقت پیدا ہو جائے تو اس کی وجہ سے ہمیشہ رقیق رینٹ بہنے لگتا ہے یا یہ کہ عضلات کے اندر برودت پیدا ہو جائے اور مزاج میں ضعف پیدا ہو جائے اس سے قوت میں حرکت پیدا ہوگی تاکہ اس فاضل مواد کو دفع کرے جو عضلات کے اندر جمع ہو جاتا ہے جیساکہ تپ زدہ شخص کی حالت ہوتی ہے اس کی وجہ سے جمائی آتی ہے ۔

معالجات

ان تمام امراض و احوال کے بیان کے بعد اب ہم علیحدہ علیحدہ ہر ایک کا علاج بیان کریں گے۔ اطباء ان کا علاج مریض کے مزاج، اور عضو کے مزاج کے پیش نظر کیا کرتے ہیں۔ مگر ناتجربہ کار ان باتوں کا لحاظ نہیں رکھتے جس کی وجہ سے مریض ہلاک یا ایسی حد کو پہنچ جاتا ہے جہاں سے پھر صحت حاصل نہیں ہوتی۔ اس کا صحیح و شافی علاج یہ ہے کہ جب کوئی مریض "تثاؤب" یعنی جمائی کی شکایت کرے تو پہلے اس کی عمر اور مزاج کے بارے میں دریافت کرے پھر اس کے سبب کا پتہ چلائے اگر سبب برودت معدہ ہو تو دواؤں اور غذاؤں میں حسن ترتیب سے مزاج میں تبدیلی کرے، تمام بدن کا استفراغ کرے حتی المقدور بہتر سے بہتر غذا دے اور ایسی غذاؤں سے اجتناب کرے جو ریاح اور رطوبتیں پیدا کرتی ہوں۔ معدہ پر اعتدال کے ساتھ مالش کرے اور معتدل ورزش کرائے اگر مریض تھوک اور پانی کی شکایت کرے یا کہے کہ یہ دونوں چیزیں منہ میں بہت زیادہ جمع ہو رہی ہیں تو اس کے بدن کا مطبوخ افتیمون سے استفراغ کرے بعد ازاں اس کے سر کا استفراغ حب ایارج اور حب صبر سے کرے بعد ازاں میویزج، عاقرقرحا، خردل مدقوق، مری نبطی سے غرغرہ کرائے ان سے علیحدہ علیحدہ بھی غرغرہ کرائے اور اجتماعی طور بھی۔ اور مصطگی چبا کر منہ میں جمع ہونے والے لعاب کو تھوک دے۔ ایسی غذا استعمال کرائے جس سے سخونت پیدا ہو مثلاً بکری کے بچے کا گوشت، ہوا میں نکلنے سے منع کرے اس طرح مرض جاتا رہیگا۔

اگر رطوبت سر سے منہ کی جانب بہت زیادہ مقدار میں بہنے لگے یا ہمیشہ رینٹ بہتا رہے تو حب ایارج، حب قوقایا، اور حب صبر کے ذریعے تمام بدن اور سر کا استفراغ کرے مزاج میں تغیر پیدا نہ ہونے دے، تعطیس کرائے۔ اس کے لئے اس دوا کا استعمال کرنا چاہیئے جس کا ہم ذکر کر چکے ہیں۔ اور ناک میں ریشم کی بتی کرنے اور سر کی مالش کے ذریعے یہ مقصد حاصل کیا جا سکتا ہے مرض میں تقویت ہو چکی ہو تو سر پر حسب ذیل ضماد کرے۔

ضماد کا نسخہ

سعد، عود الوج ہر ایک ۴۰۲۴ ملی گرام، مصطگی ۲½ گرام، مر ۵ گرام، صبر سقوطری ۳½ گرام، پوست حنظل ۲ گرام تقریباً ان تمام ادویہ کو اچھی طرح پیس لے اور ان کے برابر کیک لے کر اور سب کو سرکہ میں گرم کر کے سر پر ضماد کرے۔ اگر مزاج میں قوت برداشت ہو تو خردل، عاقرقرحا سے ضماد کرے دشواری پیش آئے تو روغن مصطگی اور روغن ناردین، کسی قدر سارس کا پت ناک میں چڑھائے تا آنکہ یہ یقین ہو جائے کہ تمام فاضل مواد تحلیل ہو چکا ہے۔ دماغ کے مزاج کو قوی بنائے مریض کو شام کے کھانے سے منع

کرے اور دودھ، غلہ جات اور ایسی تمام چیزیں جو سر میں امتلاء پیدا کرتی ہیں کے استعمال سے منع کرے۔ سر کو سرد ہوا سے بچائے۔ اگر ایک وقت خشکی کی شکایت ہو اور دوسرے وقت رطوبت کی تو پانی میں بابونہ۔ اکلیل الملک قیصوم مرزنجوش، نمام، نخالہ السمید اور کسی قدر نمک ڈال کر پکائے اور سر پر نطول کرے یہ پانی اعتدال کے ساتھ رطوبت کو تحلیل کر دیتا ہے اور دماغ کے مزاج کو معتدل رکھتا ہے۔

اگر مریض صاف ڈکار کی شکایت کرے تو تمام بدن کا استفراغ کرے ایک یا دو دفعہ اطریفل مقوی بہ ایارج استعمال کرے۔ مزاج میں قوت برداشت ہو تو روزانہ ایارج مخم ۱۰۲۴ ملی گرام کی مقدار استعمال کرا کے معدے کو طاقتور بنائے اور گلاب مسخن اور گلقند معطر اور حسب ذیل سفوف استعمال کرے۔

سفوف کا نسخہ سعتر فارسی، کوہی، سعد، کمون کرمانی، نانخواہ، کرویا، عود الہج اور شیشعان، مصطگی — ہر ایک برابر برابر لے کر کوٹ چھان لے کسی قدر گلاب معطر اتنا پکائے کہ جم جائے اور کانچ کے برتن میں ڈال کر دھوپ میں رکھدے سوکھنے کے بعد باریک پیس لے اس کے ہر ۳۵ گرام کی مقدار میں، ۷ گرام کندر، ½۱۷ گرام، شکر طبرزد شامل کرے۔ اور ۷ گرام کی مقدار نہار منہ استعمال کر کے اس پر دو گھونٹ گلاب مسخن پی لے۔ یہ سفوف معدہ کے اندر تمام فاضل غلیظ ریاحوں کو تحلیل کر دے گا۔

اگر معدہ کے اندر رطوبت کی کثرت ہو اور ڈکاریں لگیں تو بھی اس کے لئے یہی سفوف فائدہ مند ہے۔ مگر اس کے لئے شکر اور کندر ڈالنے سے پہلے ۳۵ گرام وزن کر لے اور پھر اسی میں اسی مقدار میں صبر سقوطری خالص شامل کر کے آب برگ اترج ڈال کر گوندھ لے اور فلفل یا بندق کے برابر حبوب بنا لے اور کھانے کے بعد ا گرام کی مقدار استعمال کرے معدہ کی ساری رطوبتیں ڈھل جائیں گی غرغرے کی ضرورت نہ ہوگی۔

یہ تمام معالجات، تمام قوانین کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے کئے جائیں موافق غذائیں بھی استعمال کروائی جائیں تاکہ علاج کا فائدہ حاصل ہو سکے۔

بچوں کے سیلان لعاب کا علاج تدبیر الاطفال کے بیان میں تفصیل سے آئیگا۔ بڑوں کے علاج پر گفتگو ہو چکی ہے یہ تمام امراض یا معدہ سے پیدا ہوں گے یا سر سے۔ ہم سب کا علاج بیان کر چکے ہیں اسے غور و فکر سے معلوم کرنا چاہئے۔

باب (۳۲)

ہچکی کی اقسام اور علاج

ہچکی کی کلی تعریف اس طرح کی جاسکتی ہے کہ یہ ایک قوت اور حرکت ہے جو معدہ میں دفع اذیت کے لئے پیدا ہوتی ہے۔ اس کی بہت سی قسمیں ہیں۔ ہم ایک ایک قسم کا بیان کریں گے۔ ان میں وہ بھی ہیں جن کا علاج ہوسکتا ہے اور وہ بھی ہیں جو لا علاج ہیں۔ اور یہ بھی ہیں جن میں خطرہ نہیں ہے اور وہ بھی ہیں جو خطرناک ہیں اور مصیبت کا پیش خیمہ ہیں۔ تمام ہچکیوں کی چار قسمیں ہیں۔ ہر قسم اپنے اعراض اور علامات کے ذریعہ دوسری قسم سے ممتاز ہوتی ہے اور ہر ایک کا منفرد علاج ہے۔

پہلی قسم وہ ہچکی جو معدے کی برودت سے یعنی سوءمزاج بارد سے پیدا ہوتی ہے یا اس لئے پیدا ہوتی ہے کہ قوت دافعہ اذیت کو دفع کرنے کے لئے حرکت میں آتی ہے۔ اور اذیت اس چیز کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے جو برودت معدہ کی وجہ سے واقع ہوتی ہے۔ یہ قسم بعض اوقات چھینک کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اور زیادہ تر معمر لوگوں کو لاحق ہوتی ہے کیوں کہ ان کے معدوں میں برودت ہوتی ہے۔

علامات اور علاج سوءمزاج بارد کی وجہ سے ہچکی لاحق ہو اس میں چھینک کے اندر ثقل ہوتا ہے اور مریض مسخن اور

حار اشیار کی طرف مائل ہوتا ہے علاج یہ ہے کہ داخل اور خارج سے اغذیہ اور ادویہ کے ذریعہ معدہ کی تسخین کی جائے غذاؤں میں بکری کے بچے کا گوشت چڑیوں اور چکور کے شوربہ جات اور آب نخود سرخ زیتون کے ساتھ دیئے جائیں۔ سب سے بہتر "زیت اکانی" ہوتا ہے زیت الماء اور زیت الانفاق اس کے لئے مناسب نہیں ہے اور مجلی اشیاء میں شہد دیا جائے۔ دوا میں معجون لیرویا اور معجون باقر دیا معتدل مقدار میں دیں۔ اور مفردہ میں تخم کرفس، انیسون یا تخم فطر اسالیون یا برگ سداب خشک دیں ان سب کو یکجا کیا جاسکتا ہے ایسی صورت میں اسخان معدہ کے لئے اس کا نام "مشنوق" رکھا گیا ہے۔

خارجی استعمال خارجی استعمال کے لئے جبکہ استرخار معدہ کا اندیشہ نہ ہو یہ روغن ناردین، روغن قسط، روغن بلسان، روغن اترج، الگ الگ تمریخ کیا جائے اگر استرخار معدہ کا خوف ہو تو حسب ذیل ضماد کیا جائے۔

نسخہ ضماد تخم کرفس، انیسون، تخم رازیانہ ہر ایک ۲/۱-۳ گرام، سنبل ناردین ہر ایک ۲ گرام، تقریبًا، برگ گاؤزبان، برگ بادرنجبویہ، برگ فلنجمشک ہر ایک ۲/۱-۳ گرام، مصطگی ۱ گرام، جند بیدستر ۳۷۵ ملی گرام سے ۷۶۸ ملی گرام تک، سک ۱۰۲۴ ملی گرام ان تمام ادویہ کو پیس لیا جائے اور روغن ناردین سے موم اور عطر تیار کر کے مذکورہ ادویہ شامل کرلیں اور یکجان ہونے تک پھینٹتا رہے۔

سوء مزاج نم معدہ کے اندر ہو تو یہی ضماد کیا جائے قعر معدہ میں ہو تو بھی یہی ضماد کیا جائے اور مقام کی مالش کی جائے اگر پورے معدے کے اندر ہو تو صاف خلو معدہ میں ضماد کرے، کھانا کھانے کے بعد ضماد ہٹا دے۔ اس لئے کہ ایسے معدہ کے لئے جو غذا مناسب ہو وہ اس کے لئے ضماد سے بہتر ہے کیوں کہ کھانا خود معدہ کے اندر جاتا ہے اور ضماد کی صرف قوت معدہ تک پہنچتی ہے۔

ہم گذشتہ ابواب میں سوء مزاج بارد رطب اور یابس پر گفتگو کر چکے ہیں۔ ہم نے یہاں ایسے علاج کا ذکر کیا ہے جو ہچکی کو زائل کرتا ہے۔ اس مرض کے خالص ادویہ کا بھی ہم نے ذکر کر دیا ہے۔

دوسری قسم وہ ہے جو معدہ میں بکثرت رطوبتوں کے جمع ہو جانے سے پیدا ہوتی ہے یہ رطوبتیں لذاع اور فاسد ہوں گی یا غیر لذاع مگر بکثرت ہوں گی۔

ہم نے فواق کے مرض کا ذکر بھی کر دیا ہے پھر یہاں اس کا اعادہ نہیں کریں گے۔

علامت اور علاج

اس قسم کے دیگر اعراض لازمہ یہ ہیں کہ ہچکی کے ساتھ منہ میں بکثرت پانی جمع ہو جاتا ہے اور ہمیشہ معدہ کے اندر ثقل محسوس ہوتا ہے ہاضمہ میں خرابی اور فساد رونما ہوتا ہے علاج یہ ہے کہ مریض کے مزاج، قوت عمر اور عادت کو دیکھا جائے۔ اگر عادت ردی ہو تو استفراغ کیا جائے بشرطیکہ آسان ہو، پھر علاج کیا جائے علاج یہ ہے کہ غذا کے شروع میں مالح فجل (مولی) استعمال کرے اگر قوت برداشت نہ ہو تو اُبالا ہوا پانی اور شربت یعنی سویا کا اُبالا ہوا پانی شہد اور سکنجبین کے ساتھ استعمال کرے، اس مرض میں استفراغ اچھی طرح ہونا چاہیئے اس کے لئے انتہائی مناسب دوا حب ابوماہر ہے۔

حب ابوماہر کا نسخہ

شحم حنظل مدبر ½۲ گرام، افسنتیں رومی خالص ۲ گرام افتیمون اقریطی ۷ گرام، ہلیلہ کابلی ½۱۰ گرام، عصارہ غافث ۲۵، ۵ گرام، زعفران ½۳ گرام، غاریقون ½۳ گرام، تخم کرفس انیسون ہر ایک ½۳ گرام، ماہیزرج و حب الغار ہر ایک ۱ گرام صبر سقوطری خالص ایک گرام تقریباً سقمونیا بریاں ½۳ گرام۔ — ان تمام ادویہ کو پیس کر شہد میں گوندھ لے اور اس میں سے ½۱۱ گرام سے کچھ زائد وزن کر کے ایک خوراک یا دو خوراک پلائیں۔ معدے پر حسب ذیل ضماد کرے۔

ضماد کا نسخہ

سنبل، مر، صبر سقوطری ہر ایک ½۳ گرام، مصطگی، عود لبان، پوست سلیخہ ہر ایک ۱ گرام، تخم کرفس، انیسون ہر ایک ½۳ گرام، —— ان تمام ادویہ کو پیس چھان لے اور روغن ناردین سے موم اور عطر تیار کر لے ادویہ اس میں ڈال کر خوب پھینٹے کہ یکجان ہو جائیں پھر معدہ کی شکل کا ایک کپڑا لیپ کر کے معدہ پر ضماد کرے۔

مریض میں قوتِ برداشت نہ ہو یا موسم اس قدر تر ہو کہ یہ حبوب نہ بنائے جا سکیں تو پھر حب الذہب تیار کرے جو ثابت بن قرہ کی ایجاد ہے۔ نسخہ درج ذیل ہے۔

نسخہ حب الذہب

نانخواہ، کمون کرمانی، تخم کرفس ہر ایک ½۳ گرام، ہلیلہ سیاہ ½۱۰ گرام، مصطگی ½۳ گرام، صبر سقوطری خالص مذکورہ تمام ادویہ کے برابر ملح نفطی ۲۵، ۵ گرام —— ان سب کو پیس کر آب برگ اترج میں بشرطیکہ دستیاب ہو یا کہنہ شراب میں گوندھ کر بمقدار ایک گرام حبوب بنائے —— مریض میں قوتِ برداشت ہو تو روزانہ یا پھر دو دن بعد کھانے کے بعد ایک ایک حب کھلائے۔

اس سے رطوبت تحلیل ہوگی قوت بھی آئے گی اور معدہ ساری رطوبتوں سے صاف ہو جائے گا جس دن یہ حب استعمال کرنا ہو اس دن آب حصرم اور کہنہ سرکہ ماذق استعمال نہ کرے۔ اس کے لئے سب سے مناسب یہ ہے کہ علاج کے ساتھ ساتھ غذا کی اصلاح کرے۔

مریض کے فم معدہ میں ضعف اور اعضاء عالیہ جیسے دماغ، قلب، پھیپھڑے میں بھی ضعف ہو تو کسی دوا سے تحریک پیدا کرنا مناسب ہے اور نہ کوئی علاج بلکہ محلل رطوبات کے حقنے دے جیسے بابونہ، اکلیل الملک، شحم حنظل تخم حلبہ، برگ سداب، انجیر اور روغن خیری سے اس کو تقویت دے اور روغن ارنڈ، روغن سداب اور کسی قدر جند بیدستر اور کسی قدر جاؤشیر، سکبینج بھی شامل کرے بشرطیکہ قوت برداشت ہو، اگر قوت برداشت نہ ہو تو حقنہ نہ دیا جائے بلکہ غذا کی اصلاح سے کام لے اور نہ ضماد کا ارادہ کرے جن کا ہم نے ذکر کیا ہے

تیسری قسم

تیز اور ڈسنے والی خلط کے جمع ہونے یا تمام اعضاء سے فم معدہ کی جانب اترنے سے پیدا ہوتی ہے علامت یہ ہے کہ ہچکی متواتر اور مسلسل آتی رہتی ہے۔ تاآنکہ کوئی چیز کھالے یا ٹھنڈا پانی پی لے۔ جب معدے کے اندر ہضم شروع ہو جاتا ہے تو پھر ہچکی عود کر آتی ہے۔ اس کا ایک عارضی لازمہ یہ بھی ہے کہ ہچکی کے وقت جلن سی محسوس ہوتی ہے۔

علاج:۔ مطبوخ افسنتین سے استفراغ کرے جس کا نسخہ حسب ذیل ہے

نسخہ مطبوخ افسنتین

افسنتین رومی خالص زرد تازہ ۳۵ گرام، ہلیلہ سیاہ صاف شدہ، ½۲۴ گرام، افتیمون، جعدہ، کمازریوس ہر ایک ½۱۰ گرام، ان تمام ادویہ کو مطبوخ کی طرح پکایا جائے اور اس میں سے ۳۵۰ گرام مقدار نتھار کر صاف کر لیا جائے۔ دو گھنٹہ پہلے ½۳ گرام ایارج کھالے اور اس کے اوپر یہ مطبوخ پی لے۔ اگر ایک خوراک ہی کافی ہو جائے تو بہتر ورنہ دو خوراک استعمال کرے بشرطیکہ مزاج میں قوت برداشت ہو۔ اگر مریض کمزور ہو تو روزانہ ایک پیالہ بھر نقوع الشمش ۳۵ گرام سکنجبین کے ساتھ جو سرکہ پیاز دشتی کے ساتھ تیار کی گئی ہو۔ ہچکی کی شدت کے وقت دو گھونٹ گرم پانی، روغن سوسن کے ساتھ استعمال کرائے۔ اگر اس سے تسکین نہ ہو تو ایک گھونٹ ٹھنڈا پانی روغن گل کے ساتھ پلائے۔

نقوع الشمس کا نسخہ

جو اس مرض میں اس وقت پلایا جاتا ہے جب مریض میں استفراغ کی طاقت نہ ہو ——— ہلیلہ زرد صاف شدہ ۱۰ گرام تمر ہندی صاف شدہ ۱۰۵ ، آلو بخارا ۳۰ عدد، عناب ۳۰ عدد، شاہترہ بڑی ہتھیلی بھر، افسنتین ۱۷ ½ گرام، تخم کاسنی ایک ہتھیلی بھر، تخم کشوث ایک ہتھیلی، گل سرخ، ترنجبین صاف شدہ ایک ہتھیلی، فلوس خیار شنبر ۱۰۵ گرام، ——— ان تمام ادویہ کو ایک چکنی مٹی کے برتن میں ڈال کر اس میں اتنا پانی ڈالے کہ دواؤں کے اوپر چار انگل آجائے اور اس کو ایک ساعت دھوپ میں رکھدے، روزانہ ایک پیالہ استعمال کرے جس کا وزن ۱۴۰ گرام ہو، کچھ دن بعد ڈسنے والی خلط کا بدن سے استفراغ ہوجائیگا جب بھی اس نقوع میں گرمی پیدا ہو یا تغیر آجائے از سر نو تیار کریں تازہ ہی زیادہ مقوی اور بہتر ہوتا ہے۔

غذا میں زیربا جات معتدلہ بغیر زعفران کے اور بغیر نمک کے استعمال کروائے جائیں اگر مزاج حار ہو تو اس کے بعد ماء الشعیر پلایا جائے تاکہ خلط کی کیفیت میں تغیر آئے۔

میں نے بصرہ میں ایک آدمی دیکھا جس نے ابو ماہر کے پاس آکر ہچکی کی شکایت کی تھی جب وہ اس کے مرض سے واقف ہوا اور یقین ہوگیا کہ یہ ہچکی خلط حریف لذاع سے پیدا ہوئی ہے تو اس نے اس کے پیشے کے متعلق دریافت کیا اس نے جواب دیا کہ میں ایک کسان ہوں اس نے تمر اور نمکین کھانے سے منع کیا اور طلع، سمک ہازبا کو روغن بادام میں تل کر اور بغیر نمک استعمال کرنے کے لئے کہا ایک مہینے سے کم مدت گذرنے نہ پائی کہ اس نے واپس آکر شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ہچکی زائل ہوچکی ہے ——— زیادہ مناسب اس خلط کے لئے یہی ہے کہ اگر ممکن ہو تو سکنجبین اور گرم پانی سے علاج کرے۔

چوتھی قسم

جو خطرناک ہے اور گاہ اس سے ہلاکت واقع ہوتی ہے یہ وہ قسم ہے جو معدہ کے تشنج کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے یہ تشنج خربق یا کندش کے کھانے کی وجہ سے یا بکثرت استفراغ کی بناء پر پیدا ہوتا ہے اس کا علاج دشوار ہے گاہ ہلاکت واقع ہو جاتی ہے خاص طور پر اس صورت میں جبکہ کثرت استفراغ کی بناء پر ہچکی پیدا ہوئی ہو یہی وہ ہچکی ہے جس کا ذکر بقراط نے کتاب الفصول میں کیا ہے اس کا بیان ہے کہ جس شخص کو بہت زیادہ استفراغ کے بعد ہچکی شروع ہوجائے وہ ہلاک ہوجاتا ہے۔

علاج:- اس کا یہ ہے کہ مریض کو عمدہ غذائیں دی جائیں جیسے چوزوں کا گوشت، مرغی

کا شوربا، دودھ پینے والے بکری کے بچے کا گوشت، معدے پر معطرادویہ کی تضمید کی جائے۔ خوشبو و عطریات سنگھائی جائیں جیسے بنفشہ، گل سرخ، گلاب، اگر مزاج میں گرمی نہ ہو تو دودھ کا بھی استعمال کر سکتا ہے بہترین دودھ عورت کا یا گدھی کا ہے اس کے بعد اس بکری کا ہے جس کو اچھی چراگاہ میں چرایا گیا ہو۔

ایسے مریض کے معدے پر تضمید کے لئے صندل سفید، صندل سرخ اور کیک کو کدو یا قداح خلاف اور آب برگ اسپغول، آب بارتنگ کے ساتھ ضماد کیا جائے بعض وقت ان تمام ادویہ کا ایک ساتھ ضماد کیا جاتا ہے۔ جبکہ مریض قوی ہو۔

اس طرح مذکورہ چار قسمیں ہوئیں جن کا تعلق معدے سے ہوتا ہے اس کی ایک پانچویں قسم بھی ہے جو معدے اور جگر کے مشارکت سے ہوتی ہے اس کی صورت یہ ہے کہ جگر پر ورم ہو جس سے ہچکی پیدا ہو جائے کیوں کہ ورم جب حار ہوتا ہے تو معدہ کو متورم کر دیتا ہے یا ورم جب ثقیل ہوتا ہے چنانچہ جگر ڈوریوں کو کھینچتا ہے ان کے کھینچ ہونے سے وہ غشا ر کھینچ جاتی ہے جو حلقوم اور مری کے درمیان مشترک ہوتی ہے اس سے ضیق تنفس کی شکایت پیدا ہوتی ہے قوت دافعہ اذیت دفع کرنے کے لئے حرکت میں آتی ہے اس سے ہچکی پیدا ہوتی ہے چوں کہ یہ قسم معدے کے جگر کے ساتھ مشارکت کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اور اصل مرض جگر میں ہوتا ہے اس لئے جگر کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

علاج اس قسم کا علاج مخفی نہیں ہے کیوں کہ جگر کا ورم ظاہر ہو جاتا ہے اس کے اعراض لازمہ میں یہ ہے کہ ایسا مریض پینے کے بعد کھانسنے لگتا ہے اور کچھ وقت گذرنے کے بعد قے کر دیتا ہے۔ علاج شروع کرنے سے پہلے مریض کی قوت اور مزاج کا جائزہ لیا جائے اور اگر فصد کرنے کے لئے قوانین اجازت دیں تو سیدھے ہاتھ کی "رگ باسلیق" کی فصد کریں، ماء الشعیر، آب کدو آب خیار، پلایا جائے قوت ساتھ دے تو غذا میں گوشت سے خالی شوربہ جات جو سرکہ، شکر، عصارہ انبر باریس سے تیار کئے جائیں مٹھاس کے لئے کسی قدر شامل کی جائے جگر پر صندلین اور شیاف مامیثا تھوڑی فوفل اور کسی قدر قصب الذریرہ عرق سیب میخوش اور عرق اس رطب کے ساتھ ضماد کیا جائے۔ جگر

کی اصلاح سے ہچکی زائل ہو جائے گی۔ اس میں سستی نہیں کرنی چاہیئے کیوں کہ جگر کا ورم حار، جب لمبی مدت تک برقرار رہ جاتا ہے تو جگر کی برودت کا باعث بنتا ہے اس سے استسقاء کا مرض پیدا ہوتا ہے ہم یہاں گفتگو کو مزید طول نہیں دیں گے کیوں کہ تفصیلی بیان جگر کے امراض میں آئے گا۔

باب (۳۴)

جشاء (ڈکار)

ڈکار کی چار قسمیں ہیں ان سب کا علاج آسان ہے اور بہت جلد زائل ہو جاتی ہیں ڈکار کی جنس کے اعتبار سے دو قسمیں ہیں معتدل[۱] اور غیر معتدل[۲] غیر معتدل کی چار قسمیں ہیں۔ معتدل وہ ڈکار ہے جب آدمی یکدم پانی پی لینے یا جلدی میں بہت کم کھا لینے سے پیدا ہوتی ہے۔ دراصل یہ ایک ہوا ہے جو فم معدہ میں جمع ہو جاتی ہے جب آدمی پانی پیتا ہے تو طبیعت اس کو بآسانی دفع کرتی ہے اس کی وجہ سے وہ تمام ریاح بھی جو معدے میں جمع ہو جاتی ہیں جذب ہو جاتی ہیں اور ہاضمہ ٹھیک طور پر عمل میں آتا ہے۔

غیر معتدل کی پہلی قسم ان اقسام میں سے ہے جو طبیعت سے خارج ہیں اور یہ معدے کی برودت کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اس کی وجہ سے کھانا معدے میں اپنا مقام نہیں بناتا اور معدے میں ریاح پیدا ہو جاتی ہے تو طبیعت اس کو ڈکار کی شکل میں خارج کرتی ہے اس کی علامت یہ ہے کہ ہاضمہ کمزور ہو جاتا ہے اور اجابت منقطع صورت میں ہوتی ہے اس کا علاج یہ ہے کہ ان ادویہ سے جن کا ذکر ہم نے فواق کے بیان میں کیا ہے معدے کی تسخین کی جائے۔

دوسری قسم ضعف معدہ کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے، معدہ کھانا ہضم نہیں کر سکتا

لہذا حرارت غریزیہ معدے ہیں جمع شدہ غذا کو بخارات راحیہ کی شکل میں تحلیل کر دیتی ہے۔ اور اس کو طبیعت ڈکار کی صورت میں دفع کر دیتی ہے اس کی صورت یہ ہے کہ اشتہا میں اعتدال ہوتا ہے مگر ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے اور کھانے کے بعد معدے میں درد ہوتا ہے۔

علاج یہ ہے کہ معدے کو تقویت دی جائے حرارت کی وجہ سے معدے میں ضعف ہوا ہے تو شربت سیب، انبر باریس کے ساتھ پلا کر تقویت دی جائے۔ گل سرخ، سوکھی روٹی، آب سیب اور آب آس کا ضماد کیا جائے۔ اگر برودت کی وجہ سے ضعف پیدا ہو تو جیسے معدے کے اندر رطوبت آگئی ہو تو علاج وہی ہے جس کا ذکر ہم نے فواق (ہچکی) کے بیان میں کیا ہے جہاں معدے میں جمع شدہ فاضل مواد نکالنے کا ذکر ہے۔

تیسری قسم وہ ہے جو سوء ترتیب یا معدہ میں غذا کی ردات کیفیت سے پیدا ہوتی ہے۔ علامت یہ ہے کہ ڈکار اس وقت آتی ہے جب کھانا ہضم ہونا شروع ہوتا ہے اس کا علاج وہی ہے جس کا ذکر ہم نے غذا کی اصلاح کے بیان میں کیا ہے یا ایسی شراب پلائی جائے جو مریض کے مزاج کے موافق ہو، کھانے پینے میں کمی اور ہلکی ورزش کرانا بشرطیکہ مزاج میں قوت برداشت ہو پھر غذا کی اصلاح کرنا اور کم دینا ہے اس سے۔ اس سے بھی اس طرح کی ڈکار زائل ہو جاتی ہے۔

چوتھی قسم کی ڈکار سخت ترین کی قسم ہے وہ یہ ہے کہ معدے میں ورم اور سوجن ہو جس کی وجہ سے ریاح پیدا ہوا اور ڈکار کی صورت میں ظاہر ہو۔ علامت یہ ہے کہ ورم معدہ حسًا محسوس ہو گا۔ علاج یہ ہے کہ معدے پر ایسا ضماد کیا جائے جو ورم کو تحلیل کر دے اس ورم کے ازالہ کے لئے پٹیاں بھی ڈالی جاتی ہیں۔ اگر ورم تھبی نہ ہو بلکہ سخت ہو تو کوئی امر مانع نہ ہونے کی صورت میں افسنتین، گل سرخ، شیاف مامیثا وغیرہ کا ضماد کیا جائے ایک دن اور ایک رات تیل میں ڈبا کر رکھے پھر ضماد کرے۔ ایسا ضماد جس میں کم سے کم قبض ہو مثلاً شحم انار، کاسنی ترمس وغیرہ کا ضماد۔ ورم تحلیل ہو جائے گا تو ڈکار خود زائل ہو جائے گی۔

ہم یہاں مزید تفصیل میں نہیں جائیں گے کیوں کہ اس کا بیان مقالہ کے باب میں اورام معدہ فلغمونی قم معدہ وغیرہ میں آرہا ہے۔

باب (۳۴)

نفخ معدہ

بعض اوقات معدہ میں کثیر اخلاط جمع ہو جاتے ہیں بعض اخلاط لیسدار رطوبی ہوتے ہیں۔ بعض صفراوی حار بعض رطوبی پھر ان اخلاط کی وجہ سے نفخ معدہ کا مرض لاحق ہوتا ہے اس کا اصل سبب وہ حرارت ہے جس میں اتنی قوت نہیں ہے کہ ان اخلاط کو جلا کر فنا کر دے۔ اس طرح یہ اخلاط تحلیل ہو کر بخارات حادہ، دخانیہ، نافخہ کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ ان بخارات کا نام "ریاح نافخہ" رکھا جاتا ہے۔ ان سے جرم معدہ میں ورم پیدا نہیں ہوتا بلکہ معدہ پھولے ہوئے مشکیزے کے مانند ہو جاتا ہے اس سے تنفس اور آلات تنفس کو نقصان پہنچتا ہے بعض دفعہ اشتہا بھی ختم ہو جاتی ہے یہ ریاح نافخہ بعض وقت رطوبی ہوتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ رطوبت تمام اخلاط پر غالب ہے بعض دفعہ رطوبت کے ساتھ صفراوی ہوتا ہے لیکن اس میں صفرا کی علامت نمایاں ہوتی ہے۔ بعض وقت ریاح سوداویہ زیادہ ہوتی ہیں ہر ایک کی کچھ مخصوص علامتیں ہیں۔

نفخ معدہ جو بخارات رطوبیہ میں گرمی اور حدت پیدا ہونے کی وجہ سے رونما ہوتا ہے اس کی علامت یہ ہے کہ معدہ میں تشنج اور جلن ہوتی ہے اور قلتِ اشتہا پیدا ہو جاتی ہے قارورہ زرد ہوتا ہے بخارات سوداوی ہوں تو نفخ معدہ کے ساتھ اشتہا ہوتی ہے مگر افکار

یں ارادت ہوتی ہے لازمی طور پر خبث نفس اور مختلف افکار پیدا ہوتے ہیں۔ اطبار اس مرض کے علاج میں اکثر غلطی کر بیٹھتے ہیں اور اس کا ایک ہی علاج کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے فساد معدہ اور سقوط قوت کی شکایت ہو جاتی ہے۔

اس نفخ معدہ کا علاج جس کے ساتھ ٹینج اور جلن ہو

طبیب کو چاہیئے کہ پہلے قارورہ دیکھے، قارورے میں حرارت ہو تو پہلے فصد کھولنے میں کوئی مضائقہ نہیں پھر ایسی ادویہ سے استفراغ کرے جو مواد کو تحلیل کرکے صفرار باہر نکال دیں اس کے لئے حسب ذیل خوراک مناسب ہوگی۔

نسخہ بنفشہ خشک ۱۰½ گرام، زوفا سعتری ۷ گرام، افسنتین رومی خالص ۱۷½ گرام، سعتر، کمون کرمانی، نانخواہ ہر ایک ۳½ گرام، تخم کرفس ۷ گرام، انجیر ۳ عدد —— ان تمام ادویہ کو مطبوخ کی طرح پکایا جائے بعد ازاں ۳۵۰ گرام صاف کرلے اس میں ۵۲½ گرام فلوس خیار شنبر صاف شدہ شامل کرکے دوبارہ صاف کرلے، ۵ء۳ ملی گرام انطا کی بریاں کا اضافہ کرے پھر ۱۷½ گرام کٹی ہوئی شکر ملاکر نیم گرم استعمال کرے۔

اس قسم کے نفخ معدہ میں ایسا ضماد کیا جاتا ہے جو محلل، معتدل اور مبرد ہو اس کے لئے حسب ذیل ضماد بہتر ہے۔

نسخہ ضماد شحم بہی، شحم سیب میخوش، ہر ایک ۷۰ گرام، لے کر اس قدر کوٹ لے کہ مرہم کے مانند ہو جائے پھر آس رطب ۳۵ گرام خوب کوٹ لے پھر بنفشہ خشک، گل سرخ ہر ایک ۷ گرام لے کر کوٹ لئے جائیں افسنتین رومی خالص ۳۵ گرام لے کر کوٹ چھان لے، مرصافی، صبر سقوطری خالص ہر ایک ۵ گرام، قنب خشک ۳۵ گرام لے کر کوٹ چھان لے —— پھر ان تمام ادویہ کو ایک جگہ ملالے۔ اس میں ۱۰۵ گرام چھنا ہوا جو کا آٹا خطمی شامل کرکے کھلائے اور معدہ کی شکل کے ایک کپڑے پر لیپ کرکے معدہ پر ضماد کرے جب کھانا کھانے کا ارادہ کرے تو ضماد کو ہٹا دے آخر ہضم میں پھر اعادہ کرے اور غذا میں مرغی کا گوشت اور دراج کے سینے سے بنائے ہوئے شوربہ جات دینا چاہیئے جبکہ ممکن ہو ورنہ سرکہ اور شکر سے تیار کردہ شوربہ جات دیئے جائیں حلوہ جات اور دانہ کی غذائیں استعمال کرنے کی مطلق اجازت نہیں ہے، شراب سفید کم قوت والی پلائی جاسکتی ہے

البتہ شربت غلیظا اور شربت زردنہ دیا جائے اس طریقہ علاج سے مرض جاتا رہے گا۔

نفخ معدہ کی دوسری قسم جو رطوبت میں سخونت اور حدت پیدا ہونے کی وجہ سے رونما ہوتی ہے اس میں اگر قارورہ سرخ ہو تو اس کی تدبیر وہی ہے جو مذکور ہو چکی ہے اگر قارورہ معتدل ہو یا سفید ہو اس کا علاج استفراغ ہے بشرطیکہ قوت موافق ہو اور معدہ اس حد تک کمزور نہ ہوا کہ فساد ہضم ہو جائے یہ استفراغ اطریفل صغیر سے کیا جانا چاہیئے جو ایارج فیقرا کے ساتھ معجون بنایا جائے نیز ایسے استفراغ کے لئے حسب ذیل نسخہ بہت بہتر ہے۔

نسخہ استفراغ

تخم کرفس، انیسون تخم رازیانہ، نانخواہ، کمون کرمانی فطراسالیون، زوفرا، عودالوج، اساروں ہر ایک ۷ گرام، برگ پودینہ خشک، زوفا خشک، سعتر، برگ سداب خشک ہر ایک ۷ گرام، منقی ۷۰ گرام ان تمام ادویہ کو مطبوخ کی طرح پکایا جائے پھر ۱۸۵ گرام صاف کر لیا جائے اور ۳½ گرام صاف فیقرا اور ۳½ گرام غاریقون شامل کرکے مقوی بنایا جائے اس میں کسی قدر شکر یا شہد شامل کرکے نیم گرم استعمال کریں۔

اس نفخ کے ضماد کے لئے حسب ذیل نسخہ ہے۔

نسخہ ضماد

مصطگی ۷ گرام، صبر، مرخالص ہر ایک ۵ گرام، سنبل ۱۰½ گرام، اساروں، تخم کرفس ہر ایک ۵ گرام —— صرف اسی ایک دوا میں نفخ معدہ کو دور کرنے کا خاصیت ہے جبکہ خالص ہو، قصب خشک۔ یہی وہ دوا ہے جس کا نام جالینوس نے "بلوط اصغر" رکھا ہے ۳۵ گرام —— ان تمام ادویہ کو پیس لیا جائے پھر روغن ناردین سے موم اور عطر تیار کر لیا جائے پھر ادویہ اس میں ڈال دی جائے اور ایک کپڑے پر لیپ کرکے معدے پر ضماد کیا جائے غذا میں تیتر کا سینہ دیا جائے قوت کی حفاظت کی ضرورت ہو تو بکری کے بچے کا گوشت دیا جائے کہنہ سرخ شراب پلائی جائے۔

تیسری قسم نفخ معدہ کی وہ ہے حار بخارات کے ساتھ سوداوی بخارات شامل ہو جاتے ہیں۔

علاج

بشرطیکہ مریض میں قوت برداشت موجود ہو اور موسم اور عمر موافق ہو حسب ذیل مطبوخ سے استفراغ کریں۔

نسخہ مطبوخ

زوفا خشک، سعتر فارسی، برگ پودینہ، برگ بادرنجبویہ خشک گاؤزبان، برگ فلنجمشک، ہر ایک ۱۰½ گرام، ہلیلہ سیاہ، افتیمون اقریطی افسنتین رومی ہر ایک ۱۰½ گرام، تخم کرفس، انیسون ہر ایک ۳½ گرام، زبیب طائفی

منقی ۱/۲ ۵۲ گرام، ان تمام ادویہ کو مطبوخ کی طرح پکایا جائے اور اس کو ایارج اور غاریقون سے مریض کی قوت اور موسم کا لحاظ کرتے ہوئے مقوی بنائے اور نیم گرم استعمال کرے ــــــ اس کے لئے بھی وہی ضماد استعمال کیا جائے جس کا نفخ رطوبی میں ذکر ہو چکا ہے البتہ اس میں افسنتین اور افتیمون اور برگ حمفرم کا اضافہ کیا جائے۔

غذا میں موٹی مرغی کا شوربہ دیا جائے معتدل خوشبودار شربت استعمال کرے۔ اور معدے پر بکثرت گرم پانی بہایا جائے۔

نفخ معدہ کے بیان سے فارغ ہونے کے بعد ہم سقمونیا کا ذکر کرتے ہیں جس کو حکیم ابوماہر نے ان تینوں قسم کے نفخ معدہ کے لئے تیار کیا ہے یہ بعض اوقات عمدہ پرہیز کے ساتھ دوسری تمام دواؤں سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ نسخہ حسب ذیل ہے۔

نسخہ سقمونیا ابوماھر سعتر زوفا، عودالوج، اسارون، فطراسالیون، کمون کرمانی، نانخواہ ہرایک ۷ گرام، مصطگی، عودالنی ہرایک ۱/۲ ۱۰ گرام، گل سرخ، کندر ہرایک ۱۴ گرام، کرمدانہ، حب السمنہ، بوزیدان ہرایک ۷ گرام، زنجبیل زنجی، اندرجو، فلفل سفید، دارفلفل ہرایک ۱/۲ ۳ گرام کرویا ۱/۲ ۱۷ گرام، ہلیلہ سیاہ ۳۵ گرام، ــــــ ان تمام ادویہ کو پیس لیا جائے اور اس میں سیب شیریں اور بہی شیریں کا ستو، برگ انگور، برگ پودینہ، برگ سداب، برگ بادرنجبویہ ہرایک ۳۵ گرام، شامل کر لیا جائے اس کے ساتھ بعض تلامذہ نے اس میں بطور جزر سوت کا بھی اضافہ کیا ہے ہم یہ مناسب سمجھتے ہیں کہ اس میں ہرم المجوس، بیخ سوسن ہرایک ۱/۲ ۱۷ گرام کا اضافہ کیا جائے پھر ان تمام ادویہ کے برابر شکر طبرزد شامل کر کے ایک منہ والے برتن میں محفوظ کر لیا جائے تاکہ اس کی خوشبو زائل نہ ہو اور نہار منہ ۷ گرام سے ۱/۲ ۲۴ گرام تک نفخ معدہ کے ضعف قوت کے اعتبار سے استعمال کیا جائے۔ مزاج کی گرمی وسردی کی صورت میں اس سفوف کا اضافہ کیا جائے گرمی کی صورت میں شربت سیب اور سردی کی صورت میں شربت شہد اور سلامتی مزاج کی صورت میں شربت صافی کا اضافہ کیا جائے واضح باد کہ اس مرض کے تمام اجزاء کا ذکر ممکن نہیں ہے جو مزاج وقت مرض کی قوت وضعف کے اعتبار سے بڑھتے گھٹتے رہتے۔

باب (۳۵)

اورام معدہ

جالینوس نے جب معدہ کے سوءِ مزاج جیسے بسیط امراض کا ذکر کیا تو اس کی تمام قسموں کا بھی ذکر کیا مگر ان ورموں کے بیان کرنے میں کوتاہی سے کام لیا جو معدے میں پیدا ہوتے ہیں انھیں مفصل تشریح کے ساتھ ذکر نہیں کیا میرا خیال ہے کہ اس نے طبیب پر بھروسہ کیا ماہر طبیب سوءِ مزاج کی گفتگو سے معدہ کے ورموں کو بھی سمجھ سکتا ہے مابعد کے اطباء نے بھی جالینوس کی تقلید کی انھوں نے بھی ورموں کے باب میں کوتاہی سے کام لیا یہ ضروری نہیں کہ ہر معالج جس نے جالینوس کی کتابیں پڑھی ہوں جالینوس کے بیان کو سمجھ بھی لے اس کے حقائق سے واقف ہو ـــــ لہٰذا اہلِ معرفت کے لئے لازم ہے کہ اچھی طرح چھان بین کرے اور واقفیت حاصل کرے تاکہ ایک معلم اور ایک کوتاہی کرنے والے طبیب کے لئے بھی معانی کا استدراک ممکن ہوسکے۔

تینوں قسم کے اورام جو معدے میں پیدا ہوتے ہیں ان کے اسباب مختلف ہیں ورم دموی ہو جس میں صفراء کی وجہ سے حدّت پیدا ہوتی ہے " ورم فلغمونی" کہا جاتا ہے۔ ورم رطوبی تو اس کا نام " ورم رخو" اسے ورم تہیج بھی کہتے ہیں اگر ورم سوداوی ہو تو اس کا نام ورم صلب، یا ورم سرطانی ہے۔

ہم سب سے پہلے ورم رخو کے بارے میں گفتگو کریں گے کیوں کہ یہ سہل العلاج

اور سہل الزوال ہے اس میں خطرہ بھی کم ہے۔

ورم رخو یعنی نرم ورم اگر معدہ میں ورم رخو (نرم ورم) یا تہبج پیدا ہو جائے تو اس کی علامت یہ ہے کہ مریض کے ہونٹوں کے اطراف سے پانی نکلنے لگتا ہے چہرے پر سوجن آجاتی ہے زباں پر سوجن کے ساتھ سفیدی رہتی ہے دونوں آنکھوں کے طبقہ ملتحمہ میں کتان کی طرح دھاریاں پڑ جاتی ہیں۔ اگر ورم تمام اعضاء کے اندر پھیل جائے تو اس کی دو قسمیں ہوں گی۔ ایک وہ جس کا سبب قوت مغیرہ کبد کا ضعف۔ یہ قسم جو مستحکم ہو جاتی ہے تو اس سے استسقاء لحمی ہو جاتا ہے دوسری قسم وہ ہے جو معدہ کے اندر رطوبت سرایت کر جانے سے پیدا ہوتی ہے کیوں کہ قوت کے فساد دونوں پاؤں، پنڈلیوں اور دونوں ہاتھوں میں ورم آجاتا ہے یہ دراصل معدہ کے اندر پیدا ہوتا ہے۔

علاج:۔ اگر مریض میں قوت برداشت ہو تو حسبِ ذیل "حب" سے استفراغ کرے۔

نسخہ حب مصطگی ۳½ گرام، برادہ کاس ۱ گرام، ما زریون مدبر ۵۱۲ ملی گرام، رسوت مکی، فیلز ہرج یعنی رسوت ہندی ہر ایک ۶۸۷ ملی گرام ہلیلہ سیاہ ۷ گرام، غاریقون ۱ گرام صبر سقوطری خالص ½ ۱ گرام، ——— ان تمام ادویہ کو اچھی طرح پیس لیا جائے اور شراب کہنہ میں گوندھ کر حبوب کالی مرچ کے برابر بنا کر سایہ میں خشک کر لیں۔ مکمل خوراک ۷ گرام گرم پانی کے ساتھ استعمال کرے۔ مریض میں قوتِ برداشت نہ ہو تو جہاں تک ممکن ہو غذا میں کمی کی جائے اور ٹھنڈے پانی سے منع کیا جائے ان میں ایک دفعہ ۲۴½ گرام گلقند لینے کے بعد ۵۲½ گرام ماء الاصول استعمال کرے۔

اس مرض کے علاج میں اہم یہ ہے کہ جہاں تک ہو سکے مریض کو بھوکا رکھا جائے ہلکی ورزش کرائی جائے اور روغن اور سرکہ سے معدہ کی مالش کرائی جائے۔ ہاتھ رگڑ کر سرکہ اور روغنِ گل میں ترکی ہوئی پٹیاں ڈالی جائیں یا اسفنج ترکر کے رکھا جائے ——— اسی طرح اگر تمام اعضاء کے اندر اس قسم کا ورم پایا جائے تو بھی سرکہ اور گلاب سے خوب مالش کریں اور پھر نیچے سے اوپر تک پٹیاں باندھ دیں۔ اس طرح یہ ورم ایک دن یا ایک رات میں زائل ہو جائے گا۔

اگر ازالہ دشوار ہو تو سرکہ اور خاکستر گرم سے ضماد کریں اس سے ورم تحلیل ہو کر زائل ہو جائیگا۔

معدہ کے باب میں کثیر روغنیات سے ہم خدشہ محسوس کرتے ہیں تاکہ استرخاء پیدا نہ ہونے پائے لہٰذا اس کی تضمید "ضماد مرکب" سے کی جانی چاہیئے یعنی وہ ضماد جو محلل،

منشف، معطر اور قابض ادویہ سے مرکب ہو ایسے مرض کے لئے سب سے بہتر مندرجہ ذیل ضماد ہے۔

نسخہ ضماد گل سرخ، ۸، صبر سقوطری، قصب الزریرہ ہر ایک ۲ گرام روغن ناردین سے تیل تیار کر کے اس کے اندر مذکورہ ادویہ کو کوٹ چھان کر شامل کر لیا جائے پھر خوب پھینٹ کر ایک جان کر لیا جائے پھر معدے کی شکل کے ایک کپڑے پر لیپ کر کے اور خلو معدہ میں ضماد کرے۔ کھانے کا ارادہ ہو تو ضماد ہٹا دے۔ بعد ازاں آخری ہضم کے وقت پھر ضماد کا اعادہ کرے اس سے اگر معدہ میں ضعف پیدا ہو یا کسی قدر استرخاء آجائے تو ضماد میں ۳۵ گرام، قصب الزریرہ ۵ ½ گرام سے کچھ زیادہ، برادہ کندر ا گرام، گلنار اور ۱.۰۲۴ ملی گرام سنبل کا اضافہ کرے۔ اس سے استرخار زائل ہو جائے گا اور معدہ کو تقویت حاصل ہوگی۔

نوع سوداوی کا علاج دشوار ہے اگر مریض اس کے علاج میں سستی برتے تو یہ ورم سخت اور سرطانی صورت اختیار کر لیتا ہے حس ختم ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں پھر کوئی علاج کارگر نہیں ہوتا۔ علامت یہ ہے کہ اس کی سختی محسوس کی جاسکتی ہے۔ افکار ردیہ پیدا ہوتے ہیں۔ خبث نفس کی شکایت ہوتی ہے رنگ میں فرق پڑ جاتا ہے آنکھوں میں خشکی آجاتی ہے۔

علاج بشرط قوت برداشت مطبوخ افیتمون سے استفراغ کیا جائے۔ جہاں تک ممکن ہو کھانے میں کمی کی جائے۔ مندرجہ بالا ضماد کیا جائے مگر اس میں افسنتین عصارہ غافث اور کسی قدر افیتمون کا اضافہ کیا جائے لازمی طور پر آملہ مربی اور ہلیلہ مربی کا استعمال کرائے اور پانچ دن میں ایک دن نہار منہ روغن گل کی مالش کرے جو زیتون سے تیار گیا ہو بشرطیکہ دستیاب ہو ورنہ زیتون کی ہی تیل کی مالش کی جائے۔ موسم سرما ہو شہر میں سردی ہو تو زیتون کو گرم کر لینے میں مضائقہ نہیں زیادہ مالش نہ کرے تاکہ استرخار معدہ نہ ہو۔ معجون ہذا استعمال کرے اطریفل صغیر میں افسنتین، افیتمون، مصطگی، عود کا اضافہ کیا جائے اور اس کو منقی کے ساتھ گوندھ لے یہ معجون اس طرح کے مرض کے ازالہ میں بہت مفید ہے ـــــ اگر ورم سخت ہو کر سرطانی شکل اختیار کرلے تو علاج دشوار ہے خاص طور پر اس صورت میں جبکہ معدہ کی حس باطل ہو چکی ہو جس قدر ممکن ہو پرہیز سے کام لے اور اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو ہر علاج سے پہلے رگ باسلیق کی فصد کرے بعض اوقات ضماد کا بھی استعمال کرے اور نطول بھی کرے۔

استاد ابوماھر کی رائے ہمارے استاد ابوماہر کی رائے تھی کہ اس قسم کے ورم کے آخری مرحلے میں حسبِ ذیل نسخے کا ضماد کیا جائے۔

بابونہ اکلیل الملک، بیخ خطمی سفید، عصارہ افسنتین، عصارہ غافث اور افتیمون برابر برابر حسبِ منشا رطبیب۔ ان کا یہ بھی خیال تھا کہ بابونہ اکلیل الملک کو پکا کر نطول کیا جائے۔ مذکورہ ورم کے بارے میں ان کی رائے تھی کہ مریض کو ایارج مخر بہ کندر اور نانخواہ دیا جائے۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ ایارج ۴½ گرام، کندر ۴½ گرام، دونوں کو پیس لیا جائے اور ایارج کے ساتھ گوندھ لیا جائے پھر آب برگ اترج اور کندر ۲½ گرام کو گوندھ کر سوتے وقت کھلائے۔

ورم فلغمونی علامت یہ ہے کہ بخار آتا ہے، معدے میں التہاب ہوتا ہے پیاس لگتی ہے بے چینی رہتی ہے جو بھی چیز معدہ میں نکل جاتی ہے یہ ورم جب بڑھ جائے اور جرم معدہ کے اندر مواد سرایت کر جائے تو درد کی شدت سے مریض ہلاک ہو جاتا ہے ایسے مریض کی زبان میں سخت درد ہوتا ہے اسی طرح مری میں بھی تکلیف ہوتی ہے۔ مریض یہ خیال کرنے لگتا ہے کہ اس کے منہ میں انگارے بھرے ہوئے ہیں یہ ورم انتہائی بُری قسم کا ہے معدے کا خطرناک مرض ہے۔

علاج مریض کے مزاج، عمر موسم اور شہر کی آب و ہوا کو مدِنظر رکھتے ہوئے اگر موسم گرما ہو تو مریض کو ہوادار مقام پر رکھے اور حرکت سے منع کرے، غذا میں صرف ماءالشعیر دیا جائے دو دن میں ایک بار صبح میں غذا کے اوقات میں دی جائے۔ اگر زیادہ کی ضرورت ہو تو زیادہ کر دے۔ مریض فصد کو برداشت کر سکتا ہو تو فصد کھولے اور خون کی اچھی خاصی مقدار خارج کر دے مرض کی ابتدا میں حسبِ ذیل قیروطی سے معدہ پر ضماد کرے۔

قیروطی کا نسخہ موم لے کر صاف کرلے اور روغن گل سرکہ کے ساتھ پکا کر تیل تیار کرلے اس کا طریقہ یہ ہے کہ ۷.۵ گرام روغن گل خالص اور ڈھائی کلو سرکہ نرم آگ پر اس قدر پکائے کہ سرکہ جاتا رہے پھر تیل صاف کرلے اور اس سے قیروطی تیار کرکے استعمال میں لائے بعدازاں آب برگ اسپغول، آب بارتنگ، آب عصارہ الراعی آب جرادۂ کدو، آب قدح خلاف اور آب خربزہ رتی ایک جا کرکے آگ پر موم اور تیل میں لبالے پھر قیروطی کو معدہ کی شکل کے کپڑے پر لگا کر ضماد کرے۔ بعدازاں مزید ایک کپڑا مذکورہ آبیات میں تر کرکے اُوپر لگائے جب کپڑا خشک ہو جائے تو تر کرکے ضماد کے اوپر لگاتا رہے۔

اس مرض کی ابتدا میں حسب ذیل ضماد کیا جاتا ہے۔

نسخہ ضماد برگ انگور، انگور کی کلی، انگور کی نرم شاخیں، عصارہ الراعی، حی العالم، برگ اسپغول، بارتنگ ــــ ان تمام کو کوٹ لے اور آرد جو، بنفشہ خشک خطمی سفید جس کو اشنان کی وجہ سے نقصان نہ پہنچا ہو کوٹ چھان کر شامل کرے اور خوب پھینٹ کر معدے پر خفیف سا ضماد کرے۔ جب سات دن گزر جائیں درد کم ہو جائے اور سکون کے آثار ظاہر ہو جائیں تو وہ تدبیر کرنا چاہیئے جس کا ہم آگے ذکر کر رہے ہیں۔

کھانے میں حماض خراسانی، ماش مقشر، پالک اور چولائی کے ساتھ پکا کر دیں اسی طرح کی دیگر ترکاریاں بھی دے سکتے ہیں پھر معدے پر حسبِ ذیل ضماد کیا جائے۔

ضماد کا نسخہ بابونہ، اکلیل الملک ہر ایک ۷ گرام، قنب خشک ۱۰½ گرام، گل سُرخ، افسنتین یا عصارہ افسنتین ہر ایک ۷½ گرام، مصطگی ۲ گرام، عصارہ حصرم خشک یعنی حصرم کو تری کی حالت میں کھُرچ کر اس کی گٹھلی صاف کر لی جائے اور قرص بنا کر خشک کر لئے جائیں۔ اور اس کو آب حصرم میں نمک کے ساتھ لبسا لیا جائے۔

ابو ماہر نے کہا ہے کہ عصارہ حصرم حران میں بنایا جاتا ہے جس طرح عصارہ افسنتین اور عصارہ غافث، عصارہ انبر باریس تیار کیا جاتا ہے ہم نے تو اسے نہیں دیکھا ہے اور عصارہ لحیۃ التیس ہر ایک ۱۰½ گرام ــــ ان ادویہ میں سے جو پیسی جا سکتی ہوں پیس لی جائیں اور نگور کی مکی کے پاس گلاب اور کسی قدر سرکہ میں لبسا لیا جائے اور ایک کپڑے پر لیپ کر کے معدے پر ضماد کیا جائے۔ غذا میں وہ چیزیں دیں جس کا ہم نے سابق میں ذکر کیا ہے اگر معدہ میں ضعف یا تکلیف کی بنا پر کھانے کو برداشت کرنے کی طاقت نہ ہو تو غذا میں ماء الشعیر کی بجائے مکّا کا حریرہ دن میں کئی بار دینا چاہیئے۔ جیسا کہ کئی بار ہم نے بیان کیا ہے۔ اس طرح مزید سات دن تک عمل کرنا چاہیئے۔ اگر مرض میں کمی واقع ہو، سوزش کم ہو جائے اور پیاس کو تسکین ملے بخار زائل ہو جائے اور قارورہ میں بہتری پیدا ہو تو حسب ذیل تدبیر کرے اور روغن بادام کے ساتھ پکا کر کھلائے غذا میں کسی قدر اضافہ کر دے۔ ماء الشعیر سکنجبین سفرجلی کے ساتھ پلائے تھوڑا سا بہی شیریں بھی کھلائے اور حسبِ ذیل ضماد کرے جسے قیروطی جالینوس کہتے ہیں۔

قیروطی جالینوس کا نسخہ :- گل بابونہ، اکلیل الملک، مصطگی، مر، صبر، ان سب کو

پیس چھان کر روغن گل سے موم اور تیل تیار کر کے، موم بالکل سفید مصفی ہونا چاہیئے جس میں بالکل سُرخی نہ ہو مذکورہ ادویہ شامل کرے اور معدے پر ضماد کرے اگر مریض برداشت کرلے اور کوئی تغیر نہ ہو تو سمجھ لو کہ صحتیاب ہوگیا یا عنقریب صحت کی امید ہے۔ اگر مزاج میں تغیر واقع ہو اور حدت پیدا ہو جائے تو مکرر فصد کھولے بشرطیکہ ممکن ہو اور درمیانی تدبیر علاج یا پہلی تدبیر علاج مرض کی قوت وضعف اور علاج وفساد کے مدِّ نظر اختیار کرنا چاہیئے ـــــ اور تیسری تدبیر علاج جس کا ہم نے ذکر کیا ہے چودہ دن گزرنے اور مرض میں بہتری پیدا ہونے کے بعد ہی کرنی چاہیئے ـــــ جو بھی تدابیر ذکر کی گئی ہیں اس میں بالکل تقدیم وتاخیر نہ کی جائے۔

اس مرض کے آخری مرحلے میں حسبِ ذیل ضماد کیا جاتا ہے۔

ضماد کا نسخہ | شحم بہی میخوش، شحم سیب دونوں کو ایک جگہ کوٹ لیا جائے اور اس میں ۲½ گرام زعفران ڈال کر اچھی طرح ملالیں اور معدہ پر ضماد کریں یہ ضماد مرض کے آخری مرحلے پر کیا جاتا ہے اگر جگر متورم ہو تو اس پر بھی ضماد کیا جاتا ہے جس کا نسخہ حسبِ ذیل ہے۔

نسخہ ضماد دیگر | آب سیب ۴۰ ملی لیٹر، بہی خوب کٹی ہوئی ۴۰ ملی لیٹر عصارہ غافث ۷۰ گرام، عصارہ افسنتین اسی قدر، عصارہ لحیۃ التیس ۳۵ گرام روغن قنب ۱۰۵ گرام، گل سُرخ اسی قدر ـــــ تازہ سرکہ ۱۲۰۰ ملی لیٹر مٹی کی ہانڈی میں ڈالیں۔ مذکورہ ادویہ میں سے جو پیسی جاسکتی ہوں پیس چھان کر تمام ادویہ کو سرکہ میں ڈال دیں اور اس قدر پکائیں کہ گل کر نرم ہو جائے پھر اس کو معدہ پر ضماد کریں۔ یہ مرض بچے کھچے مرض کو دور کرنے میں زبردست تاثیر رکھتا ہے ـــــ

اگر علاج کے دوران یا علاج کے آخر میں طبیعت کے اندر انحلال پیدا ہو جائے تو غذا میں جو کے ستو کا پانی اور جاؤرس مقشر ومقلو سے تیار کردہ آش پلائے۔ جب قارورہ طبعی حالت پر آجائے اور بخار دور ہو جائے یعنی تیسری تدبیر علاج اور چودہ دن کی مدت گزرنے کے بعد تو مریض کو تیہو کا سینہ آب حصرم اور آب انار پلانا چاہیئے۔ جسم میں امتلاء ہو اور غذا کو قبول نہ کرے تو ماء الشعیر اور ماء السلق سے استفراغ کرنا چاہیئے جس میں شکر سفید روغن بنفشہ، اور کسی قدر بورہ شامل کیا گیا ہو۔ مریض کی غذا میں کمی کر کے طبیعت کے موافق اشیاء کے استعمال سے تقویت پہنچائے جیسے سیب، بہی بنفشہ گل سُرخ کافور اور گلاب وغیرہ۔

ایک ہی مرض کی کئی قسمیں اعراض کے لحاظ سے نہ کہ جوہر کے لحاظ سے نکلتی ہیں ان کے مابین امتیاز کے بارے میں بہت کچھ گفت گو ہو سکتی ہے لیکن ہم یہاں اسے نظر انداز کرتے ہیں اس کا ذکر

ورم کبد کے باب میں آئے گا۔

اہل حران اس مرض کی ابتدا اور درمیان میں اور آخر میں روغن بہی استعمال کرتے ہیں ان کا دعویٰ ہے کہ وہ شئی معطر، شئی قابض، شئے محلل تینوں خاصیت رکھنے والی چیز استعمال کرتے ہیں۔ کیوں کہ سفرجل یعنی بہی میں یہ تینوں خصوصیات موجود ہیں۔ ان کے اندر تحلیل کی خاصیت اس طور پر ہے کہ وہ پیشاب جاری کرتی ہے روغن گل میں ردع مواد تقویت اور تلطیفہ کی خاصیت ہے لہذا وہ ایسے بہی کا انتخاب کرتے ہیں جو انتہائی خوشبودار ہو اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر لیتے ہیں اور دن میں تین دن تک دھوپ میں رکھتے ہیں پھر ان کو روغن گل میں اس قدر پکاتے ہیں کہ گل جائیں گلنے کے بعد کسی قدر برگ عنب الثعلب ڈال کر ایک دن ایک رات تک رکھ دیتے ہیں پھر تیل صاف کر کے معدے کی مالش کرتے ہیں اس سے تحلیل، قبض، اور تقویت معدہ کا مقصد حاصل ہو جاتا ہے اور ضماد سارے ضمادوں کے قائم مقام ہو جاتا ہے

دیگر

منجملہ ان ادویہ کے جن کو یہ لوگ استعمال کرتے ہیں اور اس سے وہ گردان نہیں کرتے یہ ہے کہ مرض کی ابتدا میں عرق عنب الثعلب، عرق کاسنی، عرق کدو بریاں کو جلاب کے ساتھ پلاتے ہیں اور مرض کے آخر میں سکنجبین کے ساتھ استعمال کراتے ہیں۔

ابوماہر کی رائے

عرق عنب الثعلب، عرق کاسنی، اقراص الورد کے ساتھ پلائیں مرض کے درمیان بھی اور آخر میں بھی ——— وہ اقراص الورد روزانہ ۲ گرام، عرق عنب الثعلب اور عرق کاسنی اُبالے ہوئے ۲۵ گرام اور سکنجبین سفرجلی ۳۵ گرام کے ساتھ استعمال کراتا۔ یہ بھی مرض ہذا کے علاج میں بہت موثر ہے۔

جالینوس کی رائے

عرق عنب الثعلب اور عرق کاسنی میں کسی قدر عرق بادیان بھی شامل کر لیا جائے یہ علاج وسط مرض اور آخر مرض میں کیا جائے مگر مرض کی ابتدا میں درست نہیں ہے۔

چیدہ چیدہ واقعات

اب ہم ایسے چیدہ چیدہ واقعات کا ذکر کریں گے جن کا تعلق معدہ اور اس کے امراض سے ہے جنھیں ہم نے خود دیکھا ہے یا سنا ہے ابوماہر نے ذکر کیا کہ اس نے حران میں ایک ایسے شخص کو دیکھا جس کے معدے میں ورم سرطانی ظاہر ہوا اور نظر آنے لگا کوئی حار و بارد دوا اس کے لئے کارگر نہ ہوئی حتیٰ کہ ہلاکت کا اندیشہ پیدا ہو گیا پھر ایسا ہوا کہ سرطان چھوٹ گیا پیپ نکلنے لگی مگر پیچھے کی پسلیوں کے پہلو

میں جگر کے نیچے، دُنبل کے مانند" ورم رخو" نمودار ہوا۔ جراحوں نے رائے دی کہ اس کو کاٹ دینا چاہیئے۔ قطع کرنے پر پیپ نکلا اور تھوڑی سی ہوا خارج ہوئی۔ آپریشن سے مریض کو آرام ہوگیا اور بہتر طور پر سانس لینے سے کھانے پینے لگا۔ اور آپریشن کی جگہ بھی ٹھیک ہوگئی اور زخم کا مُنہ بند ہوا ــــــ یہ شخص مزید ۲۰ سال تک زندہ رہا بیس سال کے بعد قوت گر جانے اور ضعف کی وجہ سے انتقال ہوا۔ یہ ایک عجیب و غریب واقعہ ہے۔

میں نے بصرہ میں ایک شخص کو دیکھا جو روزانہ کوئی بھی غذا ۱۰۵ گرام استعمال کرتا مگر جب آخری ہضم کی نوبت آتی تو بکثرت پیپ ملی ہوئی قئے ہوتی بعض اوقات نہار مُنہ بھی اس کو بدبودار قے ہوتی وہ ہمیشہ درد معدہ کی شکایت کرتا اور معدے کے اندر زبردست ثقل محسوس کرتا۔ اسفل معدہ میں جب ہم ٹٹولتے تو ایک سخت لکڑی کے مانند محسوس ہوتا۔ دبلے ہو جانے پر چت لیٹتا تو اس کے معدے کے نیچے بڑی لکڑی کے مانند کوئی چیز لڑھکتی ہوئی محسوس ہوتی اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ پیٹ کے متصل حصے میں کوئی شریان ہے اور محسوس ہونے والی چیز قعر معدہ کا سرطان ہے جو پھوٹ چکا ہے اور اندر ہی اندر حرکت کر رہا ہے وہ ایسی حالت پر پچاس سال تک رہا پھر اس کو سمندر کا سفر پیش آیا اس کے بعد کوئی خبر نہیں ملی۔

شاید بعض طبیب یہ خیال کرنے لگیں کہ معدے میں کوئی جاندار شئے پیدا ہو جاتی ہے انھیں نہیں معلوم کہ جب دنبل اور پھوڑے پیدا ہوتے ہیں خود گوشت کے اندر نارو کے مشابہ سخت چیز پیدا ہو جاتی ہے۔

ابو ماہر نے ذکر کیا ہے کہ اس نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جو پوری طرح سانس نہیں لے سکتا تھا روزانہ پانچ یا چھ بار کھانا کھایا کرتا کیوں کہ اس کا معدہ حجاب کے اوپر تھا اور محسوس ہوتا کہ یہ بھی ایک عجیب و غریب چیز ہے مگر جالینوس نے "الاعضاء الآلیمہ" میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔

باب (۳۶)

معدہ کی بدبُو (بخار)

رحم معدہ اور دماغ کو معطر اشیاء سے نفع اور سکون ہوتا ہے اور اپنے مزاج کے اعتبار سے تقویت حاصل ہوتی ہے حتیٰ کہ رحم کے درمیان کوئی خوشبودار شئے (چیز) آجائے اگر وہ اوپر بھی ہو تو اس کے لئے نیچے اُتر آتا ہے جیسا کہ کوئی حیوان اجنبی پسندیدہ چیز کے لئے تمیز طبعی کی بناء پر مائل ہو جاتا ہے اس سے رحم کی عجیب و غریب کیفیت کا پتہ چلتا ہے۔ جالینوس نے یہاں تک کہا ہے کہ رحم بھی ایک جاندار شے ہے جو دوسرے حیوان کے جوف میں موجود ہے —— اگر معدہ کو ایسی خوشبودار شے سے معطر کیا جائے جو اس کے مزاج کے موافق ہو تو اس کی قوت ہاضمہ بڑھ جاتی۔ معدہ میں سڑی گلی اور خراب اشیاء داخل کی جائیں تو کمزور ہو جاتا ہے اور ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے۔ اسی لئے آدمی کے لئے ضروری ہے کہ ہاضمہ کی حفاظت کرے ردی اخلاط سے اس کو پاک رکھے اس لئے کہ جب ہاضمہ خراب یا بدہضمی ہوتی رہے تو معدہ کمزور ہو جائے گا۔ اس کے اندر استرخاء پیدا ہو جائے گا۔ ایسی خلط پیدا ہو جائے گی جو بدبودار اور فاسد الکیفیت ہوگی۔ اور رطوبت منتنہ متغیرہ کی وجہ سے معدہ کھانا ہضم نہیں کر سکتا جس کی وجہ سے ایسا مریض ہمیشہ ہیضہ اور بدہضمی کا شکار رہتا ہے۔ اس کو بدبودار ڈکاریں آتی رہتی ہیں چاہے بھوکا ہو یا شکم سیر ایسے مریض کو معدہ کی سمت سے فساد مزاج کا اندیشہ لگا رہتا ہے۔ اس مرض کے خصوصی اعراض میں ڈکار کی بدبو اور بدہضمی

کا مسلسل ہونا ہے حتیٰ کہ اس کے منہ میں جمع ہونے والی رطوبتیں بھی بدبودار ہو جاتی ہیں۔

علاج مریض کی قوت اور موسم اور اس کے مزاج اور سارے طبی قوانین کا جائزہ لے اور استفراغ کے لئے امر مانع نہ ہو تو قارورہ دیکھے اور قارورہ میں بخار ہو اور طبعی حالت سے کسی قدر ہٹ کر حرارت کی طرف مائل ہو تو باسلیق کی فصد کھولے بعد ازاں حسب ذیل حب سے استفراغ کرے۔

حب کا نسخہ غاریقون تربد ہر ایک ۲ گرام، افسنتین رومی خالص ۱ گرام، ورد ۲ گرام شحم حنظل ۶۸، ملی گرام، ایارج فیقرا تازہ پسا ہوا ۲۵۶۰ ملی گرام، عصارہ سوسن ۶۸، ملی گرام، انطاکی بریاں ۵۱۲ ملی گرام، ان سب ادویہ کو پیس کر جلاب میں گوندھ کر سلائے میں خشک کر لیا جائے پھر تقریباً ۱۴ گرام گرم پانی کے ساتھ پلایا جائے اگر مریض میں قوت برداشت موجود ہو تو دس دن کی مدت میں اس کی دو خوراکیں پلائی جائیں۔

غذا صرف ایسے کھانے دیئے جائیں جس میں مری نبطی اور گلاب چھڑکا گیا ہو اور دار چینی زعفران، قرنفل، ہیل بوا وغیرہ خوشبودار اشیاء شامل ہوں۔

اگر مزاج میں قوت برداشت موجود ہو تو حسب ذیل حبوب دیئے جائیں

نسخہ حبوب قاقلہ صغار (چھوٹی الائچی)۔ قاقلہ کبار، اشنہ، جوز بوا، کمون کرمانی، سعتر فارسی، زوفا خشک، اصل السوس، ہر المجوس ہر ایک برابر برابر، مشک ½ جز، کسی قدر کافور ــــ ان تمام ادویہ کو کوٹ چھان کر گلاب یا عرق سیب معطر میں گوندھ کر ترمس کے مانند چوڑی شکل کے حبوب بنالے اگر قوت برداشت ہو تو کھانے کے بعد ایک حب زبان کے نیچے رکھے قوت برداشت نہ ہو تو اس کے لئے حسب ذیل حبوب تیار کرے۔

نسخہ حبوب دیگر غبیرا کا ستو، سیب کا ستو معطر، بہی کا ستو، برگ بادرنجبویہ خشک، برگ فلنجمشک اور وہ بوٹی جس کو مشک درست کہا جاتا ہے یہ جو کے مشابہ ایک بوٹی ہوتی ہے اس کی کلی بھی جو کی کلی کے مانند ہوتا ہے جو نہاوند سے تیار کی جاتی ہے اس کو عورتیں اپنے بالوں میں استعمال کرتی ہیں اور بوئے دھن کی خوشبو کے لئے بھی ضرورت کے لئے بھی اسے چباتی ہیں۔ سعد تمام ادویہ برابر برابر لے کر کوٹ چھان لے اور شراب ابیض میں گُلاب کے ساتھ گوندھ کر ترمس کے مانند چوڑے چوڑے حبوب بنالیں اور نہار پیٹ اور کھانے کے بعد اسے رکھیں ــــ اگر اس دوا سے بدبودار ڈکار ختم ہو جائے۔ دار موثر اور منہ کی بو متغیر ہو جائے تو فبہا ورنہ گرما کا موسم ہو تو ہر دس دن میں ایک بار

حسب ذیل غذا سے علاج کرے۔

علاج بالغذا | غذا کے شروع میں نمکین مولی وسط میں مولی کا شوربا اور آخر میں پیاز اور دودھ یا مکھن کھلائے۔ یہ اس صورت میں ہے جبکہ آسان علاج کی ضرورت ہو ورنہ بالکل نہ چھیڑے اچھی طرح پیٹ بھر کر کھانا کھانے کے بعد نبیذ خردل پلائے۔

نبیذ خردل بنانے کا طریقہ | ۴ لیٹر شربت صافی لے کر پھر خردل (رائی) ۱۱۵½ گرام دو تین دن تک دھوپ میں رکھدے پھر پوٹلی نکال کر شربت مریض کو پلائے اگر اندیشہ ہو کہ کھانا کھانے اور شراب پینے کے بعد کھانے کا کچھ حصہ معدہ میں رہ گیا ہے تو ۲ گرام کندر ½ ۰۔ اگرام پستہ کے ساتھ ملا کر گرم پانی کے ساتھ پی لے اس سے معدہ کی صفائی ہو جائے گی۔ مگر منہ میں اُنگلی یا پر داخل کر کے قے نہ کرے بلکہ برگ سویا اگر تر ہو تو ایک مٹھا اور خشک ہو تو بڑی ہتھیلی، تخم کرفس کی مقدار، تخم کرفس اسی قدر، ملح جریش شیریں ایک ہتھیلی شہد ۲ گرام لے کر اس میں سکنجبین شامل کر لے اور استعمال کرے اس سے قے ہو کر معدہ کا تنقیہ ہو جائے گا۔ اس مریض کو کسی قسم کا کھانا پانی نہ دے مگر زیادہ بھوک پیاس کی صورت میں سُوکھی روٹی، گلاب یا شربت سیب میں بھگو کر کھلائے اور ایک گھونٹ پانی پلائے۔ جب صبح ہو جائے تو ۵۔۰ اگرام گلاب خالص جس میں مصطگی اور عود ڈال کر پکایا گیا ہو پلائے۔ غذا میں بھُنے ہوئے چوزے جس میں بھونتے وقت گُلاب ڈالا گیا ہو کھلائے کھانے کے بعد ۵۔۰ اگرام شربت مازو جس میں بو اور مزہ نہ ہو پلائے یہ اس صورت میں جب کہ مزاج میں حرارت کو برداشت کرنے کی قوت موجود ہو ورنہ مذکورہ تدبیر علاج کو چھوڑ کر اشیاء حار یابس کے بجائے معتدل اشیاء استعمال کرائے۔ اور ہمیشہ برگ عنب سے غرغرہ کرائے۔ اگر مزاج میں قوت برداشت ہو تو خردل مدقوق وغیرہ سے غرغرہ کرائے اور معدہ پر حسبِ ذیل ضماد کرے۔

ضماد کا نسخہ | گل سُرخ، سعد، مصطگی، سنبل، مر، صبر، قرنفل ہر ایک برابر برابر بلوط اصغر جس کا جالینوس نے ذکر کیا ہے یعنی قسط دو اجزاء کے برابر ـــــ ان تمام ادویہ کو پیس کر چھان لیا جائے اور شربت میں تر کر کے معدے کی شکل کا کپڑا پر لیپ چڑھا کر معدہ پر ضماد کرے اس سلسلہ میں اہم بات یہ ہے کہ کچے میوہ جات سے پرہیز کرائے بشرطیکہ

سبب وہی ہو جس کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ اگر سبب سر سے فاسد رطوبت کا اترنا اور کھانے کے پہلے یا بعد میں معدہ میں جمع ہو جانا ہو تو اس کا علاج وہ ہے جو مذکور ہوا۔ البتہ اس میں تعطیس کا اضافہ کیا جائے اور حب ایارج اور حب صبر بھی پلائے، مصطگی ناک میں چڑھائے جبکہ مریض کے اندر قوت برداشت موجود ہو اور غرغرہ میں اضافہ کرے، سر پر مالش کرے، اور پانچ دن میں ایک بار سر پر خردل م، صبر کا ضماد کرے تا آنکہ یہ یقین ہو جائے کہ اس کا اترنا بند ہو چکا ہے جب اس مرض میں اس طرح سر کا تنقیہ ہو جائے تو اکثر و بیشتر اوقات میں مزید علاج کی ضرورت باقی نہیں رہتی بشرطیکہ سبب وہ رطوبت ہو جو سر سے معدے کی جانب اترتی ہے جب دوا سے استفراغ نہ کیا جا سکے معدہ کا ضعف یا کوئی سینے کا مرض مانع ہو تو حقنوں کے ذریعہ استفراغ کرنا چاہیئے۔ مریض کو ایسی غذا دینی چاہیئے جس سے فاضل مواد پیدا نہ ہو۔

ابوماہر موسیٰ بن سیار کا علاج

معدہ کے ایسے مریض کو صبح کے کھانے میں خشک روٹی شربت میں ملا کر کھلانے کو کہتا بشرطیکہ مزاج میں قوتِ برداشت موجود ہو یا گرم پانی صبح میں گھونٹ گھونٹ پینے ہلکی ورزش کرنے اور غذا کی اصلاح کا مشورہ دیتا۔ معدہ کو معطر بنانے والی اشیاء کے استعمال کے لئے کہتا اس طرح طویل علاج کی ضرورت نہ ہوتی۔

باب (۳۷)

خفقان بہ سبب فساد معدہ اور اختلاج اور اس کا سبب

قلب کے امراض کے بیان میں، خفقان پر سیر حاصل گفتگو ہو چکی ہے مگر بعض اوقات معدہ کے اندر اختلاجی حرکت پیدا ہوتی ہے مگر یہ حرکت فم معدہ یا اس کے بالائی حصہ میں ہو تو اس سے بھی خفقان پیدا ہوتا ہے بعض وقت غشی طاری ہو جاتی ہے۔ یہ غشی فم معدہ کے ساتھ قلب کی مشارکت سے یا معدہ کے اندر پیدا ہونے والے غیر طبعی اختلاج کے باعث لاحق ہوتی ہے اس کی تشبیہ بعض اگلے اطباء ایسے پرندے سے دیتے ہیں جو ایک پنجرے کے اندر پھڑ پھڑاتا ہے اس کا سبب معدہ کو لاحق ہونے والی اذیت ہے یہ اذیت یا تو خلط بارد کی وجہ سے ہوتی ہے جو معدے میں جمع ہو جاتی ہے یا کسی دوسرے عضو سے معدے میں اُتر آتی ہے یا اس خلط لذاع کی بناء پر ہوتی ہے جو معدہ کے دونوں طبقات میں محبوس ہو کر سرایت کر جاتی ہے جس کی وجہ سے قوتِ دافعہ بیچین ہو کر تیز اختلاجی حرکت پیدا کرتی ہے یہی خفقان ہے۔

خفقان کی یہ قسم اگر حسن تدبیر سے کام لیا جائے تو سرعت سے زائل ہو جاتی ہے۔

علاج

علاج یہ ہے کہ اگر خلط ردی، بارد اور غلیظ ہو اور مریض کی قوت، مزاج اور موسم ساتھ دے تو حسبِ ذیل حب سے استفراغ کیا جائے۔

حب کا نسخہ: ایارج فیقرا ۲½ گرام، رب السوس ۱۰۲۴ ملی گرام، شحم حنظل مستدیر

زرد ۶۸، ملی گرام، غاریقون، بسد، حب النیل، شیطرج ہندی، ملح نفطی، ہرم المجوس ہر ایک ۶۸، ملی گرام، ماہی زہرہ، حب الغار ہر ایک ۵۱۲ ملی گرام انطا کی بریاں ۶۸، ملی گرام، ـــــ ان تمام ادویہ کو پیس چھان کر آب برگ اترج یا برگ بادرنجبویہ کے ساتھ گوندھ کر کالی مرچ کے برابر حبوب بنالیں اور سایہ میں خشک کرلیں مقدار خوراک ۲۵، ۱۱ گرام ہے دو یا تین خوراک مریض کی قوت و ضعف کے مدِ نظر پلائے جائیں۔

اگر مریض کمزور ہو تو مندرجہ ذیل حبوب سے استفراغ کریں یہ حبوب قوت کو تحلیل کئے بغیر استفراغ کرتے ہیں۔

نسخہ حبوب کمزور مریضوں کے لئے کمون کرمانی، نانخواہ، انیسون، تخم رازیانہ ہر ایک ۳½ گرام، اور ۵۱۲ ملی گرام، ہلیلہ سیاہ ہندی خالص ½۱۰ گرام، مصطگی ۵ گرام، صبر سقوطری خالص تمام ادویہ کے برابر پیس چھان کر آب برگ اترج میں گوندھ کر ۱ گرام وزن کے حبوب لئے جائیں کھانے کے وقت ایک حب استعمال کریں اس سے سقوط قوت کے بغیر رطوبت اور برودت کا استفراغ ہو جائے گا۔ روزانہ ایک اجابت ہو جائے گی۔ اور معدہ پر حسبِ ذیل ضماد کرے۔

ضماد کا نسخہ قنب ½۱۰ گرام، م، صبر سقوطری ہر ایک ۷ گرام، سنبل مصطگی ہر ایک ۲ گرام، پیس کر موم اور عطر میں ملا لے اور روغن ناردین سے تیار کیا گیا ہو اور جھاگ آنے تک خوب پھینٹ لے اور معدہ کی شکل کے ایک کپڑے پر لیپ کر کے ضماد کرے یہ ضماد رسوت استعمال کر کے جب معدے کا تنقیہ ہونے لگے، تنقیہ کی علامت یہ ہے کہ اختلاج اور خفقان میں کمی واقع ہونے لگے اس وقت حسبِ ذیل حبوب تیار کرے بشرطیکہ مزاج کے اندر قوت برداشت موجود ہو اسے الاخاصہ کہتے ہیں۔

نسخہ سعد سیاہ، اشنہ، دار شیشعان، قصب الزریرہ، مصطگی، عود، گل سرخ، ہرم الجوس، بیخ سوسن، نانخواہ، کمون کرمانی، سعتر فارسی، زوفا خشک، برگ نمام، برگ مرزنجوش، ہر ایک برابر، زعفران اجزاء کے برابر ان تمام کو پیس کر معطر شراب میں گوندھ کر ترمس کے مانند چوڑے چوڑے حبوب بنائیں۔ اور ایک حب زبان کے نیچے رکھیں اس سے اختلاج اور خفقان کا وہ مواد خارج ہو جائے گا جو فم معدہ میں جمع ہو چکا ہے۔

اگر اختلاج اور خفقان حادلذاع خلط کی وجہ سے پیدا ہو تو معدہ کے اندر سرایت کر چکی

ہو یا دوسرے عضو سے معدہ میں اُتر آئی ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ تمام اصولوں کے مطابق فصد کھولے بعد ازاں حسبِ ذیل حب سے استفراغ کرے۔

نسخہ حبوب افسنتین رومی خالص ۳½ گرام، افتیمون اقریطی ۵ گرام، ہلیلہ سیاہ ۷ گرام، غاریقون ۵ = ۳ گرام، تربد ۱۰½ گرام، انطاکی بریاں ۱۰۲۴ ملی گرام،

ان سب کو پیس کر جلاب میں گوندھ لیں اور چھوٹے چھوٹے حبوب تیار کر لیں۔ حبوب جس قدر زیادہ چھوٹے ہوں گے معدے میں اسی قدر زیادہ مدت تک رہ سکیں گے۔ پھر ان حبوب کو سایہ میں خشک کر لیں۔ مقدار خوراک ۹ گرام، ایک یا دو خوراک لیں اور استفراغ کے بعد مندرجہ ذیل ضماد کرے۔

ضماد کا نسخہ افسنتین رومی ۷ گرام، ذریرہ القصب ۳½ گرام، گُل سُرخ ۲۵ر۵ گرام، مر ۲ گرام، صبر سقوطری ایک گرام، انگور کی نرم شاخیں، انگور کی شاخیں درمیانی مُٹھا بھر پیس کر تمام ادویہ کو یکجا کر لیا جائے۔ اور گلاب کسی قدر سرکہ کہنہ میں ملا کر معدے پر ضماد کرے۔

دیگر عرق سیب، عرق برگ آس، گل سُرخ اور تمام اشیا قابضہ کا رس معدہ پر ضماد کرنا مفید ہے۔

اگر مریض اس قدر کمزور ہو کہ اس کے لئے دوا کا پینا مضر ہو تو حسب ذیل نقوع روزانہ ایک پیالہ استعمال کرے اس سے قوت تحلیل ہوئے بغیر بدن کا استفراغ ہو جائے گا۔ نسخہ حسب ذیل ہے۔

نقوع کا نسخہ افسنتیں رومی، جعدہ ہر ایک ۷ گرام، زبیب طائفی منقی ۷۰ گرام، فاغرہ حنا (بیخ حنا) ۱۰½ گرام، پرسیاؤشان ۷ گرام، ہلیلہ سیاہ صاف شُدہ ۱۰½ گرام، تربد نیمکوب ۳½ گرام، آلو بخارا، عناب، تمر ہندی ہر ایک ۷۰ گرام، ترنجبین صاف شدہ ۱۰۵ گرام، ہرم الجوس بیخ سوسن ہر ایک ۷ گرام —— ان تمام ادویہ کو ایک چکنی مٹی کے برتن میں ڈال کر ایک دن تک دھوپ میں رکھے اور روزانہ ایک پیالہ نقوع ۳۵ گرام شربت بنفشہ کے ساتھ پلائیں اگر خلط کے نکلنے میں دشواری اور مذکورہ تدبیر سے تحلیل نہ ہو تو مذکورہ غذا میں خصوصی غذائیں اور شوربہ جات استعمال کرائیں۔ اس طرح اخلاط میں لطافت اور رقت پیدا ہوگی مگر خلط بارد اور رطوبی کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہوا ہو تو اس کا علاج مالح،

فجل، خردل شبت وغیرہ سے کرنا بہتر ہے نبیذ غلیظ (گاڑھی) اور گرم پانی سے بھی کیا جا سکتا ہے۔ اگر خلط حار لذاع کی بنار پر ہو تو اس کا علاج ماء الشعیر سے کرے جس میں کسی قدر سرخس سکنجبین گرم پانی شامل کر کے پکایا جائے۔ اور نہار پیٹ پلایا جائے۔ دونوں اسباب سے پیدا ہونے والے مرض کے لئے معتدل ورزش مفید ہے۔

ابوماہر کا علاج

وہ ایسے مریض کو استفراغ کے بعد خلط بارد والے مریض کو سلیثیا اصغر سلیم امروسیا گاہ تریاق بھی دیتا اور سبب خلط لذاع حار ہو تو استفراغ کے بعد سکنجبین سفرجلی پلانے کا بھی حکم دیتا اس طرح یہ مرض فوراً زائل ہو جاتا ہے۔

بوڑھی عورتوں کا علاج

اختلاج معدہ اور خفقان کے لئے طبس بحیرہ طبریہ کی بوڑھی عورتوں کا علاج میں سمجھتا ہوں کہ اگر صحیح ہے تو وہ خلط لذاع کی بنار پر ہوگا یہ اس کا علاج تعدیل مزاج سے کرتی ہیں۔ وہاں ایک قسم ایسی ہوتی ہے جو فم معدہ کی مشارکت اور حرارت اختلاجیہ کی بنار پر نہیں ہوتا بلکہ خلط لذاع کے آنتوں میں اترنے کی وجہ سے ہوتی ہے جس سے طبیعت میں بندش پیدا ہوتا ہے آنتوں کے کیڑے معدے میں پہنچ جاتے ہیں جس کی وجہ سے یہاں اضطراب پیدا ہوتا ہے قوت دافعہ حرکت میں آتی ہے اس طرح علاج اور خفقان پیدا ہوتا ہے یہ بات اس سے معلوم کی جا سکتی ہے کہ طبیعت میں بندش پیدا ہوتی ہے اور آنتوں میں درد ہوتا ہے معدہ میں حیات (کیچوے) پیدا ہوتے ہیں۔ جب یہ مری کے حدود کی طرف بڑھتے ہیں تو لا محالہ اضطراب پیدا ہو کر قے ہو جاتی ہے۔

علاج

اس کا یہ ہے کہ نرم حقنے دیئے جائیں تا کہ راستہ کھلے اور بندش جاتی رہے پھر مریض کو دو یا تین دن نہار منہ "لبن حلیب (تازہ دودھ) شکر کے ساتھ دیا جائے جب تیسرا دن ہو تو حسب ذیل جبوب دیئے جائیں۔

نسخہ جبوب

شیح، برنج، ترمس، قنبیل، مر ہر ایک ½ گرام، ان سب کو پیس کر سفوف بنالے پھر اس کو کھلا کر لبن الحلیب (تازہ دودھ) شکر کے ساتھ پلائے اس کے دوسرے دن حسب ذیل معجون دیا جائے۔

نسخہ معجون

خردل ۷ گرام، لب جوزہ ۳ گرام، مغز بنولہ ½۱ گرام، برنج، شیح ارمنی، ترمس، مر، ہر ایک ½۳ گرام پیس کر شکر کے محلول میں معجون بنا لیں۔

روزانہ مذکورہ دوا کے پینے کے بعد ۸ گرام معجون کھلائیں ـــــ پھر معدے کی تقویت کا علاج شروع کرے۔ اور ضماد سے معطر کرے۔ پوست اترج چبانے کے لئے کہے اس سے معدہ اپنی اصلی حالت پر آجائے گا۔

ابو ماہر کا کہنا تھا کہ جب کیڑے معدہ میں پہنچ جائیں مریض کو ہلیلہ کئی دن تک روزانہ کھلانا چاہیئے کھلانے میں ایسی غذا دینی چاہیئے کہ جس میں سرکہ اور شکر شامل ہو جیسے عدسیہ صفرا اور زیرباجہ وغیرہ ایسا بہت کم ہوتا ہے اور ایسا ہونا آنتوں کی حس ختم ہونے (زلق الامعاء) پر دلالت کرتا ہے اور اس بات کی بھی نشاندہی کرتا ہے کہ معدہ میں فساد ہو چکا ہے۔

باب (۳۸)

فم معدہ میں جلن، خراش اور دغدغہ

فم معدہ میں سوزش دو وجوہ سے ہوتی ہے ایک کچی غلیظ خلط سے پیدا ہوتی ہے جو جرم معدہ سے تحلیل نہیں ہوتی اور فم معدہ پر آجاتی ہے، جن چیزوں سے پوری نضج پیدا نہیں ہوتا۔ کچے میوہ جات جب رطوبت سے مل جاتے ہیں اور انھیں معدہ کی حرارت لاحق ہوتی ہے تو ان کے اندر حموضت پیدا ہوتی ہے۔ لعض وقت یہ قسم فم معدہ میں کچی رطوبت مثلاً سرکہ کے احتباس سے پیدا ہوتی ہے۔

علاج یہ ہے کہ اُبالے ہوئے عسل اور ملح سے قئے کرائے کھانے کے ذریعہ قذف نہ کرایا جائے گو بدن میں امتلاء پیدا ہو البتہ ایسے مطبوخ سے استفراغ کرنے میں مضائقہ نہیں جس میں افسنتین، افتیمون ہلیلہ سیاہ شامل ہو اور معدہ پر حسب ذیل ضماد کیا جائے۔

ضماد کا نسخہ گل سُرخ، مصطگی، ہر ایک ۳½ گرام، مر، صبر، سقوطری ہر ایک ۲ گرام قصب الزریرہ ۷ گرام —— ان تمام کو پیس لیا جائے اور اس کے دو حصے کئے جائیں ایک حصہ روغن ناردین سے تیار کئے ہوئے موم اور عطر میں شامل کیا جائے اور خوب پھینٹ کر اس کو ایک کپڑے پر لیپ کر کے معدہ پر ضماد کرے۔ دوسرا حصہ عرق آس

رطب، عرق سیب میخوش اور عرق بہی میں ملالیں اور اس میں ایک کپڑا ترکر کے معدہ پر رکھیں۔

غذا غذا میں ہلکی چیزیں دی جائیں جیسے تیہو مرغی کے چوزے اور بھنا ہوا ہلکا گوشت منجملہ ان سفوف کے جو اس قسم کے مریض کو استفراغ اور معدہ کے تنقیہ اور تعطیر کے بعد دیئے جاتے ہیں حسب ذیل سفوف بھی

نسخہ سفوف خشخاش سفید، تودری ہر ایک ۱۰½ گرام، تل سفید ۷۵ گرام، شکر طبرزد تمام ادویہ کے برابر، پیس کر تمام ادویہ کو چھان لیا جائے۔ اور صبح میں نہار پیٹ ۱۰½ گرام سے ۱۰½ گرام تک ضرورت کے مطابق دیا جائے۔ ایسے مریض کے لئے ایک معجون بھی ہے جس کا نسخہ حسب ذیل ہے

معجون کا نسخہ افنتین، افتیمون، ہلیلہ سیاہ، ہلیلہ ہندی ہر ایک ۴۵½ گرام، زوفا خشک سعتر، مصطگی، عود ہر ایک ۱۴ گرام، تودری ہر ایک ۱۰½ گرام، ساذج ہندی ۱۰½ گرام، دار فلفل ۷ گرام، جوز بوا ۷ گرام، زوفا، بادرنجبویا ہر ایک ۱۰½ گرام، زعفران ۲۵،۵ گرام ان تمام ادویہ کو پیس کر چھان لیا جائے اور اس میں ۷۵ گرام تل شامل کر کے شکر یا زبیب طائفی (مویز منقی) کے ساتھ معجون بنالے ——— یہ معجون تمام اقسام کی جلن کے لئے کارآمد ہے۔

دونوں قسموں میں فرق دوسری قسم کی ایک نادر قسم ہے اس میں اطبا غلطی کر بیٹھتے ہیں اور اس کا بالکل علاج نہیں کرپاتے طحال سے ملی تر خلط سوداوی کا اخراج ہونے لگتا ہے یہی وہ قسم ہے جس کے متعلق جالینوس نے ذکر کیا ہے کہ اس پر مکھی نہیں بیٹھتی ——— اس میں اور پہلی قسم کے درمیان فرق یہ ہے کہ پہلی قسم صرف کھانے کے بعد اور اس وقت لاحق ہوتی ہے جو کھانا ہضم ہونا شروع ہو اور یہ دوسری قسم صرف نہار پیٹ جبکہ کھانے کی اشتہا پیدا ہوتی ہے پہلی قسم کو بھوک کے ساتھ تسکین حاصل ہوتی ہے اور یہ دوسری قسم پیٹ بھرنے کے ساتھ تسکین پا جاتی ہے۔

دوسری قسم کا علاج اسلیم کی فصد کر کے جس قدر ممکن ہو خون کا اخراج کرے پھر سکنجبین بزوری پلائے بشرطیکہ عمر، مزاج اور شہر کی آب و ہوا موافق ہو ایک مدت تک ایسا کرنے کے بعد ہلیلہ مربی اور آملہ دیا جائے اوقات مقررہ پر گلاب معطر ابال کر دیا جائے اور معدہ پر حسب ذیل ضماد کرے۔

ضماد کا نسخہ قنب ½۱۷ گرام، گُل سُرخ ½۱۰ گرام، سعد ۷ گرام، افسنتین ½۳ گرام، کندر ذکر ۲ گرام، فوفل ۱ گرام۔۔۔ ان ادویہ کو پیس کر آب برگ اترج میں گوندھ کر قرص بنائیں پھر انھیں پیس کر شربت کہنہ میں ملالے اور معدہ طحال پر ضماد کرے بشرطیکہ بخار نہ ہو اگر تغیر واقع ہو تو طحال کی شکل کا ایک نمدہ لے اور سرکہ میں پوست بیخ کبر، اسقولو قندریون، برسیاوشان تخم کرفس ڈال کر خوب پکائے اور مذکورہ نمدہ ڈبا کر تکمید کرے یہ تکمید متواتر کئی دن تک نہار پیٹ ایک بار کرنا چاہیئے۔ اور کئی دن تک آرام دینے کے بعد اُشق سرکہ میں بھگو کر طحال پر ضماد کرے تاکہ گل جائے پھر ایک کپڑے پر لیپ کر کے طحال پر ضماد کرے مگر پہلے طحال پر کسی قدر روغن خیری یا روغن قسط یا روغن ناردین کا طلاء کرے اور اس پر پٹی سے ضماد باندھ دے تاکہ گرنے نہ پائے ۔۔۔ اگر یہ علاج کافی ہو جائے اور جلن باقی رہے تو فبہا ورنہ مطبوُخ افتیمون سے استفراغ کرے۔

غذا غذا میں میٹھے حریرے اور مرغ کے شوربہ جات دیں بشرطیکہ ممکن ہو ورنہ اس جیسی غذائیں دی جائیں اور جب کبھی مریض جلن محسوس کرے تو نہار منہ ماء النخالہ (بھوسی) سے تیار کردہ حریرہ جات پلائے حریرہ جات پوری طرح پکائے جائیں جس میں کچاپن نہ ہو ورنہ حموضت میں اضافہ ہوگا۔

مندرجہ ذیل سفوف بھی اس کے لئے نفع بخش ہے۔

سفوف کا نسخہ بادام شیریں مقشر ۳۵ گرام، حب صنوبر ½۱۷ گرام، خشخاش سفید ۳۵ گرام۔۔۔ ان تمام ادویہ کو پیس لیا جائے اور اس کے برابر شکر طبرزد اور مصری شامل کرے صبح کے اوقات میں نہار مُنہ کھلائے اس کے اوپر کسی قدر شربت سفید پلائیں۔

دیگر باسلیق الیطی کی فصد کھولنا بھی اس کے نفع بخش ہے۔ اگر مریض کے بائیں نتھنے سے نکسیر جاری ہو جائے اور یہ طبیعت کی مدافعت کی وجہ سے ہو تو اس کے لئے بھی یہ مفید ہے نیز اگر بواسیر کا خون خارج ہونے لگے مگر زیادہ نہ ہو تو اس کے لئے مفید ہے۔

البوماہر کا علاج دونوں قسموں کے لئے سرد اور گرم پانی یکے بعد دیگرے

گھونٹ گھونٹ پلائے جلن زائل ہو جائے تو فبہا ورنہ مار الشعیر کثیر مقدار میں شکر طبرزد ڈال کر پلائے۔ نیز جلن کے لئے اس دوا کے استعمال میں برکت بنا تا جو "اصابع صفر" کے نام سے مشہور ہے۔ مقدار خوراک خاص طور پر نوع سوداوی میں ۶۰ ملی گرام یا ۲۰ ملی گرام۔

بوڑھوں کا علاج

سمسم (تل) اور علک الانباط چبانے سے جلن کے لئے بے حد فائدہ ہوتا ہے۔

معدے میں خراش یا دغدغہ

اس کی دو قسمیں ہیں ایک تو وہ قسم جو خلط حریف لذاع سے پیدا ہوتی ہے اس خلط کے مانند ہوتی ہے جس سے خارش پیدا ہوتی ہے یہ خلط بعض اعضاء سے معدہ کی طرف رستی ہے یا چھوٹے چھوٹے خارش کے دانوں سے پیدا ہوتی ہے جو معدے کی داخلی سطح میں پیدا ہوتے ہیں۔ یہ دوسری قسم ہے۔

پہلی اور دوسری قسم کے درمیان یہ فرق ہے کہ پہلی قسم میں معدہ کھانے پر بھاری ہو جاتا ہے اور اس کو ہضم کر سکتا ہے، ہضم کے اسباب میں سے کسی میں تغیر واقع نہیں ہوتا دوسری قسم جو چھوٹی چھوٹی پھنسیوں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اس میں معدہ کھانے پر بھاری نہیں ہوتا بلکہ ہضم کے بغیر غذا باہر نکال دیتا ہے۔

علاج

پہلی قسم کا علاج یہ ہے کہ خلط کا استفراغ کیا جائے بشرطیکہ استفراغ سے کوئی امر مانع نہ ہو۔ مناسب یہ ہے کہ حسب ذیل مطبوخ استعمال کیا جائے۔

استفراغ کا نسخہ

ہلیلہ سیاہ، ہلیلہ کابلی، ہلیلہ زرد، بلیلہ، آملہ ہر ایک ۱۷½ گرام، افسنتین رومی ۳۵ گرام، افتیمون اقریطی خالص ہر ایک ۳½ گرام، جعدہ ۳۵ گرام، کمافیطوس ہر ایک ۱۰½ اگرام، شاہترج ۳۵ گرام اسقولوقندریون ۱۰½ اگرام ——— ان تمام ادویہ کو مطبوخ کی طرح پکایا جائے پھر ۱۰½ اگرام صاف کر کے ۳½ گرام غاریقون اگرام تربد، ۱۰۲۴ ملی گرام ایارج فیقرا، ۵۱۲ ملی گرام انطاکی بریاں خالص گھس اور گوندھ کر شامل کریں۔ اور نیم گرم پی لیں۔ ایک ہی خوراک کافی ہو جائے تو ٹھیک ہے ورنہ دوسری خوراک استعمال کرے بشرطیکہ مریض قوی ہو اگر کمزور ہو تو ہلیلہ مربی استعمال کریں کیوں کہ دن گذرنے کے ساتھ معدہ کی اصلاح ہوتی جائیگی اور استفراغ ہو جائے گا۔

غذا۔ نر چوزے، بکری کے سری پائے، بھیجے اور پالک پکی ہوئی اور تلی ہوئی دی جائے۔

مالح نمکسود اور شکار کا گوشت استعمال نہ کرے۔ میٹھا اور کہنہ نبیذ بالکل ترک کردے ـــــ مریض اس کے پینے کا عادی ہو تو صرف وہ نبیذ استعمال کرے جو سفید اور مزیدار ہو۔

دوسری قسم کا علاج اگر مریض کی قوت ساتھ دے تو رگ باسلیق کی فصد کرے ماء الشعیر میں روغن گل ٹپکا کر پلائیں۔ اس مرض کی ابتدا میں حامض، حریف اور کسیلی اشیاء استعمال نہ کریں۔ معدہ پر حسب ذیل ضماد کریں۔

ضماد کا نسخہ آب برگ اسپغول، آب بارتنگ، آب عصاء الراعی آب جرادہ کدو ان سب کو یکجا کر کے صندل سفید، صندل سرخ اور کسی قدر شیاف مامیثا میں ملالیں اور کھانے کے ایک گھنٹہ پہلے معدہ پر ضماد کریں۔ ضماد ہلکا دے۔

غذا:۔ تیہو کا سینہ اور چوزوں کا شوربہ جات استعمال کرے جس میں کسی قدر روغن گل خالص ٹپکایا گیا ہو ـــــ بعض اوقات ایسے مریض کو نہار منہ سرد پانی روغن گل کے ساتھ پلایا جاتا ہے۔ ہفتہ میں ایک بار روغن گل جس میں کسی قدر آس ڈال کر پکا دیا گیا ہو اس سے تعریق کرے جب مرض اپنے آخری مراحل میں پہنچے اور ہاضمہ میں اصلاح کا پتہ چلے تو شربت اور ربوب مثلاً شربت انار، آب حصرم، رب سیب، رب بہی خاص طور پر مفید ہوا کرتے ہیں۔ جبکہ نئی شئے شیشوں کے اندر ہوں۔ جب مریض کا معدہ صحیح ہو جائے تو مزاج بھی درست ہو جائے گا

معدہ میں مروڑ مروڑ غلیظ رطوبت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اس کے ساتھ متلی اور ابکائی نہیں ہوتی اگر ایسا ہو تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ خلط معدہ میں سرایت کر کے معدہ کے طبقات میں پہنچ چکی ہے۔

علاج دونوں قسموں کا وہی ہے جو قسم اول اور ثانی میں مذکور ہوا یعنی کھانے کے شروع میں حریری مولی اور نمک وسط میں سمک مالح اور آخر میں پیاز ماست اچھی خاصی مقدار میں استعمال کرے اور ہمیشہ گرم پانی گھونٹ گھونٹ پلائے۔ پرندے کا پر روغن بادام میں ڈبا کر سونے کے بعد لگائے تاکہ معدہ کا تنقیہ ہو سکے مگر اس دن کسی چیز کا استعمال نہ کرے جب دوسرا دن ہو تو مسواک کرے پھر گلاب گرم کر کے ۷۰ گرام کی مقدار گھونٹ گھونٹ پیئے اس سے مروڑ زائل ہو جائے تو فبہا ورنہ حسب ذیل دوا سے استفراغ کرے۔

نسخہ استفراغ ہلیلہ سیاہ ۷۰ گرام، شحم حنظل ۲۵ء۵ گرام، مامیران ۷ گرام، منقی گٹھلی نکالا ہوا ۷۰ گرام، افسنتین ۲½ ۵۲ گرام، ـــــ ان تمام ادویہ کو پکایا جائے

تاآنکہ گل جائیں پھر ۲۵۰ گرام صاف کرلے اور اس میں ۲½ گرام غاریقون اور اسی قدر ایارج فیقرا ڈال کر مل لے اور نیم گرم پی لے۔ معدہ پر حسبِ ذیل ضماد کرے۔

ضماد کا نسخہ سنبل، مصطگی، صبر سقوطری، مر، ناردین، طالیسفر فوفل ہر ایک ۱ گرام، پیس چھان کر روغن سُرخ اور روغن قسط سے تیار کردہ موم میں شامل کرلی جائیں اور کسی قدر میعہ ڈال کر خوب پھینٹ لیں کہ تمام چیزیں یکجان ہوجائیں اور معدہ کی شکل میں ایک کپڑے پر لیپ کرکے ضماد کریں۔

دوسری قسم کا علاج بعینہٖ وہی ہے جو مذکور ہو چکا ہے مگر رات میں سوتے وقت جب استعمال کیا جائے تو اس میں ۱۰½ گرام ایارج فیقرا کا اضافہ کیا جائے اس قسم کے لئے ایارج سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے ــــ غذا میں سعتری، تیہو اور قلایا محرقہ سے بہتر کوئی غذا نہیں جبکہ اس کا استعمال ممکن ہو ورنہ اسی جیسے شوربہ جات دیئے جائیں۔

ابوعمران موسیٰ بن سیّار کا مشورہ میں نے دیکھا ہے کہ ایک دفعہ ایک شخص نے پیٹ میں مروڑ کی شکایت کی اس نے دریافت کیا کہ کیا کینچوے وغیرہ نکلتے ہیں اس نے اثبات میں جواب دیا اس کے لئے اس نے حسبِ ذیل خوراک تجویز کی۔

خوراک کا نسخہ ہلیلہ سیاہ ۳½ گرام، ملح احمر ۱ گرام، شیح ارمنی ۳½ گرام، آردترنج ۲ گرام، ترمس ۱ گرام، مر ۱۰۲۴ ملی گرام، قنبیل ۱۰۲۴ ملی گرام، صبر سقوطری ۱۰½ گرام ــــ پیس کر گوندھ لے اور چھوٹے چھوٹے حبوب بنا کر سایہ میں خشک کرلے ــــ پھر ۱۲،۲۵ گرام کی مقدار تول کر کھائے اس پر گرم پانی پی لے ــــ کچھ دن بعد وہ آدمی واپس آیا حالت دریافت کی اس آدمی نے جواب دیا کہ مروڑ تو زائل ہو چکا ہے لیکن کینچوے اسی طرح نکل رہے ہیں جس طرح پہلے نکلتے تھے اس نے مزید ایک خوراک استعمال کرنے کے لئے کہا پھر اس کی حالت دریافت کی اور کہا کہ یہ کیڑے اور کینچوے کھانے کی خرابی اور آنتوں کے ضعف کی وجہ سے آنتوں سے معدے کی طرح منتقل ہو رہے ہیں اور معدہ میں جمع شدہ رطوبت میں کینچوؤں کی حرکت سے مروڑ پیدا ہو رہا ہے اکثر و بیشتر یہ بات کمزور معدہ کے مریضوں میں پیدا ہوتی ہے، مجھے

یہ بات انتہائی عجیب وغریب معلوم ہوئی تاآنکہ جالینوس کی کتاب کی ایک فصل میں اس کی حقیقت کھل سکی جہاں جالینوس نے صفراوی بخاروں کی تشریح کی ہے اور معدہ اور آنتوں میں صفرا کے اترنے کا ذکر کیا ہے۔

باب (۳۹)

زلق معدہ (معدہ کا پھیلنا)

زلق معدہ حسبِ ذیل اسباب سے لاحق ہوتا ہے۔

۱۔ خمل معدہ کا زائل ہونا۔

۲۔ قوت ماسکہ کا ضعف

۳۔ پھنسیوں اور معدہ کے اندر نمودار ہونے والی حرارت غریبہ۔

۴۔ معدہ کے احساس کا زائل ہوجانا۔

۵۔ نقص اعضاء کے باعث معدہ کے اندر کسی خلط کا انصباب۔

۶۔ معدہ کا بدبودار اور میلا ہونا۔

۷۔ خمل معدہ پر لیسدار اور غلیظ رطوبت کا غلبہ

مذکورہ بالا تمام اعراض پر گفت گو ضروری ہے چنانچہ تمام مقامات پر معدہ کو پیش آنے والی زلق، سبب اور نام کا تذکرہ کریں گے۔ قوت ماسکہ کا ضعف اور معدہ کے اندر نمودار ہونے والی حرارت اور پھنسیوں کے لیئے ہم الگ سے ایک باب پیش کریں گے۔ معدہ میں جتنے انواع کے زلق لاحق ہوتے ہیں دونوں کا علاج ایک ہی ہے البتہ خمل معدہ کے بالمقابل آنتوں کے اندر تنگی ہوتی ہے چنانچہ معدہ کا خمل زائل ہونے سے مقابل میں

یہاں آنتوں کی تنگی زائل ہوجاتی ہے۔

معدہ کے لئے طبعی افعال کی تکمیل کا دارو مدار معدہ کے اعضاء و قوی کی تکمیل پر ہے۔ معدہ کے جن اعضاء کے تغیر سے معدہ کے فعل میں تغیر واقع ہوتا ہے ان میں فم معدہ ہے۔ یہ ایک لحمی جز ہے جب اس میں تغیر آجائے تو معدہ کے سارے قوی متاثر ہوجاتے ہیں یعنی قوت جاذبہ، قوت ماسکہ، قوت ہاضمہ قوت دافعہ وغیرہ ـــــ جب قوت جاذبہ ضعف کا شکار ہوجاتی ہے تو پڑ جیب اور دانت جس کھانے کو روکتے ہیں اسے بمشکل ہی جذب کرسکتی ہے۔ جب قوت ہاضمہ کسی خرابی کا شکار ہوجاتی ہے تو اس کے کھانا ہضم کرنے کی قوت باقی نہیں رہتی جب قوت دافعہ زائل ہوجاتی ہے تو اس کے اندر ہضم کردہ غذا کو دفع کرنے کی قوت ختم ہوجاتی ہے۔

ان چار قوتوں میں سے ہر دو قوتیں ایک دوسرے کے مقابل ہیں جب تک دو قوتیں بدن کی اعتدال حالت پر رہیں تو ایک قوت دوسری قوت پر غالب نہیں آتی۔ جب اعتدال زائل ہوجائے تو ایک قوت دوسری قوت پر غالب آجاتی ہے اور یہ غلبہ تغیر کے جوھر اور مغیر کی طبیعت کے اعتبار سے ہوتا ہے جب قوت دافعہ قوی ہوجائے تو لازمی طور پر قوت ماسکہ کمزور ہوجاتی ہے کیوں کہ طبیعت عرض جو اس کی موجب ہے وہ قوت دافعہ کے موافق ہے اور قوت ماسکہ کے موافق ہے لہٰذا قوت دافعہ معدہ میں جمع شدہ تمام چیزوں کو دفع کردیتی ہے اور قوت ماسکہ پر غلبہ حاصل کرلیتی ہے ـــــ جب معدہ میں پھنسیاں پیدا ہوجاتی ہیں تو جب کبھی معدہ میں کوئی چیز باقی ہے اس میں تکلیف شروع ہوجاتی ہے چنانچہ رفع اذیت کے لیے قوت دافعہ حرکت میں آتی ہے کیوں کہ اذیت کی صورت میں قوت ماسکہ اور قوت ہاضمہ اپنے فعل سے باز رہتے ہیں بلکہ یہ دونوں قوتیں قوت دافعہ کی مددگار بن جاتے ہیں (جب قوت جاذبہ کام کرنے لگتی ہے تو قوت دافعہ اپنا کام چھوڑ دیتی ہے اور قوت ماسکہ کے کام کے وقت، قوت جاذبہ اور قوت دافعہ دونوں کا کام بند ہوجاتا ہے جب قوت ہاضمہ کرنے لگتی ہے تو تمام قوتیں اپنا کام بند کردیتی ہیں اور جب قوت دافعہ کام کرتی ہے تو قوت ماسکہ اپنا کام چھوڑ کر قوت دافعہ کی مددگار بن جاتی ہے یہ تمام امور وہ ہیں جو نفس کے ان قوتوں سے کام لینے کی وجہ سے وقوع پذیر ہوتے ہیں جو اصلاح کے لئے ہوتے ہیں یہ کوئی مرض نہیں ہے بلکہ یہ سب رفع اذیت کے لئے ہوتا ہے۔

قوتِ دافعہ کی طبیعت کے بارے میں اکثر و بیشتر اگلے اطبّاء نے اختلاف کیا ہے اکثر اطبّاء کی یہ رائے ہے کہ قوتِ دافعہ کی طبیعت میں برودت اور رطوبت ہوتی ہے۔ بعض کا یہ خیال ہے کہ اس میں حرارت اور لینیت ہوتی ہے۔ جن اطبّاء کا یہ خیال ہے کہ قوتِ دافعہ میں برودت اور رطوبت ہوتی ہے انھوں نے کہا ہے کہ قوتِ ماسکہ میں برودت اور یبوست ہوتی ہے اور جن لوگوں نے یہ کہا ہے کہ قوتِ دافعہ حار لین ہوتی ہے ان کا یہ خیال ہے کہ قوت ماسکہ میں حدت اور یبوست ہوتی ہے ہم نے یہ تمام گفت گو قوی کی طبیعت کے بارے میں نہیں بلکہ مرض کی توصیف کے لئے بیان کی ہے۔

علاج اگر زلق معدہ ضعف قوت ماسکہ کی وجہ سے ہو اور قوت دافعہ ریزش خارج کرے تو مریض کا استفراغ صرف ایسے حقنوں سے کرنا چاہیئے جو باعثِ مرض خلط کی ضد ہوں بہتر یہ ہے کہ حسبِ ذیل حقنے سے استفراغ کیا جائے۔

حقنے کا نسخہ بابونہ، اکلیل الملک، برگ سویا، برگ سداب، قنطوریون باریک ہر ایک ۲۴ گرام، تخم حلبہ، قرطم نیمکوب، تخم کتان ہر ایک ۲۵ گرام، خسک کوہی ۲۵ گرام، "حشیشۃ المسک ۲۴ گرام، سکبینج ۳½ گرام، جاؤشیر اسی قدر ـــــ ان تمام ادویہ کو اس قدر پکایا جائے کہ گل کر حریرے کے مانند بن جائیں پھر ۳۵۰ گرام صاف کرلیں اور ہاون دستے میں ڈال کر ۷½ اگرام ارنڈی کا تیل اور روغن سداب اور ۷½ اگرام روغن ڈال دے ۱۹۲۴ ملی گرام نمک پیس کر اور ۲۴.۱ ملی گرام بورہ شامل کرکے نرم کریں اس سے ایک بار یا دو بار حقنہ دیں۔

مریض کو حسبِ ذیل سفوف بھی دیا جا سکتا ہے۔

سفوف کا نسخہ ہلیلہ سیاہ جس کو زیت الانفاق میں ورنہ تازہ گھی میں تل لیا جائے ۷۰ گرام، پھر پیس کر چھان لیا جائے، فرط، طراشیث ہر ایک ۱۰½ اگرام پوست فستق میخوش خشک کردہ ۷½ اگرام، بلوط، شاہ بلوط، خرنوب نبطی آگ سے جلائے ہوئے ہوں ہر ایک ۷ گرام، بلوط زرد یعنی قنب ۳۵ گرام کمون سرکہ میں بھگو کر تلا ہوا ۱۰½ اگرام، ان سب کو پیس کر یکجا کر لیا جائے ـــــ اور مریض کو روزانہ ۷½ اگرام، ۳۵ گرام شربت آس میں دیا جائے اگر بخار میں تغیر آکر بخار شروع ہو جائے تو سفوف میں ان اجزا کا اضافہ کیا جائے جو بخار کی صورت میں اضافہ کئے جاتے ہیں۔ یعنی طباشیر یعنی بزر البقلہ، نشا مقلو

وغیرہ۔ اگر بخار بڑھ جائے تو اس سفوف کو جو کے ستو کے پانی میں شامل کر لینا چاہیئے جو حسب ذیل طریقے پر بنایا گیا ہو

ماءالسویق الشعیر کی تیاری کا طریقہ جو کا ستو ۲۵ گرام، جو مقشر مقلو ۲۵ گرام، گل سرخ ، گرام ، حب الآس نیمکوب ۱/۲ ۱۰ گرام، ان تمام ادویہ کو ۲۰ گنا پانی کے ساتھ آہستگی سے اس قدر پکائے کہ ایک بڑا پیالہ بھر جائے پھر صاف کر کے مذکورہ سفوف ڈال دیا جائے۔

غذا:۔ بخار نہ ہونے کی صورت میں حسب ذیل غذا دی جائے۔

محرقہ قلیئے، تیتر کا سینہ، قبج اور تیہو کا گوشت سرکہ میں اُبالے ہوئے انڈے کی زردی اور جس میں کسی قدر کون اور دار چینی شامل کی ہو۔ بخار کی صورت میں حسب ذیل غذا دی جائے۔

جاؤرس مقشر یا جو کے ستو تیار کردہ حریرہ، سماق، انبر باریس، وغیرہ سے تیار کردہ شوربہ جات ایسے مریض کو تنہا حسب ذیل میوہ جات دیئے جائیں سفرجل، زعرور سیاہ، پھر تین گھنٹے گزرنے کے بعد حسب معمول غذا دی جائے

ضماد:۔ بخار نہ ہونے کی صورت میں نہار معدہ پر حسب ذیل ضماد کیا جائے۔

نسخہ مصطگی، عود ہر ایک ۱/۲ ۳ گرام، قنب ۱/۲ ۲۴ گرام، قصب الزریرہ ۷ گرام، — اگر مریض کمزور ہو تو اس میں ۱/۲ ۷ گرام سوکھی روٹی کا اضافہ کیا جائے ان تمام کو پیس لیا جائے اور شربت مازو اور کسی قدر آس رطب میں ملا لیا جائے اور طبیب کو اس بات کی کوشش کرنی چاہیئے کہ معدہ پر صرف اسی حالت میں ضماد کرنا چاہیئے۔

اگر بخار ہو تو حسب ذیل ضماد کرنا چاہیئے۔

نسخہ ضماد بصورت بخار گل سرخ، حب الآس، قصب الزریرہ، جو کا ستو، قنب ہم وزن، صندل سرخ، صندل سفید، ہر ایک سابقہ اجزاء کا نصف ——— ان تمام ادویہ کو پیس کر چھان لیا جائے۔ عرق آس رطب، عرق سیب میخوش (۱) قبج۔ چکور کے مشابہ ایک پرندہ اور عرق بہی قابض میں ملا کر اور نہار منہ ضماد کریں۔ کھانے کے وقت ضماد ہٹا دیں۔ ہضم شروع ہونے کے بعد جب غذا معدہ سے اترنے لگے تو ضماد کا اعادہ کریں۔

زلق معدہ کا دوسرا سبب:۔ اگر زلق معدہ حرارت اور پھنسیوں کی وجہ سے ہو تو اس کے

8271

لئے وہ تمام ادویہ مفید ہیں جن کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ حرارت کے لئے اس میں بارتنگ، اسپغول تلا ہوا، روغن گل خالص اور روغن کہی کے ساتھ اضافہ کیا جائے۔

غذا میں حصرمیات مبردہ، سماقیہ اور انبر باریسیہ وغیرہ دیئے جائیں اور معدہ پر حسب ذیل ضماد کیا جائے

ضماد کا نسخہ بارتنگ، اسپغول، گل سرخ، جو کا ستو، قنب ہم وزن لے کر سرکہ اور روغن گل ملالیں اور معدہ پر غذا کے وقت ضماد کریں۔

دیگر۔ بعض اوقات صرف عرق آس، عرق سیب اور عرق بہی کا ضماد کیا جاتا ہے۔

ابوماہر کا علاج پھنسیوں اور حرارت کی وجہ سے زلق معدہ پیدا ہو تو ابوماہر حسب ذیل علاج کیا کرتا تھا۔

بہی میخوش، عرق آس تر، عرق عصا الراعی ہر ایک ۴۰ گرام، سرکہ کہنہ ۳۵ گرام اس کو ایک لوہے کی ہانڈی میں ڈال دے اور ۲۴۵ گرام روغن گل خالص اضافہ کرکے آگ پر اس قدر پکائیں کہ سارا پانی اور سرکہ جل جائے اور تیل باقی رہے نہار منہ مریض کے معدہ پر لگائیں اس کے ساتھ مریض کو بارتنگ، اور تلا ہوا اسپغول دیں میں نے کوئی تیل اس سے بڑھ کر موثر نہیں پایا۔

ہم ضعف قوت ماسکہ اور پھنسیوں و حرارت کی وجہ سے پیدا ہونے والے زلق معدہ کا ذکر کر چکے اور معدہ کے دیگر تمام امراض کا بھی ذکر کریں گے جن کا تعلق آنتوں اور معدہ سے ہے۔

باب (۴۰)

خمل معدہ کازائل ہونا

خمل معدہ کا زائل ہو جانا انتہائی دشوار اور مہلک مرض ہے بشرطیکہ مرض مکمل شکل اختیار کر چکا ہو اور معدہ تھک چکا ہو۔ یہ تین اسباب کی بنا پر پیدا ہوتا ہے۔

(۱) خلط اکال ولذاع ـــــــ جو معدے پر اُتر آئے، ورم معدہ جو ورم فلغمونی کے مانند حار اور سُرخ ہو (۲) بیش اور قردل اسنبل جیسے زہروں کا استعمال۔

موت سے انسان بچ جائے تو بیش کے اندر خود اس بات کی صلاحیت موجود ہے کہ معدہ کی خملیت (خمل ہونے کی طبیعت) زائل کر دے۔ اسی خمل سے تو ہضم پایۂ تکمیل کو پہنچتا ہے جالینوس نے اس کی تشبیہ غذا پیسنے والے داڑھ کے دانتوں سے دی ہے۔

علامت خمل معدہ کے زائل ہونے کی علامت یہ ہے کہ غذا ہضم ہوئے بغیر خارج ہو جاتی ہے نہ وہاں تشنج ہوتی ہے نہ درد نہ مروڑ۔ نہ رطوبت اور پیپ ملی ہوئی کوئی چیز خارج ہوتی ہے نہ کوئی بدبو دار چیز نکلتی ہے تا آنکہ طبیب نے معاملہ کو سمجھنے کی کوشش کی حتیٰ کہ جب مرض مستحکم ہو جاتا ہے بدن لاغر ہو کر قوت کم ہو جاتی ہے بعض اطبا نے اس کی علامت یہ بیان کی ہے کہ بکثرت اجابت ہوتی ہے نفخ ہوتا ہے، سرد پانی سے سخت بے چینی ہوتی ہے جب سرد پانی معدہ میں جاتا ہے تو حس کے باعث مریض صبر نہیں کر سکتا یہ علامات ہیں ہے

بلکہ ممکن ہے۔

علاج ورم حار کے دور ہونے کے بعد مریض کا مزاج اور قوت دیکھے اگر اعتدال آگیا ہو اور ورم بھی باقی نہ ہو درد بھی نہ ہو تو غذا کے اندر بقدر طاقت لطیف اشیاء استعمال کریں۔ گوشت مُرغی کے چوزوں کے شوربہ جات وغیرہ استعمال کرائے معدہ میں کوئی ایسی چیز جانے نہ پائے جو ضعف کا باعث ہو۔ معدہ پر خارج سے حسبِ ذیل ضماد کریں۔

نسخہ ضماد گل سُرخ ½۱۰ گرام، برگ آس ½۷ گرام، فوفل ۱۰٫۲۴ ملی گرام، ذریرۃ القصب ۳٫۵ گرام ــــ ان تمام ادویہ کو پیس کر آب بہی اور آب سیب میخوش میں ملا لیں۔
اور اس ضماد میں رامک، قنب اور سوکھی روٹی کا بھی اضافہ کریں تاکہ معدے کی تقویت ہو اور ایسا شربت دیں جس کی حرارت کم رنگ سفید ہو ہر پانچ دن میں ایک بار معدہ پر حسبِ ذیل روغن کی مالش کریں۔

روغن کا نسخہ روغن گل خالص، پوست اترج، حب الآس رامک، لادن بقدر ضرورت جوش دے کر اور صاف کر کے نیم گرم معدہ پر مالش کی جائے اگر ہضم میں تقویت شروع ہو جائے اور پیس کر خارج ہونے لگے تو سمجھ لے کہ خمل عود کر رہا ہے بس اسی تدبیر کو جاری رکھے غذا میں باریک پتلی غذا اور نیمبرشت انڈے کا اضافہ کرے شربت میں اضافہ کرے اور ورزش سے منع کرے روزانہ خفیف جماع کرائے اور زیادہ دیر تک حمام میں نہ رہے اور جب نہار پیٹ ہو تو ہاتھ سے معدہ پر مالش کرنے کے لئے کہے۔

بعض اطباء نے معدہ کے عضلات پر نشتر کے بغیر محاجم لگانے کے لئے کہا ہے کیوں کہ خون ہی ایک طبعی آلا ہے جو اعضاء کو حالت اصلی پر لانے کے لئے کام کرتا ہے۔

بعض اطباء کی یہ رائے ہے کہ خمل معدہ ایک عضو ہے جو نطفہ سے بنتا ہے جب وہ چلا جاتا ہے تو ایسا ہی ہے جیسے کوئی انگلی یا کوئی عضو کاٹ دیا جائے یہ پھر عود کر نہیں آتا۔ اگر لوٹ بھی آئے تو ایک پٹی کے مانند ہو گا جو عضو پر ڈالی جاتی ہے یا عصبی جوہر جو طبیعت پیدا کرتی ہے جس طرح طبعًا ٹوٹی ہڈی پر مضبوط قسم کا جوہر چڑھا دیا جائے۔

بعض دوسرے اطباء کا یہ خیال ہے کہ خمل معدہ ایک اضافی چیز ہے جو پیدا ہوتی ہے اور یہ ایسا عضو نہیں ہے جو نطفہ سے بنتا ہو یہ فاضل مواد سے وجود پذیر ہوتا ہے جس طرح بال اُگتے ہیں۔

مجھے انتہائی تعجب ہے کہ متقدمین اطبا نے اس مرض پر کوئی گفتگو نہیں کی۔

اگر اسہال معوی بکثرت ہونے کے بعد خمل معدہ کے زائل ہو جانے کی شکایت ہو تو پھر اس کا علاج اس وقت تک شروع نہ کرے جب تک مریض کے اندر قوت اصلیہ واپس نہ آجائے جب قوت لوٹ کر آجائے تو مذکورہ علاج کرنا چاہیئے اگر مزاج مائل بہ حرارت ہو تو مذکورہ علاج کرنا چاہیئے۔ اگر مزاج مائل بہ حرارت ہو تو سیب کا ستو، بہی کا ستو پلائے۔ غذا میں سماق، کچے انگور، انار سے بنائی ہوئی غذائیں دے۔ اگر مزاج مائل بہ برودت ہو تو حسب ذیل سفوف پلائے جس کا نسخہ حسب ذیل ہے۔

نسخہ سفوف | کمون کرمانی سرکہ میں بھگوئی ہوئی ½۔۱ گرام، حب الآس ۱۳ گرام، گل سرخ ۷ گرام، مصطگی ۵،۲۵ گرام، عود ۲ گرام، کندر ۵،۲۵ گرام، ـــ ان ادویہ کو پیس کر سفوف بنالے اور شربت آس میں حل کر کے پلائے۔

زہر کھانے کی وجہ سے خمل معدہ کا زوال

اگر زہر کھانے کی وجہ سے خمل معدہ زائل ہو جائے تو اس کا علاج وہی ہے جو مذکور ہوا۔ البتہ تین دن میں ایک دفعہ اس میں ۲ گرام تریاق کا اضافہ کرے اور کھانے میں سیہہ کا گوشت دے۔

بعض اگلے اطبا نے ذکر کیا ہے کہ حریرہ جو لباب سبد، شیر نر، شیر ناقہ سے تیار کیا جائے خمل پیدا کر دیتا ہے اگر گدھی کا دودھ پلایا جائے تو یہ بھی خمل پیدا کرتا ہے اور اسے تقویت دیتا ہے۔

ابوعمران موسیٰ بن سیار کا علاج

اس مرض میں وہ مریض کو موم اور تین ہر پانچ دن میں ایک دفعہ ۲۵، د گرام استعمال کرنے کا مشورہ دیتا اور ورزش و محنت بالکل ترک کرنے کے لئے کہتا۔

اگر قبض کی مشکل پیدا ہو جائے تو اطبا اس میں اور مرض ہلاس میں ہضم عروقی کی خرابی میں کوئی تمیز نہیں کر پاتے جس کا تعلق دماغ سے ہوتا ہے۔ لہٰذا وہ مریض کو ہلاس کی ادویہ استعمال کراتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مریض گھلنے لگتا ہے۔ اگر یہ لوگ اجابت میں خارج ہونے والے فضلہ کا معائنہ کریں تو ان کے لئے تمیز آسان ہو جائے۔ اور بآسانی دونوں میں تمیز کر سکیں۔

میں نے دو آدمیوں کو دیکھا جنھیں یہ مرض لاحق تھا ایک بصرہ کا تھا جس کا ابوماھر نے علاج کیا اور اچھا ہوگیا دوسرا "اہواز" کا تھا جس کو اس کی ایک پڑوسن نے ریوند صینی پلا دیا تھا جس کی وجہ سے وہ اس مرض کا شکار ہوا، اس کو علاج سے کوئی فائدہ نہیں ہوا بلکہ مرض بڑھتا گیا۔ یہ حج کے لئے نکلا اور راستے میں انتقال کر گیا۔

باب (۴۱)

دورالبطن (شکم کی گردش)

یہ ایک ایسی نادر بیماری ہے جس میں سارے اطبار غلطی کر بیٹھتے ہیں صرف وہ جن کا علم وسیع ہو اور اطبار سابقین کا کلام صحیح طور پر سمجھتے ہیں مستثنٰی ہیں۔ اکثر و بیشتر حضرات اس مرض سے غفلت برتتے ہیں اور بیدار اس وقت ہوتے ہیں جب مریض کی قوت جواب دے دیتی ہے اور حالت انتہائی نازک ہو جاتی ہے اس غلطی کا سبب یہ ہے کہ جالینوس نے اس مرض کا ذکر "ذروب" کے امراض میں کیا ہے۔ ہم نے اس کا علاج مشائخ متقدمین سے معلوم کیا ہے جس کی تشریح ہم اس طرح کریں گے کہ صورت حال اس طرح سمجھ کر طالب علم اس کے امراض کی معرفت حاصل کر لیتے ہیں۔

دورانِ لطن کی قسمیں

دوران لبطن کی تین قسمیں ہیں پہلی قسم یہ ہے کہ دوران ایک ایک ہی عضو سے ہو۔ دوسری یہ ہے کہ دوران اکثر اعضار سے ہو۔ تیسری قسم یہ ہے کہ دوران تمام اعضار سے ہو۔

ہر ایک قسم کی خاص علامات اور خاص اعراض ہیں۔ پہلی قسم کی علامت یہ ہے کہ فاضل مواد آنتوں کے اندرونی حصے یا دماغ کے دونوں لبطون یا قعر معدہ یا فم معدہ میں جمع ہو جائیں جس کی وجہ سے اس عضو میں درد شروع ہو جاتا ہے جیسے ناف اور معدہ کے اندرونی حصہ میں

درد اور تمدد کے ساتھ درد سر اور قعر معدہ میں درد اس کے بعد اجابت ہوتی ہے اور درد ختم ہوجاتا ہے ، مریض ہلکا پن محسوس کرتا ہے اس وقت ایک ماہر طبیب یہ حکم دیتا ہے کہ اس عضو میں جہاں درد شروع ہوا تھا فاضل مواد جمع ہوگیا تھا اس لئے اگر کوئی ناف کے درد یا پیٹ کے درد یا درد سر، درد معدہ کی شکایت کرے تو طبیب کے لئے ضروری ہے کہ اس سے دریافت کرے کہ کیا یہ درد یکایک ہونے لگا۔ ؟ اگر مثبت میں جواب دے تو اس سے دریافت کرے کہ اس کے بعد اجابتیں ہورہی ہیں یا نہیں ؟ اگر وہ کہے کہ اجابت ہونے سے درد ہو جاتا ہے تو اس سے پوچھے کہ یہ درد کتنے دن میں ایک بار ہوتا ہے اگر وہ کہے کہ چار دنوں میں ایک بار، تو طبیب کو یقینی طور پر جان لینا چاہئے کہ یہ سوداوی ہے ، اگر وہ کہے کہ ہر دن ایک بار ایسا ہوتا ہے تو سمجھ لے کہ رطوبت فاسدہ ہے اگر وہ کہے کہ اس کے دوران کی مقررہ حد نہیں ہے بلکہ درد ہمیشہ رہتا ہے اور بعض وقت شدت اختیار کرلیتا ہے تو اس کو سمجھ لینا چاہئے کہ یہ خون کے اندر رطوبت فاسدہ کی وجہ سے ہے۔

اس مرض کے بارے میں کسی طبیب کو غفلت کا شکار نہیں ہونا چاہئے کیوں کہ جس طرح بخاروں کے بارے میں بھی کوئی غلطی نہیں ہوتی۔ یہی وہ دوران ہے کہ عضلات کے کناروں پر اگر فاضل مواد گر جائے پھر اجابت نہ ہو تو بخار شروع ہوجاتا ہے۔

پہلی قسم کا علاج

فاضل مواد کے جوہر کی پہچان کے بعد اس خلط کا استفراغ کیا جائے اگر یہ خلط ایسی ہے جو دوا کو قبول کرلیتی ہے تو مارالاصول پلایا جائے پھر مسہل پلایا جائے اگر خلط سوداوی ہو اور دورہ ہر چار دن میں ایک بار ہوتا ہو تو عمر مزاج قوت اور موسم کا لحاظ کرتے ہوئے حسب ذیل مطبوخ پلایا جائے۔

مطبوخ کا نسخہ

ہلیلہ سیاہ صاف شدہ ۳۵ گرام ، ہلیلہ کابلی ۵ ء ۵۲ گرام ، افسنتین ۱/۲ ۱۷ گرام ، جعدہ ۱/۲ ۱۰ گرام ، غافث ۱/۲ ۲۲ گرام ، کمافیطوس ، کمازریوس ہر ایک ۱/۲ ۱۰ گرام ، فو ، مو ہر ایک ۷ گرام ، تخم کرفس ، انیسون تخم رازیانہ ، ہر ایک ۱/۲ ۱۰ گرام ، تربد تراشیدہ ۲ گرام ، افتیمون اقریطی ۱/۲ ۱۷ گرام ، ایک کپڑے میں ۷ گرام ریوند نیمکوب کے ساتھ پوٹلی باندھ لے ایرسا یعنی بیخ سوسن میخوش نیمکوب ۱/۲ ۱۰ گرام آملہ ، ہلیلہ ہر ایک ۱/۲ ۱۰ گرام ، ـــــ ان تمام ادویہ کو مطبوخ کی طرح پکایا جائے اور مریض کی قوت کے لحاظ سے خوراک صاف کرکے تیار کرے اور اس میں ۷ گرام غاریقون ۱ گرام تقریبًا نفطی ۱ گرام

ایارج فیقرا گھس کر نیم گرم مریض کو پلائے اگر ایک ہی خوراک کافی ہو جائے تو بہتر ہے ورنہ ما، الاصول سات دن تک پلانے کے بعد اس مطبوخ کی دوسری خوراک استعمال کرائے۔

اگر مقام سرد ہو اور مریض کے علاج کی ضرورت پیش آئے تو حسب ذیل حب پلائے۔

حب کا نسخہ افتیمون ۲½ گرام، افسنتین ۲۵، ۵ گرام، عصارہ غافث ۲ گرام ایارج فیقرا ۲ گرام ــــ ان تمام ادویہ کو پیس لیا جائے اور اس کو ۲۴½ گرام اطریفل اکبر کے معجون بنا لے ــــ ۴ گرام نیم گرم پانی کے ساتھ استعمال کرے اگر مرض زائل ہو جائے گا۔ ورنہ مالح، فجل، اور ایسی غذائیں استعمال کرائے جو اس جیسی ہوں اور گاڑھا شربت بھی پلائے۔

اطراف کے بڑے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ "رسی میں اترا" اس کو درد سوداوی کا مرض تھا میں نے اصول کے مطابق اس کا بہتیرا علاج کیا مگر علاج کارگر نہ ہوا میں نے کہا کہ وہ پرہیز نہیں کر رہا ہے پھر دوران کے دن سے پہلے میں اس کی غذا میں تیہو اور فخ کا استعمال کرایا چنانچہ بالکل اچھا ہو گیا ــــ اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ پرہیز سے بہتر اس مرض کا علاج کوئی نہیں ہے۔ نیز مریض کو ہلکی سے ہلکی غذا استعمال کرائی جائے۔

نوع صفراوی کا علاج بہت آسان ہے ایک یا دو اجابت آجانے سے یہ مرض زائل ہو جاتا ہے۔ حسب ذیل مطبوخ سے اجابت لانی چاہیئے۔

مطبوخ اجابت تمر ہندی صاف شدہ ۷۰ گرام، ہلیلہ زرد صاف شدہ ۷۰ گرام، آلو بخارا ۳۰ عدد ــــ اس کو پانچ پیالہ پانی میں اس قدر پکایا جائے کہ ڈیڑھ پیالہ باقی رہ جائے پھر اس میں ۲۴½ گرام فلوس خیار شنبر مل کر صاف کرے ۳۷۵ ملی گرام انطاکی بریاں شامل کر کے نیم گرم پی لے غذا میں حصرم، سماق، اور انار سے تیار شدہ غذائیں گوشت اور مرغ کے گوشت کے ساتھ دے بشرطیکہ بخار نہ ہو، اگر بخار ہو تو مذکورہ میوہ جات کے ساتھ بغیر گوشت والے شوربہ جات دے۔

ابو ماہر کا تیار کردہ شربت تمر ہندی صاف شدہ ۷۵ اگرام، آلو بخارا ۵۰ عدد، ترنجبین ۷۵ اگرام، ــــ آدھ کلو سرکہ اور ڈھائی لیٹر پانی میں اس قدر پکائے کہ نصف رہ جائے پھر اسے خوب اچھی طرح

مل چھان کر مائیت الگ کر دے اور ۷۰ تولہ شکر ڈال کر اس قدر پکائے کہ قوام آ جائے۔ اسے برابر استعمال کرے

لعوق آلو بخارا

اطباء لعوق آلو بخارا کے ذریعہ بھی اس کا علاج کرتے ہیں طریقہ یہ ہے کہ مذکورہ شربت میں شکر کا محلول ضرورت کے مطابق ڈال کر آگ پر پکاتے ہیں پھر اس میں تربد سقمونیا شامل کر کے مریض کو چٹاتے ہیں۔

نوع رطوبی کا علاج

اگر مریض کے اندر قوت موجود ہو تو حسب ذیل حب سے استفراغ کرے۔

نسخہ حب

غاریقون ۲۵،۵ گرام، تربد ۲½ گرام، ایارج ۲½ گرام ملح نفطی اگرام، خربق، شحم حنظل ہر ایک ۱۰۲۴ ملی گرام، ہلیلہ سیاہ، صبر سقوطری ہر ایک ½۱۰ گرام۔ پیس کر شہد میں معجون بنالیں ـــــ ایک خوراک ۹ گرام بعض وقت ایک ہی خوراک میں فائدہ ہو جاتا ہے گلقند برابر استعمال کرتا رہے۔

غذا

غذا میں جذب کرنے والی چیزیں دیں، رطوبت کے اخراج میں دشواری پیش آئے تو ماءالاصول سکنجبین کے ساتھ دیں، اور کسی قدر مصطگی، گلقند کے ساتھ استعمال کرائے۔ اگر معدہ میں ضعف ہو جاذب بارد اور رطب حقنے دینا چاہیئے۔ علاج نہار پیٹ بہتر ہوتا ہے۔

نوع دموی کا علاج

یہ ہے کہ رگ باسلیق کی فصد کھولے ـــــ ایک بڑے بادشاہ کو درد دموی کا یہ مرض لاحق ہوا اس کی خدمت میں جو اطباء تھے وہ ترک فصد اور قوت کی حفاظت کا مشورہ دے رہے تھے ان کے ذہن میں اسہال کا مرض یا خراب قسم کا درد تھا۔ میں نے فصد کھول کر کثیر مقدار میں خون کے اخراج کا مشورہ دیا اور ایک مدت تک شربت استعمال نہ کرنے کے لئے کہا میں چار ماہ کے لئے ایک سفر پر چلا گیا سفر سے لوٹا تو دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ جب جب دورہ پڑتا ہے فصد کھولی جاتی اور درد منقطع ہو جاتا ہے ہوتے ہوتے یہ مرض بالکل جاتا رہا۔ میں نے بادشاہ اور اطباء کے روبرو اس کے اسباب کی وضاحت کی۔

اس مرض کے لئے فصد سے بہتر کوئی علاج نہیں ہے۔ اگر اس کے ساتھ ساتھ غذا کی بھی اصلاح کی جائے تو مکمل علاج ہو جائے گا۔

غیر مقررہ اسہال دموی

تھوڑی بہت خون کی اجابت جو کبھی کبھار غیر مقررہ وقت ہو جاتی ہے "دوران دموی" نہیں کہی جا سکتی، البتہ اس کے سبب پر غور کرنا چاہیئے اور دیکھنا چاہیئے کہ ایسا کیوں ہے کھانے کی مقدار میں آیا کمیت غذا فاسد ہے یا سوء ترتیب ہے یا نا وقت ورزش کرنے کی عادت ہے جو بھی سبب ہو دور کر دیا جائے تو مرض جاتا رہے گا۔

طبیب کے لئے ضروری ہے کہ دوران کی ہر قسم میں اجابت یعنی فضلہ کا امتحان کرے تاکہ صحیح طور پر دوران کی نوعیت کا تعین کر سکے۔ خون کی اجابت کی صورت میں فوری طور پر علاج نہ شروع کر دے تا وقت یہ کہ یہ یقین نہ ہو جائے کہ مرض دورانِ بطن ہے اور خلط کیسی ہے جس کی وجہ سے خون آرہا ہے۔ مریض کے استفراغ کو برداشت کرنے کی قوت موجود ہے۔ جو استفراغ کیا جاتا ہے وہ فوری طور پر خلط کو خارج اور بدن کا تنقیہ کر دیتا ہے اگر مریض کے کمزور ہو جانے یا خلط کی حدت کی بنا، دوا کے استعمال سے آنتوں کے اندر سوجن آجانے کا خدشہ لاحق ہو تو علاج اجابت کے ذریعہ نہ کیا جائے بلکہ خلط کی تبدیلی، تغیر اور اجابت بند کر کے کیا جائے۔ اعضار کو تقویت پہنچائی جائے غذا کی اصلاح کی جائے صرف ایسی غذائیں دی جائیں جو موذی خلط کی ضد ہوں اگر خلط سوداوی ہو تو اسے تبدیل کرے حدت کو جو کے ستو کے پانی سے جس میں کسی قدر دانا انار پکایا گیا ہو تسکین پہنچائے۔ غذا میں سماق زیرباجات وغیرہ استعمال کرے اگر خلط رطوبی ہو تو حسبِ ذیل سفوف استعمال کرے۔

سفوف کا نسخہ

مصطگی ۳½ گرام گلِ سرخ ۷ گرام، کمون سرکہ میں بھگوئی ہوئی اور بھونی ہوئی ۳½ گرام، خرنوب شامی، خرنوب نبطی ہر ایک ۷ گرام قرط، طراشیت ہر ایک ½، ۱ گرام، برگ سداب خشک ۱ گرام، فلفل سفید ۱ گرام، ہلیلہ سیاہ جو زیتون کے تیل میں یا گھی میں بھون لیا گیا ہو ۷ گرام، تخم حماض بھونا ہوا ½ ۱۰ گرام ــــ پیس کر ان تمام ادویہ کو یکجا کر لیا جائے اور ایک مناسب مقدار روزانہ نہار پیٹ دی جائے۔ غذا میں جب بخار نہ ہو تیہو کا مطنجن اور نیمبرشت انڈے کی زردی مری کہنہ نبطی وغیرہ دی جائے ــــ اگر خلط سوداوی ہو تو نسخے کے مطابق جس کا ذکر ہم نے قرابادین میں کیا ہے قلیہ جات کھلائے جائیں۔ بکری کے چھوٹے بچے کا گوشت تل یا بھون کر دیا جائے ــــ اگر بخار یا مزاج میں گرمی ہو تو غذا میں مسور کی دال کسی قدر سرکہ اور کسی قدر نیل چھڑک کر دیا جائے۔ قوت برداشت نہ ہو تو روٹی کی ٹکیہ بادام کے

ساتھ دی جائے۔

اگر خلط دموی ہو تو صرف سکنجبین سفرجلی یا شربت سیب سادہ اور اقراص حماض اور غذا میں بلا گوشت کے شوربہ جات دیئے جائیں۔ بخار ہو تو مسور مقشر سے بنائے ہوئے شوربہ جات دیئے جائیں۔ جیسا کہ ہم نے قبل ازیں ذکر کیا ہے ——— اگر مریض کمزور ہو تو علاج اور تقویت فم معدہ کے لئے چاہیے جو بھی خلط ہو تضمید سے کام لے جس کا نسخہ حسبِ ذیل ہے۔

ضماد کا نسخہ رامک ۳½ گرام، لاذن ۴.۲ املی گرام، گل سرخ ۷ گرام روٹی بغدادی محمص ۱۰½ گرام برگ آس یا حب الآس ۳½ گرام، قنب کم شیریں شدید قبض والا ۱۴ گرام، فوفل ۴.۲ املی گرام ——— پیس کر خلط صفراوی ہو تو عرق سیب یا عرق بہی اور خلط رطوبی ہو تو گلاب میں ملا لیا جائے یا روغنِ ناردین یا روغنِ قسط سے تیار کردہ موم اور عطر میں ڈالا جائے اگر خلط سوداوی ہو تو عرق بادر نجبویہ یا فلنجمشک یا عرق گاؤزبان میں ملا لیا جائے اگر خلط دموی ہو تو اس کو کسی قدر سرکہ اور کسی قدر گلاب میں ملایا جائے۔

ابوماہر کا علاج خلط رطوبی کے مریض کے لئے جبکہ بخار نہ ہو ابوماہر جوارش خوزی دیا کرتا تھا اور خلط سوداوی کے مریض کے لئے جبکہ بخار نہ ہو جوارش سفرجلی ممسک کاٹ کر استعمال کرواتا۔ خلط صفراوی کی صورت میں اس کی رائے یہ تھی کہ جو کے ستو کا پانی، آب سیب، آب انگور خام رب ریباس رب بہی وغیرہ سے بڑھ کر کسی اور چیز کا اضافہ نہ کیا جائے فم معدہ کو تقویت پہنچائی جائے، اس کا تنقیہ کیا جائے ——— اس طور پر کہ سر کا استفراغ حب الاوقایہ سے کیا جائے جو کتاب ہذا کی قرابا دین میں مذکور ہے ——— اور رگوں کے اندر فاضل مواد کا استفراغ فصد کے ذریعہ کیا جائے۔ معدہ کا استفراغ قئے سے، آنتوں اور اعضاء اسفلیہ کا استفراغِ نرم حقنوں سے کیا جائے اور فاضل مواد جو رہ جائے اس کا استفراغ پرہیز اور غذا کی تعلیل سے کیا جائے۔

اگلے اطباء کا بیان ہے کہ ایسا شخص جس کو تمام اعضاء سے "دور بطن" کی شکایت لاحق ہو علاج نہ کیا جائے تو اچانک سقوط قوت کے باعث مر جائے گا۔

باب (۴۲)

دماغی خلفہ

یہ ایک ایسا مرض ہے جس کو طبیب اس وقت تک معلوم نہیں کرسکتا جب تک اپنے فن میں ماہر نہ ہو کیوں کہ اس مرض میں بہت زیادہ اشتہا ہوتا ہے گاہ یہ مرض دوران بطن سے گاہ خلفہ گاہ اس خلفہ سے مشابہ ہوتا ہے جو معدہ اور آنتوں میں کسی خلط حریف حاد کے گرنے سے پیدا ہوتا ہے اگر طبیب مرض کی علامتوں، اور اس کے اعراض لازمہ اور خصوصیات پر غور کرے تو علاج میں غلطی واقع نہیں ہوتی۔

یہ مرض دماغ کے دونوں بطون سے معدہ کی جانب خلط ردی کے اترنے اور موجود غذا وغیرہ کو دفع کرنے اور فاسد کردینے کی وجہ سے رونما ہوتا ہے وہ اخلاط جو دماغ کے دونوں بطون کے اندر جمع ہوجاتے ہیں بعض اوقات فاسد صفراوی اخلاط ہوتے ہیں۔ یہ کبھی رطوبی ہوتے ہیں کبھی کبھی سوداوی، بسا اوقات یہ رگوں سے اس کی طرف اترتے ہیں جب ان میں کثرت ہوجاتی ہے تو یہ پڑجیب تالو اور حلق کی سمت بہنے لگتے ہیں اور بعض وقت سینے، پھیپھڑے اور معدہ کی طرف اتر جاتے ہیں ——— خاص علامت یہ ہے کہ مریض سر کے اندر ثقل محسوس کرتا ہے پرجیب میں پیپ اور تیز صفرا کا مزہ محسوس ہوتا ہے اور یہ اس کھانے کی وجہ سے ہے جس کے اندر تغیر واقع ہوچکا ہے اور اس پتے کی وجہ سے جس کو پڑجیب جذب کرتی ہے ہوتا ہے

ایسا مریض بعض اوقات حلق اور قصبہ الریہ میں دغدغہ محسوس کرتا ہے کھانسی بھی آتی ہے خاص طور پر صبح کے اوقات میں اور نیند سے بیدار ہونے کے وقت خصوصی اعراض میں یہ بھی ہے کہ ان میں اجابت کرنے سے ثقل محسوس ہوتا ہے خاص طور پر اس صورت میں جبکہ بھوکا ہو نیند کے بعد جب اٹھتا ہے تو اس میں کثرت ہو جاتی ہے کیوں کہ خلط سر سے سینے کی طرف، نیند کے وقت تنفس کے ذریعہ اور قبض وسط کی وجہ سے اُتر جاتی ہے اور معدے کو اس کے نزول کا احساس تک نہیں ہوتا اس طرح سینہ کے اندر جمع ہو جاتی ہے، جب وہ بیدار ہوتا ہے تو کھانسنے لگتا ہے اور مسلسل اجابتیں آتی ہیں تا آنکہ مواد جو سر سے اترا ہے کم نہ ہو جائے یہ مرض جب مستحکم ہو جائے اور طبیب اس کے علاج میں غفلت کرتا ہے تو قوت کے گر جانے سے مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔

بعض وقت یہ مریض سل کے مشابہ ہوتا ہے بشر طیکہ فاضل مواد پھیپھڑوں اور سینہ میں جمع ہو جائیں اور جب معدہ میں اتر جائے تو بدن عدم اعتدال اور مسلسل کھانسی کی بنا پر بخار آجاتا ہے اب غیر ماہر طبیب اپنے قیاس کی بنا پر یہ سمجھنے لگتا ہے کہ یہ مرض سل ہے لہٰذا وہ اصل مرض کا علاج ترک کر کے سل کا علاج شروع کر دیتا ہے اس طرح مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔

علاج

جب مذکورہ علامتوں سے مرض پہچان لیا جائے تو علاج یہ ہے کہ مریض کی قوت، مزاج اور عمر کو دیکھتے ہوئے قوت برداشت ہو تو پہلے نرم حقنوں کے ذریعہ استفراغ کیا جائے اور غذا کی اصلاح کی جائے پھر سر کا استفراغ حب ایارج اور حب صبر سے کرے۔ استفراغ اس خلط ردی کے ضد ادویہ کے ذریعہ کرنا چاہیئے جن کا اخراج مقصود ہو۔

اگر خلط صفراوی ہو تو منہ کے کڑوے پن، سوزش، پیاس، تشنج، اور فم معدہ اور مری میں یا پھیپھڑوں اور اس کے اعصاب میں دغدغہ سے تشخیص ہو سکتی ہے۔ اگر خلط رطوبی ہو تو حلاوت کریہ اور لعاب دہن کی چکناہٹ پائی جائے گی۔ اگر خلط سوداوی ہو تو پیپ کی سی بدبو ہو گی اگر خلط دموی ہو تو بڑ جیب میں مٹھاس کے ساتھ ساتھ نمکینی اور مٹی کا مزہ محسوس ہو گا۔

جب بدن اور سر کا استفراغ ہو چکے تو مختلف اوقات میں غرغرہ اور سر پر کھردرے کپڑے اور ہاتھ سے بھی مالش کرنے کے لئے کہا جائے۔ اگر مریض کا مزاج رطب ہو تو سر پر حسب ذیل ضماد کیا جائے۔

نسخہ ضماد خردل سیاہ اچھی طرح کُٹی ہوئی ۱۰½ گرام، مر، صبر، رسوت ہر ایک ۲½ گرام، مصطگی ۲ گرام، برگ غار خوب کُٹے ہوئے، گرام ان سب دوا کو یکجا کرلیا جائے اور تھوڑے سے سرکہ میں ملا لیا جائے اور اس میں کسی قدر آب دھنیا اور کسی قدر گلاب سے حل کرلیا جائے۔ پھر مریض پیاس لگنے کے بعد بھپارہ لے پانی میں بابونہ، کلیل الملک اور اسی طرح کی ادویہ اُبال کر اس کے بخارات کا بھپارہ لے جب مریض غرغرہ کرلے اور اس کو پیاس لگے اور سر کی مالش کرے تو ہمیشہ پوشیدہ رہنے کے لئے کہے اور سر پر مذکورہ ضماد کرے۔ غذا میں ایسی چیزیں دے جس میں سرکہ اور شکر شامل ہوں بشرطیکہ مریض قوی ہو اگر مریض کمزور ہو تو تیہو بریاں اور نیم برشت انڈے کی زردی دی جائے اور تمام غلیظ اور منفخ غذاؤں سے دور رکھے اس طرح بہت جلد مریض اچھا ہوجائے گا۔ ہلکی ورزش بھی کرے۔ ورزش کے بعد جب پیاس لگے تو حمام میں داخل ہوکر نیم گرم پانی سر پر بہائے اور ہمیشہ پوشیدہ رہے اگر اطبّاء کی غلطی اور جہالت کی بنا پر یہ مرض پیدا ہوگیا ہو تو طبیب کو چاہیئے کہ فوراً دُبلے پن کی طرف توجہ کرے اس طرح مرض کو پہچان لے گا۔ اور ان ادویہ سے علاج کرے جن کا ذکر ہوچکا ہے۔ جب اجابت بند ہوجائے اور مزوں کا احساس ختم ہوجائے جو بطور علامات ہم نے بیان کئے ہیں تو سمجھ لے کہ مرض جاتا رہا۔ پھر آبزن کرائے اور بدن پر روغن بنفشہ اور روغن چوکا کی مالش کرے آبزن سے بدن میں رطوبت آئے گی اور آرام ملے گا۔

اگر خلط سوداوی ہو تو مطبوخ افتیمون سے بدن کا استفراغ کرے اور سر کا استفراغ ایارج اور حب صبر سے کرے اور ہلیلہ مری کا استعمال کرائے اور مذکورہ ادویہ سے سر کی مالش اور ضماد کرے۔

اگر خلط رطوبی ہو تو حسب ذیل "حب" سے بدن کا استفراغ کرے۔

حبوب کا نسخہ گل سُرخ، افسنتین، غاریقون، تربد ہر ایک ۳½ گرام عصارہ سوسن ۱۰۲۴ ملی گرام، ہلیلہ کابلی صاف شدہ ۱۰½ گرام، ایارج فیقرا، گرام —— ان سب ادویہ کو پیس کر آب برگ اترج میں گوندھ لے اور حبوب بنا کر سائے میں خشک کرلے اس کی مکمّل خوراک ۹ گرام ہے۔ مگر قوت برداشت ہونے کی صورت میں دو یا تین خوراک اور غذا میں جذب کرنے والی چیزیں استعمال کرائے سر کی مالش اور تضمید بھی کرے۔

اگر خلط دموی ہو تو اس کے لئے سب سے نفع بخش علاج فصد کھولنا اور غذا کی

اصلاح ہے اگر علاج میں دشواری پیش آئے تو مریض کو ایسے شہر میں منتقل کر دے جس کی آب وہوا اس شہر سے بالکل مختلف ہو جہاں وہ رہتا ہے گندھک کے چشموں میں بیٹھے اور ان کا پانی پینے کے لئے کہے اسی طرح سوڈیم اور بورہ کے چشموں میں بٹھائے۔ ان کا پانی سر پر ڈالے۔ اس طرح مریض شفایاب ہو جائے گا۔

اگر وہ مواد جو سینے کی طرف اتر رہا ہے کثیر مقدار میں ہو تو طبیخ زوفا اور حریرہ پلائے جو ماءالنخالہ سے تیار کردہ ہو سینے کے تنقیہ سے ہرگز غفلت نہ برتے۔

ابو ماھر کا علاج

ابو ماہر ایسے مریض کو "سفوف ہلیلہ" روزانہ ۷ گرام دیتا اور غذا کی اصلاح کرتا۔

نسخہ سفوف ہلیلہ سیاہ

ہلیلہ کابلی، ہلیلہ سیاہ، ہلیلہ زرد ہر ایک ۱۰½ گرام آملہ ۷ گرام، ساذج ہندی ۸ گرام، افسنتین رومی ۷ گرام، ایارج فیقرا ۱۰½ گرام اقراص گل سرخ ۷½ گرام ــــــ ان تمام ادویہ کو پیس کر چھان لے اور اس میں ان سب کے برابر شکر طبرزد شامل کرے۔ روزانہ ۷ گرام کی مقدار میں نہار پیٹ استعمال کرائے اس کے علاوہ مذکورہ ادویہ کو پانی میں پکا کر پکتے وقت ۲۵ تولہ نخالہ ۲۵ تولہ نمک ڈالنے اور اس پانی کو روزانہ سر پر بہانے کے لئے کہتا۔

اگر طبیعت میں انحلال ہونے کے بعد پھر بندش پیدا ہو جائے یعنی اجابتیں بند ہو جائیں تو حب ایارج اور صبر کھلائے نرم حقنے اور چھینکنے کی دوا دے مریض کو پوشیدہ رکھے یہاں تک کہ حسب معمول اجابتیں شروع ہو جائیں۔ اگر کامیابی ہو اور دوسرا عارضہ پیدا نہ ہو تو یہ یقین کرلے کہ خلط ختم ہو چکی ہے اور مریض تندرست ہو گیا ہے۔ اب مریض کو عمدہ غذائیں کھلائے جیسے بٹیر، مرغ وغیرہ کا گوشت۔ جوہر خوشبوئیات سونگھنے کے لئے کہے عود ہندی کا دھواں لے اور کھانے کے بعد کسی قدر معطر شربت پلائے۔

حکیم احادرحس زیادہ تر ایسے مریض کو چھنے کے ذریعہ سر مونڈھ دینے کے بعد مالش کرنے اور جڑی بوٹیوں کا پانی سر پر ڈالنے کا حکم دیتا۔

دسواں مقالہ

دسواں مقالہ

فہرست

باب (۱)

جگر کی صورت، خلقت، منفعت اور وضع

ہم پہلے جگر کا ذکر کریں گے، کیوں کہ جگر ان اعضاء میں اشرف ترین اور کثیر المنفعت عضو ہے جن کا تذکرہ ہم اس مقالے میں کرنا چاہتے ہیں۔

جو شخص جگر کی حالت، خلقت اور اس کی عجیب و غریب قوتوں پر غور کرے گا اسے یہ معلوم ہو گا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی عظیم کاریگری اور اس کی حکمت و عنایت کا شاہکار ہے۔

واضح رہے کہ جگر کی جگہ بدن کے وسط میں رکھی گئی ہے اور جو قوت وسط سے ابھر کر اطراف جسم میں پھیلتی ہے وہ مساوی ہوتی ہے، کیوں کہ اطراف سے قوتوں کو اخذ کرنے نیز اطراف میں ان قوتوں کو دفع کرنے میں وسط کو اعتدال اور استقامت حاصل ہوتی ہے۔

بعض حکماء متقدمین میں سے جالینوس نے حکایت کی ہے کہ سیاروں میں سورج کو جو مقام حاصل ہے وہی جسم کے اعضاء میں جگر کو حاصل ہے، سفلی کواکب جس طرح سورج کی روشنی اور اس کی قوتوں کے محتاج ہیں اسی طرح علوی ستارے بھی اس کے محتاج ہیں، لہٰذا سورج کا مقام درمیان میں رکھا گیا وہ سیاروں کی قوتیں طاقت سے حاصل کرتا ہے اور طاقت سے ان کی جانب دفع کرتا ہے۔ جالینوس نے ان متقدمین کا قول نقل نہیں کیا ہے مگر جو بات اس نے کہی ہے بخدا صحیح ہے۔

جگر کی شکل مستدیرہ (گول) بنائی گئی ہے (جو اپنی شکل میں دو حصّوں کے اندر منقسم ہے۔ ایک حصّہ وہ ہے جو پھیلا ہوا ہے اور دوسرا گہرائی لئے ہوئے ہے، جگر کا پھیلاؤ غور کرنے پر سطح کرہ کے بمنزلہ معلوم ہوتا ہے، پھر اس کے اندر سے زوائد نکلے ہیں۔ جن کی تشبیہ اطباء نے انگلیوں سے دی ہے، حتیٰ کہ بعض اطباء نے ان کا نام "اصابع الکبد"، "جگر کی انگلیاں") رکھا ہے، یہ زوائد اس لئے ہیں کہ جگر معدہ پر حاوی ہو سکے، اسے اپنے اندر رکھ کر اپنی حرارت اور رطوبت سے نفع پہنچا سکے اور اس کے لئے جودت ہضم کا باعث بن سکے اس کا ایک حصّہ محدب (ابھرا ہوا) رہتا ہے، جیسا کہ جگر کے اطراف میں دیکھا جا سکتا ہے، مقصد یہ ہے کہ یہ حصّہ دوسرے حصّہ سے ثخونت (دبازت) میں ممتاز رہے، کیوں کہ اس کی ضرورت ہوتی ہے، یہیں سے رگیں برآمد ہوتی ہیں، برآمد ہونے میں پھر یہ رگیں دو حصّوں میں منقسم ہوتی ہیں۔ ایک حصّہ مساوی طاقتوں کے ساتھ غذا حاصل کرنے اور دفع کرنے کے لئے جال کی شکل قعر معدہ کے اندر منقسم ہوتا ہے۔ دوسرا حصّہ جگر کے محدب مقام میں ہے جہاں سے نکل کر مختلف فوائد کے تحت سارے جسم میں پھیلتا ہے۔ پھر اس کے اندر چار قوتیں خادم طور پر رکھی گئی ہیں جن کے اندر طبیعت کے اندر وہ تصرف کرتا ہے۔ انہی سے ان کی قوت محیلہ ان تمام اعضاء کی طرف پہنچتی ہے جن میں غذا کے احالہ اور اپنی جیسی صورت میں تبدیل کر لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔

فاضل جالینوس اور بزرگ بقراط کے مابین قوت محیلہ اور قوت مشبہہ کی اصطلاحات میں کوئی فرق نہیں ہے، کیوں کہ مادہ کا عضو کے مشابہ ہو جانے کا مطلب یہی ہے کہ عضو کا رس جوہر کی جانب احالہ ہو گیا ہے قوت غذا کو خون میں تبدیل کر دیتی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے خون کے مشابہ بنا دیا۔ لفظ و معنی کے اعتبار سے ان دونوں اقوال کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔ اگر جگر کا وہ مقام نہ ہوتا جہاں وہ رکھا گیا ہے تو ٹھیک طور پر ہضم کا کام نہیں ہو سکتا تھا بدن تک پہنچنے والی غذا مختلف طور پر پہنچتی اور طاقت کے لحاظ سے کمزور ہوتی، پھر اسی سے متصل وہ عضو رکھا گیا ہے جسے بقراط نے "المثانۃ العلیا"، کہا ہے یہ مرارہ ہے اور اس لئے ہے کہ صفراء کی ضروری مقدار جگر اور جگر کی رگوں کو پہنچتی رہے، اور اس سے، اس کی رگوں سے اور تمام اعضاء سے غیر ضروری صفراء کو جذب کرتا رہے۔ یہ بمنزلہ مثانہ ہے جو غیر ضروری رطوبتوں کو جذب کرتا ہے۔

بعض اطباء متقدمین کا بیان ہے کہ یہ دونوں قوتیں گردوں میں ہوتی ہیں، مثانہ میں نہیں ہوتیں ہم اس اختلاف کا بیان، گردوں اور اس کے منافع کے بیان میں کریں گے۔

پھر صانع حقیقی نے جگر کی حفاظت کا پورا سامان کیا ہے، چوں کہ اس میں کثرت سے حرکتیں ہوتی

ہیں اس لئے اس کے اُوپر اس سے چمٹی ہوئی ایک جھلّی چڑھا دی گئی ہے۔ یہ جھلّی اس جھلّی کے کنارے سے نکلی ہے جو شکم کے اُوپر رکھی ہوئی ہے، تاکہ یہ حرکت کے لیے مضبوط مقام بن سکے، محدب حصّہ کو کھُلا ہوا چھوڑ دیا گیا ہے، اس سے دو باریک ریشے متصل کر دیئے گئے ہیں جو حجاب معترض کے کنارے سے نکلتے ہیں، تاکہ پائیدار رہے۔ یہاں اس بات کا احتمال نہیں ہے کہ جھلّی محدب حصّہ سے چمٹ جائے اور اس کی حرکت منقلب ہو جائے، کیوں کہ کسی شئے کا بالائی حصّہ باندھ دیا جائے، پھر اسے حرکت کی ضرورت ہو، زیریں حصّہ کو بھی باندھ دیا گیا ہو، دونوں رباط نرم ہوں، زیریں رباط بالائی سے زیادہ نرم ہو، اور حرکت ہو تو لازماً وہ شئے منقلب ہو جائے گی۔ یہی وجہ ہے کہ جھلّی نہ محدب حصّہ سے چمٹا کر رکھی گئی ہے نہ اس کے اطراف سے، تاکہ اس کی حرکت انسان کی حرکت کے مطابق ہر طرف معتدل ہو سکے، جگر چوں کہ کیلوسی نامی غذائے رقیق کا مقام ہے، یہاں کیلوس وارد ہوتا ہے ساتھ ہی صفراء اور دیگر اخلاط حارہ بھی اس سے ملتے ہیں جو جگر سے الگ ہو کر ممتاز ہوتے ہیں، اس لئے یہاں بکثرت اعصاب متصل ہو کر جرم کبد میں نہیں پھیلتے، تاکہ وہ بعید ذکی الحس نہ ہو، حس بھی ضروری ہے، تاکہ جگر اس سے خالی نہ رہے، لہٰذا جو اعصاب بھی یہاں پھیلتے ہیں بمنزلۂ اعصاب غیر حساسہ کے ہوتے ہیں، ان کے اندر جو عرض ہوتا ہے وہ کبد کا عرض نہیں ہوتا، چنانچہ جگر پر جو جھلّی رکھی ہوئی ہے اس سے ایک باریک عصب متصل کر دیا گیا ہے جو جگر کے جرم میں منقسم ہو جاتا ہے، تاکہ ذکاوت حس نہ پیدا ہو۔ اس کا ایک حصّہ ان دو اجزاء کی جانب جاتا ہے جو ریشہ اور رباط سے مشابہ ہوتے ہیں، یہ ریشہ اور رباط دونوں محدب حصّہ سے متصل ہو کر ایک ہو گئے ہیں اور محدب کبد کو تھوڑی سی حس فراہم کرتے ہیں پھر جگر کے اندر قوت قاسمہ بھی رکھی گئی ہے۔ اس قوت کے بارے میں اطباء متقدمین کا اختلاف ہے۔ بعض اطباء یہ کہتے ہیں کہ جو غذا جگر سے دوسرے اعضاء کو تقسیم ہوتی ہے وہ جگر کی قوت دافعہ اور اس عضو کی قوتِ جاذبہ کے ذریعہ تقسیم ہوتی ہے، جہاں غذا پہنچتی ہے، یہاں اس کے لئے تیسری اور کوئی قوت نہیں ہے۔

بعض اطباء یہ کہتے ہیں کہ یہاں ایک تیسری قوت بھی ہوتی ہے جو مقداروں اور فضلہ کو نیز ضرورت سے فاضل غذا کو اعضاء پر تقسیم اور غذا کو اعضاء کی جانب اس فضلہ کے ہاتھ خارج کر دیتی ہے جو جگر کے اندر ہوتا ہے اس قوت کا نام "قوتِ قاسمہ" ہے۔ ــــ یہاں متعلم کو ایک مثال سے واقف رہنا ضروری ہے تاکہ قوت قاسمہ کے باب میں اختلاف کو اچھی طرح ذہن نشین

رکھ سکے۔ جگر کے اندر غذا کا استحالہ خون کی جانب ہوتا ہے تو ہر عضو کو جب غذا خون کی شکل میں تحلیل ہو جاتی ہے تو ہر عضو کو اپنا حصّہ پہنچتا ہے، اس کے بعد کچھ حصّہ ضرورت سے زائد بچ جاتا ہے جس کو مذکورہ قوت اعضار پر ان کی اپنی طاقت کے حساب سے دوبارہ تقسیم کر دیتی ہے، مثال کے طور پر یوں سمجھو کہ فضلہ کے چھ حصّے ہوں، اور حصّہ لینے والے اعضار قوت اور حصّہ کی مقدار میں ایک دوسرے سے کم ہوں، تو کوئی عضو، چھٹا حصّہ، کوئی آٹھواں اور کوئی چوتھا لے گا۔ اسی طرح فضلہ کی تقسیم برابر عمل میں آئے گی۔ یہی وہ بات ہے جس کا تذکرہ ہم معتدل جسم کے بارے میں کیا کرتے ہیں، جس کی بناوٹ فضلہ کی حد پر ہوتی ہے، اسی لئے یہ مرض کا شکار نہیں ہوتا۔ اور اسی لئے اسے افضل ترین ہیئت قرار دیا گیا ہے۔ لہٰذا طاقت کے لئے ضروری ہے کہ اس فضلہ پر غور کرے، تاکہ معلوم ہو سکے کہ جسم کیوں معتدل ہو جاتا ہے اور کیوں اسے افضل ترین ہیئت کہا جاتا ہے۔

علاوہ ازیں جگر کے اجزار طحال کی طرح نہ باہم بہت زیادہ بندھے ہوئے ہیں نہ ہی ڈھیلے ڈھالے اور جھر جھرے ہیں اگر یہ اجزار بندھے ہوئے ہوتے تو غذا کے لئے دشوار ہوتا کہ رگوں کے مختلف حصّوں سے گزر کر کہیں تک پہنچے نیز رگوں کے اجزار دب بھی جاتے، اور اگر یہ اجزا ر ڈھیلے ڈھالے اور جھر جھرے ہوتے تو غذا جگر سے آزاد ہو کر لطیف اجزار کے تحلل سے بکھر جاتی، صانع حقیقی نے اس کی وضع کو محفوظ اور شکل، بناوٹ اور جوہر کو لطیف بنایا ہے۔

اگر فاضل جالینوس اپنی کتاب التشریح میں اس سلسلے میں ایک مقالہ اور منافع الاعضار میں بحث نہ کی ہوتی میں اس کو تفصیل سے ذکر کرتا اس کی وضع، خلقت اور جوہر بیان کرتا حکیم افلاطون نے بھی اس سلسلے میں کافی تفصیل سے لکھا ہے۔ ہم طحال کی خلقت اور اس کے جوہر کا بیان، طحال کے بیان میں کریں گے۔

باب (۲)

ضعفِ جگر اور اس کے اسباب

ضعف جگر کے دس اسباب ہیں، جو حسبِ ذیل ہیں :۔

(۱) جگر کا چھوٹا ہونا، اور اس کے اندر حاصل شُدہ غذا کو ہضم کرنے کی قوت نہ ہونا۔

(۲) مقدار، اور خلقت میں مادۂ جگر کا اسی اعتدال پر نہ ہونا جو تمام اعضاء کے مزاج، وضع اور خلقت کے شایانِ شان ہو۔

(۳) پتّے کا چھوٹا ہونا اور جگر کے مزاج کا طبعًا زیادہ پتّے کا طالب ہونا۔

(۴) جگر کی وضع میں بایں طور کوئی خرابی ہو، جانب مقعر حجاب سے ضرورت سے چمٹا ہوا ہو۔

(۵) وہ دونوں ریشے جو جگر تک آتے ہیں لپٹے ہوئے یا/ طویل یا چھوٹے ہوں۔

(۶) اضلاع یعنی پسلیاں تنگ ہوں جس کی وجہ سے جگر کے اندر ضغط یعنی دباؤ پڑے جگر کے اس مرض کا نام جالینوس نے "قداقہ" رکھا ہے۔

(۷) ضعف جگر، بہ سبب سوءِ مزاج حار۔

(۸) سوءِ مزاج بارد

(۹) سوءِ مزاج یابس

(۱۰) سوءِ مزاج رطب ـــــ یہ جملہ دس اسباب ہیں۔

اب رہا وہ سوءِ مزاج جو حرارت اور رطوبت یا حرارت اور یبوست، یا برودت اور رطوبت یا برودت اور یبوست کی ترکیب سے پیدا ہوتا ہے تو ہم اسے ان دس اسباب میں داخل نہیں کریں گے کیوں کہ یہ مکرر ہیں، ان دس اسباب میں سے ہر ایک کی خاص خاص علامتیں ہیں اور امراض ہیں، پہلے ہم علامتیں بیان کریں گے، پھر ان جزوی امراض کا ذکر کریں گے جو بطور مشارکت یا مجاورت جگر کے اندر پیدا ہوتے ہیں خارجی اسباب کا بھی تذکرہ کریں گے۔

جگر کے چھوٹے اور تنگ ہونے کی علامتیں

آخری ہضم کے وقت گھٹن اور جگر کے کنارے پر ثقل اور تمدد محسوس ہوتا ہے، اگر عادت سے زیادہ کھالے تو متواتر کھانسی آنے لگتی ہے، ایسے مریض کے اندر خون کم ہوتا ہے رنگ اچھا نہیں ہوتا۔۔۔ یہ کیفیت اس صورت میں ہوتی ہے جب دوسرے تمام اعضاء کی بنسبت جگر چھوٹا ہو۔ اگر جگر کے ساتھ ساتھ پتہ بھی چھوٹا ہو اور ہاضمہ خراب ہو تو خون کے اندر رطوبت سرایت کر جاتی ہے، اور رنگ سفید ہو جاتا ہے۔ ایسا مریض جب سرد پانی پیتا ہے تو جگر کے مقام پر درد اور جھٹکا سا محسوس کرتا ہے۔ جگر چھوٹا ہونے کے باوجود صحت قائم ہو تو علاج ترک کرنے میں مضائقہ نہیں، وہ جس حالت میں ہے اسی حالت کی حفاظت کرے۔۔۔ اگر درد محسوس ہوتا ہو اور جگر کے چھوٹے ہونے کی بناء پر تکلیف ہو صحت برقرار نہ رہے تو طبیب اس کا ایسا علاج کرے جیسا کمزور آدمی کا کیا جاتا ہے یعنی کھانے پینے میں عمدہ تدبیر اختیار کرے اتنی غذائیں کھلائے جس کو جگر ہضم کر سکے، عمدہ کھانے پینے کی مقدار مقرر کرے۔ مزاج کے مطابق غذا کا تعین کرے ہاضمہ کی عمدگی کا خیال رکھے۔ اور اسی غذا سے پرہیز کرے جس سے بدہضمی، اور گھٹن کی کیفیت پیدا ہو۔ بقراط نے ذکر کیا ہے کہ جس کا جگر چھوٹا ہو اور متواتر بدہضمی ہونے لگے تو اس کو مرض اختناق لاحق ہو جاتا ہے۔۔۔ جالینوس نے کہا ہے کہ میں نے دیکھا ہے کہ جن لوگوں کے جگر چھوٹے تھے اور انھوں نے کھانے پینے میں زیادتی کی تو انھیں "فسق عروق" کا مرض لاحق ہو گیا۔ اور خون کی قے ہونے لگی۔۔۔ اس لئے ایک طالب علم اور طبیب کو یہ بات بتلا دینا چاہتے ہیں کہ جن مریضوں کے جگر چھوٹے ہوں ان کی غذا میں کمی کی جائے اور اور ایسی غذائیں دی جائیں جو صاف رقیق اور کم خون پیدا کرتی ہوں اگر ایسے مریض کے بدن میں فاضل مواد جمع ہو جائے تو جہاں تک ممکن ہو سہل ترین ادویہ سے استفراغ کیا جائے گرم دوائیں نہ دی جائیں کیوں کہ چھوٹے جگر گرم دواؤں کو برداشت نہیں کر سکتے، معمولی سبب کی بناء پر کمزور ہو جاتے ہیں

ان کے اندر "استسقاء زقی" پیدا ہو جاتا ہے، کیوں کہ ان کی قوت مُمیلہ بہت جلد کمزور ہو جاتی ہے چھوٹے جگر والوں کو ورزش بھی متوسط طریقے پر کرنی چاہئے، کیوں کہ چھوٹے جگر کو بہت جلد رطوبت کی احتیاج ہوتی ہے۔

قبل ازیں یہ گفتگو گزر چکی ہے کہ جب جگر کی رطوبت کم ہو جائے اور اس کے اندر یبوست پیدا ہو جائے تو قلب اس کی مقاومت نہیں کر سکتا۔ جب قلب کی مقاومت ختم ہو جائے تو ایسے مریض کو "انعصار الکبد" کا عارضہ لاحق ہو جاتا ہے سُرخ خون کی اجابتیں ہونے لگتی ہیں جس کی وجہ سے مریض کے اندر ذبول پیدا ہو جاتا ہے کھانے کی اشتہا ختم ہو جاتی ہے، ایک طبیب کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان تمام اسباب کو دھیان میں رکھے۔

علاج چھوٹا جگر جب اپنے مخصوص اعتدال سے نکل جائے اور مذکورہ کیفیتیں پیدا ہو جائیں تو اس کا علاج مقوی مصلح ضمادات کے ذریعے کیا جائے، جس سے تغیر شدہ مزاج کی اصلاح ہو سکے۔

بڑا جگر بڑا جگر جو خلقت میں دیگر تمام اعضاء کی مشابہت سے الگ ہو دو صورتوں میں پایا جائے گا یا تو بڑا ہو گا حرارت ناقص ہوگی، اس کی علامت یہ ہے کہ رنگ سفید مریض ڈھیلا ڈھالا بد خوری کی حالت میں چہرہ اور تمام اعضاء پر تہبج (بھربھراہٹ) ہوگا۔ تمام جسم بدرنگ ہوگا اشتہا کی کثرت ہوگی، ہاضمہ ٹھیک نہ ہوگا پیاس میں سکون ہوگا۔

دوسری صورت یہ ہے کہ بڑے ہونے کے ساتھ حرارت زیادہ ہوگی، علامت یہ ہے کہ مریض کا رنگ اچھا ہوگا، خون زیادہ ہوگا، رگیں موٹی ہوں گی، قوت برداشت زیادہ ہوگی، بڑا جگر جس کی حرارت کم ہو صورت سازی کے وقت کثرت مادہ اور جودت قوت کی دلیل ہوتا ہے، بایں ہمہ مادہ غیر صالح اور ناپختہ ہوتا ہے۔

پس جگر کا چھوٹا ہونا، جبکہ اس میں ان اعضاء سے مشابہت نہ ہو جن پر جگر دلالت کرتا ہے لازماً بُرا ہے، جگر کا بڑا ہونا بھی لازماً اسی وقت بہتر ہے جب علامات صحیح ہوں، حرارت قوی اور مشابہت حاصل ہو رہی ہو۔

چھوٹے اور بڑے جگر میں فرق یہ ہے کہ چھوٹا جگر لازماً بُرا ہوتا ہے، بڑا جگر لازماً بُرا نہیں ہوتا۔

بڑے جگر کا علاج یہ ہے کہ غذا کی مقدار کم کردی جائے۔ اور چھوٹے جگر کی تدبیر یہ ہے کہ صرف ایسی غذائیں استعمال کرائی جائیں جو صالح خون میں اضافہ کریں، ناقص الحرارت جگر کے لئے سب سے زیادہ انار ترش، آب انگور خام نقصان دہ ہیں اور سب سے منفعت بخش شربت سرخ صافی نوفل، سنبل اور دارۃ القصب ہیں۔

اگر اس میں فاضل مواد جمع ہو جائے تو غاریقون اور افسنتین سے استفراغ کرے اور آب آملہ، اطریفل کبیر استعمال کرے، جماع کم اور جودت ہضم کا خیال رکھے معتدل طور پر ورزش کرے۔ یہ تمام باتیں مفید ہیں۔

جگر کے بڑے ہونے کے ساتھ ساتھ حرارت، عمدہ اور بکثرت موجود نیز مذکورہ علامتوں کے ساتھ اس کی صحت برقرار رہے تو طبیب کو علاج کی بہت کم ضرورت ہوگی، کیوں کہ ایسے شخص کی حدت عروق کی کشادگی اور دموی طاقت کے باعث برقرار رہے گی۔

بقراط کی وصیت

جن کے جگر بڑے ہوں اور حرارت بکثرت موجود ہو ان کے لئے بقراط نے یہ وصیت کی ہے کہ ایسے اسباب سے ان کی حفاظت کی جائے جن سے "اسہال کبدی" کا اندیشہ ہو، کیوں کہ اسہال کبدی جگر کا جوہر پگھلا دیتا ہے اور فساد کا موجب بنتا ہے یا اس سے بڑا ورم پیدا ہو جاتا ہے جو ہلاکت کا باعث ہوتا ہے، خاص طور پر اس صورت میں جبکہ طبیب علاج میں غلطی کر بیٹھے۔

یہی وہ چیز ہے جس کے متعلق جالینوس نے ذکر کیا ہے کہ ورم جگر اور صلابت جگر کی صورت میں جبکہ حرارت بکثرت موجود ہو اطبا ر علاج کرتے ہیں مگر اس کے کی حفاظت نہیں کرتے، صرف تضمید پر اکتفا کرتے ہیں۔ مگر جگر کی تقویت کا خیال نہیں رکھتے، تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسے شخص کو لیسدار چپکٹ پسینہ نکلنے لگتا ہے، ایسا شخص بہت کم عرصے میں انتقال کر جاتا ہے۔ لہٰذا جالینوس نے متنبہ کیا ہے کہ ایک طبیب کو علاج کے وقت جگر کی خوردگی، کلانی اور حرارت کی قلت و کثرت کا خیال رکھنا اور تحلیل کرتے وقت جگر کے جوہر کی حفاظت اور تقویت ضروری ہے، لہٰذا معلوم ہوا کہ چاہے جگر چھوٹا ہو یا بڑا مذکورہ امور کی رعایت ضروری ہے۔

جگر کی رطوبت کا اعتدال سے نکل جانا

اگر جگر کی رطوبت کی کیفیت اعتدال سے خارج ہو جائے تو یہ جگر کی رگوں کے خون میں خلط صفراوی کے مل جانے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ایسی صورتِ حال پیدا ہو جائے

تو کیلوس کے دموی استحالہ میں فساد پیدا ہو جاتا ہے، اور غذائی خون میں رطوبت کی کثرت ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے جسم نحیف اور قوت کم ہو جاتی ہے، جگر کا یہ مرض مذکورہ اعراض نیز صحت ہضم کے ساتھ قارورہ سے واضح ہوگا۔ کیوں کہ قارورہ سفید اور عمدہ منضم ہوگا۔ اور اگر ایسا ہو کہ معدہ بارد ہو اور جگر بھی بارد ہو تو ہاضمہ خراب ہوگا اجابت میں سختی ہوگی، قراقر اور ریاح کی کثرت ہوگی، مریض استسقاء کی زد پر ہوگا۔ یہاں ہماری گفتگو جگر کے ساتھ معدہ کے امراض پر نہیں ہو رہی ہے، جب ایسی صورت پیدا ہو جائے تو ایک طبیب کو چاہئے کہ حار یابس غذاؤں کے ذریعہ علاج کرے، اور مقدار کا خیال رکھے، مریض کو بدہضمی اور سوء استمرار سے بچائے شربت کہنہ پلائے، اگر استفراغ کی ضرورت ہو تو سقمونیا استعمال نہ کرے نہ ہی مخرج صفراء دوا پلائے، بلکہ غاریقون، ہلیلہ سیاہ، کاذی، صبر وغیرہ استعمال کرائے۔ اس کے لئے ایک سفوف ہے جس کا میں ذکر کروں گا، مگر اس کے لئے سب سے مناسب یہ ہے کہ جاذب غذاؤں کے بعد شربت کہنہ پلائے، مگر ضروری مقدار کا خیال رکھے، سفوف کا نسخہ جو کھانے کے بعد استعمال کیا جاتا ہے۔

سفوف کا نسخہ

ہلیلہ سیاہ، ہلیلہ کابلی، ورد (ہر ایک ۵،۷اگرام)، مصطگی (۵،۱۰اگرام) سنبل (۵،۳گرام)، کندر (۷گرام)، قرنفل، قاقلہ صغار، دار فلفل، سعد سیاہ (ہر ایک ۵،۳گرام)۔۔۔ ان تمام ادویہ کو پیس چھان کر اسی مقدار میں شکر طبرزد شامل کرے، اور تین دن میں ایک بار (۵،۳گرام) سے (۵،۱۰اگرام) تک یہ سفوف استعمال کرے۔۔۔ اگر جگر کی حرارت میں مزید اضافہ منظور ہو تو سنبل، مصطگی، اصابع الصفر، دار شیشعان اور سعد کا جگر پر ضماد کرے۔ ان سب کو پیس کر، شربت کہنہ میں معجون بنائے اور جگر پر ضماد کرے، تضمید کے لئے پیش نظر مقعر کبد ہو۔

جگر کی وضع میں خرابی

اس کی علامت یہ ہے کہ شکم سیری، نقل و حرکت اور پہلو بدلتے وقت درد ہوتا ہے جگر کے علاوہ دوسرے مقام پر درد ہو۔۔۔ جیسی آفت ہوتی ہے ویسا ہی درد بھی ہوتا ہے۔۔۔ یہ درد اگر محدب کبد پر موجود حجاب کے ضرورت سے زیادہ چمٹ کی بد وضعی سے لاحق ہو تو ایسا محسوس ہوگا جیسے جگر اُلٹ گیا ہو۔ یہ کیفیت بالخصوص اواخر ہضم میں محسوس ہوگی، اور اگر ان دونوں ریشوں کی کوتاہی سے ایسا ہو جو جگر کی طرف آتے ہیں تو ثقل معدہ اور اواخر ہضم ایسی حالت طاری ہوگی جو "فواق"، یعنی ہچکی کے مشابہ ہوگی اور اگر ان ریشوں کے طویل ہونے سے لاحق ہو تو "قے" کی سی حالت طاری ہوگی،

اور بغیر کھانسی کے سانس پھولنے لگے گا۔

علاج غذا میں تخفیف کی جائے، جگر پر ایسا ضماد کیا جائے جس سے جرم معدہ کو تقویت اور مضبوطی حاصل ہو جگر کی تعطیر کی جائے۔ اس لئے کہ جب کمزور جگر کو اشیاء قابضہ اور معطرہ کے ذریعے تقویت پہنچائی جاتی ہے تو افعال میں بھی تقویت آجاتی ہے، اگر اندر فاضل مواد آجائے یا رگوں کے اندر لیسدار خلط جمع ہو جائے تو افسنتین، مصطگی، صبر کے ذریعہ خارج کردیں اور اس بات کی کوشش کریں کہ بغیر کسی شدید ضرورت کے فصد کھولنے کی نوبت نہ آئے۔

اضلاع یعنی پسلیوں کی تنگی

چاہے پیدائشی ہو یا عارضی، جس کی وجہ سے جگر پر معدہ کے آگے اور پیچھے سے دباؤ پڑے اس کی علامت یہ ہے کہ ایسے مریض کو ہمیشہ قے ہونے لگتی ہے، قے رقیق خون سے مشابہ ہوگی جس میں رطوبتیں ملی ہوئی ہوں گی ناپختہ کیلوس خارج ہوگا، یا بغیر جلن کے رقیق خون کا پیشاب آئے گا گردوں میں درد ہونے لگتا ہے اجابت کے ساتھ رقیق خون زعفران کے پانی جیسا خارج ہوگا دباؤ شدید ہونے پر مریض کو ہمیشہ گوشت کے دھون جیسی اجابت ہوتی ہے۔

علاج جگر کے جوہر کی حفاظت کی جائے غذا میں بالکل کمی کردی جائے اور تھوڑی تھوڑی دی جائے، ایسے مریض کو ہرگز پیٹ بھر نہیں کھانا چاہئے، اگر مریض قوی ہو تو باسلیق کی فصد کی جائے، اگر ساز گار ہو تو کھانے سے زیادہ شربت پلائے، ایسے مریض کو سخت ورزش ہرگز مناسب نہیں ہے، ایسی حالت سے بچتا رہا جس میں مرض کو موقعہ ملتا ہو۔ ہمیشہ مطفی اور قابض اشیاء کا ضماد کرتا رہے تاکہ وہ فاضل مواد جو رگوں میں ہو لوٹ کر نہ آسکے، ایسے جگر کا علاج بہت کم موثر ہوتا ہے، لہذا سب سے بہتر یہ ہے کہ کامل پرہیز رکھا جائے۔

ضعف جگر پیدا کرنے والے ان شاذ و نادر اسباب کا ذکر کرنے کے بعد ہم سوء مزاج پھر جگر کے اورام اور اس کے انواع و اعراض اور علامتوں کا ذکر کریں گے۔

باب (۳)

جگر کا سوء مزاج حار

میں نے دیکھا ہے کہ اطباء سابقین نے طب کی جو کتابیں لکھی ہیں اس میں انھوں نے امراض جگر کے بیان میں کوتاہی سے کام لیا ہے۔ چنانچہ سوء مزاج جگر، ورم جگر، ضعف جگر، ضعف جرم جگر اور ان کا علاج سبھی کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے اس طرح سارے امراض اور ان کے معالجات کو خلط ملط کر دیا ہے، نتیجہ یہ ہوا کہ مبتدی اطباء مریض کو ہلاکت کے دہانے پر پہنچانے لگے، اور ایک مرض کو دو یا تین مرض قرار دینے لگے ـــــ اس لئے ہمارا ارادہ ہے کہ سوء مزاج اور اس کی علامتوں کو علحدہ علحدہ طور پہ بیان کریں، پھر اس کی دواؤں کا ذکر کریں، تاکہ ایک طالب علم پر کوئی بات مشتبہ نہ رہے۔

قبل ازیں ہم ضعف جگر کا ذکر کر چکے ہیں جو بغیر سوء مزاج کے لاحق ہوتا ہے اب ہم سوء مزاج کے اقسام کا ذکر کریں گے۔ اور سوء مزاج حار سے اس کی ابتدار کریں گے، کیوں کہ جگر کے مزاج کو تبدیل کرنے میں "حرارت" کا سب سے زیادہ دخل ہے۔

جگر کا مزاج چار وجوہات کی بناء پر حرارت کی طرف مائل ہوتا ہے۔

(۱) کثیر حرارت / جو غذا کی وجہ سے پیدا ہو۔

(۲) رگوں میں بکثرت صفراء کی پیدائش۔

(۳) جگر و پتہ کے درمیان سدہ کا پیدا ہونا۔

(۴) بکثرت کہنہ نبیذ کے پینے بے احتیاطی سے کام لینا۔

واضح باد کہ تغیر مزاج جگر اور سوء مزاج جگر کا مفہوم تمام لوگوں میں یکساں نہیں ہوتا، کچھ لوگوں کا جگر تو اعتدال سے خارج ہوکر حرارت کی طرف مائل ہوجاتا ہے، اسی میں صحت برقرار رہتی ہے اسے سوء مزاج حار نہیں کہا جا سکتا، بعض لوگوں کے جگر کی حرارت اعتدال سے کم اور ناقص ہوتی ہے اور جگر اعتدال سے ہٹ کر رطوبت کی طرف مائل ہوجاتا ہے، اسے سوء مزاج رطب نہیں کہا جا سکتا، یہی کیفیت برودت اور یبوست کی بھی ہوتی ہے۔

سوء مزاج کا مطلب یہ ہے کہ جگر اعتدال خاص سے نکل جائے یا اس حالت سے نکل جائے جو صحت کی صورت میں ہوتی ہے یا تھی، اور جگر کے جوہر میں سخونت پیدا ہوجائے جب کہ اس کو مزاج کے تغیر سے قبل حار رطب ہونا چاہیئے۔

ہر جگہ کے اعتدال سے نکلنے کی کیفیت کی پہچان نبض کی طرح بہت مشکل ہوتی ہے، اعتدال خاص سے خارج نبض کو صرف وہی طبیب پہچان سکتا ہے جو انسان کے اعتدال اور اس کی خاص نبض کے مزاج سے واقف ہو، کیوں کہ یہ بات ناممکن نہیں ہے کہ کسی آدمی کی نبض متواتر تیز چلتی ہو اور اس کی صحت اسی کے اندر مضمر ہو، یا کسی کی نبض آہستہ چلتی ہو اور اس کی صحت کا دارومدار اسی پر ہو، اسی طرح بعض اوقات جگر کسی قدر اعتدال سے خارج ہوتا ہے مگر اس کی صحت اسی کے اندر ہوتی ہے، اگر اس حالت سے جگر نکل جائے تو ایسی صورت میں اس پر سوء مزاج کا حکم لگایا جا سکتا ہے۔

ان تمام باتوں سے واقفیت کے بعد ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر جگر کے اندر سوء مزاج حار پیدا ہو جائے تو اس کی علامت یہ ہے کہ صفرا، یا پیاس کی کثرت ہوگی، اجابت بدبودار، اور مائل بہ زردی ہوگی، تمام بدن میں جلن محسوس ہوگی اجابت میں مروڑ ہوگا، اشتہا بالکل کم ہوجائے گی، اور جگر کے مقام پر ایسی حرارت محسوس ہوگی گویا چنگاری رکھ دی گئی ہو۔

بعض وقت سوء مزاج حار کے ساتھ دو طرح کھانسی کا عارضہ ہوجاتا ہے، ایک پھیپھڑے کی مشارکت سے، دوسرے پھیپھڑے میں پہنچنے والی غذا سے اس میں گرمی سے، جگر کے سوء مزاج حار کی حالت میں گاہ انتہائی درد سر ہونے لگتا ہے، گاہ بخار بھی آجاتا ہے، بخار قلب میں گرمی پیدا ہونے کی وجہ سے آتا ہے۔

علاج مریض کی قوت ساتھ دینے کی صورت میں فصد کرے جگر کی تبرید کرے، تبرید

دو طریقوں سے کی جا سکتی ہے، غذا یا دوا کے ذریعہ بشرطیکہ سرد غذا کے استعمال اور سرد دوا کے پینے کی قوت برداشت موجود ہو، اگر فساد معدہ کی وجہ سے سرد غذا یا سرد دوا کے استعمال میں رکاوٹ پیش آئے تو مقوی ادویہ کی تضمید، تعطیر اور تبرید کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ اب یہ کام طبیب کا ہے کہ وہ اپنا طریق علاج متعین کرے۔

سوءِ مزاج حار کا علاج کلّی

بشرطیکہ بخار نہ ہو ایسی غذائیں استعمال کرائے جو آب انگور خام سماق، انبر باریس سے تیار کی جائیں، اور ہمہ ضمہ، امانیہ ترچوزوں کے ساتھ تیار کر کے دے، ان غذاؤں کو تبرید کے بعد استعمال کرائے۔ اگر یکبارگی مریض کا جگر امتلاء برداشت کر سکتا ہو تو فبہا ورنہ غذا کو رقیق بنا دے۔

اور اگر بخار ہو تو شوربہ جات میں مذکورہ اشیاء یعنی انبر باریس، حماض، آب انگور خام وغیرہ کے اضافے کی ضرورت نہیں، بطور دوا ماء الشعیر سکنجبین سادہ کے ساتھ استعمال کرائے بشرطیکہ کھانسی، حلق میں خشونت اور معدہ میں کوئی سبب مانع نہ ہو۔ گاہ ماء الشعیر کے ساتھ خشک کردہ کھجور کا گابھا اور خشک کردہ شگوفہ خرما گاہ عناب اور سپستان کے ساتھ پکا کر دیا جاتا ہے۔
بعض اطباء آب طرخشقوق اور آب کاسنی پکا کر صاف کر لیتے ہیں پھر اس کے ساتھ جو پکا کر دیتے ہیں۔

اہل عراق کا علاج

اس سلسلے میں یہ ہے کہ وہ صرف ماء الشعیر کا استعمال کرتے ہیں، اور دوسری حامض وقابض اشیاء کا استعمال اس اندیشہ کے تحت نہیں کرتے کہیں رگوں سے جرم جگر میں خشونت نہ پیدا ہو جائے۔

اہل بصرہ کا علاج

اہل بصرہ، سکنجبین، شربت انگور خام، شربت ریباس رب چوکا وغیرہ سے علاج کرتے ہیں۔

ابوماہر کا علاج

وہ دونوں طریقوں میں درمیانی طریقہ اختیار کرتے تھے۔ اور حسب ذیل قرص کا استعمال کرتے تھے:۔

قرص کا نسخہ

گل سرخ، تخم خرفہ، طباشیر جلال سفید، تخم کاسنی، تخم کشوث، عصارۂ انبر باریس، تخم خیار، تخم خیارزہ، نشاستہ، صمغ عربی (ہم وزن)، ـــــ کافی نہ ہونے کی صورت میں عرق کاسنی اور عرق طرخشقوق کو سکنجبین سادہ میں بسا لیا جائے ـــــ اور ضرورت کے مطابق بعض اجزاء میں اضافہ کیا جائے، اسی لحاظ سے کمی کی جائے، ـــــ چنانچہ بعض وقت

اس میں کسی قدر کافور کا اضافہ کیا جاسکتا ہے، بشرطیکہ مریض نوجوان ہو اور قوی ہو۔

ضماد کا نسخہ برگ عصا الراعی، برگ اسپغول، برگ بارتنگ، برگ آس تر، عرق سیب میخوش عرق بہی میخوش ــــ ان تمام کو یکجا کرکے جگر حار پر ضماد کیا جائے ــــ ضعف قوت اور قلت اشتہار کی صورت میں مذکورہ نسخہ میں کیک بغدادی کا اضافہ کیا جائے جس میں نمک اور بورہ نہ ہو ــــ یہ علاج اس صورت میں ہے جبکہ صرف مزاج حار ہو یا بخار کے ساتھ ہو، اگر مریض کو کسی قسم کی اجابت جاری ہو تو ماء الشعیر کے بجائے جو کے ستو کا پانی، اور عرق کاسنی کے بجائے رب بہی سادہ، رب سیب، رب انگور خام استعمال کیا جائے، شوربہ جات میں امانیہ اور سماقیہ دیئے جائیں خارج سے حسب ذیل ضماد کیا جائے:۔

ضماد کا نسخہ گل سرخ (۵ء۱۰ گرام)، پوست بہی معطر (۵ء۱۷ گرام) آس رطب (۵ء۱۰ گرام)، ذریرۃ القصب (۷ گرام)، قنب سفید کم شیریں جس میں قبض کی خاصیت زیادہ ہو (۷ گرام)، کیک خشک محمص (۵ء۱۰ گرام)، ــــ ان تمام کو پیس کر عرق بہی میں ملالے، اور جگر کی شکل کے ایک کپڑے کو اس کے اندر اچھی طرح ترکرکے، جگر پر ضماد کردے، اگر بخار اور اجابتیں علی حالہ باقی ہوں تو بخار کے اسباب کا جائزہ لے اور ان کے لحاظ سے تدبیر اختیار کرتے ہوئے مناسب دوا کا اضافہ کرے، اس طرح اجابت کی نوعیت کو دیکھ کر دوا اور غذا میں اس مناسبت سے اضافہ کرے جس سے اجابت کا سبب دور ہو جائے۔ مثال کے طور پر اگر اجابت میں خون آرہا ہو یا ایسا پانی خارج ہو جو تازہ گوشت کو دھونے سے نکلتا ہے تو علاج میں گل ارمنی، گل قبرسی، گل مختوم، کہربا اور ریوند وغیرہ اضافہ کیا جائے ضماد میں بھی گل ارمنی، گل قبرسی، گل قیمولیا، طراشیث وغیرہ اضافہ کیا جائے جگر حار کی اصلاح میں دوا اور ضماد وغیرہ کے اندر روغنیات کا استعمال مناسب نہیں ہے

حرانی اطباء اور ابو ماہر کے طریقۂ علاج میں اختلاف

حرانی اطباء بہی کے چھلکوں کو روغن گل میں بساکر استعمال کرتے ہیں، مگر ابو ماہر کا یہ خیال نہیں ہے، وہ جالینوس کے طریقۂ علاج سے متفق ہے، جس کا یہ خیال ہے کہ جگر کے جوہر کو کسی قسم کے تیل سے ڈھیلا کرنا مناسب نہیں ہے، تسکین کی ضرورت ہو تو معطر، بارد اور قابض اشیاء کا اضافہ کیا جائے، ــــ اہل جندیسابور جگر حار کے لئے ایک سفوف تیار کرتے ہیں۔

جگر حار کے لئے اہل جندی سابور کا نسخہ برگ کاسنی خشک، برگ خرفہ

برگ خرفہ برگ عنب الثعلب خشک سے سفوف تیار کر کے پھانک کر اوپر سکنجبین سفرجلی پی لے۔

ضماد یہ لوگ ضماد کے لئے صندل سفید کو عرق کاسنی اور عرق عنب الثعلب میں ملا کر استعمال کرتے ہیں۔

خود میرا تجربہ جس وقت میں بصرہ میں مقیم تھا، عنب الثعلب کا پتہ، پھل، کلی اور جڑوں کو سکھا کر عصارۂ عنب الثعلب تیار کر کے سکنجبین کے ساتھ پلاتا اور ضماد بھی کرتا اس سے فوری طور پر بے حد فائدہ محسوس ہوتا۔ حقیقت یہ ہے کہ جگر تمام امراض حارہ میں عنب الثعلب، کاسنی، طرخشقوق، انبر باریس مفید ہیں۔

سوءِ مزاج حار کے بعد، اب ہم سوءِ مزاج بارد کا ذکر کریں گے، اس سے سوءِ مزاج رطب اور سوءِ مزاج یابس کا سمجھنا آسان ہو گا۔

باب (۴)

جگر کا سوء مزاج بارد

جگر کے سوء مزاج بارد کے بارے میں طبیب کو پوری ہوشیاری اور احتیاط سے کام لینا چاہئے یہ جگر کو شاذ و نادر ہی لاحق ہونے والا مرض ہے، کیوں کہ جگر کا مزاج اصلی حار رطب ہے، اگر یہ حرارت کی طرف مائل ہو جائے تو کیفیت کے اندر اضافہ قرار پائے گا، اسی طرح اگر رطوبت کی طرف مائل ہو جائے / تو بھی کیفیت کے اندر اضافہ سمجھا جائے گا؟ اگر مزاج برودت کی جانب مائل ہو جائے تو یہ "جوہر جگر" میں تغیر کے مصداق ہوگا اور جوہر میں تغیر سے طبعی افعال میں فساد ہوگا، اس سے جگر کی غذا اور خون صاف کرنے کی صلاحیت فاسد ہو جائے گی خون کا جوہر بھی متغیر ہو کر "رقیق بارد" ہو جائے گا، اور استسقاء لحمی کا پیش خیمہ ثابت ہوگا۔

اس حالت کے اندر جس کا ذکر ہم نے اعتدال کی مقدار کے سلسلہ میں کیا ہے جو اعتدال خاص سے نکل کر حرارت کی طرف مائل ہو جاتا ہے سوء مزاج بارد معتبر نہیں ہے، کیوں کہ قلیل و کثیر سبھی اعتدال سے خارج ہو جاتے ہیں، اس میں آدمی کو بالکل صحت نہیں ہوتی۔

سوء مزاج بارد کی علامات | مریض بدرنگ ہوگا، خشکی اور قلت دم کے ساتھ رنگ سفید ہوگا سوء ہضم کے باوجود، اشتہا زیادہ ہوگی، اجابت میں سفیدی کے ساتھ مروڑ ہوگا۔ اور اکثر و بیشتر حالتوں میں ایسے مریض کی

طبیعت حرارت سے نہیں، صفرا کی قلت کی وجہ سے خشک ہوگی، فضلہ خود بخود خارج ہو،

علاج اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو خالص معطر شربت دیا جائے غذا کی اصلاح کی جائے، اور ایسی دی جائے جو تسخین پیدا کرے، مثلاً لحم احمر جس کو زیتون کے تیل میں تل لیا ہو اور مار الشحم جس کو خوشبودار اشیاء جیسے دارچینی، قرنفل (لونگ) قاقلہ صغار (چھوٹی الائچی) وغیرہ سے معطر کر لیا گیا ہو ــــ خارج سے حسبِ ذیل ضماد کیا جائے:۔

ضماد کا نسخہ صبر، مصطگی، سنبل، ناردین، قصب الذریرۃ اور طالیسفر کو کوٹ چھان کر دو طریقوں میں سے کسی بھی طریقہ پر ضماد کیا جا سکتا ہے۔ ایک یہ کہ روغن ناردین یا روغن بلسان میں ملا لیا جائے، اور جگر کی شکل کا ایک پارچہ لپیٹ کر کے ضماد کیا جائے ــ دوسرا یہ کہ روغن ناردین سے موم اور تیل تیار کر لیا جائے اور اس میں مذکورہ ادویہ شامل کر کے خوب پھینٹا جائے، پھر جگر کی شکل کا ایک کپڑا لے کر ضماد کیا جائے۔

دیگر ایسے جگر کے لئے "روغن اسراف" بھی استعمال کیا جا سکتا ہے جس کا نسخہ درج ذیل ہے:

روغن اسراف کا نسخہ روغن چنبیلی اور روغن خیری میں حسبِ ذیل مصالحہ جات پکا لئے جائیں: سنبل، قرفہ، قرنفل، جوزبوا، دارشیشعان، قاقلہ صغار، قاقلہ کبار، زرنب، مُشک اور عنبر ــــ ان تمام ادویہ کو مذکورہ دونوں تیلوں میں پکا کر تیل صاف کر لیں اور تلچھٹ کو خوب پیس لیں تاکہ نرم ہو جائے پھر تیل اس میں ڈال دیں، اور ۱/۴ حصہ کی مقدار میں "روغن بان خالص ملا لیں۔ اور دو چند گرم پانی ڈال کر دوبارہ پکائے ــــ اسے "جگر بارد" میں استعمال کیا جائے، اگر ان روغنوں میں اشیاء قابضہ معطرہ کا اضافہ نہ کیا جائے تو ان کا استعمال جگر کے لئے ہرگز درست نہ ہوگا، کیوں کہ روغن کی خاصیت یہ ہے کہ وہ جگر کے جوہر کو ڈھیلا کر دیتا ہے۔

قاعدہ کلیہ مختصر یہ کہ طبیب کو یہ جاننا ضروری ہے کہ دماغ کی تسخین، جگر کی اور قلب کی تبرید فم معدہ کی تسخین، اور انثیین (دونوں خصیوں) کی تبرید اور تسخین میں مبالغہ سے کام نہیں لینا چاہئے، طحال کی تبرید میں عندالضرورت، اسی طرح تسخین میں بھی مبالغہ سے کام لیا جا سکتا ہے، کیوں کہ مذکورہ اعضاء شریفہ، دیگر اعضاء کے بہت سے افعال کے لئے "اصل" کا حکم رکھتے ہیں، ان اعضاء کا دائم الفعل ہونا ضروری ہے۔ اگر ان اعضاء میں حد سے زیادہ برودت یا سخونت پیدا ہو جائے تو ان کے افعال کو نقصان اور ایسا فساد پیدا ہوگا جس کی تلافی ممکن نہیں ہے۔

جگر بارد کی مناسب دوا

وہ تریاق ہے جس کو حرانی اطباء نے درد جگر کے لئے تیار کیا ہے "تریاق کبیر" بھی مُفید ہے، اور معجون جو بھیڑ یئے کے جگر سے تیار کیا جاتا ہے اور جس کو "آشنا ناسیا" کہا جاتا ہے وہ بھی برودت جگر میں مفید ہے۔

اگر کوئی سبب مانع ہو تو "شربت کہنہ" سے بڑھ کر اور کوئی چیز مفید نہیں ہے بشرطیکہ اعتدال کے ساتھ استعمال کیا جائے۔

ابو ماہر کا شربت

ابو ماہر نے جگر کی برودت کے لئے ایک شربت تیار کیا تھا، جسے کوئی امر مانع نہ ہونے کی صورت میں استعمال کرتے تھے، نسخہ حسب ذیل ہے:۔

نسخۂ شربت ابو ماہر

راسن خُشک، زرنب، پوست بہی شیریں معطر، (ہموزن) ان سب کو شربت کی ایک خاص مقدار میں ایک دن ایک رات بھگو دے پھر پکا کر صاف کرلے، اس میں کسی قدر شہد شامل کر کے دھوپ میں رکھدے، اسی طرح معطر، طاقت ور گرم اور مسخن شربت تیار ہو جائے گا۔ جو بارد جگر کے مریضوں کے لئے استعمال کی جاسکتی ہے۔

یہ اس صُورت میں ہے جبکہ صرف برودت جگر کا عارضہ ہو، اگر اس کے ساتھ اسہال کی شکایت بھی ہو تو حسب ذیل قرص استعمال کریں:۔

قرص کا نسخہ

قسط، طراثیث (ہر ایک ۷ گرام)، شاہبلوط تخرش محمص (۵، ۱۰ گرام) پیس کر اندر اسی مقدار میں دقاق کندر شامل کریں اور پلائیں۔

قارورہ میں اگر حدت ہو تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ اسہال کا سبب، برودت جگر نہیں، بلکہ کوئی اور سبب ہے، لہٰذا مطفیات مسکنہ استعمال کریں بشرطیکہ برداشت کی طاقت ہو۔

اگر قارورہ سفید ہو تو اسہال کا سبب برودت جگر ہو گا، اس کا علاج وہی ایک ہے مگر ضماد جگر میں قابض ادویہ کا اضافہ کیا جائے اور کسی قسم کا تیل استعمال نہ کیا جائے۔

برودت جگر کے ساتھ بخار بھی ہو تو سبب پر غور کریں، اگر سبب برودت جگر ہو تو اس کا علاج کریں، اور اگر برودت جگر کے علاوہ کوئی دوسرا سبب ہو تو ازالہ سبب کریں، جگر کی سخونت سے غافل نہ ہو لہٰذا بس مرکب دوا استعمال کریں جس میں سخونت جگر کی رعایت ہو، اس طرح بخار کا سبب دور کریں جگر اور بخار کا ضرر نگاہ میں رکھے، اگر جگر کی برودت بڑھی ہوئی ہو تو زیادہ توجہ جگر کی تسخین کی جانب دیں۔ اگر بخار کا ضرر بڑھا ہوا ہو تو زیادہ توجہ بخار کے ضرر کو دور کرنے کی

طرف زیادہ مبذول کریں۔

جگر کے سوءِ مزاج حار اور سوءِ مزاج بارد بسیط کے تذکرہ کے بعد اب ہم رطب اور یابس کا ذکر کریں گے۔ گو سوءِ مزاج مرکب کا تذکرہ ہماری منشاء سے خارج ہے مگر یہاں ہم اس کا ذکر کر دینگے تاکہ یہ وضاحت طالبِ علم کے لئے مُفید ہو سکے۔

باب (۵)

جگر کا سوءِ مزاج یابس

جگر میں جو سوءِ مزاج یابس پیدا ہوتا ہے مستحکم نہ ہونے کی حد تک دو وجہوں سے سریع الزوال ہوتا ہے، ایک یہ ہے کہ حرارت اسی طرح برودت کے باعث سریع الزوال ہوتا ہے، جگر میں جب برودت پیدا ہوتی ہے تو ہمارے مذہب کے مطابق جگر یبوست سے زیادہ رطوبت سے قریب ہوتا ہے، اور جب سخونت پیدا ہوتی ہے تو رطوبت قبول کرنے کی طرف زیادہ قریب ہوتا ہے، یہ بھی اسی مذہب کی بنا پر ہے جسے ہم ترجیح دیتے ہیں۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ اس کا علاج ممکن ہوتا ہے، اعتدال کے ساتھ تسخین پھر ترطیب کی جائے، یہ بھی ممکن ہے کہ اعتدال کے ساتھ تبرید کی جائے، پھر ترطیب اگر چاہیں تو اعتدال کے ساتھ ترطیب پھر تسخین کریں بشرطیکہ تسخین کی ضرورت ہو، پہلے ترطیب اور اس کے بعد تبرید بھی کی جاسکتی ہے بشرطیکہ تبرید کی ضرورت ہو، چاہیں تو ترطیب کے بعد اس کو اسی حالت پر چھوڑ دیں بشرطیکہ تسخین اور تبرید کی ضرورت نہ ہو۔

یبوست کبد کی علامتیں حسب ذیل ہیں:۔ خون کی خشکی اور قلت، غذا سے کم منفعتی کے باوجود کھانے کی بہت زیادہ ضرورت، رنگ میں میلاپن، رگوں کا باریک ہونا، ضعف اشتہا، اور قوت شہوانی کا بجھ جانا، سوءِ ہضم اور آنکھوں میں خشکی پیدا

ہو جانا۔

اطبار متقدمین میں سے ایک طبیب جس کے قول پر اعتماد اور بھروسہ کیا جاسکتا ہے کا بیان ہے کہ ایسا مریض سریع الغضب ہوتا ہے، اس نے سبب یہ بیان کیا ہے کہ وہ رطوبت جو غذا کے ساتھ قلب کو پہنچتی ہے جگر سے ہو کر پہنچتی ہے، اگر جگر کے مزاج میں خشکی ہو تو قلب وہ رطوبت حاصل نہیں کر سکتا چنانچہ اس کی حرارت و یبوست میں اضافہ ہو جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ ایسے مریض کا غصہ بڑھ جاتا ہے، یہ وہ مزاج ہے جس میں جگر، قلب کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

علاج مریض کو مرطوب شہر میں منتقل کر دیا جائے، اور صرف تر غذاؤں پر اکتفا کیا جائے جیسے بکری کے بچے کا بھیجہ، پکائی ہوئی مرغیوں کے چھلکے، باقلا مقشر جسے روغن بادام کے ساتھ اور بکری کے سرے پائے جن کو تنور میں جو مقشر کے ساتھ پکایا گیا ہو، اور ترکاریوں میں سے خس کاسنی ترو تازہ، گدرا، سرمق، چولائی اور فرفر کی شاخیں وغیرہ۔

ادویہ میں شربت خشخاش، اور خشخاش رطب یا بس یا چاہے آبزن کرایا جائے، اور شربت رقیق ممزوج پلایا جائے ـــــ بہترین شربت ایسے مریضوں کے لئے سفید اور رقیق ہوتا ہے، جو نہ بالکل نیا ہو نہ بالکل پرانا۔

ضماد کا نسخہ تخم بقلہ کو لعاب اسپغول کے ساتھ پھینٹ لیا جائے اور ایک کپڑے پر لیپ کر کے جگر پر ضماد کیا جائے۔

بعض اہل حران کا علاج اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو ایک اسفنج کو عورتوں کے دودھ میں تر کر کے جگر پر ضماد کریں اس سے بے حد فائدہ ہوتا ہے۔

چوں کہ اس قسم کا مزاج بہت جلد بدل جاتا ہے لہٰذا علاج کے بیان میں ہم مزید طوالت دینا نہیں چاہتے، اس لئے بھی کہ اس کے علاج کا بیان مزاج حار یابس اور مزاج حار بارد کے ساتھ آرہا ہے، ـــــ اس قسم کے مزاج کے لئے ماضی میں آب بنفشہ، آب کبر، آب حلزون کا حقنہ استعمال کرائیں کبر (۲۵ گرام) حلزون (۵ عدد) کو لے کر ہانڈی میں اس قدر پکائیں کہ گل جائیں، پھر اس کا پانی نتھار لیں اس میں روغن بنفشہ شامل کر کے خوب پھینٹ لیں اور حقنہ دیا جائے ـــــ اس سے بہت اعلیٰ درجے کی ترطیب حاصل ہوتی ہے، ـــــ میں اس کا استعمال اسی صورت میں مناسب سمجھتا ہوں، جبکہ خشکی حد درجہ بڑھ کر ساری کیفیات پر غالب آگئی ہو۔

جگر کی حرارت کمزور ہو اور اعتدال سے گھٹی ہوئی ہو تو ایسے مریض کو کسی قسم کے میوہ جات استعمال نہ کرنا چاہیئے اس سے ورم جگر اور سدّے پیدا ہو جائیں گے، جگر کے مزاج کی خشکی کے ساتھ بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ کبدی اجابتیں ہوں، اگر ایسا ہو تو بند کرنا آسان ہے بشرطیکہ کوئی غلطی ہونے نہ پائے ۔

باب (۶)

جگر کا سوء مزاج رطب

اگرچہ جگر کا سوء مزاج رطب سریع الزوال ہے مگر خطرناک ہے، یہ سریع الزوال اس لئے ہے کہ یہ حرارت اور برودت کو قبول کرلیتا ہے، جب رطوبت سریع الانفعال ہے تو وہ سرعت سے تبدیلی بھی قبول کرے گی، ایسی صورت میں اس علاج کو بھی فوری قبول کرے گی جو طبیب اختیار کرے گا، اگر طبیب تسخین کرے تو فوراً حرارت قبول کرلے گی، اور حرارت قبول کرے گی تو رطوبت کا ازالہ بھی آسانی سے ہوگا، اگر تبرید کی ضرورت ہو تو بآسانی برودت بھی قبول کرلے گی، اور برودت قبول کرلے گی تو تجفیف بھی آسان ہوگی، اس لئے کہ طبیب اکثر اطباء کے مذہب پر چلتے ہیں، نہ کہ اس مذہب پر جسے ہم اختیار کرتے ہیں' —— برودت، یبوست کی متقاضی ہوتی ہے، اس کی تشبیہ اس زمین اور حرارت سے دی گئی ہے جس میں برودت یا رطوبت کی زیادتی ہوجائے تو وہاں رطوبت پیدا ہوجاتی ہے اور خشکی پیدا نہیں ہوتی۔

مطلق قیاس ضد کا موجب ہے ایسی صورت میں ہم یہ یقین کریں گے کہ برودت، رطوبت سے، اور حرارت یبوست سے قریب تر ہے، اس لئے کہ جب زمین خشک ہو تو تمام کیفیات قبول کرلیتی ہے، آگ صرف عارضی طور پر قبول کرتی ہے، رطوبت آگ کو متاثر نہیں کرسکتی بلکہ آگ رطوبت کو متاثر کردیتی ہے۔

یہاں کچھ ایسی گفتگو بھی ہوسکتی ہے جس کا طب کے مباحث سے کوئی تعلق نہیں، اگر ہم اس میں

طوالت دیں اور کسی ایسے شخص کے سامنے یہ بحث آئے جس کا علوم طبعیہ سے کوئی تعلق نہیں ہے تو ہم پر ضرور طعن کرے گا، لہذا جس قدر بھی ہم نے ذکر کیا ہے وہ ایک طالب علم کے لئے کافی ہے۔

علامت جگر رطب کی علامت یہ ہے کہ مریض کے خون میں رطوبت بکثرت ہوگی، بشرطیکہ عدیم الحرارت ہو آدمی کا گوشت حسن اعتدال سے متصف اور اکثر اوقات میں اس کے مزاج میں نسبت نہ ہو۔ نیز معتدل الحرارت گرم غذائیں استعمال نہ کرتا ہو ــــ ایسے شخص کے لئے صرف جذب کرنے والی غذائیں استعمال کرنا بہتر ہوگا، جیسے قلیے جو ایک سالہ بکری کے بچے کے گوشت سے تیار کئے گئے ہوں اور کہنہ شربت بشرطیکہ کوئی امر مانع نہ ہو۔ ایسے شخص کو جماع سے بھی تکلیف نہ ہوگی الا کہ جگر میں حرارت موجود نہ ہو۔

ایسے جگر کی رطوبت پر اس بات سے استدلال کیا جاسکتا ہے کہ ایسے شخص کا خون گرما اور جاڑے کے موسم میں فصد کے وقت جامد رہتا ہے۔

مزاج حار رطب، اور مزاج بارد رطب کے تذکرہ میں، جگر کے سوء مزاج رطب پر ہم تفصیلی گفتگو کریں گے۔

باب (۷)

جگر کا سوءِ مزاج حار رطب

بعض متقدمین اطبار نے جگر کے سوءِ مزاج حار رطب کو "سوءِ مزاج" میں شمار نہیں کیا ہے اسے وہ "جگر تر" کہا کرتے تھے، یہ حکایت روفس کبیر نے بعض اطبار متقدمین سے نقل کی ہے ــــ گو اس مذہب کے ماننے والوں کا اعتقاد یہ ہے کہ حرارت اور رطوبت سے "حیات" کا وجود ہوتا ہے، جیسا کہ برودت اور یبوست "موت" کا سبب ہے، بہار کا موسم، اعتدال کا موسم ہوتا ہے جس میں نشو و نما خوب ہوتی ہے اس کا مزاج حار رطب ہے، بایں ہمہ یہ گفتگو ناقابل تحریر ہے کیوں کہ ہمارے پیش نظر جو حقیقت ہے وہ یہ ہے کہ فسادِ مزاج اعتدال سے نکل جانے کو کہتے ہیں، لہٰذا جو بھی کیفیت "اعتدال مطلق"، یا "اعتدال خاص"، سے نکل جائے "سوءِ مزاج" کہی جائے گی، کیوں کہ یہ نقصان دہ ہوتی ہے اور مزاج کا احالہ کر دیتی ہے[۱]۔ ہماری گفتگو محض حرارت / اور رطوبت کے بارے میں نہیں ہے، بلکہ اس حالت کے بارے میں ہے جس میں حرارت اور رطوبت ضروری مقدار سے بڑھ جاتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جن لوگوں نے یہ بات کہی ہے وہ انتہا غبی ہیں۔

اعتدال سے خارج حار رطب جگر کی علامات

مریض کی رگوں میں وسعت ہوتی ہے، بدن فربہ ہوتا ہے،

---

[۱] آگے ایک مختصر سی عبارت غیر واضح ہے۔

خون بھی گاڑھا ہوتا ہے ، رنگ روپ اچھا ہوتا ہے ، مریض کثیر النعوظ اور کثیر الجماع ہوتا ہے ، ہضم اچھا ہوتا ہے، اشتہا متوسط ہوتی ہے ، دونوں آنکھیں سرمگیں اور تر ہوتی ہیں ، مگر ان باتوں کے باوجود اس کی حالت معتدل مقدار سے خارج ہوتی ہے اور اتنی ہی خارج ہوتی ہے جتنی اعتدال سے حرارت اور رطوبت خارج ہوتی ہے، ایسا شخص بہت سے بخاروں میں مبتلا ہو جاتا ہے ، کیوں کہ عفونت ، حرارت اور رطوبت کے اندر بہت جلد سرایت کر جاتی ہے ، بعض وقت ایسے شخص کے خون کا جوہر بھی متعفن ہو جاتا ہے، ـــــ اگر اس کو "جگری اجابت" ہونے لگے تو بہت جلد اس کے جگر کا جوہر تحلیل ہو جاتا ہے۔

علاج ایسے مریض کو ، اعتدال پیدا ہونے تک ، بارد اور یابس غذائیں دی جائیں ۔ ہلیلہ سیاہ کابلی ، افسنتین ، افتیمون وغیرہ سے استفراغ کیا جائے ، سب سے بہتر علاج یہ ہے کہ رگ باسلیق کی فصد کی جائے ، جگر پر بارد ، یابس ، مجفف ادویہ کا ضماد کیا جائے ، ضماد ایسی ادویہ سے تیار کیا جائے جو مبرد ، مجفف اور معطر ہوں ۔ مثلاً قبت کعک ، آس ، جوکا ، صندل سرخ ، کافور ، پوست بہی عرق بہی ، برگ انبر باریس (زرشک) وغیرہ ، ـــــ اگر اجابتیں ہونے لگیں تو اس ضماد میں کسی قدر قرظ ، طراثیث اور مسور کوفتہ کلیجی کے ریزوں کا اضافہ کیا جائے ۔

قارورہ کے لحاظ سے ایسی دوا کا اضافہ کیا جائے جو اس کے سبب کی ضد ہو ، مثال کے طور پر اگر قارورہ سرخ ہو اور جگری اجابتیں ہو رہی ہوں تو جو کے ستو کا پانی جو تلے ہوئے دانہ انار ، خشخاش مقلو اور حفری خشک اور جو کے ساتھ پکایا گیا ہو ، غذا میں بھگوئی ہوئی خشک روٹی کو کھٹا کرنے کے بعد جس میں بادام مقمص ڈالا گیا ہو دیں ، اجابتوں کو یک لخت بند نہ کریں ، بلکہ جگر کے مزاج کی اصلاح کرتے ہوئے آہستہ آہستہ بند کریں ۔

مریض شربت کم استعمال کرے ، اگر پینا بھی چاہے تو ایسا شربت پیئے جو زیادہ کہنہ نہ ہو نہ زیادہ گاڑھا ایسے مریض کے لئے کیلا مفید ہے ، اسی طرح شاہبلوط ، عناب بہی ، ناشپاتی قابض اور ہر وہ چیز جس میں برودت و قبض کی خاصیت ہے اور ریاح پیدا نہ کرے ، مفید ہے ۔

اگر مریض اپنے کھانے پینے میں کمی نہ کرے تو بہت زیادہ موٹا ہو جائے گا ، اس کا موٹاپا اس قدر بڑھ جائے گا کہ اپنے کام کاج اور ضرورت کے لئے درکار حرکت کرنے کے بھی قابل نہ رہے گا ، اگر طبیب ایسے مریض کے علاج میں سہل انگاری سے کام لے تو اس کے جگر کا جوہر فساد سے مامون نہ رہے گا اس کو استسقا یا اخلال دونوں میں سے کوئی مرض لاحق ہو سکتا ہے ، اس لئے طبیب کو چاہیئے کہ کھانے پینے میں کمی کر دے اور مذکورہ ادویہ سے استفراغ کرے تاکہ مریض ہلاک نہ ہو اور فصد بھی کھولے ۔

باب (۸)

جگر کا سوء مزاج حار یابس

بقراط نے اس سوء مزاج کا نام "حار یابس" رکھا ہے، ایسے جگر میں صفراء کی کثرت ہوتی ہے، ہاضمہ اچھا ہوتا ہے، خون بھی بہتر ہوتا ہے، خون کا رنگ کسی قدر مائل بہ سیاہی ہوتا ہے، بدن مضبوط اس قدر متحرک ہوتا ہے کہ مشقتوں کو برداشت کرسکتا ہے، وہ متوسط النسل ہوتا ہے، ایسے شخص کو زیادہ تر اولاد ذکور پیدا ہوتی ہیں۔"

جوانی کے دنوں میں صفراء کی قے ہوتی ہے، صفراوی اجابتیں بھی ہوتی ہیں، حمرہ، نملہ اور ورم فلغمونی جیسی پھنسیاں اور اورام بھی لاحق ہوتے ہیں۔

یہ مرض گو بآسانی علاج کو قبول کرلیتا ہے مگر علاج میں زیادہ تر غلطی واقع ہوتی ہے، کیوں کہ اس کی وجہ سے بعض دوسرے دشوار امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے۔

تدبیر و علاج مریض کا خون زیادہ تر صفراء سے تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ مبرد و مرطب اشیاء استعمال کریں، مثلاً ماء الشعیر، غذا میں پالک، کدو، سرمق، قطف دیا جائے، مغز خرما کھلایا جائے، آلو بخارا بھی مفید ہے۔ استفراغ کی ضرورت ہو تو تمر ہندی، تخم کثوث، کاسنی، ہلیلہ زرد اور برگ لبلاب اور اسی جیسی ادویہ سے استفراغ کریں۔

مریض کمزور ہو اور استفراغ کی ضرورت پیش آجائے تو مشمش، عرق کاسنی، فلوس خیار شنبر

وغیرہ سے استفراغ کریں ۔ ایسے مریض کو سخت ورزش کی ضرورت نہیں ہے ، بلکہ جس قدر ورزش میں کمی کی جائے اسی قدر بہتر ہے ، مریض کے لئے شربت سفید اور تازہ نہایت عمدہ ثابت ہوتا ہے شہد سے تیار کردہ شربت کا استعمال مناسب نہیں ہے ۔ عمدہ ترمیووں کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ، فصد ہمیشہ کی جاسکتی ہے مگر زیادہ خون خارج نہ کریں ، فصد کرنے سے مریض تعفن دم سے مامون رہے گا ، کیوں کہ اس مرض کے اندر خون میں حدت پیدا ہونے کا اندیشہ رہتا ہے ۔

جالینوس نے کہا ہے کہ ایسے مریض کے مزاج کی حفاظت ضماد ، طلاء اور غذا کے ذریعہ حفاظت کی جائے کیوں کہ خون کی حدت پھیپھڑے کی رگوں کو کھول دیتی ہے جس کا نتیجہ "سل" کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے ۔ ایسے مریض کو زیادہ تر صفراوی بخار لاحق ہوتے ہیں ، گاہ دموی بخار بھی لاحق ہوتے ہیں ، بعض دفعہ خونی بھی ہوتے ہیں جن میں صفراء کی آمیزش ہوتی ہے ، لہٰذا طبیب کو چاہیئے کہ باخبر رہے تاکہ علاج کے وقت احتراز ممکن ہو ۔

باب (۹)

جگر کا سوءِ مزاج بارد رطب

یہ مزاج انتہائی ردی ہوتا ہے، کیوں کہ اس سے خون فاسد ہوجاتا ہے اور اعضاء میں رطوبت کی کثرت ہوجاتی ہے، سوجن اور طبیعت میں اختلال پیدا ہوتا ہے، مریض کا رنگ سفید پڑجاتا ہے، خون کم ہوجاتا ہے، پھیپھڑوں کی رطوبت سے کھانسی کا عارضہ لاحق ہوجاتا ہے۔ بعض وقت غذا کے ذریعہ قلب کے اندر بکثرت رطوبت جمع ہوجاتی ہے جس سے سُستی اور بزدلی پیدا ہوتی ہے۔ بلغمی بخارات کا عارضہ لاحق ہوتا ہے،

—— صاحب الجراحتہ نے ذکر کیا ہے کہ میں نے کسی بھی ایسے مریض کو نہیں دیکھا جس کا جگر سوءِ مزاج بارد رطب میں مبتلا ہو اور اس کو زخم لگ جائے تو وہ اچھا ہوگیا ہو، —— مجھے اس قول میں ہمیشہ شک رہا تا آنکہ کتاب الثمرہ میں مجھے بطلیموس کے ایک قول کو دیکھنے کا اتفاق ہوا، جس میں اس نے کہا ہے کہ ایسے کسی مریض کو لوہے سے بنے اوزار سے چھونا نہیں چاہیئے، کیوں کہ جب لوہے کا زخم لگ جائے تو یہ مندمل نہیں ہوتا یا اندمال میں بے حد تاخیر ہوتی ہے، —— چنانچہ اس قول کی صحت کا مجھے یقین ہوگیا۔

علاج تسخین اور تجفیف کے ذریعہ علاج کیا جا سکتا ہے، غذا میں چڑیوں، بٹیروں اور شاہین کا گوشت بکری کے ایک سالہ بچے کے گوشت سے تیار کردہ قلیہ جات دیئے جائیں، اور شربت کہنہ پلایا جائے، اور ایسی ادویہ استعمال کروائی جائیں جس میں فلفل، زنجبیل اور اندر جو شامل ہوں۔

ضماد پر ضماد میں صبر، مر، روغن بلسان، مصطگی، سنبل، زرنب، پوست بہی معطر، پوست اترج

حب بلسان، میویزج عاقر قرحا اور اس جیسی ادویہ استعمال کی جائیں۔

فصد ہرگز نہ کھولی جائے، مگر الا یہ کہ خون کے اندر رطوبت کم ہوجائے ـــــ میں نے دیکھا ہے کہ ایسے کچھ مریض جنھوں نے فصد کھلوا کر کثیر مقدار میں خون کا اخراج کیا وہ استسقار لحمی میں مبتلا ہو گئے۔ طبیب کو چاہیئے کہ مرض سے غفلت نہ برتے اور جگر کی زیادہ سے زیادہ تسخین نہ کرے بلکہ اعتدال سے کرے مریض میں قوت برداشت موجود ہو تو، ہلیلۂ کابلی، ہلیلۂ سیاہ، غاریقون، ایارج، حب النیل، حب الغار، ماہی زہرہ، افتیمون، تربد اور قنطوریون سے استفراغ کریں، ـــــ کما فیطوس اور کما دریوس ایسے مزاج کے لئے بہت مناسب ہے، آلو بخارا، تمر ہندی اور سقمونیا اور اس جیسی چیزیں نہیں دینا چاہیئے۔

میں نے دیکھا ہے کہ ایک ایسے مریض کے صفت کے باوجود سقمونیا اور ہلیلہ زرد سے استفراغ کیا گیا چنانچہ وہ متورم ہوگیا۔ میں نے تسخین کے ذریعہ علاج کیا جگر پر ضماد کیا اس سے مزاج درست ہوگیا ـــــ یہ مزاج بچّوں اور نوجوانوں کے لئے مہلک نہیں ہے۔ البتہ سن رسیدہ مردوں اور عورتوں کے لئے مضر بلکہ گاہ مہلک ہوتا ہے

8271

باب (۱۰)

جگر کا سوء مزاج بارد یابس

اس کا مریض بہت کم صحت یاب ہوتا ہے، دق اور ذبول کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے، عمر رسیدہ لوگوں کے مزاج میں جب یہ کیفیت ظاہر ہو جاتی ہے تو ان کے اندر ذبول پیدا ہو جاتا ہے اور ہلاک ہو جاتے ہیں، یہ مزاج، حیات کا ضد ہے، کیوں کہ موت، برودت اور یبوست کی وجہ سے ہوتی ہے جس طرح "حیات" حرارت اور رطوبت کا نتیجہ ہوتی ہے۔

علامات اعضاء دُبلے اور نحیف ہوں گے، آنکھیں خشک اعضاء کا گوشت ہڈیوں سے چپکا ہوا اور غذا حلق سے کم اترتی ہے، خون بھی جسم میں کم ہوگا، بسا اوقات کھانے میں فساد واقع ہوگا، اگر زیادہ پانی پی لے تو ترشی پیدا ہوتی ہے۔

علاج بہت دشوار ہے، جالینوس نے تو اس کی صحت سے مایوسی ظاہر کر دی ہے، ایسے مریض کو تازہ شربت پلایا جائے، کھانے میں بکری کے ایک سالہ بچّے کا گوشت مختلف طریقوں سے پکا کر کھلایا جائے، جس سے تسخین اور ترطیب حاصل ہو۔ ایسے مریض کا علاج اس لئے دُشوار ہے مزاج میں تسخین اور تجفیف پیدا کرنے والی غذائیں کھلائی جائیں تو یبوست میں اضافہ ہو جاتا ہے، اگر ترطیب پیدا کرنے والی غذائیں دی جائیں تو حرارت کی وجہ سے قبض پیدا ہو کر برودت میں اضافہ ہو جاتا ہے، اسی وجہ سے جالینوس نے یہ کہا ہے کہ اس کی صحت مشکل ہے۔

علاج دیگر ایسے مریضوں کو جنوبی علاقوں میں منتقل کر دینا بھی مُفید ہے، انھیں شمالی شہروں میں بود و باش اختیار کرنے سے منع کیا جائے، پیشہ زراعت اور کھیتی باڑی ہو تو انھیں آہنگری کے پیشے کی طرف منتقل کر دیا جائے، انھیں ہمیشہ اعتدال کے ساتھ حمام کرنے کے لئے کہا جائے جوان کے لئے مفید ہوگا، مسخن جڑی بوٹیاں مثلاً مرزنجوش، نمام، قیصوم اور شیح وغیرہ، اورخصّی بھیڑ کا گوشت ایسے لوگوں کے لئے بہت مُفید ہے، بڑی عُمر کی بھیڑ بکریوں کے گوشت کے قریب نہ جائیں، انھیں فصد کرانے کی ضرورت نہیں ہے الا یہ کہ فصد کے سوا چارہ نہ ہو، رگرم تر تیلوں جیسے روغن خیری، روغن سوسن، روغن چنبیلی وغیرہ کا حقنہ لیں، سری پائے کے مطبُوخ کو مذکورہ جڑی بوٹیوں کے ساتھ استعمال کرنا مُفید ہے جس کا ذکر ہم نے عضو مخصوص کے انعاظ و انتشار کے علاج کے بیان میں بھی کیا ہے'۔۔۔ سب سے بہتر یہی ہے کہ جماع کو بالکلیہ ترک کر دیں۔

ضماد موم، روغن خیری اور یاسمین سے بنایا ہوا عطر ضماد کے لئے استعمال کریں، میں نے بعض ماہر اطبار کو دیکھا ہے کہ وہ ایسے مریض کو بھیڑ کا دودھ شکر اور شہد کے ساتھ استعمال کرنے کا مشورہ دیتے تھے۔

میں نے دیکھا کہ بغداد کے اچھے گھرانے کی ایک عورت اس مرض میں مبتلا ہوئی تو بصرہ چلی گئی، پھر وہ مدّت دراز تک اہواز میں مقیم رہی یہاں اس کا مرض جاتا رہا اور موٹی تازی ہوگئی، میں نے اس سے پوچھا کہ اس نے کیا علاج کیا ہے؟ اس نے کہا کہ اس کے ہاں اہواز سے "عسل القصب" وافر مقدار میں لایا جاتا ہے / اسے ہمیشہ استعمال کرتی نیز پختہ کھجور اور کھجور کا گابھا بھی استعمال کیا کرتی تھی۔ "روبیان" نامی مچھلی بھی کھانے میں آئی'۔۔۔ اس عورت نے جن چیزوں کا ذکر کیا وہ سب اس مرض کا علاج ہیں' جنوبی شہروں کی طرف منتقل ہونا بھی علاج تھا،

میں نے یہ واقعہ اس لیے ذکر کیا کہ طبیب مذکورہ طریقہ پر مریض کا علاج کرے، شمالی علاقے یا ایسی جگہ جہاں حرارت و یبوست کا غلبہ ہو، علاج سے مایوس نہ ہو۔

باب (۱۱)

مرضِ کباد یعنی دردِ جگر

عرب لوگ تمام جگر کے امراض کو "کباد"، ہی کے نام سے جانتے ہیں، اطبار کے نزدیک اس مرض کی حقیقت یہ ہے کہ جگر کی رگوں میں رطوبت جم جانے کی وجہ سے مریض پانی نہیں پی سکتا اس کی پیاس بے حد کم ہو جاتی ہے، اطبار کی اس گفتگو سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ جگر کا سوءِ مزاج رطب اور جگر میں رطوبت اختلاط دونوں ایک ہی چیزیں ہیں، چوں کہ سوءِ مزاج رطب، جگر کے جوہر کو لاحق ہوتا ہے، اور رطوبت کا اختلاط جگر کی حرارت اور صحت جوہر کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے، تلجج (اختلاط) کے معنیٰ یہ ہیں کہ رطوبت جگر کے اندر پھیلی ہوئی رگوں کے دور دراز حصّوں تک پہنچ جائے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ پیاس میں کمی ہو جائے گی، ہضم کے اواخر میں جگر کے اندر ثقل اور درد محسوس ہوگا، مریض کا قارورہ سفید کچّا اور گاڑھا ہوگا، جالینوس نے یہ بھی کہا ہے کہ جگر میں اختلاط رطوبت سے پتھری بھی پیدا ہو سکتی ہے۔

علاج جسم کی کوئی حالت اور مریض کا مزاج مانع نہ ہو تو متواتر کئی دنوں تک ماء الاصول، سکنجبین اور گلقند کے ساتھ پلایا جائے غذا میں صرف آب نخود، زیتون رکابی کے ساتھ دیا جائے۔
بعد ازاں حسب ذیل حبوب سے استفراغ کریں۔

حبوب استفراغ کا نسخہ حب النیل، حب الغار، (ہر ایک ۱۰۲۴ ملی گرام)، ملح نفطی، زعفران (ہر ایک ۵۱۲ ملی گرام)، بدوی اونٹ کا خالص

پیشاب اور فیلز ہرج (ہرایک ایک گرام تقریبًا) غاریقون (ایک گرام سے کچھ زائد)، ریوند صینی خالص (۵، ۳ گرام) ــــ ان سب کو پیس کر، عرق بادیان میں ملالے جو پکاکر صاف کرلیا گیا ہو، اور حبوب بنالے اہل کو فہ ان حبوب کا نام "حب الکباد" رکھتے ہیں، مقدار خوراک: (۵، ۱۴ گرام) نیم گرم پانی کے ساتھ استعمال کرے ــــ بعد ازاں ایسی ادویہ سے استفراغ کریں جن سے پیشاب جاری ہو جیسے فطراسالیون تخم کرفس، تخم ہلیون، اذخر، بادیان، پرسیاوشان وغیرہ ــــ ان ادویہ کو بطور مطبوخ یا کوفتہ کرکے استعمال کرے، یعنی ان کو پکاکر ان کا مطبوخ پی لیں یا کوٹ کر "حب" بناکر استعمال کریں، اس کے بعد بزور پلائیں جن میں تخم کرفس بھی کسی قدر شامل کریں تاکہ جگر کے دونوں جزء محدب اور مقعر کا تنقیہ ہو جائے، اور فصد صرف انہی صورت میں کھولیں جب مزاج میں حدت پیدا ہو اور قارورہ میں سرخی آجائے، یہ اس بات کی علامت ہے کہ جمی ہوئی رطوبت میں سخونت پیدا ہو چکی ہے، اور رقت پیدا ہو کر خون میں شامل ہو چکی ہے، جگر کا مزاج گرم ہو چکا ہے، ایسی صورت میں رگ باسلیق کی فصد کھولیں، اس سے یک لخت صحت حاصل ہوگی، غلیظ رطوبت پیدا کرنے والی غذاؤں سے پرہیز کریں۔

اگر رطوبتوں کی تحلیل میں دشواری ہو تو حسب ذیل ادویہ سے ضماد کریں :-

ضماد کا نسخہ | مر، صبر، سعد، زعفران، مصطگی اور سنبل کو آب سفرم کے ساتھ ملاکر ضماد کریں، ضماد متصل طور پر نہیں آہستہ آہستہ ہونا چاہئے، بعد ازاں شربت انجیر پلائیں، اور انجیر خشک کھلائیں، اور نیم گرم پانی پلائیں۔

طبیب کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ یہ مرض انتہائی دشوار ہے یہ مغالطہ میں ڈال کر مشتبہ کرسکتا ہے، کیوں کہ ایسے مریض کا قارورہ کبھی سفید گاڑھا ہوتا ہے، کبھی سرخ، حاد، گاہ قے بھی ہونے لگتی ہے جس کی بنا پر طبیب یہ سمجھنے لگتا ہے کہ یہ مرض قولنج ہے چنانچہ حقنہ دیدیتا ہے، جس کے نتیجہ میں درد بڑھ جاتا ہے طبیب حقنہ کی حدت میں اضافہ کردیتا ہے، جس سے بعض وقت رطوبتیں تحلیل ہو جاتی ہیں اور بعض وقت جگر گرم ہو جاتا ہے اور اس پر ورم آجاتا ہے، اس وقت یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ مرض "درد جگر" تھا۔

درد جگر اور قولنج کے درمیان فرق یہ ہے کہ "درد جگر" کے مرض میں قارورہ سفید ہوتا ہے پیاس نہیں لگتی، چہرے پر سوجن رہتی ہے، اشتہا قوی ہوتی ہے، جگر کے مقام سے ہٹ کر ادھر اُدھر درد ہوتا ہے ــــ قولنج کے درد میں سخت پیاس ہوتی ہے، کھانے کی اشتہا کم ہوتی ہے، درد ایک ہی مقام پر جم کر ہوتا ہے / جس کی جگہ نہیں بدلتی، قارورہ میلا ہوتا ہے یا بے حد

سُرخ ، درد کے دونوں مقامات مختلف ہوتے ہیں ، درد جگر پسلیوں کے کنارے پر ہوتا ہے ، اور قولنج پسلیوں کے اواخر میں اور ان کے پیچھے ہوتا ہے ۔ اگر طبیب ان علامتوں کو ملحوظ رکھے تو ہرگز مغالطہ نہیں ہو سکتا ۔

باب (۱۲)

شرقہ (جگر کی پھٹن)

اگر ابتداء ہی میں تدارک کیا جائے تو یہ مرض بہت جلد دور ہو جاتا ہے۔ طبیب کی غلطی سے یہ مرض استسقاء، یا ورم جگر کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

اس کا سبب یہ ہے کہ آدمی نہار پیٹ یا سخت ورزش کے بعد، یا سخت محنت کے بعد یا حمام سے نکلنے کے فوری بعد جب ان حالتوں میں اس کے اندر گرمی پیدا ہوتی ہے، اور بالائی مقام پر چڑھنے کے بعد جب کہ تنفس تیز ہو جاتا ہے، انتہائی سرد پانی پی لے، یہ پانی مختصر وقت میں جگر تک پہنچ جاتا ہے، کیوں کہ راستہ صاف اور جگر بھی رطوبت کا محتاج ہوتا ہے، جب جگر کے گرم ہونے سے پہلے، پانی جگر تک پہنچتا ہے تو جگر پھٹ جاتا ہے اس کا نام "شرقہ کبد" ہے۔ اس کے ساتھ ہی ناقابل برداشت درد شروع ہو جاتا ہے ——— اگر فوری طور پر گرم پانی میں کپڑے کی پٹیاں بھگو کر سنبل اور مصطگی کے ساتھ ضماد کر دیں اور اس پر گرم پانی ڈال دیں تو اسی دن درد ختم ہو جاتا ہے، اور مریض بچ جاتا ہے۔

مرض کے ساتھ سستی اور غفلت برتنے پر قوتِ محیلہ باطل یا جرم جگر پر نرم ورم یا جگر بیمار اور کمزور اور مزاج میں فساد پیدا ہو جاتا ہے، ایسی صورت میں اس کا علاج وہی ہوگا جو سوءِ مزاج کی صورت میں کیا جاتا ہے چاہے سوءِ مزاج بسیط ہو یا مرکب۔

باب (۱۳)

جگر کی رگوں میں رطوبت کا اختلاط

یہ مرض ان امراض میں سے ہے جن کی تمیز طبیب پر مخفی اور تشخیص دشوار ہوتی ہے، الا یہ کہ طبیب اپنے فن میں ماہر ہو، اور ان باتوں کے اصولوں سے واقف ہو جانتا ہو جو بدن کے اندر پیدا ہوتے ہیں اور ان اعراض سے بھی واقف ہو جو بدن میں اور پیدا ہونے والے امراض میں لاحق ہوا کرتے ہیں۔

اس مرض کے اندر لیسدار رطوبت کا رگوں پر غلبہ ہو جاتا ہے، چنانچہ یہ رطوبت یہاں مختلط ہو کر اندر تک پہنچ جاتی ہیں، جس کی وجہ سے وہ باریک شاخیں مسدود ہو جاتی ہیں جو جگر کی رگوں کے اطراف میں پھیلے ہوئی ہیں ـــــ اس کی علامت یہ ہے کہ جگر میں ثقل محسوس ہوتا ہے، چہرے کا رنگ سفید پڑ جاتا ہے جگر کے اندر عجیب سی کیفیت پیدا ہوتی ہے، اشتہا شدید ہو جاتی ہے، مگر پیاس محسوس نہیں ہوتی صرف اس وقت پیاس لگتی ہے جب کھانے کے بعد غذا معدہ میں جاتی ہے، اس کی سب سے پہلی دلیل یہ ہے کہ قارورہ سفید کچا اور جھاگ دار ہوتا ہے، مُنہ میں ہمیشہ پانی آتا رہتا ہے، کھانا حلق سے نیچے اترتے وقت گاہ ہلکی کھانسی بھی ہوتی ہے، بلکہ جب جب کھانا ہضم ہو کر "کیلوس" کی شکل میں جگر تک پہنچتا ہے تو کھلا ہوا ثقل، تمدد، کھنچاؤ اور ہلکی کھانسی شروع ہو جاتی ہے۔

اگر کوئی یہ سوال کرے کہ کیلوس کے جگر تک پہنچنے کے وقت اور رطوبت کے رگوں میں جمع ہو جانے کی وجہ سے کھانسی کیوں ہوتی ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ایسا دو وجوہات کی بنا پر ہوتا

ہے ۔ ایک یہ کہ جگر پھیپھڑے سے صرف ایک حجاب کے ذریعہ متصل ہے ، جب جگر میں ثقل پیدا ہو جائے تو اس حجاب میں کھنچاؤ پیدا ہو جاتا ہے جسے عام لوگ "معلاق" کہتے ہیں ۔ اور ان رباطات اور اغشیہ میں جو پھیپھڑے اور جگر کے درمیان ہوتے ہیں ، کھنچاؤ پیدا ہو کر ضیق کی صُورت ہو جاتی ہے جس سے تنفس رک جاتا اور سانس کا راستہ تنگ ہو جاتا ہے لہٰذا اضطراری طور پر کھانسی پیدا ہوتی ہے جو قوت دافعہ کا نتیجہ ہوتی ہے ۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ جگر سے سرد خون جس میں رطوبت شامل ہوتی ہے نکل کر پھیپھڑے تک پہنچتا ہے جس کی وجہ سے ضرورت سے زیادہ رطوبت پیدا ہوتی ہے ، چنانچہ اضطراری طور پر کھانسی پیدا ہوتی ہے ۔

اس پر نبض کی سُستی سے بھی استدلال کیا گیا ہے ۔ ـــــ جب یہ تمام اعراض پائے جائیں تو ثابت ہو جاتا ہے کہ یہ مرض وہی ہے جس کو "رگوں میں رطوبت کا اختلاط" کہتے ہیں ۔ ـــــ جب زیادہ دن گزر جائیں اور علاج میں طبیب سُستی سے کام لے تو جگر کے اندر "ورم رطوبی" پیدا ہو جاتا ہے ۔ بعض اوقات وہ قوت خود غذا کو خون میں تبدیل کرتی ہے ، باطل ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے فساد خون پیدا ہو کر استسقاء کی شکایت لاحق ہو جاتی ہے ۔

علاج قوت ساتھ دینے کی صُورت میں فصد کھولی جائے تاکہ بعض وہ فاضل مادے جو جگر کے اندر رطوبت میں تحلیل ہو جاتے ہیں ، خارج ہو جائیں ، بعد ازاں مریض کو ایسے کھانوں سے پرہیز کرایا جائے جو رطوبت اور ریاح پیدا کرتے ہوں ، صرف ایسی غذائیں دی جائیں جو عمدہ خون پیدا کرتی ہوں جیسے ایک سالہ بکری کے بچے کا گوشت اور شربت صافی اور شکر سفید سے تیار کردہ حلوہ جات ۔ پھر کوئی امر مانع نہ ہو تو دواء الکرکم اور دواء اللوارد کے ساتھ ماء الاصول کئی دنوں تک پلایا جائے ، بعد ازاں مندرجۂ ذیل "حب" سے استفراغ کریں :-

حب استفراغ کا نسخہ ایارج فیقرا (ایک گرام سے زاید) ، ریوند (۱۰۲۴ ملی گرام) ، غاریقون (۲ ½ گرام) ، افسنتین (۱ ⅓ گرام) ، ریوند (ایک گرام تقریباً) ، ملح نفطی (ایک گرام سے زائد) ـــــ ان تمام ادویہ کو پیس لے اور گلاب میں گوندھ کر حبوب بنا کر سایہ میں خشک کرلیں ، پھر (دس گرام) وزن کرکے ایک خوراک استعمال کریں ، اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو متواتر تین خوراکیں استعمال کریں ۔ ـــــ بعد ازاں جگر پر حسب ذیل ضماد کریں :-

ضماد کا نسخہ مرصافی (۳،۵ گرام) ، صبر سقوطری (۱ ⅓ گرام) ، مصطگی (۳،۵ گرام) سنبل (۱ ⅓ گرام)

پیس کر شربت صافی میں ملالیں اور جگر پر ضماد کریں، بشرطیکہ کوئی امر مانع نہو۔ یہ ضماد رطوبتوں کو تحلیل کر دیتا ہے، رطوبتوں کے تحلیل ہو جانے کی علامت یہ ہے کہ قارورہ کا رنگ کسی قدر سُرخی کی طرف مائل ہو جاتا ہے، مُنہ کے اندر جو پانی جمع ہوتا تھا اس میں کمی واقع ہوتی ہے، رنگ متغیر ہو کر کسی قدر کھُل جاتا ہے، اور قارورہ میں جو جھاگ آتا تھا ختم ہو جاتا ہے۔

اس حد تک علاج کر لینے کے بعد مکرر باسلیق کی فصد کھولیں، اور سکنجبین آب مولی اور گرم پانی کے ساتھ ملا کر کئی دفعہ قے کرائیں بشرطیکہ کوئی امر مانع نہ ہو۔

مذکورہ کسی علاج میں کوئی امر مانع نہ ہو تو طبیب پہلے عوارض کا علاج اور سبب کی اصلاح کرے پھر اس علاج کی طرف رجوع کرے، اور گرم پانی بہائے جس میں بابونہ، اکلیل الملک، بیخ کرفس، رازیانہ ڈال کر پکایا گیا ہو جو اس کے لئے مُفید ہے، اگر دشواری پیش آئے تو طحال کی اصلاح میں کوئی مضائقہ نہیں، اور "رگ اسلیم" کی فصد کھولے آش اور سرکہ سے ضماد کرے، مریض کو "اقراص الکبر" استعمال کرائیں۔

اگر طحال قوی ہو تو وہ قوت کے ساتھ جگر کے غلیظ فاضل مواد کو جذب کر لیتی ہے۔

اس مرض کا یہی کلی علاج ہے، اس کے اندر جو بھی کمی بیشی کرنا ہو طبیب کو چاہیئے کہ ظاہری اسباب وحالات کے لحاظ سے کرے۔

باب (۱۴)

سطحِ جگر پر پھُنسیاں

یہ مرض بہت کم پیدا ہوتا ہے ، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے جگر کی سطح کو ایک ایسی جھلّی کے ذریعہ محفوظ کر دیا ہے ، جسے اس کے اوپر چپکا دیا ہے ، اس کے محدب حصّہ کو اس قدر سخت بنا دیا ہے کہ اس میں فاضل مواد نہیں ٹھہر سکتا ، کیوں کہ اس کے اندر جو رگیں ہیں وہ نہایت جذب کرنے والی اور گردوں سے متصل ہیں ، اس نے گردوں کے اندر بھی جذب کرنے کی قوت رکھی ہے ، لہٰذا کوئی فاضل مواد محدب حصّہ پہ باقی نہیں رہ سکتا ، بالغرض یہ مرض پیدا بھی ہو تو شاذونادر پیدا ہوگا ۔

علامت | سطحِ جگر پر جلن سوزش اور درد ہوگا ، یہاں کمی واقع ہوگی ، گاہ جگر کے محاذ میں پایا جانے والے حصّہ کا رنگ متغیر ہوگا یا اس پر پھنسیاں ہوں گی ، قارورہ بھی بے حد سُرخ ہوگا ۔ گاہ رہ رہ کر غیر مرتب طور پہ بلا کسی شدید تعفن کے گرم بھی ہوگا ۔ بعض وقت سخت پیاس اور جلن ہوگی ، مریض کا رنگ سُرخ ہو جائے گا آنکھیں بھی سُرخ ہو جائیں گی ، ـــــ اس مرض کی خاص علامت یہ ہے کہ جگر پر جلن اور سوزش محسوس ہوگی ، پھنسیاں عُمق بدن کے اندر پہنچ جائیں تو اس کے ساتھ "حمی مطبقہ" بھی ہوگا ، اجابت میں ایسا پانی نکلے گا جیسا گوشت کے دھونے سے نکلتا ہے ، یا بدبودار پیپ جیسی خلط کا اخراج ہوگا ۔

علاج | باسلیق کی فصد کھول کر ، مریض کی قوت کا لحاظ کرتے ہوئے ، خون خارج کریں ، اور

"ما، الشعیر" کا التزام کریں، جس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ آب عنب الثعلب نکال کر پکا لیا جائے تاآنکہ زرد ہو جائے، پھر جو کو پکا کر سکنجبین سادہ میں بسا لیا جائے، ــــ جگر پر حسبِ ذیل ضماد کیا جائے:-

ضماد کا نسخہ آب عنب الثعلب، آب برگ اسپغول، آب برگ بارتنگ (ہر ایک ۳۵ گرام)، لے کر اس کے اندر (۵،۱۰ اگرام) گُل سُرخ اور سرکہ (۵،۱۰ اگرام) اور گلاب (۳۵ گرام) شامل کر کے ایک جگہ خوب پھینٹ لیں، اور اس کے کنارے پر برف رکھ کر سرد کر لیں، پھر جگر کی شکل کا ایک کپڑا اس میں تر کر کے جگر پر ہمیشہ ضماد کریں، فصد کھولنے اور پرہیز کرنے اور ما، الشعیر پینے کی وجہ سے، یہ ضماد بڑا کارگر ہوگا اور مرض بآسانی جاتا رہے گا، غذا میں سماق، حصرمی، رمانی اور حماضی غذائیں سرد کر کے دی جائیں۔

مختلف اوقات میں "شربت عاصم" نامی شربت پلایا جائے، اس شربت کو ایک حرّانی شخص نے "ماشرا" جو معدہ، جگر اور تمام باطنی اعضاء میں پیدا ہو، کے لئے تیار کیا تھا۔

شربت کا نسخہ آب حماض الاترج (۵،۷ اگرام)، آب انگور خام (۳۵۰ گرام)، سرکہ کہنہ صاف شدہ (۳۵۰ گرام)، پوست بیخ کاسنی (ایک مٹّھا)، اکثوث بغدادی ۲۵ گرام) برگ طرخشقوق خشک یا تر ۲۵ گرام یا ایک مٹھا)، ریوند چینی خالص (۵،۱۰ اگرام) ــــ مذکورہ ادویہ کو مذکور آبیات میں اس قدر پکایا جائے کہ سب گل کر نرم ہو جائیں، پھر سرکہ اور آبیات کے تلچھٹ کو صاف کر کے اس کے برابر آب سیب میخوش پکا کر صاف کر کے پھر شکر طبرزد ضرورت کے مطابق شامل کریں، پھر اسے پکا کر سکنجبین کی طرح گاڑھا قوام بنا لیں اور استعمال کریں۔

جگر کی پھنسیوں، چیچک اور ماشرا کے لئے جو اندرونی اعضاء میں پیدا ہوتے ہیں ایک خراسانی نے شربت تیار کیا تھا جس کو "شربت کدر" کہا جاتا ہے اس کا نسخہ مختلف ناقلین نے مختلف طور پر نقل کیا ہے، مگر میں نے جو نسخہ دیکھا ہے وہ حسبِ ذیل ہے:-

شربتِ کدر کا نسخہ آب ریباس، آب انگور خام، آب سماق، آب جو کا نکال لیا جائے پھر سرکہ میں ریوند، اکشوث کدو جو ایک قسم کی لکڑی ہوتی ہے جو صندل سے مشابہ ہوتی ہے اور جس میں سخت تبرید ہوتی ہے اور خون کی گرمی کے لئے بے حد مسکن ہے اور کافور ڈال کر پکا لیا جائے، ان کے ادویہ کے اوزان کے مجھے یاد نہیں رہے، پکانے کے بعد صاف کر کے استعمال میں لایا جائے، ــــ اس شربت کی تاثیر میں نے یہ دیکھی ہے کہ ایک نوجوان سخت بخار کے بعد چیچک میں مبتلا ہوا، جب یہ شربت اس کو پلایا گیا تو

چیچک وہیں موقوف ہوگئی جہاں تک پہنچی تھی، بخار اتر گیا اور تھوڑے ہی دنوں میں صحت یاب ہوگیا، پھنسیاں سب خشک ہوگئیں۔

میں نے ویلم کے ایک شخص کو چیچک میں مبتلا پایا اس نے ذکر کیا کہ تین سال کے بعد پھر اس پر چیچک کا حملہ ہوا ہے، اس نے اس شربت کو تلاش کیا مگر دستیاب نہ ہوا، چیچک متوسط طور پر ابھری مگر چند دنوں میں جاتی رہی۔

کدر ایک ایسی چیز ہے جس کو عراق کے اطبار نہیں جانتے، نہ اس لکڑی کا دلیسقوریدوس نے تذکرہ کیا ہے، نہ جالینوس نے، نہ ہی کسی ایسے شخص نے جس نے ادویہ مفردہ پر کچھ بھی کام کیا ہو — البتہ میں نے ادویہ مفردہ کے بارے میں اسحاق بن حنین کا لکھا ہوا ایک عربی مقالہ دیکھا ہے جس میں اس نے لکھا ہے کہ ایک قسم کی لکڑی ہوتی ہے جو فوۃ الصباغین سے مشابہ ہوتی ہے، اس میں تخدیر کی خاصیت ہوتی ہے، اگر کسی کو سخت تکلیف اور درد ہو تو اس لکڑی سے تکلیف دور ہوجاتی ہے، میں سمجھتا ہوں وہ یہی "کدر" ہے، اس کے استعمال میں کوئی مضائقہ نہیں، کیوں کہ اس کا تجربہ کیا جا چکا ہے۔

باب (۱۵)

خفقہ (اضطراب جگر)

یہ ایک عجیب وغریب مرض ہے جس کو اطبار نہیں جانتے ، البتہ مصری اطبار کا ایک گروہ کسی قدر واقف ہے ، یہ مرض عجم کے ملکوں میں بہت زیادہ پایا جاتا ہے ، مگر اسے وہ امراض جگر میں ایک شئے کا مقام دیتے ہیں اور پتہ جگر کی حرارت برودت فار ورہ اور نبض سے حاصل کرتے ہیں ، مگر نام دریافت کیا جاتا ہے تو وہ اس کا کوئی نام نہیں بتا پاتے ۔

علامت جگر میں ، مختلف اوقات کے اندر ایک اضطراب سا محسوس ہوتا ہے ، اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کوئی جگر کو کرید رہا ہو ، جب یہ کیفیت ختم ہو جاتی ہے تو مریض کو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے گرم بخار سر کے سمت چڑھ رہا ہو ، ـــــ بعض وقت جب خفقہ لاحق ہوتا ہے تو درد ہونے لگتا ہے جو از قسم تمدد ہوتا ہے ، مریض جب اپنا ہاتھ جگر تک لے جاتا ہے تو بخار یا پسینہ محسوس کرتا ہے ، اس کے علاوہ اس کی اور کوئی علامت نہیں ہوتی ، ـــــ پیدائش اس سُدّے سے ہوتی ہے جو بہت ساری رگوں کے اندر لاحق ہو سکتا ہے ، یہ رگیں ماساریقا یا محدب کبد کی رگیں ہو سکتی ہیں ، یہ وہ رگیں ہیں کہ ان میں کوئی چیز بہہ کر جگر تک یا جگر سے چل کر ان میں رواں ہوتی ہے ۔ اس چیز کا موقوف ہونا جائز نہیں ہے ، اگر موقوف ہو جائے تو سدہ پیدا ہو جاتا ہے ، جس کی وجہ سے جمع ہونے والے فضلات اضطراب پیدا کر دیتے ہیں گاہ تمدد اور درد کا باعث بھی بن جاتے ہیں ،

ایسی صورت میں سُدہ شدید ہوتا ہے، رگوں کی دوسری شاخوں تک پہنچ کر جگر کی رگوں کے اندر منقسم ہونے اور سُدہ کے علاوہ دیگر راہوں سے، فضلات کے دفع ہونے تک درد باقی رہتا ہے، فضلات دفع ہو جاتے ہیں تو مریض کو سکون ہو جاتا ہے گاہ طبیعت کی طاقت سے پسینہ آجاتا ہے، یا یہاں موجود بخارات کے تحلیل ہونے سے گرم بخار لاحق ہو جاتا ہے۔

علاج مریض کو حسبِ ذیل شربت پلایا جائے بشرطیکہ کوئی امر مانع نہ ہو:۔

نسخہ شربت ریوند چینی (۷ گرام)، ماميران (۳ء۵ گرام)، زعفران (۴ء۱۰۲ ملی گرام) کوٹ کر ایک کپڑے میں باندھ لیا جائے، پھر بیخ کبر پوست کر بیخ بادیان اور پوست بادیان، اور تخم کرفس لے کر سرکہ میں پکا کر صاف کر لیں، پھر دوبارہ ان ادویہ کے ساتھ کئی بار پکالیں جن کو کپڑے میں باندھ لیا گیا ہے، پھر صاف کر کے شکر طبرزد میں حل کریں اور نہار پیٹ استعمال کریں۔

ضماد کا نسخہ جگر پر حسبِ ذیل ضماد کریں:۔
آب کرفس، آب فطراسالیون، اور سرکہ۔ ان سب کو یکجا کر کے ایک کپڑے میں تر کر کے ضماد کریں۔ اگر فصد کی ضرورت لاحق ہو تو رگِ باسلیق کی فصد کھولنا نہیں چاہیئے۔

غذا گوشت کے شوربہ جات دیئے جائیں بشرطیکہ مزاج میں قوتِ برداشت ہو۔ بادام تلخ، فستق، شکر طبرزد کے ساتھ کھلائیں، قوتِ برداشت ہونے کی صورت میں شربت صافی پلا سکتے ہیں، کھانے میں کرفس، شبث وغیرہ دیں جو سُدّے کو کھولتے ہیں، اس مرض سے غفلت نہ برتنی چاہیئے، کیوں کہ اس سے غشی اور مالیخولیا کی سی کیفیت طاری ہوسکتی ہے جگر پر ورم آسکتا ہے، اگر زیادہ دن گزر جائیں تو یہ مرض بمشکل دور ہوتا ہے۔ اس مرض میں بخار سے بھی ہوشیار رہنا ہے کیونکہ اگر بخار آتا ہے تو "حمی دائرہ" کی شکل اختیار کر لیتا ہے، بعض وقت غیر ماہر طبیب کے غلط علاج سے بھی یہ صورتِ حال پیدا ہو جاتی ہے۔

یہ ضروری ہے کہ وہاں کدورت پائی جائے جو گدلے پانی کی مشابہ ہوتی ہے جس میں مٹی کی بنسبت شامل ہوتی ہے اس کو جب حرارت پہنچتی ہے تو وہ پتھری کی شکل اختیار کرلیتی ہے، مگر دماغ کی یہ حالت ہے کہ صرف لطیف رطوبتیں ہی دماغ کی طرف چڑھ سکتی ہیں جس میں صاف مائیت موجود ہوتی ہے ، ان صاف ولطیف رطوبتوں سے پتھری کی تشکیل ممکن نہیں ہے۔

اس کا تیسرا جواب یہ ہے کہ جس عضو میں پتھری پیدا ہو اس سے حرارت کا حاصل ہونا اور حرارت پر صابر ہونا ضروری ہے، ورنہ اس میں پتھری نہیں بن سکتی، پتھری کی تشکیل کے لئے زمانۂ دراز کی ضرورت ہوتی ہے، چنانچہ گردہ اور مثانہ سوء مزاج حار برداشت کرسکتے ہیں، اس کا مریض، ان کی خراش کے باوجود عرصہ دراز تک زندہ باقی رہتا ہے، مگر دماغ برداشت نہیں کرسکتا، کیوں کہ خراش اور پھٹن کے قسم کی تھوڑی سی چیز بھی اگر دماغ کے اندر پیدا ہوجائے تو مریض ختم ہوجاتا ہے، چہ جائیکہ دو گھنٹے تک باقی رہے، لہٰذا یہ کیسے ممکن ہے کہ دماغ میں پتھری پیدا ہو، لہٰذا جائز نہیں کہ طبیعت کے عمل سے بطون دماغ کے اندر پتھری بن سکے۔

ابن سیّار کی رائے

ابن سیّار کے خیال میں مذکور بالا قول اور جالینوس کو موردالزام ٹھہرانا غلط نہیں ہے، جگر اور مثانہ میں جب پتھری کا پیدا ہونا جائز ہے تو دماغ کے اندر بھی پیدا ہوسکتی ہے،/میرے اور ان کے مابین اس طرح کی باتوں پر تبادلۂ خیال ہمیشہ ہوا کرتا، میں نے انھیں مذکورہ خیال سے رجوع کرانے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوسکا۔ حتیٰ کہ ایک دن میں نے کہا پتھری صرف انہی اعضاء میں پیدا ہوتی ہے جن پر پانی کے گزرنے اور لوٹنے کا راستہ موجود ہو، دماغ کی یہ صورت نہیں ہے، جہاں حرارت رطوبت غلیظہ اور مٹی کی کیفیت کو پتھری میں تبدیل کرسکے، لہٰذا دماغ ان اعضاء کے مشابہ نہیں ہے جن کے اندر پتھری پیدا ہوتی ہے

ابن سیار نے کہا جالینوس نے وہ بات نہیں کی ہے جو ہم کہہ رہے ہیں نہ اس نے پتھری کے پیدا ہونے کا سبب کدورت قرار دی ہے جو پانی سے الگ ہوکر تہ نشین ہوجاتی ہے، بلکہ اس کی علت ان غلیظ رطوبتوں کو قرار دیا ہے جو اعضاء میں رک جاتی ہیں، ـــــ میں نے کہا کیا انھوں نے یہ نہیں کہا ہے کہ بچوں کو لیسدار غلیظ کھانوں سے پرہیز کیا جائے کیوں کہ وہ پتھری پیدا کرتی ہیں اس لئے غلیظ کھانوں کے اندر غلیظ مٹی جیسی کیفیت کے حامل ثقل موجود ہوتے ہیں، اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے پانی سے الگ ہوکر تہ نشین ہوجائیں۔ انھوں نے توقف کیا، مگر یہ تسلیم نہیں کیا کہ جالینوس کی بات برحق ہے، یہاں اس موضوع پر اس سے زیادہ گفتگو ممکن نہیں ہے۔

قولون اور کانی آنت کے اندر پتھری کی پیدائش کا مشاہدہ تو میں نے خود کیا ہے امیر سیف نے جب بستر پر اجابت کی تو اس میں ایک بڑے انڈے کے برابر پتھری برآمد ہوئی جو بے حد سخت تھی، اس سے مجھے بیحد تعجب ہوا۔ ایک شخص "ابن اخی الطبری" نامی نے بتایا، کہ ایک دفعہ جب وہ شہر آذر بیجان میں تھا تو اسے بخار آ گیا، بخار بڑھتا ہی گیا، آنتوں کے اندر ثقل اور تمدد محسوس ہوا اور سخت تکلیف ہونے لگی۔ پھر کچھ دنوں کے بعد سخت ہیضہ کا شکار ہو گیا، اور دو بڑی بڑی پتھریاں نکل آئیں۔ اگر یہ بات صحیح ہے تو سب سے دشوار چیز ان علامتوں سے تمیز کرنا ہے جو جگر کے اندر درد کی صورت میں ظاہر ہوتی ہیں، کیوں کہ پتھری کی بھی علامتیں ہوتی ہیں، اسی طرح "معاء اعور" میں بھی ہوتا ہے۔

جگر کے سلسلہ میں کہا جاتا ہے کہ مریض کو ہمیشہ اواخر ہضم میں قئے ہوتی ہے، اور کسی سختی اور ورم کے بغیر جگر کے اندر درد محسوس کرتا ہے؟ جب اس کی فصد کی جاتی ہے تو اس کے خون میں ریت کے ذرات سے نظر آتے ہیں۔

آمدی نے ذکر کیا ہے کہ اس نے اپنے خون میں ایسے ریت کے ذرات پائے جو چمکدار تھے، جگر کے اندر بھی اس کو ایسی علامتیں ملتی تھیں، تو اسے یقین ہو گیا کہ جگر کے اندر ریت پیدا ہو رہی ہے، یا پتھری تھی اور اب ریزہ ریزہ ہو کر نکل رہی ہے۔ جگر کے اندر پتھری پیدا ہو جائے تو نکل نہیں سکتی کیونکہ اس کی نالیاں جو آنتوں تک اور وہاں سے گردوں تک جاتی ہیں تنگ ہوتی ہیں، جگر کے مریض میں ایسی علامتیں پائی جائیں اور قارورہ بھی سفید ہو تو طبیب کو اس بات میں کوئی شک نہ کرنا چاہیئے کہ اس کے جگر میں پتھری موجود ہے۔

اس کا علاج اصول کے مطابق ردی غلیظ غذاؤں سے پرہیز خون کے مزاج کی اصلاح اور فصد کرنا ہے بشرطیکہ کوئی امر مانع نہ ہو مریض کو حسب ذیل سفوف دیں:۔

سفوف حصاۃ برسیاؤشان، خشک (ہر ایک ۷ گرام)، حب القلت، ریوند (ہر ایک ۵،۳ گرام) حجر الیہود دینوری (۷ گرام)، زجاج شامی محرق یعنی اس کو اچھی طرح احراق کر کے ماء القلی میں کئی بار خاکستر عقرب کے ساتھ بجھا لیا گیا، (ہر ایک ۵،۳ گرام)، تخم خیارزہ، تخم خیار، تخم خربزہ مقشر (ہر ایک ۳۵ گرام)،۔۔۔ ان تمام ادویہ کو ایک جا کر لیا جائے اور اس میں سے ایک خوراک میفختج کے ساتھ ایک خوراک شربت انجیر کے ساتھ اور ایک خوراک شربت کے ساتھ دی جائے، اس کے ساتھ پلایا جانے والا شربت مزاج کے مطابق ہو، اگر

مریض کا مزاج سرد ہو تو شربت کہنہ، اور گرم ہو تو شربت معتدل کے ساتھ دیا جائے؛ــــ خارج سے جگر پر ربل الحمام ذرا وند مدحرج کا ضماد بھی کیا جائے کیوں کہ جگر کے اندر جو کچھ ہوتا ہے وہ اسے تحلیل کرتے ہیں، الا یہ کہ کوئی امر مانع ہو، حمام اور گرم پانی سے آبزن کرائے، "جڑی بوٹیوں کا پانی" بدن پر بہائے جیسا کہ گردے اور مثانہ کی پتھری میں کیا جاتا ہے؛

میں نے خود ایک شخص کو دیکھا جس کے جگر کے ایک حصے میں سخت ورم کے مانند کوئی چیز تھی، جگر کے دوسرے مقامات نرمی اور سختی کے درمیان معتدل تھے، قارورہ بھی معتدل تھا، مجھے یہ نہیں معلوم تھا کہ جگر میں بھی پتھری پیدا ہوتی ہے، اور میں اس کا علاج وہ کر رہا تھا جو ورموں اور سختی کو تحلیل کرنے کے لئے کیا جاتا ہے، ضماد بھی ایسے ہی استعمال کر رہا تھا، یہ علاج بصرہ میں کر رہا تھا، مجھے اس وقت معلوم ہوا کہ / جو علاج کر رہا ہوں وہ اس کا حقیقی علاج نہیں ہے، کیوں کہ دراصل یہ پتھری تھی، میں نے لوٹتے وقت دوبارہ اس شخص سے بصرہ میں ملنے کی کوشش کی، مگر ملاقات نہ ہوسکی، کئی برسوں کے بعد اس سے اہواز میں ملاقات ہوئی، اس کے جگر کو چھو کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ سختی زائل ہو چکی ہے، اس سلسلے میں دریافت کیا، تو اس نے کہا کہ ابونوح لیسرار نے اس کا علاج کیا، پیشاب کے ذریعہ بہت سی ریت خارج ہوئی، جس قدر ریت خارج ہوتی گئی، مزاج ہلکا ہوتا گیا، اور اب سردست سختی کے مقام پر کسی قدر درد ہے ــــ اس سے جالینوس کے قول کی تحقیق ہوئی اور بصیرت میں اضافہ ہوا۔

اب رہا" کانی آنت کے اندر پتھری کا پیدا ہونا تو میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس سے واقف ہونا اور اسے معلوم کرنا ممکن ہے اس کی تمیز اس وقت ہوسکتی ہے جب پتھری نکل آئے، پتھری نکلنے کے بعد ہی معلوم ہوسکتا ہے کہ درد پتھری کی وجہ سے تھا۔

باب (۱۷)

قیام کبدی اور سحج دونوں ایک ساتھ ہوں اور طبیب غلطی کر بیٹھے

کبھی بعض آنتوں میں خراش ہو جائے اور اتفاق سے قیام دم کبدی (جگر کی خونی اجابت) بھی ہو مثال کے طور پر جگر کی رگوں میں اخلاط کا تعفن یکجا ہو جائے اور جگر آنتوں کی طرف اسے دفع کرے، جگر کا جوہر صحیح ہو ساتھ میں سخت بخار بھی نہ ہو، اتفاق سے آنتوں کے اندر سحج پیدا ہو جائے، خواہ معاء مستقیم کے اندر یا چھوٹی آنتوں میں تو ایسے وقت طبیب غلط فہمی کا شکار ہو جاتا ہے، کیوں کہ وہ دیکھتا ہے کہ کبھی خون سحج سے نکل رہا ہے کبھی خون کے ساتھ شامل ہو کر غذا نکل رہی ہے، کبھی دیکھتا ہے کہ صرف غذا اجابت میں خارج ہو رہی ہے، لہذا وہ ان اجابتوں کے درمیان تمیز نہیں کر پاتا یہ وہ اجابتیں ہوتی ہیں جو غذا کے اترنے سے پہلے اور اترنے کے بعد ہوتی ہیں، وہ دونوں خلطوں کے درمیان بھی تمیز کرنے سے قاصر رہتا ہے اس کے اسباب بھی اسے معلوم نہیں ہوتے، کیوں کہ اس کو نہ گرمی معلوم ہوتی ہے نہ بخار وہ یہ بھی معلوم نہیں کر پاتا کہ جگر فاضل مواد کو، جوہر کو تبدیل کئے بغیر بطور بحران دفع کر رہا ہے —— یہ سب باتیں طبیب اس وقت جان سکتا ہے جب کہ ماہر ہو اور امراض اور اس کے اقسام و انواع کی ترکیبی کیفیت سے خوب واقف ہو، کسی مرض کے علاج میں اس سے دشوار تر کوئی چیز نہیں کہ دو یا تین امراض مختلف اعضاء میں یا کسی ایک عضو کے مختلف مقامات پر جمع ہو جائیں، ایسی صورت میں ایک مبتدی طبیب، جو امراض مرکبہ کا علاج نہ جانتا ہو صرف

وہ علاج کرنے لگتا ہے جو اس نے کتابوں میں پڑھا ہے، وہ نامناسب علاج کرنے لگتا ہے نتیجہ میں یا تو مریض ہلاک ہو جاتا ہے یا وہ مرض کوئی امراض یا مزمن یا اسے ایسے مقام پر پہنچا دیتا ہے جہاں سے واپسی ناممکن ہو جاتی ہے۔

اجابت کی علامتیں

اگر جگر کے دفع کرنے اور سیح سے اجابت ہو تو سب کی علامت یہ ہے کہ بھوک کی صورت اور خلو معدہ میں اجابتیں زیادہ ہوں گی، غذا استعمال کرنے کے بعد تو اجابتیں، آخری ہضم ہوتے ہوتے بند ہو جائیں گی، اور سیح سے ہونے والی اجابت میں مہلت نہیں ملتی، یعنی ہر وقت سلسلہ جاری رہتا ہے، شکم سیر ہو یا بھوکا، دونوں حالتوں میں کوئی فرق نہیں ـــ جگری اجابتوں کے ساتھ کھانسی کے دورے بھی ہوں گے، اور خراش کی وجہ سے اجابتوں میں بے چینی، انحلال اور استرخار پیدا ہوگا، اور اگر جگری اجابتیں ہوں اور یہ اجابتیں، جگر کے جوہر کے علاوہ مقام سے ہوں تو ان سے راحت اور ہلکا پن محسوس ہوگی، اور مریض ہمیشہ یہ کہے گا کہ مجھے بعض وقت ایسی اجابت ہوتی ہے جیسے میرا دم نکل جائے گا، اور بعض اوقات یہ کہے گا کہ مجھے انتہائی آرام محسوس ہوتا ہے، طبیعت ہلکی ہو جاتی ہے، ایک عاجز طبیب اس صورتِ حال کے متعلق یہ کہتا ہے کہ اجابتیں مختلف قسم کی ہیں، خلط کی حدت اور سکون کے اعتبار سے تکلیف اور آرام محسوس ہو رہا ہے، ایسی صورت میں سب سے بڑا جو علاج وہ کرے گا وہ یہ ہوگا کہ طبیعت میں امساک پیدا کر کے اجابتوں کو روک دے گا جس کا نتیجہ ورم جگر، اور سخت بخار کی شکل میں ظاہر ہوگا، اس کا سبب وہ یہ بتائے گا کہ مریض نے بد پرہیزی کی ہے، وہ پرہیز میں مزید اضافہ اور غذا میں بالکل کمی کر دے گا، یہ سمجھ کر کہ غذا کی زیادتی کی وجہ سے بخار آ گیا ہے، اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ مریض کی قوت گر جائیگی اور ہلاک ہو جائے گا، اکثر و بیشتر ایسے مریض جو ہلاک ہو جاتے ہیں/ وہ اطبار کے غلط طریقۂ علاج ہی کی وجہ سے ہوتے ہیں۔

جب کسی طبیب کو ایسے مریض سے سابقہ پڑے اور اس مرض میں وہ تمام علامتیں اور اعراض پائے جائیں جن کا ہم نے ذکر کیا ہے تو اس کو چاہیئے کہ ہرگز اجابتوں کو بند کرنے کی کوشش نہ کرے، کیوں کہ اس بات کا احتمال ہے کہ اجابتیں جگر کے جوہر کی حفاظت کے لئے ہو رہی ہیں، اور جگر کی رگوں سے جو مواد خارج ہو رہا ہے وہ بحران کے طور پر اور تنقیہ کے لئے ہے، بلکہ طبیب

کو چاہیے کہ مریض کی خواب گاہ کو خوشبو دار بنائے اس کے پاس خوشبودار انگیٹھی رکھ دے، پوست بہی، تمام، مرزنجوش، آس کوٹ کر شربت کہنہ میں ملالے اور عرق سیب، عرق آس اور لخلخے جو صندل سفید و صندل سرخ اور کافور سے تیار کئے جائیں اس کے پاس رکھ دے تاکہ اس کی قوت شامہ استفادہ کرے نیز صندل اور کافور میں مہکتی ہوئی قمیص پہنا دی جائے ـــــ ایسے مریض کو "بزور" نہیں پلانا چاہیے، کیوں کہ اس سے انحلال ہوگا اور خراش کے مقامات سے ریزش کے بہاؤ میں اضافہ ہوگا، تکلیف میں بھی اضافہ ہوگا۔ البتہ مسکن اُلم ادویہ دے سکتے ہیں، جیسے بارتنگ ۔ اسپغول بھون کر پانی میں پکایا جائے تاآنکہ گاڑھے ہو جائیں اس میں روغن گُل خالص شامل کریں۔ اس سے درد کو تسکین حاصل ہوگی۔ بعد ازاں ادویہ مفریات سے حقنہ لیں۔

حقنہ حقنہ کا طریقہ یہ ہے کہ روغن گُل خالص، بکری کے گردے کی چربی جس میں نمک نہ ڈالا گیا ہو۔ لے کر روغن گُل میں شامل کرلیں یعنی چربی کو پگھلا کر صاف کر کے روغن گُل خالص میں ملالیں اس میں کسی قدر لعاب بارتنگ اور کسی قدر سفیدہ مغسول بھی شامل کرلیں اور سب کو خوب پھینٹ لیں تاکہ ایک جان ہو جائیں، پھر اس سے متواتر کئی دفعہ حقنہ دیں، اگر خراش جاتی رہے، اور اجابتیں بند ہو جائیں تو اس وقت جگر پر ضماد کریں اور مریض کو جو کے ستو کا پانی پلائیں اور ایسے خرمے اور شوربہ جات پلائیں جو دانہ انار، آب سماق سے تیار کئے گئے ہوں، مریض کو آب بہی، رب ریباس بھی دیں۔

ضماد جگر کا نسخہ برگ بارتنگ، برگ اسپغول، عصا الراعی، بید سادہ، انگور اور اس کی نرم شاخیں، سیب میخوش، قنب، خشف، جو کا ستو ــــ سب کو ایک جگہ کوٹ کر ملالیں اور جگر پر ضماد کر دیں، یہ ضماد جگر پر خارج سے کیا جاتا ہے۔

اور جو کا ستو اور مذکورہ ربوب، اور وہ غذائیں جو بیان کی جا چکی ہیں، یہ سب خلط ردی کی اصلاح اور ان کے اندر اعتدال پیدا کرتی ہیں۔

طبیب کے لئے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ وہ اس طرح مریض سے سہل انگاری برتے اور دوا کے وقت کو، غذا کے وقت سے ملا دے، یا غذا کی مقدار میں اضافہ کر دے، عاجز و ناقص طبیب ایسے مرض میں دوا کی مقدار میں اضافہ کر دیتا ہے جس کے ہضم کرنے سے جگر عاجز ہو جائے گا، لہٰذا یہ جگر پر وبال بن جاتی ہے۔

محتاط طبیب جس طرح مرض کی مقدار اور اس کے جوہر کو جانتا ہے اور یہ جانتا ہے کہ عضو کے کس مقام پر مرض ہے عضو کا جوہر جانتا ہے، اسی طرح وہ دوا اور غذا کی مقدار بھی جانتا ہے جو جگر کو کافی

اور جسے جگر ہضم کرسکتا ہے ـــــ جب طبیب ان تمام باتوں سے غافل رہتا ہے تو اس کی غلطی اور بڑھ جاتی ہے اور بلاشبہ مریض کو ہلاک کردیتا ہے ،

ایسے مریض کو بعض وقت فصد کی بھی ضرورت لاحق ہوتی ہے ، اور یہ وہ وقت ہوتا ہے جب مریض کے مزاج میں سکون کے بعد گرمی محسوس ہو ، پہلے پیاس نہ تھی پھر پیاس محسوس ہونے لگے چہرے کا رنگ مٹیالا پڑجائے اور غیر عادتی اوقات میں نیند آنے لگے ، ایسی صورت میں فصد کھولنا ضروری ہے ، مگر خون کے اخراج میں اسراف سے کام نہ لے ، یکبارگی بکثرت خون خارج کرنے کے بجائے تھوڑا تھوڑا نکالے ـــــ معدہ پر ایسی ادویہ کا ضماد کرے جو تبرید اور گرمی کو تسکین پہنچاتی ہوں ، جیسے جو کا ستو ، دانہ انار تخم خس ، تخم کاسنی ، خشخاش ، عرق سیب / خوشبودار ، گل سرخ اور حضض وغیرہ اگر مذکورہ ادویہ معدہ کی گرمی کو تسکین نہ پہنچاسکیں تو ضماد میں شیاف ماپیثا ، عرق انار میخوش عرق کشنیز شامل کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ۔

جب معدہ میں گرمی نہ ہو تو مریض کو سرد میٹھے پانی میں بٹھانے اور اس سے حمام کرانے میں کوئی حرج نہیں ، بشرطیکہ موسم اور ضعف وغیرہ کوئی چیز مانع نہ ہو ۔

باب (۱۸)

قویٰ کبد اور جوہر کبد کے امراض میں فرق نہ کرنے والے اطباء

اگر یہ کہنا جائز ہوتا کہ ان لوگوں نے اس بات کو نہیں سمجھا تو میں ضرور ایسا کہتا، جالینوس کی کتابوں میں اکثر و بیشتر مقامات پر یہ مفہوم نکالا جاسکتا ہے، وہ یہ کہ مختلف اسباب کی بناء پر، جگر کے اندر چار قوتیں مرض کا شکار ہوجاتی ہیں، بعض وقت "قوتِ جاذبہ" میں مرض پیدا ہوجانے کی وجہ سے وہ باطل ہوجاتی ہے یا اس کے فعل میں نقص پیدا ہوجاتا ہے یا بے ترتیبی سے عمل کرنے لگتی ہے، اسی طرح "قوتِ ماسکہ" کا حال بھی ہوتا ہے، یہی صورتِ حال "قوتِ ہاضمہ" اور "قوتِ دافعہ" میں بھی پیدا ہوجاتی ہے۔

اگر "قوتِ جاذبہ" بالکل باطل ہوجائے تو مریض بہت کم مدت کے اندر ہلاک ہوجاتا ہے، اگر اس کے فعل میں نقص پیدا ہوجائے تو جس قدر نقص پیدا ہوگا اسی کے اعتبار سے بدن کے اندر ضرر پیدا ہوگا، اور اگر اس کا فعل بے ترتیبی کے ساتھ جاری رہے تو بدن کے سارے اعضاء کی ترتیب میں تغیر اور فتور واقع ہوگا، کیوں کہ جگر ہی تمام اعضاء کی قوت کا منبع اور اصل ہے۔

اطباء کی ایک جماعت کا خیال ہے کہ سوءِ مزاج جگر کا نام ہی "امراض قویٰ" ہے، سوءِ مزاج کے جوہر کے اعتبار سے قوت میں تغیر واقع ہوتا ہے، گویا اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر سوءِ مزاج رطب لاحق ہو تو "قوتِ ماسکہ" میں تغیر پیدا ہوگا، اگر جگر میں سوءِ مزاج حار یابس پیدا ہو تو "قوتِ جاذبہ" کو نقصان

پہنچے گا، اگر جگر میں سوء مزاج بارد رطب پیدا ہو تو "قوتِ ہاضمہ" کو ضرور پہنچے گا، اگر سوء مزاج بارد یابس یا حار یابس پیدا ہو تو ان دونوں حالتوں میں "قوتِ دافعہ" متاثر ہو جائے گی، لہٰذا ان فاسد خیالات واعتقادات کی اساس پر انھوں نے گفتگو کی اور اسی بنا پر علاج کرنے لگے، حالاں کہ امر واقع ویسا نہیں ہے جیسا انھوں نے خیال کیا ہے۔ اس لئے کہ جالینوس نے جگر کے مزاج کے تغیر کا نام "سوء مزاج" اور "قوتِ جاذبہ" کے تغیر کا نام "مرض القوہ" رکھا ہے، حالاں کہ ایسا نہیں ہے کہ ہر وہ شخص جس کے جگر کے قویٰ میں تغیر واقع ہو اس کے جگر کا مزاج بھی فاسد ہو جائے، اس لئے کہ بعض وقت جگر کی قوت میں فساد پیدا ہوتا ہے جگر کا مزاج صحیح و سالم رہتا ہے، جیساکہ اگر کسی کو ہیضہ یا سوء استمرار لاحق ہو تو قوتِ ماسکہ میں فساد پیدا ہوتا ہے مگر جگر کا مزاج صحیح و سالم رہتا ہے۔ یا جیسے قولنج کے مریض کی قوتِ دافعہ فاسد ہو جاتی ہے، مگر اس کے جگر کا مزاج صحیح ہوتا ہے۔

بعض وقت جگر کے مزاج میں تغیر واقع ہو جاتا ہے جیسے داء الکلب کے مریض میں یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے اس کے جگر کے قویٰ صحیح رہتے ہیں، ہم کو اس عارضہ کی مزید تشریح کی ضرورت نہیں ہے۔

جالینوس کا بیان ہے کہ اگر جگر کے جوہر کی کیفیت میں تغیر پیدا ہو جائے تو اس کا نتیجہ تہبج کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے بشرطیکہ تغیر رطوبت یا خشکی کی جانب ہو، اگر اس کا تغیر برودت یا یبس کی جانب یا حرارت اور یبس کی جانب ہو تو اس کا نتیجہ "ضمور" کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے ـــــ اگر قوتِ ہاضمہ میں تغیر واقع ہو جائے تو نتیجہ استسقاء اور ہلاکت کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے ـــــ یہ ایک بین فرق ہے جو جگر کے جوہر کے تغیر کے سلسلے میں رونما ہوتا ہے۔

بقراط نے کتاب الاخلاط میں بیان کیا ہے کہ دونوں پاؤں، چہرے، اور ہتھیلیوں کے اوپری حصے میں جو تہبج پیدا ہوتا ہے اگر وہ جگر کے مزاج کی رطوبت کی وجہ سے ہو تو اس کو "سیلان الرطوبۃ الی الاطراف" ہاتھ پاؤں کی جانب رطوبت کا سیلان کہا جاتا ہے، یہ تہبج مریض کو بھوکا رکھنے اور مالش کرنے سے دور ہو جاتا ہے، اور اگر یہ سوجن اور ورم، جگر کی قوت میں تغیر کی وجہ سے پیدا ہو تو اس کو "استسقاء" کہا جاتا ہے۔

اب جبکہ ہم نے اس بات کی وضاحت کر دی کہ چاروں قوتوں کے اندر واقع شدہ تغیر سوء مزاج جگر نہیں ہے اور یہ کہ ہر سوء مزاج کا نتیجہ قویٰ کے ضعف کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے، تو اب ہم ان چاروں قوتوں کے ہر مرض کی تشریح کریں گے، اور ایسے مریض کو جن امراض سے سابقہ پڑتا ہے اس کو بھی واضح کریں گے اس تغیر کی علامتوں کو بھی بیان کریں گے، پہلے ہم "قوت جاذبہ" پر

گفتگو کریں گے ۔

جگر کی قوت جاذبہ

یہ معدہ کی قوتِ جاذبہ کی طرح ہوتی ہے ، جس طرح معدہ کی قوتِ جاذبہ کے باطل ہو جانے پر سقوط قوت ، ضعف اعضاء اور عدم غذا کی وجہ سے مریض ہلاک ہو جاتا ہے ، اسی طرح جگر کی قوت جاذبہ کے باطل ہونے پر بھی تعفن اعضاء ، عدم غذا اور قوت کے ساقط ہونے سے مریض ہلاک ہو جاتا ہے اگر یہ قوت باطل نہ ہو بلکہ اس کے اندر نقص پیدا ہو جائے تو جس قدر نقص پیدا ہو گا اسی قدر تمام بدن کو نقصان پہنچے گا ، نقص کا مطلب یہ ہے کہ قوتِ جذب مضمحل ہو جائے ، حتیٰ کہ مریض جو تمام عادی غذائیں استعمال کر سکتا تھا کسی ایک خاص قسم کی غذا کے استعمال پر مجبور ہو جائے جس کو اس کی قوت جاذبہ جذب کر سکے ، اگر قوتِ جاذبہ میں بایں طور پر بے ترتیبی پیدا ہو ، کہ کسی وقت غذا کو جذب کرے کسی وقت نہ کرے یا ضرورت سے زیادہ مقدار میں یا ضرورت سے کم مقدار میں جذب کرے تو اس سے سارے بدن کو نقصان پہنچ جائے گا ، کیوں کہ ضرورت سے زیادہ مقدار میں جذب کرنے کی صورت میں غذا طبیعت پر بوجھ بن جائے گی ، اور ضرورت سے کم جذب کرے تو بدن کی نشوونما نہ ہو سکے گی اور وہ کمزور ہو جائے گا ، اس طرح اگر ایسا اتفاق ہو کہ بدن کی جو قوت تحلیل ہو اسی لحاظ سے تلافی نہ ہو تو رفتہ رفتہ ایک مدت دراز گزر جانے کے بعد مریض ہلاک ہو جائے گا ۔

یہ قوتِ جاذبہ ، سوء مزاج جگر کے بغیر بھی دو اعتبار سے متغیر ہو سکتی ہے ، ایک یہ کہ وہ دونوں عضلات جو طول میں "مری" کے ساتھ یا "مری" پر مستدیر عضلہ کے ساتھ موجود ہیں کمزور ہو جاتے ہیں یا ان میں تغیر پیدا ہو جاتا ہے یا ان کا فعل باطل ہو جاتا ہے ، جب فعل باطل ہو جاتا ہے تو ، قوت باطل ہو جاتی ہے ۔

اگر قوت جاذبہ بے ترتیبی سے کام کرنے لگے تو بدن کے فعل میں بھی بے ترتیبی پیدا ہو جاتی ہے ، جس قدر قوتِ جاذبہ میں بے ترتیبی پیدا ہو گی اسی قدر بدن کے اندر بے ترتیبی پیدا ہو گی ، اسی طرح جگر میں "باب" کے پاس جو مستطیل عضلہ ہے ، وہ جگر کی قوتِ جاذبہ کے ساتھ حرکت کر کے "کیلوس" جگر کی طرف جذب کرتا ہے ، اگر اس کے اندر فساد پیدا ہو جائے تو وہ اسی قسم کا فساد ہوتا ہے جو "مری" کے عضلہ میں پیدا ہوتا ہے ، اس لئے "باب الکبد" بھی جگر کے لئے وہی حیثیت رکھتا ہے جو معدہ کے لئے "مری" کی ہے ۔

اس عضلہ کا یا اس کے فعل کا فساد یا تو دماغ کی مشارکت سے ہو گا یا اغشیہ (جھلیوں) کی

مشارکت سے ہوگا، یعنی کسی طرف سے اسے نقصان پہنچے گا یا اس کے اتصال میں فرق آجائے گا یا وضع متغیر ہو جائے گی اور استرخار لاحق ہو جائے گا۔

مذکورہ تمام باتوں سے یہ بات واضح ہوگئی کہ بعض اطبار کا یہ قول کہ "قویٰ کے اندر تغیر کا پیدا ہونا محض جگر کے مزاج میں تغیر کی وجہ سے ہوتا ہے" باطل ہے، خطار پر مبنی ہے۔

اب رہا جگر کے مزاج میں تغیر سے، قویٰ کے مزاج میں تغیر آسکتا ہے، اس بارے میں کسی کو اختلاف نہیں۔

علاج

قوتِ جاذبہ میں تغیر جو سوءِ مزاج جگر کے ماسوا ہو اس کا علاج صرف سوءِ مزاج کا علاج ہے۔ اس کا بیان قبل ازیں ہم لکھ چکے ہیں۔

اب رہا جو تغیر دماغ کی مشارکت سے پیدا ہو اس کے لئے ماہر طبیب کو چاہیئے کہ وہ دماغ کے تغیر کی نوعیت پر غور کر کے ازالہ کرے اور اعتدال پر لائے دماغ کے مزاج کے تغیر اور اس کے اعتدال سے نکل جانے کی کیفیت کا علاج قبل ازیں گزر چکا ہے۔

قوت جاذبہ کا تغیر جو عضلات کے فساد کی وجہ سے رونما ہوتا ہے، ایک ماہر طبیب اس کی نوعیت کو پہچان کر اس کی اصلاح کر سکتا ہے، اور اس "وتر" کے طول اور قصر کو بھی جان سکتا ہے، ہم اس بارے میں ایک طالبِ علم کی تفہیم کے لئے ایک مثال کا تذکرہ کریں گے، اور اس کے سبب فاعلی کی وضاحت پیش کریں گے:۔

مثال

اگر کوئی شخص پیٹھ کے بل گر جائے اور اس کی پسلیوں میں درد پیدا ہو جائے خاص طور پر ان دونوں عضلات میں جو دونوں بغلوں کے نیچے واقع ہیں، یہ دونوں عضلات وہی ہیں جن کے درمیان سے ایک "لیف" نکل کر اس عضلہ تک پہنچتی ہے جو "مری" پر بتایا گیا ہے، اس ضرب سے اس "لیف" کے اندر کمزوری آجاتی ہے، لہذا جذب کا فعل اس عضلہ میں کمزور پڑ جاتا ہے جو "مری" پر موجود ہے، ـــ ہم نے دیکھا ہے کہ بعض لوگ جنھیں اس مقام پر تکلیف پہنچی تھی وہ بالکل "نگل" نہیں سکتے تھے، اور اپنے بازو کے بل گر گر جاتے تھے، جس کی وجہ سے وہ جگر کے نصف حصے پر چمٹی ہوئی جھلی کے اندر درد ہونے لگتا ہے اس کے عضلات کے اندر بھی درد ہو جاتا ہے جو "باب الکبد" کے پاس موجود ہے، لہذا قوتِ جاذبہ میں نقص پیدا ہو جاتا ہے۔

اس مثال پر غور کرنے سے ایک طالبِ علم کو معلوم ہو جائے گا کہ قوتِ جاذبہ کا تغیر، سوءِ مزاج جگر کے بغیر بھی ہو سکتا ہے۔

سوال و جواب

اگر اس مقام پر کوئی یہ سوال کرے کہ تم نے ان لوگوں کے دعوے کا انکار نہیں کیا جو یہ کہتے ہیں کہ مری پر کوئی ایسا عضلہ نہیں ہے جو کھانے کو جذب کرتا ہو / اور نہ "باب الکبد" پر ایسا کوئی عضلہ ہے جو کیلوس جذب کرتا ہو، تو اس اعتراض کا دو طرح جواب دیں گے، ایک یہ کہ کوئی حرکت بغیر محرک کے اور کوئی جذب بغیر جاذب کے نہیں ہو سکتا، لہٰذا ضروری ہے کہ متحرک اور محرک کے درمیان کوئی آلہ ہو جو اس کو حرکت دیتا ہو، اگر نفس ہی کو وہ آلہ تصور کر لیا جائے جو غذا کو معدہ کی طرف اور کیلوس کو جگر کی طرف جذب کرتا ہے تو پھر وہ "آلہ" کیا ہے جس کے ذریعہ یہ جذب کا عمل ہوتا ہے، اگر سارے جگر کو ہی جذب کا آلہ سمجھ لیا جائے تو یہ ضروری ہوگا کہ باب کی طرح اپنی کشش سے بھی جذب کرے، یہی بات "قوتِ دافعہ" کے بارے میں بھی لازم آئے گی اس لئے کہ اگر سارا جگر ہی "دفع" کا آلہ ہوگا تو یہ ضروری ہوگا کہ کیلوس کے فاضل مواد (فضلہ) کو بھی باب کی طرح کشش کی صورت میں دفع کر دے، — اگر یہ بات جائز نہیں ہو سکتی تو صحیح ماننا پڑے گا کہ ایک ایسے آلہ کی ضرورت لازمی طور پر ہے جس کے ذریعہ نفس جذب کا عمل انجام دے، اور یہ آلہ وہی عضلات ہیں جو جذب کے لئے بنائے گئے ہیں۔

اس کا دوسرا جواب یہ ہے کہ جالینوس نے لکھا ہے کہ انسان کے بدن میں جو بھی عضو حرکت کرتا ہے اس کی تحریک کے لئے ضرور بہ ضرور ایک دو یا دو سے زائد عضلات موجود ہوتے ہیں جو اس کو حرکت دیتے ہیں، کوئی بھی عقلمند اس بارے میں شک نہیں کر سکتا، — لہٰذا ایک طالبِ علم کے لئے ضروری ہے کہ وہ غور و فکر کر کے اسے اچھی طرح سمجھ لے۔ اب ہم کو قوتِ جاذبہ میں ہونے والے تغیر کا علاج بیان کرنے کی ضرورت نہیں، کیوں کہ اس کے کئی ایک اسباب ہو سکتے ہیں جن کا ذکر ہم نے کر دیا ہے، اس پر تفصیلی گفتگو گزر چکی ہے۔ مزید تشریح قوتِ ماسکہ قوتِ ہاضمہ، قوتِ دافعہ کے بیان میں آئے گی، پہلی قوت کی وضاحت، دوسری سے، اور دوسری کی تیسری سے، اور تیسری کی چوتھی سے ہوگی۔

باب (۱۹)

قوت ماسکہ کے مخصوص امراض

قوتِ جاذبہ کے متعلق گفتگو گزرچکی ہے کہ جگر کے مزاج کے فساد کے بغیر بھی کسی عارضہ کی بنا پر یہ فاسد ہوسکتی ہے۔ ــــــ قوتِ ماسکہ میں بھی بالکل وہی بحث ہے جو قوتِ جاذبہ میں ہم لکھ چکے ہیں البتہ وہ امراض جو "قوتِ ماسکہ" کے فساد کی صورت میں رونما ہوتے ہیں وہ حسبِ ذیل ہیں: قوت کا تحلیل ہوجانا، خراش، ہچکی، قوت کا گرجانا، اور بدن کا دبلا پن وغیرہ کیوں کہ جب قوتِ ماسکہ غذا کو ہضم ہونے کے لئے روک نہ سکے گی تو لازمی طور پر وہ غذا کو بلا ہضم چھوڑ دے گی، اسی طرح جب قوتِ ماسکہ جگر کے اندر کیلوس کو روک نہ سکے گی تو قوتِ دافعہ اس کو غیر ہضم شدہ صورت میں بدن کی تمام رگوں کے اندر مشترک کردے گی، جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خون فاسد ہوجائے گا، اور اسی سے اعضاء غذا حاصل کریں گے۔ چنانچہ رفتہ رفتہ "استسقاء لحمی" کی شکایت پیدا ہوگی، قوت گرجائیگی، اور "اسہال عظیم" شروع ہو جائے گا۔

علاج اگر قوتِ ماسکہ کا فساد، جگر کے فساد کی وجہ سے ہوا ہے تو اس کا علاج وہی ہے جو مزاج جگر کے فساد کی صورت میں کیا جاتا ہے، اگر اس کا سبب کوئی دوسری چیز ہے تو سبب کو تلاش کرکے اس کا علاج کیا جائے، مثال کے طور پر وہ عضلہ جو امساک کا کام کرتا ہے اس کے اندر تغیر یا فساد پیدا ہوجائے تو اس کا علاج کیا جائے۔ اگر عضو کی کسی چیز کے زائل ہونے

کے سبب سے "قوتِ ماسکہ" میں فساد پیدا ہوا ہو تو اس کا علاج کیا جائے تاکہ زائل شدہ چیز اپنے صحیح مقام پر آجائے۔

قوت ہاضمہ کی خرابی

اگر قوتِ ہاضمہ غذا ہضم نہ کر سکے تو اس سے تین امراض پیدا ہوتے ہیں، ۱۔ دق۔ ۲۔ ذوبان جیسا کہ ہلاس کے مریضوں کو۔ یہ امراض پیدا ہوتے ہیں، کیوں کہ جب تک غذا ہضم نہ ہو، بدن کو غذا نہیں مل سکتی، ۳۔ سحج کا مرض بھی لازمی طور پر لاحق ہوتا ہے، کیوں کہ جب غذا بغیر ہضم ہوئے اعضا رتک پہنچے گی تو انھیں جلا کر زخم پیدا کر دے گی اس سے بعض اوقات یکایک موت واقع ہو سکتی ہے۔

قوت دافعہ کا فساد

دوسری قوتوں کے فساد کی بنسبت زیادہ خطرناک نہیں ہے کیوں کہ جو غذا دفع کی جاتی ہے وہ ہضم شدہ ہوتی ہے اس کے بعض حصّوں سے بدن غذا حاصل کر چکا ہوتا ہے اس کے فساد میں اکثر و بیشتر وہ لوگ مبتلا ہوتے ہیں جن کی طبیعتیں نرم ہوتی ہیں۔

علاج

سوءِ مزاج جگر کا جو علاج ہے وہی اس کا علاج ہے، بشرطیکہ سبب سوءِ مزاج جگر ہو، بعض وقت ایسے امراض پیدا ہوتے ہیں جو اس کی طبیعت کے مخالف ہوں۔

جگر کی ہر قوت ایک دوسرے کے مقابل ہے، قوتِ جاذبہ، قوتِ دافعہ کے مقابل اور قوتِ دافعہ، قوتِ ماسکہ کے مقابل ہے، لیکن چوں کہ نفس کی تدبیر، بدن میں جاری وساری ہے، اس لئے جب بدن کفیل ہو جاتا ہے تو قوتِ جاذبہ اپنا کام روک دیتی ہے تاآنکہ قوتِ ماسکہ اپنا کام شروع کرے، اور غذا کو روکے رہے۔ اور قوتِ دافعہ اپنا کام چھوڑ دیتی ہے، یہاں تک کہ غذا کو قوتِ ہاضمہ، ہضم کر دے، —— لہٰذا بعض قوتوں کا اپنا کام چھوڑ دینا، اور کام دوسری قوت کے سپرد کر دینا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہاں نفس کا فعل اپنا کام کر رہا ہے، —— دلیل یہ ہے کہ طبیعت کا فعل، صرف ایک ہی سمت میں جاری رہتا ہے جیسے بھوک اور پیاس، نیند اور بیداری وغیرہ کا یہ سب ایک ہی سمت میں جاری رہتے ہیں، اس میں طبیعت کا فعل اختیاری بالکل نہیں ہوتا، فعل اختیاری نفس کا فعل ہوتا ہے، یعنی جو کام کو ترک کر دینا، پھر شروع کر دینا یہ تمام نفس کے افعال ہیں۔

باب (۲۰)

جگر کی دو یا تین یا اس سے زیادہ قوتوں کا فساد

قوت جاذبہ اور قوتِ ماسکہ دونوں ایک ساتھ فاسد ہو جائیں اور مرض باقی رہے ایسا نہیں ہو سکتا، کیوں کہ قلتِ غذا اور سقوط قوت کے باعث سے مریض ہلاک ہو جائے گا، قوتِ جاذبہ کوئی چیز جذب نہیں کرے گی، اور قوتِ ماسکہ ہضم سے پہلے ہی غذا کو خارج کر دے گی ـــــ اور قوتِ ماسکہ اور قوتِ دافعہ دونوں صرف نزع کے وقت ہی ایک ساتھ فاسد ہو سکتی ہیں ـــــ یہ ایسے مسائل ہیں جو محض بحث و نظر کے لئے اٹھائے جاتے ہیں۔

قوتِ ہاضمہ اور قوتِ دافعہ کا جہاں تک تعلق ہے دونوں کا ضرر یکساں ہے، کیوں کہ قوتِ دافعہ متاثر ہو جاتی ہے تو غذا کو ہضم ہونے سے پہلے ہی خارج کر دیتی ہے۔ اور قوتِ ہاضمہ میں فساد پیدا ہو جاتا ہے تو غذا غیر منہضم طور پر اُتر جاتی ہے، اس کا علاج آسان ہے "زلق المعدہ" کے تحت ہم نے جو علاج لکھا ہے، وہی اس کا بھی ہے، ـــــ قوتِ دافعہ پایۂ کمال کو پہنچ جائے تو اس کا وہی علاج ہے جو قوتِ ماسکہ کا ہے، کوئی دو قوتیں ایک دوسرے کے مقابل ہوں تو نقصان اور کمی میں ایک کا جو علاج ہوگا وہی دوسری کا بھی ہوگا۔

قوتِ دافعہ اور قوتِ ماسکہ دونوں ایک دوسری کے مقابل ہیں لہٰذا جب قوتِ دافعہ مضبوط ہوگی تو قوتِ ماسکہ کمزور ہوگی۔ گویا، قوتِ ماسکہ کا علاج کرنا، قوت دافعہ کا علاج کرنا ہوگا حتیٰ کہ کمزور ہو جائے،

اس بات پر اچھی طرح غور کرلو، اس لئے کہ جب دونوں قوتیں فساد کا شکار ہو جائیں تو ایک کا علاج دوسرے کا علاج سمجھا جائے گا، اسی بناء پر جو دو قوتیں اس قیاس پر پوری نہیں اترتیں تو ان کا ایک ساتھ بالکل فساد نہیں ہو سکتا، اس لئے یہاں اس بات کی ضرورت نہیں کہ ہر قوت کے فساد کا علاج ذکر کیا جائے، یوں بھی اس کے علاج کا ذکر سوء مزاج کی بناء پر ہونے والے اسہال کے بیان میں گزر چکا ہے، اور ہر وہ علاج جو معدہ کے سلسلے میں مذکور ہو چکا ہے وہ جگر کے لئے بھی یکساں طور پر مفید ہے۔

باب (۲۱)

یرقان

یہاں ہم نے لفظ "یرقان" بطور جنس استعمال کیا ہے، اس کی پانچ انواع ہیں، چہرے کی جلد اور جسم کی ساری جلد میں جو تغیر واقع ہوتا ہے اس کو "یرقان" کہتے ہیں، حتیٰ کہ اس سے آنکھ کے طبقات اور زبان تک متاثر ہو جاتی ہے، بعض وقت زردی کے بجائے ان تمام اعضاء پر سیاہی آجاتی ہے اور قارورے کا رنگ سیاہ میفختجیہ ہو جاتا ہے اور اس پر کف آجاتا ہے، اس کو ہلایا جائے تو ایسا معلوم ہوتا ہے گویا میفختج میں زعفران ملانے سے رنگ بدل گیا ہو، بعض وقت قارورہ کا رنگ سفید ہوتا ہے، یرقان کی سب سے خراب قسم وہ ہے جس میں قارورہ سفید اور چمکدار ہو جائے۔

ہم یرقان کے تمام انواع اور ان کے اسباب کا ذکر کریں گے۔

نوع اول

بدن کے اُوپری اور نچلے حصّوں میں صفراء پھیل جائے، صفراء میں جوش پیدا ہونے کی وجہ سے بدن کے اوپری حصّوں میں صفراء چڑھ جاتا ہے، اور قوتِ دافعہ کی وجہ سے صفراء بدن کے نچلے حصّوں میں سرایت کر جاتا ہے، جس طرح آگ اُوپر سے نیچے کی طرف، حرکت اور اجرام کی رگڑ کی وجہ سے دفع کرتی ہے، اور اس کا سبب صفراء کے اندر سخونت اور جوش کا پیدا ہونا ہے، اس کی مثال "مارقلیں" سے دی جاسکتی ہے جو کسی برتن میں موجود ہو، اگر اس کے اندر جوشش آجائے تو یہ پانی، برتن کے حدود کو پار کر کے باہر نکل جائے گا۔

مثال کے طور پر ایک برتن میں اگر انیس پونڈ پانی ڈال کر اس کو پکایا جائے تا آنکہ وہ کھولنے لگے تو وہ خالی ہو جائے گا اور برتن میں کچھ بھی نہ رہے گا، یہی حال صفرا کا ہے گو " مرارہ " میں کثیر ہو مگر اس کے اندر جوش پیدا ہو جائے تو ساری رگوں میں پھیل جائے گا، اس کو "فوران صفرا" کہا جاتا ہے، اور "غلیان صفرا" بھی کہتے ہیں۔ اس قسم کے یرقان میں سدّے پیدا نہیں ہوتے ضعفِ جگر لاحق ہوتا ہے، نہ پتّے میں امتلاء ہوتا ہے۔

علاج

موسم اور مریض کی عمر کے مدِّنظر دیکھا جائے کہ موسم گرمی کا ہے یا نہیں؟ اگر موسم گرما ہو اور ستارہ "کلب الجبار" کے طلوع کا وقت ہو تو مریض کا استفراغ دوا کے ذریعے نہ کیا جائے ـــــ میں نے ابو ماہر کو یہ کہتے ہوئے سُنا ہے کہ کچھ لوگوں نے "کلب الجبار" کے طلوع کے وقت بدن کا استفراغ کیا، مگر جب "میزان" کے اعتدال کا وقت آیا تو مریض ہلاک ہو گئے، وجہ اس کی یہ ہے کہ جب انھوں نے اس وقت استفراغ کیا تو اخلاط رقیق ہونے کی وجہ سے تحلیل ہو گئے اور بدن خالی ہو گیا بدن سے صحیح اور فاسد سارا مواد نکل گیا، اور جب اخلاط کے ہبوط کا وقت آیا اور بدن کو قوت اور سخونت کی ضرورت داعی ہوئی تو جسم کے اندر ضرورت سے زیادہ سخونت پیدا ہوئی اور حرارت تحلیل نہ ہو سکی، کیوں کہ ان کے ہضم میں فساد تھا، ان کی جلد کے اندر تقشف پیدا ہو گیا، وہ قویٰ کے ضعف کی وجہ سے کھانا عمدگی سے ہضم نہ کر سکتے تھے، لہٰذا ہلاک ہو گئے، ورنہ ہمارا مشاہدہ ہے کہ صحت مند لوگ ایسے وقت میں استفراغ کرتے ہیں تو ان کی ہلاکت واقع نہیں ہوتی، میرا یہ خیال ہے کہ اس کلام کی صحت کے بارے میں شہادت دی جاسکتی ہے۔

جب یہ بات صحیح ہے تو یرقان کے مریض کا استفراغ، موسم گرما میں اور ستارہ "کلب الجبار" کے طلوع کے وقت مناسب نہیں ہے، بلکہ اخلاط کو ماء الشعیر، عرق انار، تخم بقلہ اور اس قسم کی ادویہ سے تسکین پہنچانا چاہیئے۔ غذا میں کوئی امر مانع نہ ہو تو حصرمیات مبردہ انبر باریس، حماض اترج، حماض خراسانی، کاسنی، خس مسلوق وغیر مسلوق سے تیار کردہ غذائیں دی جائیں ـــــ اور اس میں سب سے زیادہ مُفید "طلب" ہے جو "حدا المسکین" کے نام سے مشہور ہے، اہل اصفہان اور اہلِ جبل اس کو "غاتوۃ" کے نام سے جانتے ہیں، ـــــ دیسقوریدوس نے ذکر کیا ہے کہ یہ طرخشقوق کی ایک قسم ہے، اگر اس کو بغیر مسلوق کئے پانی میں پکایا جائے اور بکری یا گائے کے دودھ سے بنائے ہوئے تازہ دہی میں ڈال دیا جائے تو بہتر ہے، بھینس، بھیڑ اور اونٹنی کے دودھ سے بنایا ہوا دہی اس کے لئے مناسب نہیں ہے۔

ابوماہر کا تجویز کردہ علاج بالغذاء

دہی اندر سرکہ میں چوزے پکا کر شوربہ گرم بھی اور ٹھنڈا بھی جرعہ جرعہ استعمال کریں، سرکہ حادی میں مچھلی ہاؤ با صغار اخراضی کو زندہ نگل جانا مفید ہے۔

ابو ماہر اس کی توضیح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اطبا ء متقدمین نے یرقان کے مریض کو جس زندہ مچھلی کے نگلنے کے لئے کہا ہے وہ "عقلش" نامی خلیج میں پائی جاتی ہے۔ یہ مچھلی اپنی نوعی خصوصیت کے باعث مُفید ہوتی ہے، دوسری قسم کی مچھلیاں اس مرض کے لئے مُفید نہیں ہیں، ــــ میں نے بتایا کہ "ھاذیا صغار" کو نگلوا کر میں نے علاج کیا ہے اور کامیاب رہا، اس پر انھوں نے فرمایا اگر یہ صحیح ہے تو وہ مچھلی جو نگلوائی گئی تھی اسی قسم کی یا اس میں اسی طرح کی خاصیت رہی ہوگی، ــــ زیادہ گفتگو کا وقت نہ ہونے کی وجہ سے مجھے مزید بحث کرنے کا موقع نہیں ملا۔

حسبِ ذیل سفوف کے ذریعہ بھی اس قسم کے یرقان کا علاج کیا جاتا ہے۔

سفوف کا نسخہ طباشیر، تخم چوکا، تخم خرفہ (ہر ایک ۷ گرام)، ریوند (۳ ½ گرام)، عصارۂ انبر باریس (۳۵ گرام) نہری کیکڑے خشک کردہ (۱۷ ½ گرام)،

دیگر عرق کاسنی، سکنجبین سادہ کے ساتھ پلانا اور مغز خرما اور کلی خرما کے غلاف کو / مار الشعیر کے ساتھ پلانا بھی اس طرح کے یرقان کے لئے مُفید ہے۔

دیگر موسم موافق ہو اور قوت ساتھ دے تو رگِ باسلیق کی فصد کھولی جائے اور استفراغ کیا جائے اس سے یرقان ایک دن یا دو دن کے اندر بآسانی دور ہوسکتا ہے، باسلیق کی فصد کرنے کے بعد حسبِ ذیل شربت پلایا جائے۔

شربت کا نسخہ ہلیلہ زرد صاف شُدہ (۱۷.۵ گرام)، تمر ہندی صاف شُدہ (۱۰۵ گرام)، ۳۰ عدد آلو بخارا، ۳۰ عدد عناب، سپستان اہوازی (۲۵ گرام)، دھنیا خشک ۲۵ گرام بنفشہ (۲۵ گرام)، ورد (۲۵ گرام)، تخم کاسنی، تخم کشوث (ہر ایک ۱۰.۵ گرام)، اچھی طرح پکا کر مطبوخ تیار کر لیا جائے، اور (۳۵۰ گرام) کی مقدار صاف کر لیا جائے، اس میں (۷۰ گرام) سکنجبین سادہ (۵۱۲) ملی گرام یا اس سے زیادہ انطاک بریاں شامل کریں بشرطیکہ قوت برداشت ہو، اور شربت کو ٹھنڈا کر کے پلائیں۔

میں نے دیکھا ہے کہ اس قسم کا مریض جب شربت پی لیتا ہے تو رفتہ رفتہ یرقان اس طرح ختم ہو جاتا ہے گویا ہوا ہی نہ تھا، اگر شیرینی کے استعمال کے بعد دوبارہ عود کر آیا اور مکرر مہی

شربت استعمال کیا گیا تو رفع ہو گیا۔۔۔ بعض وقت صرف اسی ایک شربت کے استعمال سے دوسرے تمام علاج معالجے سے بے نیازی ہو جاتی ہے۔

دیگر اس قسم کے یرقان میں بعض اوقات صرف ماء الشعیر کا استعمال بھی کافی ہو جاتا ہے۔

دیگر میں نے دیکھا ہے کہ شام کے علاقے "طبریہ" میں لوگ یرقان کے مریض کو ایک خاص قسم کی مٹی پلاتے ہیں، ان لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ مٹی ان کے سمندر سے نکلتی ہے، جو "بحیرۂ طبریہ کی مٹی" کے نام سے معروف ہے۔۔۔ دیسقوریدوس نے "طین البحیرۃ" کا اکثر و بیشتر ذکر کیا ہے۔ مجھے یہ نہیں معلوم کہ اس کی مراد اس سے یہی مٹی ہے، یا گل مختوم ہے، مگر "گل مختوم" کا نام "طین الجزیرۃ"، نہ کہ "طین البحیرۃ"، بعض متاخرین اطباء نے کہا ہے کہ "طین البحیرۃ" وہ مٹی ہے جو خوارزم سے لائی جاتی ہے یہ مٹی سفیدی اور نرمی میں صابون کے مشابہ ہوتی ہے، اس کا استعمال جگر کی تمام بیماریوں کے لئے ہوتا ہے۔

دیگر موسم کی گرمی کی وجہ سے جب استفراغ ممکن نہ ہو تو حسب ذیل "نقوع" سے بھی یرقان کا علاج کیا جاتا ہے۔

نسخۂ نقوع ۵۰ عدد آلو بخارا، ۵۰ عدد عناب، اکشوث ۲۵ گرام، تخم کاسنی (۲۵ گرام)، جو مقشر نیمکوب (۵۰ گرام)، برگ طرخشقوق خشک (۲۵ گرام) برگ عنب الثعلب (۲۵ گرام) گل سرخ (۲۵ گرام) انگور کی نرم شاخیں (ایک بڑا مٹھا) اور اس کا نرم، سفید اور قابض زبیب جسے جالینوس نے عجمہ کہا ہے۔ (۵۰ گرام)۔۔۔ ان تمام ادویہ کو چکنی مٹی کے ایک بڑے پیالہ میں ڈال کر اس کے اوپر اس قدر عرق کاسنی ڈال دیا جائے کہ تمام ادویہ ڈوب جائیں اور عرق اوپر تک رہے پھر اس کو ایک دن دھوپ میں رکھدیں، اس نقوع کو روزانہ ایک پیالہ پوست بیخ کاسنی سے تیار کردہ (۳۵ گرام) سکنجبین کے ساتھ استعمال کریں، اس سے طبیعت میں اعتدال پیدا ہو گا صفراء کا خارجی علاج یہ ہے کہ صندل اور کافور میں بسائی ہوئی قمیص پہنے، تسکین ہوگی اور سامنے معطر میوہ جات اور اطراف و اکناف میں اس کے خلاف رکھیں، دھوپ میں جم کر بیٹھیں۔ اگر مریض کو کتان کے پردے کے اندر بیٹھنے کی عادت ہو تو ایسا کر سکتا ہے، کتان کا پردہ جس کو "خیش" کہا جاتا ہے ہوا کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

یرقان میں دردسر کا علاج اگر اس قسم کے یرقان میں دردسر کی شکایت ہو جائے تو دونوں پاؤں پر مالش کریں، ایک کپڑا گلاب

سرکہ، روغن گُل مبرد میں ترکر کے، سر پہ رکھیں اس کے لئے سرکہ (۱۰۵ گرام)، گُلاب (۱۰۵ گرام)، روغن گُل خالص (۵۲،۵ گرام) ایک بڑی شیشی میں ڈال کر خوب ہلائیں تا آنکہ سفید ہو جائے اس کے اُوپر برف ڈال دیں تاکہ سرد ہو جائے پھر ایک کپڑا اس میں ترکر کے سر پر رکھیں۔ گُلاب، سرکہ اور روغن گُل کی وجہ سے دماغ کا مزاج قوی ہو جائے گا، اور صفرا کی وجہ سے اُٹھنے والے بخارات زائل ہو کر فوری طور پر درد سر دور اور دماغ کے مزاج حار کی اصلاح ہو جائے گی۔

باب (۲۲)

امتلاء کبد اور امتلاء مرارہ سے پیدا ہونے والا یرقان

یرقان کی یہ قسم پہلی قسم سے قریب تر ہے، ان دونوں کے درمیان فرق صرف یہ ہے کہ پہلی قسم میں صفراء اور صفراء کا جوش اور پھیلاؤ کم ہوتا ہے، مگر اس قسم کے اندر یہ چیزیں زیادہ ہوتی ہیں، اگر اس کے اندر کثرت پیدا ہو جائے اور صفراء کافی مقدار میں پھیل جائے تو قذف عظیم، اور اسہال عظیم ہونے لگتا ہے ـــــ علامات میں ایک علامت یہ بھی ہے کہ سارا بدن پیلا پڑ جاتا ہے آنکھ کے طبقات بھی پیلے ہو جاتے ہیں، حتیٰ کہ بدن پر کوئی کپڑا یا چادر ڈال کر کھینچی جائے تو وہ بھی اس طرح پیلی ہو جاتی ہے جیسے زعفران میں رنگ دیا گیا ہو، بعض اوقات اس کے ساتھ صفراوی بخار بھی آجاتا ہے، ـــــ اسی طرح پہلی قسم میں بھی بعض وقت بخار اور سوزش ہوتی ہے۔

علاج اس کا علاج بھی بعینہٖ وہی ہے جو قسم اوّل کا ہے، دونوں علاجوں میں فرق یہ ہے کہ صفراء تھوڑا ہونے کی صورت میں اس کا قلب جوہر اور تسکین ممکن ہے، بعض وقت صرف "اسہال" کے ذریعہ ہی دیگر معالجات سے بے نیازی ہو جاتی ہے، صفراء زیادہ ہو تو اس کا بدلنا اور تسکین ممکن نہیں ہے، لہٰذا علاج میں اسہال کی مذکورہ خوراک کے علاوہ اور بشرط قوت اور مناسبتِ وقت و موسم رگِ باسلیق کی فصد کھولنے کے ساتھ ساتھ، اگر طبیب قوت کے گر جانے کا اندیشہ کرے تو حسبِ ذیل "نقوع" بھی پلائے۔

نقوع کا نسخہ عرق کاسنی کو پکا کر صاف کر لیا جائے، پھر صبر سقوطری خالص (۷، ۷ اگرام) شامل کر کے دُھوپ میں رکھدیں اور وہ شربت تیار کریں جس کا نام روفس نے "حافظ حزن" رکھا ہے، نسخہ حسبِ ذیل ہے:۔

نسخۂ شربت "حافظ حزن" برگ گلِ بنفشہ (۳۵ گرام)، برگ نیلوفر خشک اسی قدر گُل سُرخ (اسی قدر)، برگ عصا الراعی خشک (۵، ۱۷ اگرام)، ورق عنب الثعلب (۵، ۱۷ اگرام) اکشوت، بزر تخم کاسنی (ہر ایک ۱۴ گرام)، —— ان تمام ادویہ کو گُلاب میں اس قدر پکا لیا جائے کہ گل جائیں۔ پھر صاف کر کے صاف شُدہ عرق کو ویسا ہی رکھدیں تاکہ جم کر صاف ہو جائے، اس میں شکر طبرزد شامل کریں، جیسا کہ گلاب میں شامل کی جاتی ہے، اور اس قدر پکائیں کہ قوام گاڑھا ہو جائے —— روزانہ (۵، ۱۷ اگرام) عرق کاسنی میں (۰، ۷ گرام) یہ شربت ملا کر استعمال کرائیں۔

بعض اطبا کی رائے ہے کہ مذکورہ جڑی بوٹیوں کے ساتھ برگ لبلاب کو بھی شامل کیا ئے، ہمارے خیال کے مطابق اسے شامل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، کیوں کہ اس سے صفرا کا استفراغ ہو گا اور اس میں کمی واقع ہو گی۔

لازمی طور پر ماالشعیر، سکنجبین سادہ کے ساتھ استعمال کریں۔ اور" ربوب فواکہ شیریں جیسے آب سیب آب انار، آب حصرم بھی دیں آب سادہ ہرگز نہ دیں،۔

غذا بخار نہ ہونے کی صُورت میں، طرخشقوق مسلوق، رائب طری، کاسنی و کاہو، اور سرکہ کے ساتھ اور اکشوت رطب کو مسلوق کر کے استعمال کریں، اور ترچوزے عرق حصرم کے ساتھ پکا کر استعمال کریں، نیز بخار نہ ہونے کی صُورت میں بکری کے بچّے کے گوشت کا شوربا چکناہٹ دور کرنے کے بعد استعمال کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، —— کیوں کہ یرقان کے دور کرنے میں اس کی بھی بے حد تاثیر ہے،

اسی طرح سمک صحری کو سرکہ کے ساتھ پکا کر استعمال کرنا اس کا بھپارہ لینا اور چھوٹی راضرمنی مچھلیوں کا نگلنا بھی مُفید ہے، جس کا ہم نے قسم اول میں اختلاف کے ساتھ تذکرہ کر دیا ہے۔

ہم اس بیان کو مزید طول دینا نہیں چاہیئے۔ کیوں کہ اس کا اور نوعِ اوّل کا علاج یکساں ہے —— اس قسم کے علاج میں جو کچھ اضافہ کرنا ہے اسے ہم بیان کر چکے ہیں۔

باب (۲۳)

کبد اور مرارہ کے درمیان سُدہ سے پیدا ہونے والا یرقان

یرقان کی یہ سب سے سخت قسم ہے، اور بہت دیر میں اچھا ہوتا ہے؟ غافل اطبار یرقان کی قسموں کے درمیان اور ان کے علاج میں کوئی فرق نہیں کرتے، اور تمام قسموں کا ایک ہی علاج کرتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مریض کی قوت گر جاتی ہے اور طبیعت میں انحلال پیدا ہو جاتا ہے'۔۔۔ بعض دفعہ یہ لوگ ایک مرض کو، دو یا تین امراض بنا دیتے ہیں، لہذا یرقان کے ساتھ ایک یا دو بخار اسہال کا مرض سمجھنے لگتے ہیں'۔۔۔ جو طبیب ماہر ہوتا ہے وہ انواع کے اعراض کو دیکھ کر ان کے فرق کو سمجھ لیتا ہے،۔

چنانچہ نوع اوّل میں قذف اور جگر میں التہاب نہیں ہوتا۔ نوع ثانی میں التہاب اور بے چینی' قذف اور اسہال صفراوی ہوتا ہے، نوع ثالث میں بخار، نکسیر، شدید درد سر، جلن پیاس اور طبیعت میں سخت بندش ہو جاتی ہے اجابت بالکل نہیں ہوتی، جس کی بنار پر طبیب یہ سمجھنے لگتا ہے کہ مریض سخت قولنج میں مبتلا ہو گیا ہے۔

بے چینی، سوزش اور پیاس اس لئے ہوتی ہے کہ تمام اعضار میں صفرار کی کثرت ہوتی ہے صفرار پھیل جاتا ہے، درد سر کی وجہ یہ ہے کہ صفرار دماغ کی رگوں میں غذا کے ساتھ چڑھ جاتا ہے۔ بے چینی، سوزش، پیاس اور بخار کی وجہ یہ ہے کہ صفرار تمام عضلات تمام اعضار باطنہ اور

قلب تک پہنچ جاتا ہے اور سارے اخلاط کے اندر گرمی پیدا کر دیتا ہے، اور طبیعت میں بندش اس لئے پیدا ہوتی ہے وہ تمام شاخیں جو آنتوں کی طرف نکلتی ہیں اور جن سے فاضل مواد خارج ہوتا ان کے اندر صفرا جمع ہو جانے کی وجہ سے بند ہو جاتی ہیں اور ان کے اور جگر کے درمیان میں سُدہ جمع ہو جاتا ہے، لہٰذا وہ صفرا کو دفع نہیں کر پاتیں، اس لئے طبیعت میں بندش پیدا ہو کر اجابتیں بند ہو جاتی ہیں۔

علاج کوئی امر مانع نہ ہو تو رگِ باسلیق کی فصد کھول جائے، اور حسبِ ذیل مطبوخ سے اسہال لایا جائے۔

مطبوخ اسہال ہلیلہ سیاہ، ہلیلہ کابلی، ہلیلہ زرد (ہر ایک ۵،۱۷ گرام)، قطراسالیون تخم کرفس، بستانی، انیسون، تخم رازیانہ، پوست بیخ کرفس زوفا (ہر ایک ۱۴ گرام)، تمر ہندی (۵۰ اگرام)، آلو بخارا عناب (ہر ایک ۲۰ عدد)، اصل السوس (۵،۱۷ گرام)، دھنیا خشک (۲۵ گرام) ـــــ ان سب ادویہ کا مطبوخ تیار کر کے (۳۵۰ گرام) صاف کر لیا جائے اس میں (۳۷۰) ملی گرام سقمونیا اور (۱۰ گرام) تربد گلاب میں گوندھ کر شامل کریں۔ فصد اور مذکورہ مطبوخ سے استفراغ کرنے کے بعد، تخموں سے بنائی ہوئی سکنجبین پلائی جائے۔

اس قسم کے یرقان کے لئے سب سے بڑی دوا جو استعمال کرائی جاتی ہے "سرکہ اشقیل" ہے اس کے ساتھ "کاسنی" استعمال کرائی جائے، سوتے وقت ماء الشعیر اور نہار مُنہ سکنجبین پلائی جائے۔

غذا چاہے بخار ہو یا نہ ہو، سرکہ اور شکر سے تیار کردہ شوربہ جات دیئے جائیں، اور سوتے وقت خلو معدہ میں (۲۴۵ گرام) ماء الشعیر سکنجبین کے ساتھ پلائیں، اور معدہ پر حسبِ ذیل ضماد کیا جائے بشرطیکہ "حرارت" مانع نہ ہو۔

ضماد کا نسخہ اکشوت، تخم کاسنی (ہر ایک مٹھا)، برگ علیق، کرفس رومی (ہر ایک چھوٹا مُٹھا) برگ لبلاب، پوست درخت انگور، انگور کی نرم شاخیں (ہر ایک بڑا مٹھا) ـــــ ان تمام ادویہ کو سرکہ میں پکایا جائے تا آنکہ گاڑھی ہو جائیں، پھر اس میں کسی قدر گلاب اور کسی قدر قنب یا حشف ڈالیں۔ اور اس پر کسی قدر روغن ناردین ڈال کر خوب پھینٹیں، تا آنکہ ایک جان ہو کر مرہم کے مانند ہو جائے، اسے جگر کے دونوں اجزاء پر ضماد کریں، ضماد کے لئے ایک کپڑا لیں جو جگر کی شکل پر کاٹا گیا ہو، اور اس مرہم کو لیپ کر کے ضماد کریں۔

یرقان کے ساتھ بخار نہ ہو تو نبیذ تلخ پلانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، کیوں کہ اس سے

جگر کے سدّے کھل جانے کی علامت یہ ہے کہ طبیعت کھل جاتی ہے اور اجابتیں صاف آتی ہیں ، اجابتوں میں خالص صفراء خارج ہو جاتا ہے ۔

بخار نہ ہونے کی صورت میں " دھی " پلانے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے ، اس کو عرب لوگ " سلیف " کہتے ہیں ، بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ پودینہ (ایک مٹھا) ، کرفس رومی (ایک مٹھا) پودینہ نہری (ایک مٹھا) جو رطب (ایک مٹھا " تازہ لبن رائب " میں ڈال کر صبح سے ظہر تک رکھدیں اور ظہر کے وقت استعمال کریں ۔ عرب لوگ کہتے ہیں کہ اس سے یرقان زائل ہو جاتا ہے ، اسے یہ لوگ ہر قسم کے یرقان میں پلاتے ہیں ۔

بصرہ کے اطباء اس قسم کے یرقان کے لئے جو سُدہ کے ساتھ ہوتا ہے " خیار حامض " (ترش) استعمال کراتے ہیں ، جو " خیار ثور " کے نام سے مشہور ہے ' اس کا مغز کھٹا ہوتا ہے ، یہ اس قسم کے یرقان کے لئے سود مند ہے ۔

دیگر مرسفید ، فنجکشت کرفس کا پانی نکال کر ، سحم و معنی اشحیم[1] ایک رات بھر آسمان کے نیچے رکھدیں ، پھر اس میں اسی قدر بارش کا پانی شامل کر کے (۱۷۵) گرام کی مقدار (۵۲،۵ گرام) سکنجبین کے ساتھ پلایا جاتا ہے ، بعض اطباء اس میں بددی اونٹوں کا پیشاب ڈیڑھ دانق یعنی ۰.۵ ، ملی گرام شامل کرتے ہیں ، ۔

دیگر بعض اطباء بخار نہ ہونے کی صورت میں حسب ذیل قرص استعمال کراتے ہیں :۔

نسخۂ قرص گل سرخ ، طباشیر ، تخم کثوث ، کاسنی (ہر ایک ۳،۵ گرام) ، تخم کرفس ، پوست کرفس ، پوست بیخ کبر (ہر ایک ½ ۵ گرام) ، کوکب الارض (ا برک) میعہ یابسہ (ہر ایک ۲ گرام سے کچھ زائد) بادام مقشر ، فستق ہر ایک ۷،۵ ، اگرام ، زعفران (۲ گرام سے کچھ زائد) ـــــ ان تمام ادویہ کو کوٹ کر ، آب کرفس میں گوندھ کر تقریباً (۵ گرام) کے مقدار قرص بنا کر ، سایہ میں خشک کرلیں ، اور روزانہ ایک قرص (۷،۰ گرام) سکنجبین اصولی اور بزدری کے ساتھ پلائیں ۔

اہلِ حرّان اس قرص کو " قرصتہ الآمدی " کے نام سے جانتے ہیں ، سُدّہ کی وجہ سے پیدا ہونے

---

[1] عبارت ناصاف ہے ۔

والے یرقان کے لئے یہ قرص بہت ہی موثر ہے۔

بعض وقت صفراء کی کثرت اور بدن کے اندر اس کا انتشار بحران کے طور پر ہوتا ہے، طبیعت اسے تنقیہ کے طور پر دفع کرتی ہے، یہ یرقان اکثر و بیشتر بخار کے ساتھ ہوتا ہے، اور شاذونادر بغیر بخار کے بھی ہوتا ہے، ـــ جب بغیر بخار کے ہو تو بہت جلد زائل ہو جاتا ہے، اور بدن کو فائدہ پہنچتا ہے، اس کا تنقیہ ہو جاتا ہے۔ ـــ اگر بخار کے ساتھ ہو تو پیدائش کا وقت دیکھنا چاہئے، اگر ساتویں دن سے پہلے ہو تو بقراط نے "فصول" اور "تقدمۃ المعرفۃ" میں ذکر کیا ہے کہ یہ کثرت صفراء کی علامت اور ضعف طبیعت پر دلالت کرتا ہے، نیز اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ صفراء غلیظ ہے اور ناپختہ ہے، اور صحت کے نقطہ نظر سے اچھی علامت نہیں ہے۔

اگر بخار ساتویں دن کے بعد ظاہر ہو تو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ صفراء پختہ ہے، اور بحران، محمود ہے، ایسا مریض بہت جلد اچھا ہو جاتا ہے۔

اگر آٹھویں اور گیارہویں دن کے مابین ظاہر ہو تو مریض کی اس حالت کو دیکھنا چاہئے جو ساتویں دن بھی، اگر ساتواں دن محمود ہو، اور اس دن بے چینی کم ہو اور علامات محمودہ مثلاً نکسیر، پسینہ وغیرہ ظاہر ہوں اور یرقان آٹھویں دن گیارہویں دن کے درمیان نظر آئے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ یہ بہت محمود ہے، ایسا مریض ۱۴ ویں دن یرقان سے صحت یاب ہو جائے گا یا یرقان کم یا خفیف ہو جائے گا۔

اگر ساتواں دن مذموم ہو، اور آٹھویں و گیارہویں دن کی درمیانی مدت میں ظاہر ہو تو قارورہ دیکھنا چاہئے، اگر قارورہ میں "نضج" ہو، اور گیارہویں دن خفیف ہو تو وہ سلامتی پر دلالت کرتا ہے، یرقان عنقریب زائل ہو جائے گا۔

اور وہ یرقان جو چودھویں دن کے بعد ظاہر ہو، اور گزرے ہوئے ایام میں مریض کے احوال درست ہوں اور مرض بغیر زیادتی کے اپنی حالت پر موقوف ہو جائے تو ایسا یرقان بلاشک محمود ہے، اس کا علاج وہی ہے جس کا ذکر ہم نے بخار کے علاج کے ساتھ بیان کیا ہے، وہ یہ کہ ماء الشعیر اور سکنجبین پلائی جائے، اور جب مریض کے اندر قوت ہو، اور قارورے کے اندر "نضج" پایا جائے، نیز مریض کی حرکات میں سلامتی بھی ہو تو ایک یا دو بار استفراغ کریں ـــ اس مقام پر بقراط نے ذکر کیا ہے کہ ساتویں اور چودھویں دن کے بعد اگر مریض کی طبیعت میں اخلال پیدا ہو جائے اور صفراوی اجابتیں ہونے لگیں تو مریض

مختصر مدت میں یرقان سے صحت یاب ہو جائے گا۔

اگر اس یرقان میں قارورہ سفید ہو تو اس بات کی علامت ہے کہ جگر کے اندر اس راستے میں جو جگر تنگ جاتا ہے، اور ان رگوں میں جو آنتوں اور گردوں اور مثانے تک جاتی ہیں۔ سُدہ پڑ گیا ہے لہٰذا اضطراری طور پر صفرا، ان اعضاء اور رگوں کی طرف چڑھے گا جو بدن کے اوپری حصے کی طرف جاتی ہیں، ــــ اس قسم کے یرقان کا علاج دشوار ہے، خاص طور پر اس صورت میں جب کہ بخار بھی ہو، اگر بخار نہ ہو تو علاج آسان ہوتا ہے، ایسی صورت میں حسبِ ذیل مطبوخ پلانا چاہئے جس کو "طبیخ کرفس" کہتے ہیں۔

طبیخ کرفس کا نسخہ

زوفا، خشک (۱۰ر۵ گرام) اصل السوس (۱۴ گرام)، فطر اسالیون تخم کرفس اہلی (ہر ایک ۱۴ گرام)، برسیاؤشان، فقاح اذخر، پوست بیخ کبر، بیخ رازیانہ (ہر ایک ۱۷ر۵ گرام)، بادام تلخ مسحوق (۳۵ گرام)، تخم کاسنی (۳۵ گرام)، ــــ یکجا کر کے عرق کاسنی کے ساتھ پکایا جائے، جس طرح مطبوخ زوفا کو پکایا جاتا ہے، ــــ پھر اس کو صاف کر لیا جائے اور روزانہ (۷۰ گرام)، (۷۰ گرام) سکنجبین بزوری کے ساتھ پلایا جائے جب کہ کوئی امر مانع نہ ہو ــــ اگر سدوں کا کھلنا دشوار ہو تو بشرطِ عدم بخار حسبِ ذیل غذا دی جائے: سرمق، دموں اور کسی قدر ریتہ گوبھی چقندر کو خوب اچھی طرح پکایا جائے، اور اچھی طرح پیٹ بھر استعمال کریں، اس کے اوپر عرق سویا اُبال کر پلائیں، ــــ سرمق اور سلق اس قسم کے یرقان کے لئے بہت ہی مفید ہیں، کیوں کہ اس سے سدے کھل جاتے ہیں۔

ابو ماہر کا علاج

میں نے دیکھا ہے کہ ابو ماہر ایسے مریض کو بھوکا رکھتا، پھر طبیخ کرفس سلق، برسیاؤشان، سرمق، نخالہ میں کسی قدر روغن بادام تلخ کو ہی شامل کر کے ایک یا دو بار حقنہ دیتے۔ جس سے سدے کھل جاتے تھے۔

دیگر

بخار نہ ہونے کی صورت میں، ابو ماہر حسبِ ذیل قرص استعمال کرتے تھے:۔

نسخہ قرص

تخم کرفس، انیسون، فطراسالیون، تخم سرمق، تخم انجرہ، عصارہ سوس (ہر ایک ، گرام)، تخم چوکا (۳ر۵ گرام)، برسیاؤشان (۷ گرام)، زوفا، پوست بیخ کبر ہر ایک ۱۰ر۵ گرام)، ریوند (۲½ گرام)، تخم خربزہ، تخم خیارزہ، تخم خیار مقشر (ہر ایک ۱۴ گرام) ــــ اگر بخار ہو تو ان "بزور" کو کم کر دیا جائے جس کا قرص کے نسخے میں ذکر کیا گیا ہے، اور

تخم خیار، تخم خیارزہ اور صمغ عربی کا اضافہ کر دیا جائے ــــ اس میں بعض دفعہ کسی قدر کافور اور زعفران (۲۴۳ ۱۲۰۲۳ ملی گرام) کا اضافہ بھی کیا جاتا ہے۔ ــــ ان تمام ادویہ کو پیس کر انگور کے گاڑھے شیرہ میں گوندھ کر قرص بنا لئے جائیں۔ ــــ بخار نہ ہونے کی صورت میں روزانہ ایک قرص (۲۵ گرام) سکنجبین بزوری کے ساتھ اور بخار ہو تو ماء الشعیر اور سکنجبین سادہ کے ساتھ پلائی جائے۔ ــــ اگر حاد بخار ہو تو یہ قرص استعمال نہ کرے ماء الشعیر، سکنجبین سادہ اور آب کدو بریاں استعمال کرے، جیساکہ ہم نے "سرسام حار" کے بیان میں ذکر کیا ہے۔ نیز آب خیار ترش اور آب تمرہندی وغیرہ سکنجبین کے ساتھ استعمال کرائیں۔

غذا بخار نہ ہونے کی صورت میں چوزوں کے شوربہ جات، حصرمیات اور بکری کے گوشت کے شوربہ جات جو چکناہٹ کے بغیر ہوں دیئے جائیں۔ اور گائے کا گوشت چکناہٹ سے پاک کرکے دیا جا سکتا ہے، تازہ صحری مچھلی، اور تیتر بٹیر کا گوشت بھی دیا جا سکتا ہے، سمک بازبا صفار رنز انجی جو سرکہ کے ساتھ پکائی گئی ہو ایسے یرقان کے لئے بے حد مفید ہے۔

باب (۲۴)

سندی نامی یرقان

سندی یرقان، مرارے کے اوپر والے منہ جو مرارہ اور جگر کے درمیان ہوتا ہے، اور طحال و جگر کے درمیانی راستہ کے بند ہو جانے کی وجہ سے، پیدا ہوتا ہے، جب یہ دو[2] سدّے حائل ہو جاتے ہیں تو پتّہ، صفرا، کو جذب نہیں کرتا، جس کی وجہ سے، صفراء جگر کے خون میں شامل ہوکر، بطور غذا، وریدوں میں چلا جاتا ہے، جس سے اعضاء غذا حاصل کرنے لگتے ہیں، خون کا رنگ صفراء کے رنگ میں تبدیل ہو جاتا ہے، اسی طرح اگر گدلے سوداوی اخلاط بھی جذب نہ ہوں تو جگر کے اندر رہ جاتے ہیں اور صفراء کے ساتھ خون کے اندر شامل ہوکر وریدوں میں چلے جاتے ہیں، جب صفراء اور سوداء مل کر عروق اور وریدوں کے ذریعہ تمام بدن میں پہنچتے ہیں تو بدن زرد اور سیاہ ہو جاتا ہے، سوداء میں زردی، یہ سند کا رنگ ہے۔ اسی مفہوم میں یرقان کی اس قسم کو "سندی[1]" کہتے ہیں۔

اگر سُدہ تحلیل نہ ہو تو یہ قاتل بن جاتا ہے، کیوں کہ جگر، سوداء اور صفراء کے اجتماع کو ہمیشہ برداشت نہیں کر سکتا، ایسی صورت میں سخت قسم کا بخار آنے لگتا ہے، بعض وقت جگر پہ ورم آجاتا ہے اور سختی پیدا ہوتی ہے، اسی طرح طحال بھی سخت ہو جاتی ہے، اور اس پہ ورم آجاتا ہے، کیونکہ

---

[1] سندی: ایک قسم کی دھاریدار چادر۔

کثیر مقدار میں صفرا، پہنچنے کی وجہ سے، اس کی غذا بند ہو جاتی ہے۔

یرقان کی یہ قسم بعض اوقات، جگر اور طحال دونوں کی سختی اور بعض وقت دونوں کے ورم، اور بعض وقت جگر، خون اور رگوں کے اندر سوء مزاج کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے، اور یہ اس وقت زیادہ خطرناک بن جاتی ہے جب اس کے ساتھ بخار بھی ہو۔

علاج بصورت دیگر باسلیق ابطی کی فصد کریں، اور حسب ذیل نسخے کے مطابق طبیعت کو کھولیں بشرطیکہ مریض، قوت برداشت رکھتا ہو اور مزاج، عمر موسم اور وقت ساز گار ہو۔

نسخۂ مسہل غافث، اسقولوقندریون، (برابر برابر)، پانی میں پکالیں، اس کی ایک خوراک میں (۲½ ۵ گرام) قلوس خیار شنبر ڈال کر مل لیں، اور ایک خوراک، یا بشرط قوت برداشت دو خوراکیں پلائیں، ماء الشعیر لازماً سکنجبین جو سرکہ پیاز دشتی یا بزور سے تیار کی گئی ہو، یعنی سکنجبین عنصلی یا بزوری کے ساتھ پلائیں، بشرطیکہ شہر کی آب وہوا وقت، مریض کا مزاج موافق ہو، ورنہ سکنجبین سادہ کے ساتھ پلائیں۔

دیگر ایسے مریض کے لئے بخار کی صورت میں مندرجہ ذیل قرص بھی ماء الشعیر اور سکنجبین کے ساتھ دیا جا سکتا ہے۔

قرص کا نسخہ اسقولوقندریون، کوکب الارض (ابرک)، افسنتین (ہر ایک، گرام)، سرخس بیخ غافث، جنطیانا، بادام تلخ، زوفا رخشک، پرسیاؤشان (ہر ایک ½ ۵ گرام)، عصارۂ انبر باریس عصارۂ غافث (ہر ایک ۳۵ گرام)، صمغ عربی، نشا، کثیرا (ہر ایک ۷ گرام) خیار، خیرہ خربوزہ مقشر (ہر ایک ½۱۰ گرام)، زعفران (½۱ گرام)، تخم کرفس، اسارون، فطراسالیون تخم فنجکشت (ہر ایک ½۱۰ گرام)، کافور (۷۵, ۳ ملی گرام)، صندل سفید مقاصری / خشخاش خراسانیہ جو کندر کے نام سے مشہور ہے (ہر ایک ½ ۲ گرام)، —— ان تمام ادویہ کو پیس چھان کر، عرق کاسنی میں گوندھ کر (½ ۳) گرام وزنی قرص بنا لئے جائیں، اور روزانہ ایک قرص (½ ۵۲ گرام) سکنجبین اور (۱۴۰ گرام) ماء الشعیر کے ساتھ پلائیں، شربت ہلیلۂ سیاہ اور ہلیلۂ زرد کو بطور مسہل دیں۔

نسخۂ روفس برائے جلاب ہلیلۂ سیاہ ہندی خالص (۵، ۱۷ گرام)، ہلیلہ زرد (اسی قدر) کوٹ لیں اور ایک چکنی مٹی کے برتن میں ڈال کر اس کے اوپر (۰، گرام) زوفا رستری اور (½ ۵۲ گرام) بیخ ڈال کر پانچ دنوں تک

دھوپ میں رکھیں بعد ازاں اس میں سے پانچ پونڈ کی مقدار میں پانی صاف کر کے نتھار لیں، پھر اس قدر پکائیں کہ نصف رہ جائے، پھر آگ سے اُتار کر اس میں دو پونڈ شکر طبرزد شامل کر کے ایک رات چھوڑ دیں، پھر اس قدر پکائیں کہ شکر پگھل کر گاڑھے قوام کی صورت اختیار کرے، —— جب "یرقان سندی" کے مریض کو جلاب دینے کا ارادہ ہو تو عرق کاسنی (۲۱۰ گرام) کی مقدار نکال کر اس کے اندر مذکورہ شربت شامل کر کے (۲۴۴½ گرام) پلائیں، اس سے سوداوی اخلاط تحلیل ہو جائیں گے اس شربت کے استعمال سے مریض ہر قسم کی دوا سے بے نیاز ہو جائے گا۔

غذا | شربت کے استعمال کے دنوں میں، مریض کو غذا میں صرف شوربہ جات دیئے جائیں اور کوئی دوسری غذا نہ دی جائیں، —— اگر مریض "لب خیار" سرکہ کے ساتھ استعمال کرنا چاہے تو کر سکتا ہے، بعض حرّانی اطباء کا بیان ہے کہ گرم سرکہ کا استعمال اس مرض میں مفید ہے۔

قاعدۂ کلیہ | جب بخار کے اعراض قوی ہوں تو علاج کے اسباب بھی قوی ہونے چاہئیں، لہٰذا خاص طور پر بخار کے علاج کے لئے کوشش کریں، یرقان قوی ہو اور بخار کمزور ہو تو یرقان کے علاج میں اضافہ کریں، اگر دونوں مساوی ہوں تو حذاقت سے کام لیتے ہوئے، دونوں کا یکساں علاج کریں، اگر مریض کے اندر قوت موجود ہو، اور فصد کھولنے سے کوئی امر مانع نہ ہو تو باسلیق ابطی کی فصد کھولیں —— اگر یرقان زائل ہونے میں دشواری پیش آئے اور بخار زائل ہو جائے تو علاج کے ذریعہ دور کریں اس کا علاج پسے ہوئے تخم سرمق، تخم مولی اور کسی قدر کندش جس کی مقدار (۱۲۵ ملی گرام) ہو، سے کرنا چاہیئے، اس علاج سے بعض وقت یرقان کے سدّے کھل جاتے ہیں۔

خطرہ | یرقان سندی کے مریض جس کو بخار بھی ہو، کو اجابتیں شروع ہو جائیں اور کسی قدر خون کی قے بھی ہو تو اس کی ہلاکت میں شبہ نہیں ہے، بہتر یہ ہے کہ ایسے مریض کی طحال پر ضماد کیا جائے

ضماد بصورت بخار | آب آس رطب، آب سیب میخوش اور جو کے ستو سے ضماد کریں،

ضماد بصورت عدم بخار | سرکہ میں زوفا، فطراسالیون، برگ الجسفرم پکا کر جگر پر ضماد کریں،

اہل وسط کا علاج | شہر وسط میں اگر یہ مرض لاحق ہو تو وہاں کے لوگ عصا الراعی، کسی قدر سرکہ کعک پسا ہوا، زریرۃ القصب اور روغن بہی سے ضماد کرتے ہیں۔

اگر یرقان کے ساتھ بخار نہ ہو تو اس کا علاج آسان ہے، ایسی صورت میں باسلیق ابطی کی اور

ماذیان کی فصد کریں اور مندرجۂ ذیل "مسہل" دیں :۔

نسخۂ حبّ مسہل افتیمون، افسنتین رومی، (ہرایک دوگرام سے کچھ زائد)، ہلیلۂ سیاہ، ہلیلۂ کابلی (ہرایک ۳½ گرام)، عصارۂ غافث، ریوند (۲۵۶۰ ملی گرام)، کندش (۳۷۵ ملی گرام)، مازریون، سرکہ میں مدبّر کیا ہوا (۳۷۵ ملی گرام)، خربق اسود تازہ دودھ میں مدبّر کی ہوئی (۵۶۴ ملی گرام)، انطاکی بریاں یعنی سقمونیا (۱۲۸۰ ملی گرام) صبر سقوطری یعنی ایلوہ خالص (۷ گرام)، زعفران (۱۰۲۴) ملی گرام — ان تمام ادویہ کو باریک پیس کر / عرق بیخ عرطنیثا اور ترمس میں پکاکر کالی مرچ کے برابر حبوب بنالیں۔ ایک خوراک بقدر پانچ گرام سے کچھ زائد عرق رازیانہ کے ساتھ دو یا تین خوراکیں استعمال کریں۔

قرص یرقان اس کے لئے "قرص" بھی تیار کئے جاتے ہیں، غافث، ریوند، انبر باریس اور گل سُرخ ہموزن پیس کر قرص بنالیں۔ ان قرصوں کو سکنجبین کے ساتھ استعمال کرنا چاہیئے، یعنی وہ سکنجبین جو سرکہ پیاز دشتی، بیخ پیاز دشتی تخم پیاز دشتی سے تیار کی گئی ہو، — یہ نہایت موثر اور کافی ہے۔

نسخۂ ضماد برطحال اشق سرکہ میں بھگو کر ضماد کریں، اور سرکہ کو اشق، بیخ کبر، حاشا، حماما، جعدہ، فطراسالیون اور تخم کرفس بستانی میں پکاکر تکمید کریں،

نسخۂ ضماد برجگر جگر پر مندرجۂ ذیل ضماد کریں :۔
ناردین اقلیطی (۷ گرام)، سنبل، مصطگی (ہرایک ۲۴،۱ گرام)، بادام تلخ، پوست فستق اندرونی، میعہ خشک — ان تمام ادویہ کو پیس کر عرق کاسنی اور عرق کرفس میں گوندھ لیں اور جگر پر ضماد کریں بشرطیکہ بخار نہ ہو یعنی نبض سے بخار کا پتہ نہ چلے، قارورہ سے بخار کا پتہ نہیں چلایا جاسکتا۔

اس قسم کے یرقان میں بعض دفعہ شک پیدا ہو جاتا ہے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ یرقان طحال کی سختی کی وجہ سے پیدا ہوا ہے یا جگر اور پتہ یا جگر اور طحال کے درمیان سُدہ پڑجانے سے پیدا ہوا ہے؟ ایک ماہر طبیب یہ تین طریقوں سے اس کا پتہ چلا سکتا ہے :۔

پہلا طریقہ اجابت کو دیکھے، اگر اجابت میں زردی اور سیاہی دونوں موجود ہوں تو سمجھ لے کہ سُدہ دونوں مقام پر موجود ہے، اگر سیاہی نظر آئے اور زردی صرف اسی قدر نظر آئے جو صحت مند لوگوں کی اجابت میں ہوتی ہے جن کا ہضم اچھا ہوتا ہے، ۔ تو سمجھ لے کہ سُدہ

طحال کے اندر موجود ہے۔

تیسرا طریقہ بدن کو کپڑے سے پونچھے، اگر کپڑے پر سیاہ دھبے ظاہر ہوں تو سمجھ لے کہ سُدّہ بلاشک طحال میں موجود ہے، اگر کپڑے پر زردی میں سیاہی ظاہر ہو تو سمجھ لے کہ سُدّہ دونوں جگہ موجود ہے۔

ابو ماہر کا استدلال اگر سُدّہ دونوں جگہ موجود ہو تو لازمی طور پر بخار آتا ہے، اور سُدّہ جگر میں موجود ہو تو بخار نہیں آتا بلکہ پیشانی پر سوجن ظاہر ہوتی ہے۔ —— ابو ماہر کو اس استدلال پر کافی اعتماد تھا۔

اہلِ حرّان کا خصوصی علاج جگر کے تمام امراض کے لئے اہلِ حرّان نے ایک "تریاق" تیار کیا ہے، جس کا ذکر ہم جگر کے امراض کے بیان کے آخر میں کریں گے۔ اس تریاق کا استعمال یہ لوگ مریض کے مزاج، عمر، آب و ہوا کے اعتبار سے، کبھی عرق کرفس اور کبھی ماء الاصول کے ساتھ کرتے ہیں۔

ابو ماہر کا طریقہ علاج یہ تھا کہ وہ اس "تریاق" کو زیادہ تر "ماء الاصول" کے ساتھ جگر کی تمام بیماریوں کے لئے استعمال کرتے تھے۔ سوائے اس صورت کے جس میں "مرض" بہت زیادہ حار اور بخار موجود ہے۔

یرقان کے لئے شوربا اہلِ حرّان یرقان کے لئے ایک شوربا بھی تیار کرتے جس کا نام "غسنالہ" تھا، اس کی ترکیب یہ ہے کہ خارپشت اور نیولے کا گوشت کسی قدر کرفس اور سویے کے ساتھ پکایا جائے، اور اس کا شوربا پلایا جائے اس سے بآسانی "یرقان" دور ہو جائے گا۔

جالینوس نے کئی جگہ خارپشت کے گوشت کا تذکرہ کیا ہے۔

بصرہ کے ایک شخص کو اس قسم کا یرقان تھا بخار نہیں تھا، یہ شخص پانچ سال تک اس میں مبتلا رہا اور علاج کرتے کرتے تھک گیا، ایک شخص نے مشورہ دیا کہ وہ گندھک بادام تلخ کے ساتھ کوٹ کر استعمال کرے، چنانچہ ایسا ہی کیا، اس کا مرض اس طرح زائل ہو گیا کہ جیسے تھا ہی نہیں۔

مخفی مباد کہ دیسقوریدوس اور اسکندر نے اپنی کناش میں اس قسم کے یرقان کے لئے کبریت دگندھک کا تذکرہ کیا ہے۔

جیسا کہ روفس نے ذکر کیا ہے اس قسم کے یرقان میں اس وقت تک خطرہ نہیں جب

مریض کے خصیتین پر ورم نہ اور لعاب متغیر نہ ہو سب سے خراب قسم وہ ہے جس میں اجابتیں ہونے لگیں/اور بخار بھی ہو۔

بقراط کا بیان

بقراط نے ذکر کیا ہے کہ یرقان سیاہ سندی اگر ساتویں دن سے پہلے ظاہر ہو جائے تو مریض آٹھویں دن مر جائے گا، اور اگر چوتھے دن سے پہلے ظاہر ہو تو گیارہویں دن مر جائے گا۔ اس جملے کی توضیح میں نے بقراط کی کتاب "تقدمۃ المعرفۃ" کی تفسیر میں کر دی ہے۔ اس کے بارے میں بہت زیادہ اختلاف ہے، اس کا تذکرہ ہم جگر کے امراض کے بیان میں کریں گے جہاں جگر کے نادر الوقوع امراض کا بیان ہے۔

باب (۲۵)

جواہر سبعہ، زہریلے کیڑوں اور تمام زہروں سے پیدا ہونے والا یرقان

آمدی نے ذکر کیا ہے زیبق مصاعد (یعنی غیر مقتول پارہ) اگر کسی کو پلا دیا جائے تو یرقان سے پہلے اسہال مالیخولیا قطرب ایک قسم کا پاگل پن، یا یرقان اسود پیدا کر دیتا ہے، سب سے غیر خطرناک قسم یہی ہے، اس نے یہ بھی لکھا ہے کہ اگر پارے کو آب حداد کے ساتھ پلایا جائے تو ایک خاص قسم کا مرض اور کئی دوسری چیزیں پیدا کر دیتا ہے جس کا تذکرہ یہاں مناسب نہیں ہے۔

آمدی نے یہ بھی کہا ہے کہ "کلس الفضہ" (یعنی کشتۂ نقرہ) اگر کسی آدمی کو پلایا جائے تو اس کے بدن کے اندر "یرقان مینفجی" ابھر آتا ہے۔

اگر "زنگ آہن" پلا دیا جائے تو زبان لٹک جاتی ہے داڑھوں کے اندر ورم آجاتا ہے اور اس نے بہت سی چیزوں کا ذکر کیا ہے جن کا تذکرہ یہاں مناسب نہیں ہے پھر اس نے لکھا ہے کہ اس سے بعض اوقات "منقطع یرقان" پیدا ہوتا ہے، منقطع یرقان یہ ہے کہ یرقان کسی عضو میں ہو کسی میں نہ ہو۔

ہم یہاں تمام جواہرات کا تذکرہ نہیں کر سکتے، صرف ان میں سے کچھ کا اور ان سے پیدا ہونے والے یرقان کا تذکرہ کر دیا ہے۔

تمام قسم کے زہر جو انسان کو پلائے جاتے ہیں وہ اکثر و بیشتر حالتوں میں یرقان پیدا کرتے ہیں، زہریلے جانوروں کے ڈسنے سے، اخلاط کے اندر تعفن پیدا ہو جاتا ہے، یہ زہر "یرقان" کا باعث ہو سکتا ہے، لہٰذا زہریلے حشرات الارض اور جانوروں کے ڈسنے کی صورت میں یہ دیکھنا چاہئے کہ بدن پر اس کے کیا اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ اسی اعتبار سے علاج کیا جانا چاہئے۔

علاج اجمالی علاج فصد، اسہال اور ماء الشعیر سے کیا جاتا ہے، فاسد اخلاط حتی الامکان، لطیف طریقے سے خارج کئے جائیں، اگر ان کا اخراج حقنہ کے ذریعہ عمدگی سے ہو سکتا ہو تو حقنہ دیا جائے، اگر اس کے لئے ضروری ہو تو دوا سے علاج کیا جائے، فاسد اخلاط کو خارج کیا جائے۔ ہم یہاں ایک مثال ذکر کرتے ہیں تاکہ طبیب اس لئے قیاس کرکے علاج کا استخراج کر سکے۔

مثال اگر کسی آدمی کو "رتیلا" کاٹ لے اور بخار آجائے، اخلاط میں تعفن پیدا ہو جائے یرقان اسود یا اصفر یا دونوں ملے جلے ظاہر ہوں، بخار، درد اور اخلاط میں سخونت کی وجہ سے آیا ہو تو ضرور بہ ضرور اعضاء اور اخلاط میں بھی ہوگا، بلاشبہ اخلاط میں تعفن اور فساد جگر میں ہوگا، لہٰذا علاج اصول کے مطابق یہ ہوگا کہ اخلاط خلطی بخار اور اعضاء کے بخار کا علاج کیا جائے جگر کی اصلاح کی جائے۔ مریض کی قوت، عمر، مزاج، آب و ہوا کے مدِ نظر، اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو رگ باسلیق کی فصد کریں، مریض کی قوت کا لحاظ کرتے ہوئے کم و بیش دس مرتبہ فصد کریں، ہر فصد میں (٣٥ گرام) خون خارج کریں، گھنٹہ یا دو گھنٹے ٹھیر کر دوسری مرتبہ فصد کھولیں، اس طرح ہر فصد کے درمیان وقفہ کریں، تاآنکہ دس بار مکمل ہو جائے اور (٣٥٠ گرام) کی مقدار میں خون خارج ہو جائے، بشرط قوت اس سے زیادہ بھی خارج کر سکتے ہیں۔ بعد ازاں (٢٠) گھنٹے موقوف رہیں پھر حسب ذیل مطبوخ پلائیں:۔

مطبوخ کا نسخہ حیرا (١٠٫٥ گرام)، حرصل (٣٥ گرام)، ماہیزہرہ (٣٫٥ گرام) افسنتین (١٠٫٥ گرام)، افتیمون (١٧٫٥ گرام) غاریقون (١٠٫٥ گرام)، تربد (٧ گرام)، برگ حمسفرم (١٧٫٥ گرام)، شہبانک بشرطیکہ دستیاب ہو (٣٥ گرام)، اگر دستیاب نہ ہو تو برگ مرما حور سرخ (٣٥ گرام)، — متقدمین اطباء کے نسخے میں سوائے اس نسخے کے اور کسی میں "غاریقون" شامل نہیں ہے، — اور اس مطبوخ میں کسی قسم کا ہلیلہ شامل نہیں کیا گیا ہے، کیونکہ یہ قابض ہوتا ہے، اور اکشوث ٢٥ گرام تخم کاسنی (٢٥ گرام)، برسیاوشان ٢٥ گرام، جعدہ (٧ گرام)، ان تمام ادویہ کا مطبوخ تیار کرکے، مریض کی قوت کے اعتبار سے خوراک استعمال

کرائیں۔

پھر حسب ذیل قرص کھلائیں :۔

قرص کا نسخہ کافور (۱۰۲۴ ملی گرام)، تخم بیخ (۶۸ ملی گرام)، عروق (۱۰۲۴ ملی گرام)، صندل سفید (۵، ۱۰ گرام)، کہربا (۷ گرام)، ریوند (۵، ۱۰ گرام)، عصارہ غافث (۵، ۱۷ گرام)، عصارہ انبر باریس (۳۵ گرام)، تخم انجرہ (۵، ۱۷ گرام)، بوزیدان (۵، ۱۰ گرام)، ـــــ ان تمام ادویہ کو پیس کر اس میں (۵، ۳ گرام) زعفران شامل کرکے آب باراں یا آب بحرہ (جھیل) میں گوندھ کر (۷ گرام یا ۶ گرام) کے قرص بنالیں اور موسم کے لحاظ سے عرق کاسنی یا سکنجبین یا ماء الشعیر کے ساتھ پلائیں۔

واضح باد کہ اس قسم کے یرقان کے مقابلے کے لئے سب سے بہتر وہ دوا ہے جو کیفیت میں اس کی ضد ہو، اور زہریلے مواد کا ازالہ کرے۔

اگر کوئی چیز دماغ کی طرف چڑھ جائے حتیٰ کہ مریض کے اندر تمیز کی قوت باقی نہ رہے تو ایسی صورت میں، مریض کے سر پر، کسی عورت کے پستان یا بکری کے تھن سے دودھ دھاریں۔

ابوماہر کا علاج اس قسم کے یرقان میں یہ تھا کہ وہ گدھی کا دودھ، تریاق کے ساتھ استعمال کرتے بشرطیکہ مریض کے اندر قوت برداشت ہوتی، یا اقراص یارسوت کے ساتھ استعمال کراتے مگر زیادہ تر رسوت کے ساتھ ہی استعمال کرتے تھے، اس میں کمی زیادتی کا اختیار طبیب کی صوابدید پر منحصر ہے، علاج کا طریقہ بتادیا گیا ہے۔ بس یہی کافی ہے۔

علاج بعد ازالہ مرض جب مرض زائل ہوجائے، اور قارورہ اور اجابتیں اپنی طبعی حالت پر آجائیں جیسا کہ صحت کی صورت میں ہوتی ہیں، مگر آنکھوں کی زردی علی حالہ باقی رہے تو اس کے ازالہ کے لئے اُبالے ہوئے سرکہ کا بھپارہ لیں آنکھوں میں وہ سُرمہ لگائیں جو بیخ سوسن کوٹ چھان کر اور قرن الدیل (سینگ بارہ سنگھا) اور صدف (سیپی) کو جلاکر بنایا گیا ہو۔

آمدی کا نسخہ آمدی نے اس کے لئے سمندر کا پانی سرکے کے ساتھ بطور سرمہ آنکھوں میں استعمال کرنے کا مشورہ دیا تھا۔ مریض کے مزاج کی حفاظت کرنی چاہیئے، تاکہ آشوب چشم پیدا نہ ہونے پائے۔

آنکھوں کی زردی کے ازالہ کے لئے سُرمہ

یرقان کے ازالہ کے بعد بھی آنکھوں کی زردی باقی رہ جائے تو اس کے لئے حسبِ ذیل سُرمہ مُفید ہے :۔

"سمک ھار بار ضراحی صغار" کو تانبے کے توے پر جلا کر کے اتار لیں، بیخ سوسن کوٹ کر بالکل باریک کر کے الگ رکھ لیں، کہربا پیس کر چھان لیں، ہلیلہ زرد پیس کر چھان لیں۔ دار فلفل بھی پیس کر چھان لیں، ـــــ یہ تمام اجزاء ہم وزن لئے جائیں، اور بطور سُرمہ استعمال کریں۔

بعض حرانی اطباء اس کو سرکہ میں اچھی طرح بسا کر خشک کرنے کے بعد بطور سرمہ استعمال کرنے کے لئے کہتے تھے، اس سے یرقان کے باقی اثرات بالکل زائل ہو جائیں گے۔

کتاب الخواص

میں مذکور ہے کہ کتے کا پانی اور زعفران ہم وزن استعمال کرنے سے یرقان زائل ہو جاتا ہے، اس میں یہ بھی تحریر ہے کہ ابرک اور کفِ دریا آنکھ کا یرقان دور کر دیتے ہیں جو مرض کے زائل ہونے کے بعد باقی رہ جاتا ہے۔

ابوماہر کا بیان

انھوں نے حرّان میں ایک عورت کو دیکھا جس کو یرقان اسود تھا وہ اپنی آنکھوں میں "فیل" لگایا کرتی، میں نے تمام یونانی اور رومی کتابوں میں "فیل" کا بیان دیکھا، کہیں اس کا تذکرہ نہیں ملا، البتہ روفس کے ایک مقالہ میں جو اس نے شاہ روم کے پاس لکھ کر بھیجا تھا، فیل کا تذکرہ ملا، ہم نے بارہا اس کا تجربہ کیا ہے، جس کے بہتر اثرات ظاہر ہوئے ہیں۔

باب (۲۶)

یرقانی خارش

اس قسم کی خارش کا تذکرہ ہم نے مؤخر کر دیا ہے اسے بدن کی جلدی امراض میں ذکر نہیں کیا ہے، کیوں کہ جگر اور پتّے کا بھی اس سے کسی قدر تعلق ہوتا ہے، لہٰذا وہاں اس کا ذکر نہیں کیا گیا۔

یہ خارش بدن کے مختلف مقامات پر ایسی پھنسیوں کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے، جن کی جڑیں سخت اور سرے کھلے ہوئے ہوتے ہیں، اس سے زعفران کے مانند پیپ نکلتی ہے، رنگ پیلا ہو تو اس میں جلن ہوتی ہے، —— وجہ یہ ہے کہ جب رگیں صفرا سے بھر جاتی ہیں تو خون سے مل کر اس کے اندر حدت پیدا ہو جاتی ہے خون کے اندر بھی حدت پیدا ہو جاتی ہے جسے باریک رگیں برداشت نہیں کر سکتیں، جس مقام پر بھی ایسا ہوتا ہے رگ پھٹ جاتی ہے، اور یہ خلط حاد خارج ہوتی ہے پھر جلد چھل اٹھتی ہے اور تیز زردی ظاہر ہوتی ہے۔

ابوماہر کا بیان

ابوماہر فرماتے ہیں کہ جالینوس نے صرف "نملہ اور حمرہ" کا تذکرہ کیا ہے، یہ بہت بڑا مرض ہے/، بعض اوقات مہلک ہوتا ہے، بعض اوقات اس سے عضو کے اندر عفونت، اور ایسی چیزیں پیدا ہو جاتی ہیں جو "مرض آکلہ" کے مشابہ ہوتی ہیں، جو اعضاء کو جلا دیتی ہیں، یہ "قروح ساعیہ" دوڑنے والے زخموں "پھیلنے والے زخم" کی ایک قسم ہے، "قروح ساعیہ" میں بعض وقت جلن نہیں ہوتی، مگر اس میں جلن ہوتی ہے

یرقانی خارش اور حمرہ میں فرق

"حمرہ" میں پیپ سفید اور اس مرض میں ایسی "عصارہ صفر" (زرد چوب) کے مانند نکلتی ہے

علاج

پہلے حسبِ ذیل مطبوخ کے ذریعہ صفرا کا استفراغ کریں :-

نسخۂ مطبوخ

ہلیلہ زرد صاف شدہ (۱۰ گرام)، تمر ہندی (املی) (۴۰ گرام)، آلو بخارا (۳۰ عدد)، عناب (۲۰ عدد)، افسنتین رومی (۵ر۱۰ گرام)، تخم کشوث، تخم کاسنی (ہر ایک ۵ر۲۴ گرام) —— ان سب ادویہ کو پکا کر مطبوخ تیار کر کے نچوڑ کر صاف کر لیں، ایک یا دو خوراکیں دیں، پھر قوت موافق ہو تو فصد کھولیں۔

مخفی مباد کہ ایسے مریض کی فصد استفراغ سے پہلے کھولنا خطرناک ہے، کیوں کہ صفرا ایسے مقامات پر پھیل جائے گا جہاں اس کا جمع ہونا خطرہ سے خالی نہیں ہوتا، طریقہ یہ ہے کہ پہلے مسہل دیا جائے تاکہ بول براز کے راستے جس قدر صفرا نکل سکتا ہو نکل جائے، پھر فصد کھولے۔

مثال

اس کو ایک مثال کے ذریعہ اس طرح سمجھا جا سکتا ہے کہ اگر کسی آدمی کو سانپ کاٹ لے تو فوری طور پر فصد نہیں کھولنی چاہیئے تاکہ زہر تمام اعضا میں جذب نہ ہونے پائے۔ جب تمام اعضا میں پھیل جائے تب فصد کرنی چاہیئے، تاکہ یہ زہر اعضاء کے اندر جذب نہ ہو سکے ایسی صورت میں دو یا تین دفعہ مطبوخ پلا کر، پھر ماء الشعیر، عرق کاسنی، عرق عنب الثعلب، عرق انار میخوش جو آب کدو بریاں آب خیار ترش پلائیں تاکہ ترشح منقطع ہو جائے۔ اور پھر ہر دانے پر جہاں بے چینی ہو مکو کا پھل سرکہ میں کوٹ کر طلاء کریں۔

دیگر

شراب کی تلچھٹ، مرغی کی سوختہ ٹانگوں کے ساتھ پلانا بھی مفید ہے۔

بعض دفعہ ازالہ میں دشواری پیدا ہوتی ہے، بعض وقت اس کی جڑیں بیگنی یا نیلے رنگ کی ہو جاتی ہیں، —— اور عام طور پر جب بھی ایسی پھنسیاں نمودار ہوتی ہیں، اس کے فوراً بعد یرقان صفراوی طویل بخار اور اسہال صفراوی کا عارضہ لاحق ہو جاتا ہے۔ اور اگر اس مرض کے بعد صرف صفراوی بخار ہو تو خطرناک نہیں ہے، کیوں کہ اس سے رگ پھٹ کر غلیظ اخلاط صاف ہو جاتے ہیں۔

واقعہ

کوفہ میں ایک عورت اس مرض میں مبتلا تھی، اس کی قمیص، مرض کی وجہ سے زعفرانی ہو جاتی، اس سے دریافت کیا تو کہنے لگی یہ پھنسیاں بعض وقت اس قدر گرم ہو جاتی ہیں کہ بستر تک گرم ہو جاتا ہے۔ ایک عرصہ کے بعد پھر میں کوفہ آیا اور اس کے متعلق دریافت

کیا تو معلوم ہوا کہ اس کے اعضا رشق ہو گئے اور ان سے قطرب کے مانند ایک چیز ظاہر ہوئی، تکلیف کی شدت سے ہلاک ہو گئی۔

کہا جاتا ہے کہ اس کا یہ نام روفس نے رکھا ہے، جالینوس کے کلام سے بھی یہی بات مترشح ہوتی ہے، — کیوں کہ اس کا بیان ہے کہ وہ ورم جس کو "نملہ" کہا جاتا ہے بعض وقت پھیل کر بڑا ہو جاتا ہے اور نچلا حصہ سخت ہو جاتا ہے۔ بعض وقت زوال کے وقت رنگ بیگنی ہو جاتا ہے۔

طبیب کو یہ خیال نہ کرنا چاہیئے کہ ہم نے اس مرض کا ذکر غیر مقام پر کیا ہے، کیوں کہ ہمارا مقصد تھا کہ ساتھ ساتھ یرقان کا بھی تذکرہ کر دیں۔ اسی لئے یہاں ہم نے بیان کیا۔ "نملہ" اور "حمرہ" دونوں کا تفصیلی بیان گزر چکا ہے۔

باب (۲۷)

جگر کے اندر پیدا ہونے والے سُدّے

یرقان اور عروق کبدی کے اندر بندھ جانے والی رطوبت کے بیان میں اس پر گفتگو ہو چکی ہے، جگر کی رگوں میں جو رطوبت جمع ہوتی ہے اس کے بیان میں بھی ہم اجمالی طور پر سدّوں پر گفتگو کر چکے ہیں، اس سے ایک طبیب سدّوں کی قسموں کو معلوم کر سکتا اور ان کے اعراض پہچان سکتا ہے، مگر ہم یہاں الگ سے سدّوں کے اقسام، ان کے معالجات اور مختلف قسم ضمادات کا تذکرہ کرنا چاہتے ہیں۔

واضح باد کہ اگر سدّے جگر کے اوپری حصے میں پیدا ہوں تو یہ قلیل مقدار میں ہوتے ہیں، اور علاج آسان ہوتا ہے، اور اگر مقعر کبد میں پیدا ہوں تو علاج دشوار اور خطرناک ہوتا ہے، ——— (روفس نے کہا ہے کہ قعر جگر میں پیدا ہونے والے سدّوں کو تقرط اور محدب حصے میں پیدا ہونے والے سُدّوں کو "سدد متعبہ" کہتے ہیں

سُدّوں کے اسباب

غلیظ لیسدار اخلاط جن کا نفوذ دشوار ہوتا ہے سدوں کے پیدا ہونے کا سبب ہیں، غذا کی کثرت بھی سدوں کا سبب بنتی ہے، میٹھی اشیاء کا استعمال بھی سبب بنتا ہے، کیوں کہ جگر میٹھی اشیاء کو ضرورت سے زیادہ جذب کرتا ہے جو رگوں میں سدوں کا باعث بن جاتا ہے، جگر میں پیدا ہونے والے سب سے خراب

سدّے وہ ہیں جو "باب" اور "ماساریقا" کے مقام اتصال پر پیدا ہوتے ہیں، جگر کے محدب حصہ میں پیدا ہونے والے سدوں کو اعراض کے ذریعہ معلوم کیا جا سکتا ہے، جو یہ ہیں:- پیشاب کی کمی، پتے کی خشکی، ثقل کی موجودگی، پیاس کی کمی، ـــ مگر جگر کے مزاج میں گرمی ہونے کی صورت میں یہ اعراض پیدا نہیں ہوتے۔

قولنج اور سُدہ میں فرق

قعر جگر میں اگر سُدے پیدا ہوں تو اس کی علامت یہ ہے کہ طبیعت میں نرمی پیدا ہوتی ہے یعنی اجابتیں ہونے لگتی ہیں، پیشاب کی کثرت، پتے کا اخراج ثقل کی موجودگی، پیاس کی شدت، اور چہرہ کی رنگت میں سیاہی ہوتی ہے، اس قسم کے سدوں پر بعض وقت "قولنج" کا گمان ہونے لگتا ہے، کیوں کہ اجابت میں رکاوٹ اور طبیعت میں بندش ہو جاتی ہے، ـــ اس مرض کے بارے میں اکثر اطباء غلطی کر بیٹھتے ہیں، اور اسے "قولنج" سمجھ لیتے ہیں۔ ماہر اطباء ان دونوں کا فرق اچھی طرح سمجھتے ہیں، وہ یہ ہے کہ اس مرض میں درد ہر گھنٹہ منتقل ہوتا رہتا ہے، اور قولنج میں دفعتہً پیدا ہوتا ہے، عام طور پر طبیب ان دونوں کے درمیان فرق بآسانی نہیں کر سکتا، بلکہ حدث اور قیاس اور غور و فکر کے بعد ہی معلوم کر سکتا ہے۔ خود جالینوس کو بھی اس مرض کے بارے میں اشتباہ پیدا ہوا، یہ اشتباہ اس وقت شدید ہو جاتا ہے جب قولنج کے ساتھ قئے اور ابکائی بھی لاحق ہو، یہ اشتباہ قوت دافعہ کے اضطراب، اس کے فعل کے اختلاف، "قوتوں" کے اطراف میں درد، اور اجابت میں رکاوٹ کے وقت اور شدید ہو جاتا ہے، کیوں کہ ایسی ہی علامتیں اس مرض میں بھی پائی جاتی ہیں، ـــ لہٰذا ایک طبیب کو چاہیئے کہ وہ انتقال درد کی علامت پر بھروسہ کرے، یہ بات بھی نوٹ کر لے کہ سُدہ کے مریض کا قارورہ صاف ہوتا ہے، چاہے رنگ سفید ہو یا سُرخ یا زرد، "قولنج" کے مریض کا قارورہ گاڑھا ہونا ہے چاہے جو رنگ بھی ہو، یہ دو علامتیں ان دونوں کا فرق معلوم کرنے کے لئے کافی ہیں۔

جگر کے سدّوں کا علاج

دو طرح کیا جاتا ہے، اس لئے کہ سُدے مزاج کی گرمی کے ساتھ پیدا ہوں گے یا سردی کے ساتھ، اب یہاں "اعتدال" کے ذکر کرنے کی حاجت نہیں ہے، کیوں کہ "طرفین" یعنی مزاج بارد اور مزاج حار کو جاننے کے بعد، مریض کا "اعتدال اصلی" خود بخود معلوم ہو جائے گا، اب ہم ان دو علاجوں کا ذکر کرتے ہیں:-

علاج مزاج کی برودت میں

اگر جگر کے اوپری حصے میں مزاج کی برودت کے

ساتھ سُدّے پیدا ہوں تو علاج یہ ہے کہ استفراغ بالکل نہ کیا جائے نہ فصد کھولی جائے، بلکہ "ماءالاصول" پلایا جائے جس کا نسخہ حسب ذیل ہے:۔

ماءالاصول کا نسخہ

اسی سے سُدّے کھل جاتے ہیں: تخم کرفس، انیسون، بادیان دوقو، فطراسالیون، کمافیطوس، جعدہ (ہرایک ۷ گرام)، بیخ اذخر، فقاح اذخر (ہرایک ۵ء۱۰ گرام) پوست بیخ کبر، پوست بیخ بادیان، پوست بیخ کرفس خشک (ہرایک ۵ء۱۰ گرام)، زوفا، اصل السوس ہرم المجوس (ہرایک ۵ء۳ گرام)، برسیاؤشان، برگ لوف یعنی فیلگوش (ہرایک ۱۴ گرام، بادام تلخ، بلساں (ہرایک ۵ء۳ گرام)، زبیب طائفی منقی (۵ء۱۰ گرام)، ریوند خالص نیمکوب (۵ء۱۰ گرام) ایک کپڑے میں (۵ء۱۰ گرام) طرخشقوق خشک اور بیخ طرخشقوق ڈال کر مطبوخ کی طرح پکایا جائے، جب یہ تمام جڑی بوٹیاں اچھی طرح پک کر گل جائیں تو صاف کرکے نچوڑلیں اور ایک کانچ کے برتن میں رکھ دیں، روزانہ (۵ء۱۰ گرام) (۰ء۷ گرام) سکنجبین بزوری کے ساتھ پلائیں۔

اگر مذکورہ مطبوخ کفایت کرے تو بہتر ہے، ورنہ حسب ذیل" قرص کھلائیں، ان قرصوں کا تذکرہ ہماری "قرابادین" میں گزرچکا ہے، یہ سدوں کو کھولنے کے لئے مُفید ہے، اس کا ذکر ہم یہاں پھر کریں گے۔

نسخۂ قرص سُدّوں کو کھولنے کے لئے

گُلِ سُرخ (۷ گرام)، اصل السوس (۳/۴ ۱ گرام)، دارچینی (ایک گرام سے کچھ زائد) تخم کرفس/، دوقوا، فطراسالیون (ہرایک ۳/۴ ۱ گرام) سنبل مصطگی (ہرایک ۱۰۲۴ ملی گرام)، ریوند چینی خالص (۵ء۳ گرام)، زعفران (۶۸۷ ملی گرام)، تخم خیارہ، تخم خیارزہ، تخم خربزہ، تخم کاسنی (ہرایک ۷ گرام)۔ پیس کر، شربت صافی میں گوندھ لیا جائے، اور تقریباً (۵ گرام) کے قرص بنالیں اور سایہ میں خشک کرلیں ——— روزانہ ایک قرص (۰ء۷ گرام) سکنجبین بزوری و اصولی کے ساتھ دیں ——— اگر شہر کا موسم اور مزاج، سکنجبین بزوری کے استعمال سے مانع ہو تو صرف سکنجبین اصولی کے ساتھ استعمال کرائیں۔

غذا دوا کے نفوذ پر تین گھنٹے گزرجائیں تو فاختاؤں اور شاہین کے گوشت سے بنائے گئے شوربہ جات بشرطیکہ دستیاب ہوں، ورنہ چڑیوں اور بٹیروں کے گوشت سے تیارکردہ شوربہ جات دیئے جائیں، اگر یہ بھی نہ مل سکیں تو بکری کے ایک سالہ خصّی بچّے کے گوشت سے

بنا شوربہ دیا جائے۔ مصالحہ جات میں دار چینی، زیرہ، برگ اور پوست بھی استعمال کیا جائے۔

جگر کے محدب حصّہ پر حسب ذیل ضماد کیا جائے:-

نسخۂ ضماد صبر، مر، مصطگی، سنبل، تخم کرفس، فطراسالیون، جعدہ، رعی الحمام، (ہر ایک ۷ گرام)، پوست بیخ بہی، فوفل، تخم فنجنکشت، برگ فنجنکشت (ہر ایک ۵،۳ گرام)، ــــ پیس کر، معطر شربت میں ملالیں اور جگر کے اوپری حصّے کی شکل کا ایک کپڑا لے کر جو نصف دائرے کے مانند ہو، جس کا ایک کنارہ لمبا ہو، لمبائی پسلیوں کی طرف ہو اور دائرہ سینے کے نزدیک ہو، لت کر کے ضماد کریں ــــ میں نے ہر مقام کے اطبا کو دیکھا اور سُنا ہے کہ وہ اسی طرح ضماد کیا کرتے تھے۔

اگر مرض قعر جگر میں ہو تو کپڑا طیلسان کی قسم کا لیا جائے، اور اگر مرض تمام جگر میں ہو تو اس کو تمام جگر کی شکل پر کاٹنا چاہیئے۔

واضح باد کہ کپڑا کاٹنے کا جو طریقہ ہم نے ذکر کیا ہے، اسی طرح کاٹے طبیب کو چاہیئے کہ سہل انگاری سے کام نہ لے۔ کیوں کہ غرض یہ ہے کہ جگر کے اس مقام کا علاج ہو سکے جہاں مرض ہے ــــ بعض وقت مرض پیٹ اور بازو کے تمام عضلات میں پھیل جاتا ہے، ایسی صورت میں ضماد کی ضرورت باقی نہیں رہتی، مزاج کی برودت کے ساتھ جگر کے اوپری حصّے میں جو سُدّے لاحق ہوتے ہیں ان کے کھولنے کے لئے مذکورہ علاج کافی اور مکمل ہے، بلکہ اس سے کمتر علاج سے بھی فائدہ ہو جاتا ہے۔

سدّے مزاج کی حرارت کے ساتھ

اگر یہ سُدّے مزاج کی حرارت کے ساتھ لاحق ہوں تو پہلے ماء الفواکہ اور مسہل ادویہ کے ذریعہ، بدن کا استفراغ کریں، مریض کی قوت، عمر اور مزاج کو مدِّ نظر رکھ کر باسلیق کی فصد کھولیں، اور ماء الشعیر، سکنجبین اصول کے ساتھ پلائیں، نہ کہ سکنجبین بزوری کے ساتھ، حسبِ ذیل دوا کھلائیں:-

دوا کا نسخہ بیخ طرخشقوق، حی العالم، برگ عنب الثعلب ہم وزن اس میں سے (۷گرام) کی مقدار (۵،۷،اگرام) مذکورہ سکنجبین کے ساتھ پلائیں۔

دیگر اسہال اور فصد کے ذریعہ بدن کو ہلکا کرنے کے بعد، اور ماء الشعیر و سکنجبین بزوری سے جلاء کرنے کے بعد حسبِ ذیل نسخہ استعمال کریں:-

نسخۂ دیگر تخم خیار، تخم خیارزہ، اور تخم خربزہ مقشر (ہر ایک ۵ ء ۱۷ گرام)، تخم کرفس (۵ گرام سے کچھ زائد) پیس کر اور عرق کاسنی بارد سکنجبین کے ساتھ پلائیں۔

تنبیہ بعض اطباء استفراغ اور مزاج کی تسکین سے پہلے ہی یہ دوا پلا دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے مریض کی ہلاکت یا ورم جگر پیدا ہو سکتا ہے، لہٰذا طبیب کو چاہئے کہ جگر کے/اس مقام کا جائزہ لے، اگر مزاج میں گرمی ہو اور سُدّہ موجود ہو تو حسبِ ذیل ضماد کرے۔

ضماد کا نسخہ بڑے جو کا ستو، برگ حی العالم، عصا الراعی، برگ لوف (ہر ایک ۱۰ گرام)، صندل سفید، صندل سُرخ (ہر ایک ۵ء۳ گرام)، شیاف مامیثا (۱ ۲/۴ گرام)، گلی کرفس، مصطگی (ہر ایک ۵ء۳ گرام)، جعدہ، کما فیطوس (ہر ایک ۲ ۱/۲ گرام)، زعفران (۱۰۲۴ ملی گرام) سویق الشعیر الجلال (۷ گرام)، بیخ طرخشقوق، دوقو (ہر ایک ۵ گرام تقریباً)۔ —— ان تمام ادویہ کو پیس کر، گرم کر کے صاف کئے ہوئے عرق کاسنی اور کسی قدر سرکہ میں ملالیں۔ اور متاثرہ مقام پر ضماد کریں۔

اگر مزاج کی گرمی کے ساتھ ساتھ بخار نہ ہو تو "شربت مبرد" کے پلانے میں کوئی مضائقہ نہیں، یہی شربت ہے جس کا ذکر جالینوس نے ان الفاظ میں کیا ہے: کسیلی کڑوی شربت جگر کے لئے نفع بخش ہے۔

مزاج کی برودت کے ساتھ سُدّے

اس کا علاج اکثر و بیشتر حالتوں میں شربت سے کیا جاتا ہے، اگر مذکورہ بزور پلانا چاہیں تو شربت مسخن کے ساتھ پلائیں۔

قعر جگر میں سُدّے مقعر کبد میں سُدے اور مزاج میں برودت ہو تو، مریض کی عمر، مزاج، موسم اور قوت کے اعتبار سے، مناسب حقنوں سے استفراغ کریں۔ غذا میں ایسے شوربہ جات دیں جس میں دار چینی، کالی مرچ شامل کی جائے بادام پستہ بھی ڈالیں۔

دیگر ایسے سُدّوں کے کھولنے کے لئے اونٹوں کا پیشاب، تخم کرفس اور اونٹنی کے دودھ کے ساتھ دیا جاتا ہے، اور حسبِ ذیل ضماد دیا جاتا ہے۔

ضماد کا نسخہ میعہ خشک، ملح اندرانی (ہر ایک ۱۰۲۴ ملی گرام)، صبر، مر، (ہر ایک ۱ ۳/۴ گرام)، فوفل، سنبل، مصطگی، بیخ طرخشقوق خشک کردہ (ہر ایک

۲ ۱/۲ گرام)، تخم کرفس، انیسون (ہرایک ۵ء۳ گرام)، ریوند ہندی بدوی اونٹوں کا پیشاب (ہرایک ۵ء۳ گرام، ـــــ ان تمام ادویہ کو پیس کر آب بیخ کرفس شربت کے ساتھ ملاکر قعر جگر پر ضماد کریں' ضماد کا کپڑا مقعر کبدی کا ہو، ـــــ طبیعت میں بندش پیدا ہونے نہ دیں۔

مزاج کی گرمی کے ساتھ سُدّے پیدا ہوں تو "ماءالفواکہ" کے ذریعہ طبیعت کو کھولیں اور نرم حقنے دیں، بعدازاں بیخ کاسنی سے تیارکردہ سکنجبین پلائیں۔

دیگر کبھی اس مرض کے لئے سکنجبین بھی پلائی جاتی ہے، جس کو تخم کاسنی، بیخ کاسنی، برگ عنب الثعلب بیخ خشقوق ڈالا جاتا ہے۔

دیگر صرف ماءالشعیر حسب ضرورت پلائیں، اور حسب ذیل ضماد کریں۔

ضماد کا نسخہ آرد جو، حسف، آب آس آب سیب، آب تمام، اور کسی قدر آب بیخ کرفس اور بالکل تھوڑا سا بورہ اور ان سب کے ساتھ کسی قدر سرکہ شامل کرکے ضماد کریں۔

انتباہ طبیب کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ جگر میں پیدا ہونے والے سدوں سے غفلت برتے، کیوں کہ اس کا نتیجہ ورم جگر کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے، ورم جگر پیدا ہونے کی صورت میں، تغیر مزاج اور استسقاء کا مرض لاحق ہوجاتا ہے۔

سُدّوں کی صورت میں جگر کا اجمالی علاج

اگر سُدّے جگر کے اُوپری حصے میں ہوں تو مدر بول ادویہ سے پیشاب کھل کر جاری کریں۔ سدّے قعر جگر میں ہوں تو ایسی دوائیں استعمال کریں جس سے لینی کھل کر اجابتیں ہوں اسی سے جگر کے سدّے کھل جائیں گے۔

ابوماہر کا علاج جگر کے سُدّوں میں ابوماہر اس "تریاق" کا استعمال کرتے تھے جس کو حرّانی اطباء نے تیار کیا تھا، مزاج میں برودت ہونے کی صورت میں کرفس کو کسی قدر شربت کے ساتھ پکاکر استعمال کرتے، مزاج میں حرارت کی صورت میں عرق کاسنی (گرم کرکے صاف شُدہ) ماءالشعیر اور سکنجبین سادہ پلاتے، جس کی وجہ سے ضماد اور دوسرے بہت سی ادویہ کے استعمال کی ضرورت باقی نہ رہتی۔

ہم تریاق کے نسخے کا ذکر جگر کے امراض کے آخر میں کریں گے جیسا کہ "کان کے تریاق" کا ذکر ہم نے کان کے امراض کے آخر میں کیا ہے۔

باب (۲۸)

کبد کے اورام و دبیلات

جگر میں پیپ کا اجتماع، اس کا سبب، قابلِ علاج و لاعلاج، ترہل اور تہبج

جگر میں تمام قسم کے مرض پیدا ہو سکتے ہیں تفصیل حسبِ ذیل ہے۔

۱۔ ورم رخو (نرم) یہ ورم، رطوبت سے رگوں کے اندر انسداد، رطوبت کے بند ہو جانے اور رطوبت میں مزاج کے تبدیل ہو جانے سے پیدا ہوتا ہے، اس کا سبب بلاضرورت بکثرت سرد پانی پینا، اور نفاخ مرطوب غذاوں کا استعمال ہے۔

۲۔ ورم صلب (سخت) یہ ورم دو طریقوں سے پیدا ہوتا ہے، ایک یہ کہ کسی بھی قسم کے ورم میں سختی پیدا ہو جائے، دوسرا یہ کہ فضولات سوداویہ کی وجہ سے طحال میں ضعف پیدا ہو کر ورم سوداوی ہو جائے۔

۳۔ ورم فلغمونی، ماشرا، حمرة وغیرہ ایسے تمام ورم تین اسباب سے پیدا ہوتے ہیں:۔

۱۔ جگر کا سُدّہ، جس کی وجہ سے خون کے اندر سخونت اور جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ خون میں صفرا[۲] کا مل جانا، خون کی حدّت اور حاد تیز اخلاط جو ردی غذاؤں سے پیدا ہوتے ہیں۔

میں نے ابوماہر کو یہ کہتے ہوئے سُنا ہے کہ عجوہ کھجور کی ایک عمدہ قسم کے کھانے سے جگر کے اندر ورم حار پیدا ہوتا ہے۔

یہ تمام اورام ایسے ہیں کہ اگر طبیب ان کے علاج میں سستی سے کام لے یا مریض سے افراط وتفریط سرزد ہو جائے تو ان میں سختی پیدا ہو جاتی ہے۔

بعض اطباء سابقین نے ذکر کیا ہے کہ ورم حار، جگر میں ورم صلب کی شکل اختیار نہیں کر سکتا کیوں کہ اس سے پیشتر ہی مریض ہلاک ہو جاتا ہے، یا یہ ورم زائل ہو جاتا ہے۔

ہم یہاں ورم کی ہر قسم کا بیان کریں گے، اور یہ بھی لکھیں گے کہ ورم، کب سخت ہو جاتا ہے اور کونسا ورم، سخت ہوتا ہے، پھر ان اورام کا بھی تذکرہ کریں گے جو قیح (پیپ) کی جانب منتقل ہو جاتے ہیں، پھر یہ بتائیں گے کہ دبیلات کیوں کر پیدا ہو جاتے ہیں اور کون صلابت سے استسقاء کی صورت اختیار کر لیتے ہیں ہم "ورم حار" سے اس کی ابتداء کریں گے۔

ورم حار خواہ کسی نوعیت کا ہو جگر میں ورم حار کی علامت یہ ہے کہ اس کے اندر التہاب، جلن اور پیاس ہوتی ہے، دونوں آنکھیں، زبان اور چہرہ سرخ ہو جاتا ہے، نبض میں تیزی اور تواتر پایا جاتا ہے، اشتہا کم ہو جاتی ہے، — اجابتوں میں بدبو ہوتی ہے، صفراء بکثرت نکلتا ہے، ابتداء میں زبان پر زردی اور آخر میں سیاہی ہو جاتی ہے "ورم حار" جگر کے جوہر اور گوشت میں ہو تو اسہال لاحق ہو جاتا ہے، ایسا مریض بلاشبہ ہلاک ہو جائے گا، اس کی علامت یہ بھی ہے کہ اجابت میں تازہ گوشت کے غسالہ (دھوون) سے مشابہ سرخی ہو گی جب ایسی اجابتیں ہونے لگیں تو قوت اور اشتہاء کے گر جانے سے، مریض ہلاک ہو جاتا ہے — بعض وقت ایسا مریض بچ بھی جاتا ہے بشرطیکہ طبیب ابتداء ہی میں تدارک کر لے، اور مریض کی صحت عمدہ اور جگر طاقتور ہو۔

علاج اس کے لئے ہم ایک مخصوص علاج تجویز کرتے ہیں، جس سے ایک طبیب مریض کی قوت وضعف، مرض کی کمی اور زیادتی، ابتداء اور انتہا کے پیش نظر مخصوص علاج کا استخراج کر سکتا ہے، مریض کی قوت، عمر، پیشہ، عادت اور طبیعت کو ملحوظ رکھتے ہوئے حالات اجازت دیں تو سید ھے ہاتھ کی رگ باسلیق کی فصد کریں، بعد ازاں نرم اور حطفی حقنوں سے استفراغ کریں، جس کا نسخہ حسب ذیل ہے:۔

حقنے کا نسخہ جو نیکوب ۵۰ گرام، حی العالم ایک بڑا مٹھا، عصی الراعی (ایک بڑا مٹھا)، برگ عنب الثعلب (۲۵ گرام)، برگ اسپغول (۲۵ گرام) برگ بارتنگ (۲۵ گرام)، خطمی (۲۵ گرام)، نخالہ، عناب، سپستان (۲۵ گرام) — ان تمام ادویہ کا

مطبوخ بنا کر صاف کر لیں اس میں کسی قدر روغن بنفشہ، روغن خلاف (بید سادہ) اور کسی قدر لعاب اسپغول ڈال کر خوب پھینٹ لیں تاکہ ایک جان ہو جائے، پھر حقنہ دیں ــــ جگر پر حسبِ ذیل ضماد کریں۔

ضماد کا نسخہ بڑے جو کا ستو (۵ء۱۰ گرام)، قنب یا حسف جو شیریں کم اور قابض زیادہ ہو (۵ء۱۰ گرام)، پوست بہی اور کسی قدر لحم بہی ــــ ان تمام ادویہ کو خوب پیس لیا جائے ــــ بعد ازاں عرق برگ اسپغول، عرق بارتنگ، عرق آس تر رطب، عرق سیب میخوش معطر میں ملا لیں اور جگر کی شکل کے ایک کپڑا لیپ کر کے ضماد کریں۔

مریض کو ماء الشعیر، سکنجبین سادہ یا سکنجبین سفرجلی کے ہمراہ پلائیں۔

غذا بخار نہ ہونے کی صورت میں چوزوں اور تیہو کے شوربہ جات انبر باریس اور مسور مکھٹے سرکہ اور شکر طبرزد کے ساتھ تیار کر کے دیئے جائیں، اگر بخار ہو تو حصرمیہ اور طرخشقوق مسلوق، اور کاسنی یا مسلوق وغیر مسلوق اور عنب الثعلب وغیرہ سے تیار کردہ شوربہ جات دیئے جائیں، ــــ اگر مریض کا معدہ قوی ہو تو لب خیار، لب خیارزہ، حماض خراسانی کو مسلوق اور خوشبودار بنا کر دینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

دیگر ورم میں شدید التہاب اور حمی محرقہ ہو۔ مریض میں طاقت بھی ہو تو حسبِ ذیل قرص دیں۔

قرص کا نسخہ طباشیر، تخم کشوت، تخم کاسنی، تخم خرفہ، برگ خیارزہ خشک کردہ، صندل سفید (ہر ایک ۵ء۳ گرام)، تخم خیارزہ، تخم کدو (ہر ایک ۵ء۱۰ گرام)، عصارۂ انبر باریس (۳۵ گرام)، صمغ عربی، نشا، کتیرا (ہر ایک ½ ۵ گرام) کافور (۵۱۲ ملی گرام)، اسوت (۵ء۳ گرام) ــــ ان تمام ادویہ کو اچھی طرح پیس کر عرق کاسنی میں گوندھ لیں اور ۵ء۳ گرام کے قرص بنا کر سایہ میں خشک کریں۔ روزانہ ایک قرص (۵ء۱۰ گرام) اُبالے ہوئے عرق کاسنی اور ۳۵ گرام سکنجبین کے ساتھ کھلائیں سکنجبین پوست بیخ کاسنی سے تیار کی گئی ہو، طبیب چاہے تو اس قرص کو ماء الشعیر میں شامل کر کے پلا سکتا ہے، اس کے بعد سکنجبین پلائے۔

اہلِ حرّان کا مطبوخ جو جگر کے ورم حار کیلئے مُفید ہے جبکہ بخار ہو

برگ عنب الثعلب۔ برگ بارتنگ، برگ اسپغول۔ طرخشقوق، کاسنی بستانی۔ طحلب

8271

ان سب کو ابال لیں ۔ ان کے برابر پالک بھی ابال لیں، پھر انھیں قطع کر کے، جگر کی تبرید اور طبیعت کی بندش کا ارادہ ہو تو دانہ انار اور سماق کے ساتھ روغن بادام اور دھنیا خشک میں پکائیں، اور طبیعت میں اعتدال کا ارادہ ہو تو سرکہ شکر اور سفیدہ میں پکائیں، بعض اوقات ان کو "سنبو لک" میں بھی پکاتے ہیں، عصارۂ انبر باریس میں تمیص کر کے بادام اور کزبرۂ خشک سے خوشبودار بنا کر روغن بادام میں بھون لیتے ہیں۔ ـــــ یہ سب اس صورت میں ہے جب ہاضمہ میں صلاحیت ہو، ـــــ اگر معدہ کمزور ہو تو صرف خندروس کے مطبوخ پر اکتفا کریں، اور بطور حریرہ اسے پلائیں۔ طبیعت میں بندش کا ارادہ ہو تو خندروس کو بھون کر اس کے ساتھ کسی قدر "بادام مقشر" شامل کریں

خطرناک صورت اور علاج

اگر التہاب کے ساتھ بخار اور اسہال بھی ہو تو شدید خطرہ کی علامت ہے ایسے مریض کی جلد ہلاکت کا اندیشہ ہے، علاج یہ ہے کہ ماء الشعیر جو کے ستو اور بہی، قرص طباشیر کے ساتھ پلائیں، قرص طباشیر وہ ہو جو تخم حماض کے ساتھ اور جس میں کسی قدر ریوند اور کسی قدر قرظ کا اضافہ کر کے تیار کئے گئے ہوں جگر پر حسب ذیل ضماد کریں۔

ضماد کا نسخہ

کعک ممص پسا ہوا (۵،۱۷ گرام)، لب سیب، لب بہی، پوست بہی (ہر ایک بقدر ضرورت)، سماق (۷ گرام)، گلسرخ (۳۵ گرام)، برگ آس (۵،۱۷ گرام)، ـــــ ان سب کو پیس کر آب بہی میں جس میں کسی قدر "سک ممص" ڈالا گیا ہو ملا لیں، اور خلو معدہ میں ضماد کریں، کھاتے وقت ضماد ہٹا دیں، مذکورہ ماء الشعیر کو ضرور استعمال کریں، شوربہ جات سماقیہ اور امانیہ اور ان تمام غذاؤں کو استعمال کریں جن کا ذکر اعتدال کے سلسلہ میں ہم نے کیا ہے ـــــ اجابتیں بند ہو جائیں۔ اور بخار جاتا رہے، ورم، التہاب اور درد باقی رہے تو یہ اچھی علامت ہے، مریض کی صحت ہو سکتی ہے، ـــــ اس وقت غذا میں چوزوں اور تیہو کا گوشت مناسب مقدار میں دیں، مگر بالکل پیٹ بھر کر نہ کھانے دیں، زیادہ حرکت بھی نہ کرنے دیں، جب آنکھوں کی زردی صاف اور سفیدی نمودار ہو جائے تو صحت و عافیت کی علامت ہے، مگر ایسے مریض کو مرض کے عود کرنے سے محفوظ رکھنا چاہیئے، یہ کھانے میں بے احتیاطی یا سونے کی جگہ کی خرابی سے ہو سکتا ہے، لہٰذا طبیب کو چاہیئے کہ سونے کے مقام کو جہاں تک ہو سکے رطوبت اور یبوست میں اعتدال ہو، رکھے۔ اطراف واکناف میں خوشبودار میوے رکھے۔ یبروج الصنم اور دیگر مخدرات نہ رکھے۔

روفس کا بیان روفس کہتا ہے سخت درد کے وقت، اگر جگر کو سُن کر دیا جائے تو مریض ہلاک ہوجائے گا" ـــــ تخدیر یعنی سُن کرنے کا عمل جو اعضاء ظاہرہ اور آنتوں کے لئے کیا جاتا ہے وہ عندالضرورت کیا جاتا ہے، ـــــ مگر قلب و جگر و دماغ پر درد کے وقت ہرگز تخدیر کا عمل نہیں کیا جاسکتا، البتہ "فم معدہ" کی تخدیر میں اطباء کا اختلاف ہے یا درد کے وقت اس کی تخدیر کی جاسکتی ہے یا نہیں ؟ میں تو "ترک تخدیر" کو ترجیح دیتا ہوں۔

اسکندر کا مقالہ ان اعضاء کی اصلاح کے بارے میں اسکندر کا ایک مقالہ موجود ہے جن میں ضرورت کے وقت کسی مخدر شئے کے استعمال سے تغیر پیدا ہوجائے ـــــ مثال کے طور پر اگر ہم "قولون" کے درد شدید کی تخدیر و تسکین کرنا چاہیں جو اس قدر سخت ہوتا ہے کہ شدّت سے مریض ہلاک ہوسکتا ہے، تو "تخدیر" کے لئے "اقلونیا" میں مرض کے ازالہ اور تکلیف کے دور ہونے کے بعد اصلاح دماغ کی ضرورت لاحق ہوگی، کیوں کہ بعض وقت بخارہ دماغ تک چڑھ جاتے ہیں ۔ فم معدہ اور معدہ کی اصلاح کی بھی ضرورت ہوتی ہے ، اسی پر سارے اعضاء کو قیاس کرلیں، کیوں کہ یہ ایک قاعدہ کُلیہ ہے، یعنی تخدیری علاج کے بعد علاج کے مابعد اثرات کا علاج کیا جاتا ہے ۔ تاکہ کوئی نقصان ہو تو اس کا ازالہ ہوجائے۔

ورم رخو قارورہ سفید اور ناپختہ ہوتا ہے ۔ چہرہ سفیدی مائل اور جبڑے اس قدر چپکے ہوئے کہ کھاتے وقت دانتوں میں آجائیں، زبان سفید، چمکدار اور چکٹ ہوتی ہے، مریض کے بازو ڈھیلے، اور اجابت کا رنگ سفید ہوتا ہے جو کٹ کٹ کر آتی ہے۔ ایسے مریض کو پانی کی اشتہا کم ہوتی ہے، کھانے کی اشتہاء ہضم سے بڑھ کر ہوتی ہے اس کی ظاہری رگیں پھولی ہوئی ہوتی ہیں، اگر ایسے مریض کی فصد کھولی جائے تو خون ، پانی جیسا پتلا برآمد ہوگا جس میں لزوجت ہوگی۔

علاج عمر، مزاج اور قوت کا لحاظ کرتے ہوئے ، پہلے نرم حقنوں کے ذریعہ استفراغ کریں، جس کا نسخہ حسب ذیل ہے :۔

حقنے کا نسخہ بابونہ، اکلیل الملک، شیح، قیصوم، برگ مرزنجوش، حسک، برگ نمام (ہر ایک ۲۵ گرام) برسیاؤشان، سیاداوران، برگ بنفشہ ریحانی (ہر ایک ۲۰ گرام) قرطم، تخم کتان تخم حلبہ، تخم سویا برگ سداب (ہر ایک ۳۵ گرام)،

خطمی (ہر ایک ۲۵ گرام) ان دونوں کو ایک پوٹلی میں باندھ لیں ، پوٹلی ، مذکورہ ادویہ کے ساتھ پکتے وقت داخل کریں ، جو غیر مقشر ونیمکوب (۲۵ گرام) ـــــ سب کو خوب گلنے تک پکائیں ، تاآنکہ حریرہ کے مانند ہو جائیں ـــــ بعدازاں (۷۰۰ گرام) کی مقدار صاف کریں اور ہاون دستہ میں ڈال کر اُوپر سے (۵ر۱۰ گرام) روغن سداب اور (۵ر۱۰ گرام) روغن ارنڈ اور (۵ر۳ گرام) روغن ناردین اور (۵ر۳ گرام) روغنِ قسط ، نمک سُرخ پسا ہوا لیں (۴ر۱۰۲ ملی گرام) ـــــ ان تمام ادویہ کو ہاون دستہ میں ڈال کر نرم کریں ، بعدازاں نیم گرم حقنہ دیں ، حقنہ نہار مُنہ دینا چاہیے ، اور حقنہ اترے یا نہ اترے ، تین گھنٹے کے بعد کھانا کھلائیں ، پھر حسبِ ذیل غذا دیں ۔

غذائے خاص

چکور کے سینے کوٹ کر نرم کریں ۔ بعدازاں زیتون کے تیل میں پکائیں کسی قدر پانی ڈالیں اور اس میں بیج کبر نبطی کسی قدر ڈال کر کھلائیں اور اس پر کہنہ شربت پلائیں اگر طبیب اس قدر صبر سے کام لے کہ کھانا معدہ کے اندر ہضم ہو جائے بعد ازاں مذکورہ مقدار پلائے تو میرے پاس زیادہ موثر ہے ، ـــــ اگر مریض کا دل میٹھی چیز کھانے کی طرف مائل ہو تو غیر صاف شُدہ شہد جس میں پستہ ، اور کسی قدر نار مشک ڈالا گیا ہو ، شیرینی کے بجائے استعمال کرائیں ، مگر زیادہ مقدار میں استعمال نہ کریں ، اور تین دن تک چھوڑ دیں ـــــ روزانہ (۳۵ گرام) گلقند عسلی کھلائیں ۔ جس کھانے کا ہم نے ذکر کیا ہے اس سے عدول نہ کریں / اگر چکوک دستیاب نہ ہو تو اس کے بجائے بکری کے چھوٹے کے گوشت کا قلیہ بنا کر استعمال کریں ، ـــــ اس کے اوپر مری نبطی کے چھڑکنے میں کوئی مضائقہ نہیں ، تین دن کے بعد ، مذکورہ طریقے پر پھر حقنے کا اعادہ کریں ، آرام کے بعد ، ورزش اور حمام کرنے کے لئے کہیں ـــــ جب تین حقنے ہو چکیں تو جگر پر حسبِ ذیل ضماد کریں :۔

ضماد کا نسخہ

ذرا برہ القصب (۵ر۳ گرام) ، مصطگی (۲$\frac{1}{4}$ گرام) ، روغن ناردین سے موم اور روغن تیار کریں ، اور ان ادویہ کو اس میں پیس چھان کر شامل کریں اور خوب پھینٹیں تاکہ ایک جان ہو جائیں ۔ پھر جگر کی شکل کے ایک کپڑے پر لیپ کر کے جگر پر باندھ دیں تاکہ ضماد گر نہ سکے ۔

جگر کا ورم رطوبی تجاوز کر کے ، دونوں پانوں اور چہرے تک پہنچ جائے تو سمجھ لے کہ یقینی طور پر ورم تحلیل ہو رہا ہے ، لہٰذا علاج میں اضافہ کریں ، بھیڑیئے کے جگر سے تیار کردہ اسار ماسیا پلائیں اور غذا میں وزن پیدا کریں اور کم سے غذا دیں ـــــ اگر ورم کے ساتھ گاہ التہاب

اور قوت ساتھ دے تو رگِ باسلیق کی فصد کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں، کیوں کہ فصد کی وجہ سے جگر کے اندر جمع شدہ رطوبتوں کا ایک بڑا حصہ خارج ہو جائے گا اور جگر ہلکا ہو جائے گا۔

ابوماہر کی رائے

یہ ہے کہ ورم رخو کبدی کے مریض کی فصد اس وقت تک نہ کھولی جائے جب تک قارورے کے اندر لعاب کے مانند رسوب نہ پیدا ہو ورم کا حجم چھوٹا ہو، اور مریض کے اندر قوت موجود ہو اور ہمیشہ نیند آتی ہو۔ ایسی صورت میں فصد کھول سکتے ہیں، اس وقت فصد کے ساتھ ہی صحت حاصل ہو جائے گی۔

ہم یہاں ورم رخو کے اسباب کا اعادہ نہیں کریں گے کیوں کہ اس کے تمام اسباب اس باب کے شروع ہی میں، جہاں ہم نے جگر کے ورموں کا ذکر کیا ہے، بیان کر چکے ہیں۔ یہی کافی ہے۔ اگر ورم کی تحلیل میں دشواری پیش آئے تو حسب ذیل قرص، سکنجبین عنصلی کے ساتھ پلائیں۔ حکیم ابوماھر کا طریقہ علاج یہ تھا کہ وہ سکنجبین کے ساتھ "شربت سیب سادہ معطر" کا بھی اضافہ کر دیا کرتے تھے، قرص کا نسخہ حسب ذیل ہے۔

قرص کا نسخہ

ریوند (۳½ ۵ گرام)، گلسرخ (۷ گرام)، اسقولوقندریون (۳½ ۵ گرام) اکشوت (۱۰٫۵ گرام)، ایرسا یعنی بیخ سوسن آسمانجونی (۳۱٫۵ گرام)، قاقلا صغار یعنی چھوٹی الائچی (۳٫۵ گرام)، دارچینی (۲ گرام سے کچھ زائد)، زوفا رخشک معطر (۷ گرام) تخم کرفس، انیسون، تخم رازیانہ (ہر ایک ۳/۴ ۵ گرام)، مصطگی (۷ گرام)، زعفران (۶۸۰ ملی گرام)، —— پیس کر آب ہی میں گوندھ کر (۷ گرام) وزن کے قرص بنالیں اور سایہ میں خشک کر لیں —— روزانہ ایک قرص (½ ۲۴ گرام) سکنجبین اور مذکورہ شربت سیب کے ساتھ استعمال کرائیں۔ —— اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو شربت راسن جس کو شربت مکہ بھی کہا جاتا ہے، اور جس کا ذکر ہم قرابادین میں کریں گے اس کو بطور مطبوخ موسم خزاں میں پلانے میں کوئی حرج نہیں ہے، جبکہ سورج برج میزان یا جدی کے شروع میں ہو۔ اسی نسخے کے مطابق جس کا ذکر ہم نے قرابادین میں کیا ہے، مگر اس کو "سالور" کے نسخے کے مطابق پلانے سے پرہیز کرنا چاہیئے، کیوں کہ اہل جندی سایور نے اس نسخے میں بغیر کسی اصول کے اضافہ کر دیا ہے، استعمال کا ایک دوسرا وقت بروج مائیہ یا ارضیہ میں قران کا وقت بتایا ہے —— بروج ناریہ میں قران کے وقت اس کا استعمال کسی طرح جائز نہیں ہے۔

ہم یہاں اورام کی قسموں کا ذکر نہیں کریں گے، اس کا کچھ ذکر استسقاء لحمی کے بیان میں

آئے گا" ـــــ ورم زحو کا ذکر ہو چکا ہے، اب ہم "ورم فلغمونی" اور اس کی علامتیں بیان کریں گے۔

ورم فلغمونی جگر میں پیدا ہونے والے ہر ورم کا نام اس کے سبب فاعلی کے لحاظ سے رکھا جاتا ہے، اور اس کی علامتیں بیان کی جاتی ہیں تاکہ اس کے پہچاننے میں خطا واقع نہ ہو اور منفرد علاج ہو سکے، ـــــ دو وروموں کا ذکر ہو چکا ہے، یہ قسم جس کا ہم ذکر کرنا چاہتے ہیں اپنے اعراض کے اعتبار سے انتہائی سخت، اور پہچاننے کے اعتبار سے انتہائی پوشیدہ اور بہت زیادہ خطرناک ہے یہ "جگر کے ورم فلغمونی" کے نام سے مشہور ہے، ـــ اس کا سبب فاعلی یہ ہے کہ صفرا پتے سے اتر کر جگر کی طرف آجاتا ہے اور خون کے ساتھ شامل ہو کر رگوں میں پہنچ جاتا ہے، پھر پیشاب کی نالی اور "ماساریقا" میں پہنچ کر ورم پیدا کر دیتا ہے اور جگر کے گوشت سے معارض ہوتا ہے، اسی کو "فلغمونی" کہا جاتا ہے۔

علامات مریض کا چہرہ اور زبان پیلی پڑ جاتی ہے، اس میں چھوٹی چھوٹی پھنسیاں نکل آتی ہیں۔ جگر میں سخت التہاب ہوتا ہے، قذف کے شروع میں لیسدار صفرا آخر میں پیپ ملا ہوا صفرا نکلتا ہے، بہت تیز بخار چڑھتا ہے۔

علاج مریض کی عمر، مزاج، اور قوت کو ملحوظ رکھا جائے، ہم اسے پہلے بطور "قانون کلی" کے اس کا ذکر کرتے ہیں، کیوں کہ ایک طالب علم کے ذہن میں یہ بات آسکتی ہے کہ جالینوس اور دیگر اطباء سابقین نے تو "قوانین کلیہ" میں کہیں "قوت" کا ذکر نہیں کیا ہے اور ہم ہمیشہ "قوت" کو ملحوظ رکھنے کا ذکر کر رہے ہیں، حالاں کہ ایسا نہیں ہے، کیوں کہ جب یہ لوگ "مزاج" کو ملحوظ رکھنے کا ذکر کرتے ہیں۔ تو اس سے ان کی مراد مزاج کے ساتھ، مریض کی قوت ہوتی ہے، ـــــ حتیٰ کہ یہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ مریض کا مزاج کمزور ہے یا کمزور ہو گیا، تو اس سے مراد "قوت" ہوتی ہے بہر حال جب "قوانین کلیہ" ساتھ دیں تو حسب ذیل مطبوخ سے استفراغ کریں:۔

مطبوخ کا نسخہ اکشوت، تخم کاسنی تخم خس (ہر ایک ۳۵ گرام)، برگ عنب الثعلب برگ اسپغول (ہر ایک مٹھا) تمر ہندی دھستی اور گٹھلی صاف شدہ (۷۰ گرام) آلو بخارا (۳۰ عدد)، ہلیلہ زرد (۵ر۱۷ گرام)، گل سرخ بنفشہ (ہر ایک ۵ر۱۰ گرام) زبیب طائفی منقی (۳۵ گرام)، ـــــ ان سب ادویہ کو خوب پکا کر مطبوخ تیار کر لیں، اور ۷۰ درہم یعنی ۲۴۵ گرام کی مقدار صاف کر کے اس میں (۵ر۲۴ گرام) کی مقدار فلوس خیار شنبر اور

(۳۷،۵ ملی گرام) سقمونیا کو خوشبودار سیب میں بھون کر مل لیں ـــــ غذا میں سرکہ اور شکر یا آب الحصرم سے بنی ہوئی غذائیں دی جائیں، کھانے میں خس، کاسنی، طرخشقوق اور ایسی ہی چیزیں بھون کر دی جائیں، اور آب انار میخوش پلائیں۔

ایک طبیب کے لئے ضروری ہے کہ وہ سدّے کے مقام کا پتہ لگائے، اگر سُدّہ، پتّے اور جگر کی رگوں کے درمیان ہو تو کوئی قابض چیز نہیں دینی چاہیئے، جیسے کھٹا سیب، ناشپاتی اور زعرور وغیرہ تاکہ رگیں تنگ نہ ہو جائیں، ایسی صورت میں پتہ اس صفرا کو جذب نہ کر سکے گا جو جگر کے خون میں شامل ہو گیا ہے۔

سُدّے کی علامت یہ ہے کہ قذف صفراوی میں کمی اور اسہال صفراوی میں اضافہ ہو جاتا ہے، خاص طور پر اس وقت جب دوا سے استفراغ کیا جائے، اس کے برخلاف اگر سُدّہ "ماساریقا" میں ہو تو قے میں کثرت ہوتی ہے، اور صفراوی اجابتیں کم ہو جاتی ہیں۔

علاج دیگر جب کہ قارورے میں متوسط طور پر گرمی ہو، یہ ہے کہ "رائب" پلایا جائے یعنی گائے کا دہی جس کی بالائی اتار لی گئی ہو (۱۰،۵ اگرام) لے کر اس کو خوب پھینٹ لیں اور آب لبلاب جس کو اُبال کر صاف کر لیا گیا ہو (۳۵ گرام)، اور گرم شہران اور گرم مزاج والوں کے لئے سکنجبین سادہ کے ساتھ پلائیں، اگر مریض میں قوت برداشت موجود ہو تو سکنجبین بزوری کے ساتھ پلائیں یہ بہت بہتر طور پر سُدّوں کو کھولتا ہے اور علاج میں آسانی ہوتی ہے۔ اگر جگر میں ٹینچ محسوس ہو تو اگر گو صفرا کو سکون محسوس ہو تو اسے استعمال نہ کرنا چاہیے، اس کے احوال کا ہم اس مقام پر ذکر کریں گے جہاں ان ادویہ کا ذکر آئے گا جو جگر میں ٹینچ پیدا کرتی ہیں، ـــــ اس وقت سب سے بے خطر دوا "مارالشعیر" اور حب خندروس" ہے جس کو سماق اور انبرباریس کے ساتھ پکا لیا گیا ہو۔

حقنہ کا نسخہ مارالشعیر کو عناب، سپستان اور جفری کے ساتھ پکا لیا جائے، اور (۱۰،۵ گرام) مطبوخ نتھار لیا جائے "آب برگ اسپغول" پکا کر (۲۴،۵ گرام) صاف کر لیں، سفید شکر کوٹ کر یا محلول تیار کر کے (۱۰،۵ اگرام) لے لیا جائے، اور روغن بنفشہ خالص (۳۵ گرام) لے کر متواتر کئی دفعہ حقنے دیئے جائیں، تا آنکہ چہرے اور آنکھوں کی زردی تحلیل ہونا شروع ہو جائے، اور جلن والتہاب میں کمی واقع ہونے لگے، ایسی صورت میں استفراغ کو ترک کر کے جگر پر حسب ذیل ضماد کریں :-

ضماد کا نسخہ

حشف یا قنب (۳۵ گرام)، برگ اسپغول، برگ بارتنگ (ہر ایک مٹھا) گُل سُرخ، اکشوث (ہر ایک، ۲۵ گرام) سویق الشعیر (۱۰۵ گرام) —— ان تمام ادویہ کو آب برگ عنب الثعلب میں اس قدر پکائیں کہ گل کر حریرہ کے مانند ہو جائیں اور گھٹ کر جم جائیں، پھر اس کو خوب پھینٹ لیں اور ایک کپڑے پر لیپ کر کے، جگر پر ضماد کریں، مگر ضماد اور آخر ہضم میں نہ ہونا چاہیئے۔

اس مرض کے لئے ضماد خالص

گُل سُرخ، گُل انار (ہر ایک ۳۵ گرام)، شیاف مامیثا (۵ر۱۰ گرام) فوفل (۱۰۲۴ ملی گرام)، کافور (۷۶۸ ملی گرام) —— ان تمام ادویہ کو اچھی طرح پیس لیا جائے اور آب کشنیز تر میں ملا کر جگر پر ضماد کریں بشرطیکہ مریض کا قارورہ سُرخ نہ ہو، —— یہ ایک بہترین اور کارگر ضماد ہے جو جگر کے ورم فلغمونی میں استعمال کیا جاتا ہے۔

اگر مریض میں خون کی علامتوں کا یقین ہو تو فصد کھولنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

ابو ماہر کا علاج

میں نے دیکھا ہے کہ جگر کے ورم فلغمونی میں ابو ماہر عورت کا دودھ، عصارہ انبر باریس اور سکنجبین کے ساتھ یا قرص انبر باریس جس میں مصطگی اور زعفران ملا کر پی جائے، استعمال کراتے تھے۔

خصوصی علاج

اب جبکہ ہم ورم فلغمونی کا ذکر کر چکے اس کے خصوصی علاج معالجے کا ذکر کریں گے، اگر ورم، جگر کے اوپری حصے میں ہو تو اس کی علامت یہ ہے کہ حجاب اور پہلو میں درد ہوگا کھانستے وقت تکلیف ہوگی، ورم محسوس ہوگا۔ ایسے وقت میں علاج میں ایسی ادویہ کا اضافہ کرنا چاہیئے جو پیشاب کو جاری کریں جیسے جیسے سکنجبین، تخم خیارزہ، تخم خیار، تخم کدو شیریں —— اگر ورم جگر کے مقعر میں ہو تو اس کی علامت یہ ہے کہ جگر کی ان پسلیوں میں درد ہوگا جو وسط صلب کے قریب، اگردوں کے پاس ہوتی ہیں، اجابت کم اور کٹ کٹ کر ہوتی ہے، ایسی صورت میں علاج میں ایسی ادویہ کا اضافہ کیا جائے جن سے طبیعت میں بندش پیدا نہ ہو، بلکہ اجابت صاف طور پر آئے جگر پر ضماد، اوپری حصے سے اتر کر کیا جائے۔

اگر ورم پورے جگر پر ہو تو علاج میں ایسے مرکب طریقے پر عمل کیا جائے جو دونوں ورموں کے لئے کارگر ہو سکتا ہے۔

جگر کی سُرخی

اس کی کوئی علامت نہیں ہے، چہرے زبان اور محاذ جگر میں سُرخی

کی کثرت سے ہی پہنچایا جاسکتا ہے۔ اس کا علاج بھی گزرچکا ہے۔ ورم فلغمونی اور حمرۂ یعنی بزبادہ کا ایک ہی علاج ہے، خون کے اخراج میں اضافہ کرلیا جائے۔ جیساکہ ورم فلغمونی کے اسہال صفراوی میں اضافہ کیا جاتا ہے۔

حرانی اطبار کا بیان

اگر جگر کی سطح پر "نملہ" کی طرح پھنسیاں پیدا ہوں تو جلد کی سطح پر بھی ایسی پھنسیاں ظاہر ہوں گی۔ اس کا علاج وہی ہے جس کا ذکر حمرہ اور ورم فلغمونی کے بیان میں گزرچکا ہے۔ اس سلسلے میں غذا، دوا، اور ضماد وغیرہ کا ذکر ہم قبل ازیں کرچکے ہیں۔

ورم جگر اور ورم عضلات کے مابین فرق

ورم جگر، ورم عضلات، ورم غشار کے مابین اکثر وبیشتر اطبار غلطی کرجاتے ہیں۔ ہم یہاں چند علامتوں کا ذکر کریں گے تاکہ اشتباہ دور ہوجائے:۔

اگر ورم جگر کے محدب حصے میں پیدا ہو تو وہ مستدیر اور سخت ہوتا اور محسوس ہوگا۔ اگر ورم، مقعر جگر میں ہو تو مریض کو چت لٹایا جائے جبکہ پیٹ خالی ہو، ایسا ورم بعض وقت محسوس ہوجاتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے وہاں کوئی مستدیر شئے موجود ہے۔ اگر حسًا ظاہر نہ ہو تو سخت تکلیف ہوگی۔

اگر ورم اس حجاب میں ہو جو جگر سے چمٹا ہوا ہے تو اس کی خاص علامت یہ ہے کہ طحال، نیچے کی سمت نہیں کھنچ سکے گی، اور جگر پیچھے کی سمت نہ ہٹ سکے گا، پیٹھ کی ہڈیوں میں درد ہوگا خشک کھانسی اتنی زیادہ ہوگی کہ تنفس میں دشواری ہوگی، نبض میں صلابت اور منشاریت ہوگی اگر ورم ان عضلات میں ہو جو پیٹ پر ہوتے ہیں تو دیکھنے اور ٹٹولنے پر مستطیل یا محدب محسوس ہوگا۔

ورم جگر کا علاج گزرچکا ہے، ورم عضلات کی علامتیں بھی ورم جگر کے قریب قریب ہیں کیوں کہ یہ ورم اندرونی حجاب یعنی اضلاع کے زیریں غشار سے متصل اور جگر کے اوپر چمٹے ہوئے غشار سے شرکت کی بنیاد پر ہوتا ہے نیز یہ اس حجاب سے متصل ہوتا ہے جو سینے اور پیٹ کے درمیان ہوتا ہے، ـــــ اس کا علاج بھی وہی ہے جو جگر کے علاج میں بیان ہوچکا ہے البتہ علاج میں مر، صبر، روغن ناردین، موم اور تیل جو روغن ناردین سے تیار کیا جائے، روغن قسط کا اضافہ کیا جائے بشرطیکہ مریض میں قوتِ برداشت موجود ہو، اگر مزاج میں حدت ہو تو خطمی آرد جو

صندل سفید و صندل سُرخ، شیاف مامیثا، عرق کاسنی، عرق دھنیا وغیرہ کا اضافہ کیا جائے۔

طبیب کے لئے ہرگز مناسب نہیں کہ "ورم عضلات" کے علاج کے تعلق سے لاپرواہی برتے کیوں کہ عضلات کے فساد سے "حجاب" میں فساد پیدا ہوگا، اور اس کا اثر آلاتِ تنفس کی خرابی کی صورت میں ظاہر ہوگا، اگر اس میں شدت پیدا ہوگی تو اجابت کے اندر رکاوٹ پیدا ہوجائے گی، بعض وقت اس کا فساد، جگر کے فساد کا باعث بن جاتا ہے۔

ورم صَلبْ کا بَیان

اب ہم ورم صلب کا تذکرہ کریں گے، جس کو بعض اطباء سابقین نے "سرطان" کا نام دیا ہے، کیوں کہ ہر وہ ورم جو سوداوی ہو اور سخت ہو اس کو وہ سرطان کہتے ہیں، خاص طور پر اس صُورت میں جب کہ اس کی بہت سی شاخیں ہوں، جگر کا ہر وہ ورم جس کے اندر پیپ پیدا ہوجائے اس کو وہ "دبیلا" ڈھنڈا پھوڑا کہتے ہیں، پہلے ہم ورم صلب یعنی سخت ورم کا ذکر کریں گے، پھر اس ورم کا ذکر کریں گے جو پیپ پیدا ہونے کے بعد "دبیلا" کہلاتا ہے۔

جگر کے اندر جو ورم رخو ہوتا ہے وہ سُوءِ تدبیر کی وجہ سے ورم صلب میں تبدیل ہوجاتا ہے وہ اس طرح کہ رقیق مواد کا استفراغ کرکے غلیظ مواد ویسا ہی چھوڑ دیا جائے، رقیق مواد تو ضماد سے نکل جاتا ہے اور غلیظ کے اندر سختی پیدا ہوجاتی ہے، زیادہ حرارت والی ادویہ سے ضماد کیا جائے تو رقیق مواد خارج ہوجاتا ہے اور غلیظ جم کر سخت ہوجاتا ہے۔ بایں ہمہ اس قسم کے ورم کی تحلیل آسان ہے۔

ورم حار، فرط تبرید کی وجہ سے سخت ہوجاتا ہے، یوں بھی سخت ہوجاتا ہے کہ تبرید کے ساتھ ساتھ تحلیل نہ کیا جائے، اکثر و بیشتر اطباء ایسی غلطی کر بیٹھتے ہیں، اس قسم کا ورم اگر زیادہ مدّت تک باقی رہ جائے تو بے شک اس کے اندر پیپ ہوجاتی ہے۔

ورم صلب سوداوی

ورم صلب پر گفتگو کرنے سے پہلے ہم ورم حار کے مالبقی مواد کے متعلق گفتگو کریں گے، اگر اس کے اندر سختی پیدا ہوجائے تو کیا جگر اپنی سختی پر باقی رہ سکتا ہے؟ یا اس کے اندر بھی مواد پیدا ہوجائے گا؟ اس سلسلے میں یہ عرض کریں گے کہ جگر کے ورم کی چار قسمیں ہیں۔ پھر ان سے کئی ایک انواع نکلتی ہیں، ورم رخو کے دو انواع ہیں۔ یا تو یہ ورم اپنی نرمی پر باقی رہے گا اور قوت میں فساد نہ آئے گا، ایسی صُورت میں استسقاء کا مرض پیدا نہ ہوگا، بشرطیکہ طبیب اس کی حفاظت کرے اور

مریض بھی پرہیز کے ساتھ ان چیزوں کا استعمال جاری رکھے جن کا ہم نے ذکر کیا ہے، یا پھر خون کے اندر تغیر پیدا کرنے والی قوت فاسد ہو جائے گی اور جگر کا جوہر ڈھیلا ہو کر استسقاء کی صورت اختیار کرے گا۔

ورم حار کی قسمیں تین ہیں، یا تو ۱ دموی محض ہوگا، یہ ورم سختی اختیار نہیں کرتا، بلکہ حائل ہوتا ہے۔ یا مرض استسقاء میں مبتلا ہو جاتا ہے، الا یہ کہ طبیب باریک بیں ہو اور مریض علاج قبول کرے، اس پر گفتگو ہو چکی ہے، ــــ یا ۲ صفراوی محض ہوگا، ایسا ورم بھی سختی اختیار نہیں کرتا کیوں کہ اس کے اندر التہاب ہوتا ہے، ــــ ورم صفراوی کا مطلب یہ ہے کہ ورم جگر میں بہت بڑا ہوتا ہے، اور ان رگوں میں سُدّے آجائیں گے جہاں سے صفراء نفوذ کرتا ہے، ان رگوں میں بھی سُدے پڑ جائیں گے جہاں سے پتہ صفراء کو جذب کرتا ہے جس کی وجہ جرم جگر میں سخونت اور التہاب پیدا ہو جاتا ہے، اس کا لازمی نتیجہ استسقا ہے۔ جس سے جگر کی قوتیں تحلیل اور جوہر میں فساد پیدا ہو جاتا ہے الا یہ کہ لطیف تدبیر اختیار کی جائے اس پر گفتگو گزر چکی ہے۔

یا وہ ۳ ورم حار خون اور صفراء سے مساوی طور پر مرکب، یا ایک کی قوت دوسرے پر غالب ہوگی، اس کا علاج ان دونوں کی قوت کے اعتبار سے ہوگا، اگر ان دونوں کی قوت مساوی ہوگی تو علاج، مرکب ہوگا، ان دونوں کے متعلق بھی گفتگو گزر چکی ہے، اس کا مخصوص نام حمرہ، ماشرا اور نملہ ہے۔

اگر ورم سطح جگر کی طرف مائل ہو تو اسے "فلغمونی" نہیں کہتے فلغمونی اسے کہتے ہیں جس میں ورم جگر کے گوشت میں داخل ہو جاتا ہے، اس قسم کا ورم بسا اوقات سختی اختیار کر لیتا ہے، پھر اس کی سختی کے اندر کہ ورم جرم جگر میں سرایت کر جائے، پیپ پیدا ہو جاتی ہے۔ مرض استسقاء اس وقت پیدا ہوتا ہے جب جگر کی قوت اور اس کے جوہر پر اثر انداز ہو، اس کے علاج کا بیان گزر چکا ہے، یہ بات بھی ہم بیان کر چکے ہیں کہ طبیب کو ایسے مرض کے تعلق سے کس قسم کی احتیاط برتنی چاہیئے اور کیا کیا علاج کرنا چاہیئے، اسے ہم نے العلل والاعراض اور الأعضاء الآلمة سے جالینوس کا قول نقل کر کے لکھا ہے، نیز طبیب کو نہیں چاہیئے کہ جگر کے جوہر کی ضرورت سے زیادہ تبرید، اور ضرورت سے زیادہ مقوی ادویہ سے جگر کو تھکائے اور اس میں زیادہ گرمی پیدا کرے۔ جن ادویہ سے امراض جگر کا علاج کیا جاتا ہے وہ ادویہ کسی قابض اور معطر دوا سے خالی نہ ہونی چاہیئے۔ جیسے فوفل، سک، ناردین، مصطگی، پوست بہی وغیرہ، ــــ اگر جالینوس کا قول یاد رکھا

جائے اور وہ دوائیں ملحوظ رہیں جو "میامر" میں ذکر کی گئی ہیں تو کبھی غلطی واقع نہیں ہو سکتی۔

ورم سوداوی میں ہرگز پانی یا پیپ پیدا نہیں ہوتی، اکثر و بیشتر بلکہ بڑے بڑے طبیب جگر کے ورموں کے بارے میں غلطی کر بیٹھتے ہیں مطلق طور پر ان کا ذکر کرتے ہیں اور اس بات میں کوئی تمیز نہیں کرتے کہ کون سا ورم، سختی اختیار کرتا ہے اور کون سا ورم سخت نہیں ہوتا، کون سا تحلیل ہو کر اپنے اندر پیپ پیدا کر لیتا ہے اور کون سا تحلیل نہیں ہوتا نہ اس میں پیپ پیدا ہوتی ہے، ہم نے ان تمام باتوں کو تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔

ورم سوداوی کا سبب وہ سُدّہ ہے جو طحال اور جگر کے درمیان اور ان رگوں میں پیدا ہوتا ہے جن کے ذریعہ جگر میں جمع شُدہ سوداوی مواد گزرتا ہے، اس سدّ کی وجہ سے رگوں میں غلظت پیدا ہو کر سختی آجاتی ہے، جس کی وجہ سے رگوں کے اندر وہ وسعت اور گنجائش باقی نہیں رہتی جس سے صالح خون گزر سکے، اسی لئے جالینوس نے کہا ہے کہ اگر کسی کے جگر میں ورم سوداوی پیدا ہو جائے اور وہ رگیں جن سے بدن غذا حاصل کرتا ہے بند ہو جائیں تو اس طرح کا ورم حدّت کے ساتھ ہوگا یا حدّت کے بغیر ہوگا تو اس میں پیپ پیدا نہ ہوگی، نہ استسقاء کا مرض لاحق ہوگا۔

علاج مریض کی قوّت، عمر، مزاج، موسم، عادت اور پیشے کے مدِّنظر اگر فصد کھولی جا سکتی ہو رگ باسلیق کی فصد کھولیں بشرطیکہ فصد کی ضرورت ہو، غذا میں چوزوں، بٹیر اور چکوک وغیرہ کے شوربہ جات دیئے جائیں، اگر یہ شوربہ جات استعمال نہ کر سکے تو سرکہ اور شکر سفید سے تیار کردہ حریرے پلائیں، گائے اور شکار کے گوشت، غلیظ یعنی گاڑھے، دیر ہضم دودھ، مچھلی، پانی کے پرندوں وغیرہ سے انار اور سیب کے سوا تمام میوہ جات سے پرہیز کرائیں۔ جگر پر حسب ذیل ضماد کریں:۔

ضماد کا نسخہ پوست بیخ کبر، پوست بیخ بادیان (ہر ایک ۷،۵ اگرام)، گلسرخ (۱۰،۵ گرام) اسقولوقندریون، جعدہ (ہر ایک ۷،۵ اگرام)، سعتر بری ـــــ ان سب کو پیس لیا جائے اور شربت مازو میں ملا کر قارورہ اور مزاج موافق ہو تو جگر پر ضماد کریں، قارورہ میں حدّت اور نبض میں سرعت ہو تو عرق کاسنی اور عرق دھنیا تر میں ملا کر جگر پر ضماد کریں۔

استفراغ کی ضرورت ہو اور ممکن ہو حسب ذیل مطبوخ سے استفراغ کریں:۔

نسخہ استفراغ ہلیلہ سیاہ ہندی خالص (صاف شُدہ) ۳۵ گرام، بلیلہ، آملہ (ہر ایک

۰۵،۱۰گرام) افسنتین رومی ، افتیمون اقریطی (ہرایک ۱۴گرام)، گلسرخ اکشوث ، تخم کاسنی (ہر ایک ۵،۲۴ گرام)، جس میں قنطوریون باریک ، کما فیطوس ، کما دریوس ، برگ لوف جعدہ (ہرایک ۵ ر ۱۰ گرام)، ــــ ان سب کا مطبوخ تیار کر کے صاف کر لیا جائے اور اس میں سے قابل برداشت مقدار خوراک سے کر (۵ ر ۲۴ گرام) جعدہ ، فلوس خیار شنبر مل لیا جائے اور کوئی امر مانع نہ ہونے کی صورت میں دو تین خوراکیں پلائیں اور روغن بھی اور روغن سوسن لگائیں۔

ابو ماہر کا علاج

جگر کے ورم صلب میں ابو ماہر حسب ذیل روغن استعمال کرتے تھے:۔

نسخہ روغن

پوست بہی شیریں (۵ اگرام)، برگ جبسفرم (اسی قدر)، چھالیہ کی ڈلی ، پھر آب دھنیا تر (ایک لیٹر) لے کر اس میں مذکورہ دو ادویہ کوٹ کر اور چھالیہ کی ڈلی بغیر کوٹے ہوئے ڈال دیں ، پھر روغن خیری خالص (۷۰ گرام) کی مقدار اس میں شامل کر کے ایک دن ایک رات چھوڑ دیں اور دو تین گھنٹوں تک خوب ہلاتے رہیں ، دوسرا دن ہو جائے تو مٹی کے ایک نئی ہانڈی میں پانی اور بھوسی ڈال کر خوب اُبالیں ، پھر اس میں آب دھنیا ڈال کر اس قدر اُبالیں کہ ختم ہو جائے ــــ پھر تیل صاف کر کے استعمال میں لائیں ، یعنی گاہ بگاہ اس سے مالش کریں۔

مریض کو ہمیشہ سکنجبین بزوری پلائیں جو اصول اور بزور کو پکا کر تیار کی گئی ہو ، ــــ اگر ضرورت ہو تو یعنی امتلاء امعاء اور امتلاء عروق کے وقت نرم حقنے بھی دیئے جا سکتے ہیں ، مریض کو پھٹکری گندھک اور نطرون کے چشموں میں بھی بٹھانا اور ایسے چشموں کا پانی پلانا چاہیے۔

جگر کے " ورم صلب " کے بعد اب ہم دبیلات اور ان کے اندر پیپ دار ورم کا ذکر کریں گے ــــ بعد ازاں دوا " تریاق " کا ذکر کریں گے جس کو اہل حرّان نے جگر کے امراض اور دوسرے سارے اعضاء کے لئے تیار کیا ہے ، ہم اس کو اس مقالہ کے مطابق ذکر کریں گے جیسے " کسطر " اپنے فرزند کو بھیجا تھا۔

پیپ جو جگر میں جمع ہوتی ہے یا تو اس لئے ہوتی ہے کہ ورم پیپ کی صورت میں تحلیل ہو جاتا ہے یا یہ اس دبیلہ سے نکلتی ہے جو جگر میں پیدا ہوتا ہے ، دبیلہ سے مراد وہ غلیظ مادہ ہے جو رگوں میں جمع ہوتا ہے۔ ان کے انصباب سے وہ رگیں پھٹ جاتی ہیں جو عضلہ کے اوپر کی جھلّی کے نیچے اور اسی جھلّی کے اوپر ہوتی ہیں جو جلد اور جھلّی کے مابین ہوتی ہیں۔ اس طرح

پیپ کے لئے ایک طرف حاصل ہوتا ہے جسے دبیلہ کہتے ہیں فارسی لفظ ہے جو اصل میں "دُو بیلہ" ہے یعنی پیپ کی دو تھیلیاں، مادہ جب گر کر جگر تک اس پر جمتی ہوئی جھلّی کے نیچے اور پہلو میں صفاقی پردہ کے نیچے موجود جھلّی کے اوپر پہنچتا ہے تو اسے "دبیلہ" کہتے ہیں اور جب یہ دبیلہ پھٹ جاتا ہے اور بکثرت پیپ خارج ہونے لگتی ہے جو محسوس کی جاسکتی ہے تو ایسی صورت میں مریض بچ جاتا ہے کیوں کہ مواد خارج ہو چکا ہوتا ہے۔ اس مواد کا اخراج، پیشاب جاری کر کے کیا جاسکتا ہے نہ کہ اسہال کے ذریعہ۔

بعض اوقات مواد، اس مقام پر جمع ہو جاتا ہے جہاں استسقاء کی صُورت میں پانی جمع ہوتا ہے، پانی بکثرت جمع ہو جاتا ہے تو اس کا دباؤ اس پردے پر پڑتا ہے جو پسلیوں کے اندرونی حصّے میں ہوتا ہے، حتیٰ کہ جب وہ انتہا کو پہنچ جاتا ہے تو اس پردے کے اوپر تک آجاتا ہے جو تمام پیٹ پر پھیلا ہوا ہے، پھر "اربیہ" یعنی ران کی جڑ میں طول میں کُھل جاتا ہے کیوں کہ عضو کا نچلا حصّہ کُھلنے کے لئے مناسب ہوتا ہے۔

جگر کی رگوں اور اس کے گوشت کے اندر جو پیپ جمع ہو جاتی ہے اُسے آپریشن کر کے خارج کرنے کی کوئی صُورت نہیں ہے آپریشن کے لئے جگر کو شق کرنا پڑے گا ایسی صُورت میں آدمی زندہ نہ رہ سکے گا، بعض اطباء قدیم نے اس سلسلہ میں مطلق گفتگو فرمائی ہے جگر کی گہرائیوں اور گوشت کے اندر دبیلہ کی پیدائش ممکن نہیں ہے، لہٰذا ضروری ہے کہ طبیب اس جگہ مکمل طور پر غور و فکر سے کام لے،، یہاں انھوں نے شک و شُبہ کی کوئی گنجائش باقی نہیں رکھی

جگر کے کسی بھی مقام پر پیپ آجائے تو اس کا اخراج کس طرح کرنا چاہئے؟ اس سلسلے میں ہم یہ کہیں گے کہ دبیلہ کے پیپ کو آپریشن کے ذریعہ نکالا جائے، ورنہ اسہال کے ذریعہ راستوں کا تنقیہ کیا جائے اگر جگر کے محدب حصّے میں ہو تو پیشاب جاری کر کے اور قعر جگر میں ہو تو فاضل مواد کو خارج کرنے والی ادویہ کا مسہل دے کر اخراج کیا جاسکتا ہے، ـــ جگر کے تنقیہ کے لئے اہلِ حرّان نے ایک شربت تیار کیا ہے اس شربت سے جگر کی پیپ کا تنقیہ کیا جاسکتا ہے:ـــ

نسخہ شربت تنقیہ جگر | تخم کرفس بستانی، فطراسالیون، دوقو (ہر ایک ۵ر۷ اگرام) ان سب کو کوٹ کر ایک کپڑے میں باندھ لیا جائے، پھر ایک جزء سرکہ، ایک جزء شہد لے کر اس میں مذکورہ تخم کو ڈال کر اس قدر پکائیں کہ سکنجبین کا

قوام آجائے پھر مذکورہ پوٹلی کی ادویہ خشک کریں، اور اس میں تخم خیار، تخم خیارزہ، تخم خربزہ چھلکا اُتار کر کوٹ لیں، اور نہار پیٹ، مریض کو (۷گرام) کھلاکر سکنجبین العسلی، (۵۲،۵گرام) سے (۷۰گرام) تک پلائیں اس شربت سے جگر اور جگر کی رگوں کا بآسانی کم مدت میں پیشاب جاری ہوکر، تنقیہ ہو جائے گا۔

اگر پیپ قعر جگر میں ہو تو یہ سفوف ما رالفواکہ یا مذکورہ سکنجبین کے ساتھ پلائیں۔ اور پلانے سے پہلے اس میں (۳۷،۵ملی گرام) سقمونیا معطر سیب میں بھون کر ۶۸، ملی گرام تبریدا اور ۶۸۷ ملی گرام افسنتین بھی شامل کریں بشرطیکہ مریض میں قوت برداشت ہو، اس سے بہت جلد جگر کا تنقیہ ہو جائے گا۔

ابن سیار کا مقالہ

ابوماہر بن سیار نے، ابویوسف البریدی کے یہاں ایک مقالہ روانہ کیا تھا جس میں وہ کہتا ہے کہ جگر میں جب ورم حار پیدا ہو جائے تو اس کے اندر سختی صرف اسی صورت میں پیدا ہوتی ہے جب پیپ نکلنے والی ہو، جس طرح دنبلوں کی جڑوں میں یا زخموں کی جڑوں میں جب سختی پیدا ہوتی ہے تو پیپ اور ریزش نکلنے لگتی ہے، ـــــ بخدا یہ ایک ایسا قول ہے جو دوراز کار نہیں ہے، ـــــ میں نے ایک شخص کو جس کے جگر میں پیپ جمع ہو چکی تھی یہ کہتے ہوئے سُنا کہ اسے پیپ کی قے ہوئی اور اچھا ہوگیا، اگر اس قول میں کچھ حقیقت ہے تو اس بات میں کوئی شک نہیں کہ وہ پیپ معدہ کی ان رگوں میں واپس آگئی جن سے کیلوس نفوذ کرتا ہے اور یہاں سے ان رگوں میں آگئی جو غذا کو جگر سے معدہ کی طرف لے جاتی ہے۔

ضماد دیگر

جگر میں جب پیپ جمع ہو جائے تو حسب ذیل ضماد بھی کیا جاتا ہے:۔ انجیر سفید (۳۵گرام)، مر (۱۷،۵گرام)، صبر سقوطری (۷گرام)، گل سُرخ (۷گرام)، فوفل (۳،۵گرام) ـــــ ان سب ادویہ کو پیس لیں، اور روغن قسط سے موم اور تیل بناکر، ان پسی ہوئی ادویہ کو اس میں ڈال دیں اور اس قدر پھینٹیں کہ ایک جان ہو جائیں، پھر جگر کی شکل کا ایک کپڑا لے کر اس پر لیپ کر کے ضماد کریں۔

ترہل اور تہبج

جو جگر کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ اس کی تین قسمیں ہیں:۔

۱۔ ناقابلِ زوال ترہل اور دائمی، تہبج خواہ آدمی بھوکا ہو یا شکم سیر رات میں کھائے یا نہ کھائے۔ اس کا سبب حرارت غریزیہ کا ضعف اور جگر کا سوءِ مزاج

8271

رطب ہے، کیوں کہ حرارتِ غریزیہ اگر جگر میں کمزور ہو اور جگر اعتدال سے خارج ہوکر اس کے اندر رطوبت پیدا ہو جائے، پھر جو بھی کھانا جگر تک پہنچے گا، خاص طور پر سرد غذا جس کی مقدار، حرارتِ غریزیہ کی مقدار سے زائد ہو تو اس سے پیدا ہونے والا فاضل مواد رقیق اور حامل رطوبت ہوگا۔ جو اعضاء میں پہنچ کر محتبس ہو جائے گا، اگر اعضاء قوی ہوں گے تو اس فاضل مواد کو تحلیل کر کے نکال دیں گے، اور اگر کمزور ہوں گے تو یہ بخارات تہہ بہ تہہ جم جائیں گے اور تحلیل نہ ہوسکیں گے، قوّت محیلہ، مریض کے/مزاج کے لحاظ سے صحیح اور طاقتور ہوتی ہے، اور اس کے صحت کی علامت یہ ہے کہ فصد کھولنے کی صورت میں خون، طاقتور سیاہ ہوتا ہے، کھانے کی اشیاء اور ہاضمہ ٹھیک ہوتا ہے، پھر بھی اعضاء کے اندر تہبیج ہوگا ــــ اس قسم کا مریض جب کھانے میں افراط سے کام لے اور ہمیشہ ایسی غذا کھاتا رہے جس سے نفع پیدا ہو، یا کوئی بھی کھانا زیادہ مقدار میں کھائے یا معتدل ورزش جسمانی کو ترک کر دے، تو اس بات کا اندیشہ ہے کہ اس کی حرارت غریزیہ سمجھ جائے یا بے حد کمزور ہو جائے یا قوت محیلہ میں تغیر پیدا ہو جائے، جس کا نتیجہ "استسقاء لحمی" کی صورت میں ظاہر ہوگا،

علاج پہلی قسم مریض کی قوت کا اندازہ کرے اور اس کی حرارت غریزیہ کی مقدار پہچانے اور صرف ایسی غذائیں دیں جو لطیف اور کمیت میں کم سے کم تر ہوں، اور کھانے پر کھانے، بدہضمی اور سُوءِ استمرار سے بچے مقررہ مقدار بھی اگر مریض برداشت نہ کر سکے تو اس میں بھی کمی کر دے'ــــ اور بہتر غذا وہ ہے جو قلیل اور خفیف ہو۔

اور اشربہ استعمال کرانا ہو تو قارورہ دیکھیں، اگر قارورے میں کم سے کم حرارت ہو تو نیا شربت پلائیں جس پر صرف چھ ماہ کا عرصہ گزرا ہو، اور جہاں تک ہوسکے صاف ہو، مگر زیادہ مقدار میں نہ پلائیں، اسی سے اعضاء میں تعب پیدا ہوگا کیوں کہ ایسے مزاج والے مریض کے اعضاء کمزور ہوتے ہیں، اس بات کی کوشش کریں کہ معتدل ریاضت کے ذریعہ اعضاء کو تقویت پہنچائیں۔

دوا بطور دوا "ماء الاصول" اور گلقند پکائیں، عندالضرورت "حب مازریون" یا "ایارج مقوی"، وغیرہ کے ذریعہ طبیعت کو کھولیں۔

ضماد جگر پر، مر، صبر، فوفل، مصطگی، سنبل سے ضماد کریں، روغن ناردین سے تیار کردہ موم اور تیل میں مذکورہ ادویہ کو پیس چھان کر مرہم کے مانند بنالیں، اور جگر کی شکل کا

ایک کپڑا لے کر اس پر لیپ کر کے ضماد کریں

دیگر ایسے مریض کے لئے دیگر نفع بخش وہ نسخہ ہے جو قرابا دین میں مذکور ہے۔

علاج دوسری قسم یعنی حرارت غریزیہ کمزور ہو، مگر پہلی قسم سے زیادہ طاقتور ہو، جگر میں رطوبت ہو مگر پہلے قسم کے مریض کی رطوبت سے کم ہو، اس کے اعضاء بھی، پہلی قسم کے مریض کے اعضاء کی بنسبت زیادہ طاقتور ہوں۔

علامت رنگ سرخ اور صاف ہوگا، اشتہا اچھی ہوگی، ہضم بھی عمدہ ہوگا، مگر اعضاء میں فوراً تہبج پیدا ہوگا اور فوراً زائل ہو جائے گا، جب کبھی کھانے پینے کی مقدار میں تھوڑی بہت زیادہ کرے گا تو ایسا ہوگا پھر معمولی سی کوشش سے اس کا ازالہ ہو جائے گا اس قسم کا مرض کم خطرناک ہے، خاص طور پر اس صورت میں جب تہبج صرف پیروں پر ظاہر ہو، چہرے پر نہ ہو، اگر چہرے اور آنکھوں میں بھی نفخ تہبج ظاہر ہو تو یہ رداءت کی علامت ہے، صرف دونوں پانوں پر ظاہر ہونے والا تہبج کم خطرناک ہے، اس لئے کہ چہرہ قلب سے قریب ہے، اگر حرارت غریزیہ اور قلب میں ضعف نہ ہو تو چہرے پر تہبج ظاہر نہ ہوگا، ——— اور دونوں پانوں، قلب سے دور ہیں، حرارت غریزیہ پاؤں تک اسی وقت پہنچ سکتی ہے جب کہ وہ کثیر مقدار میں موجود ہو۔

علاج شام کا کھانا ترک کر دے، کھانے کی مقدار اس قدر مقرر کرے کہ مریض ہضم کر سکے، تمام غذاؤں کی، کمیت اور کیفیت کے لحاظ سے اصلاح کرے معتدل طریقے پر ورزش کرے اور جماع کم کر دے، ——— ایسے مریض کی جب فصد کھولی جائے تو خون "قوی" ہوگا، اور نکلتے ہی جم جائے گا

دوا کے طور پر ایارج، غاریقون، تربد اور کسی قدر شحم حنظل دیا جائے، مگر اس میں سقمونیا اس وقت تک شامل نہ کی جائے جب تک کثیر مقدار میں صفرا نہ نکلتا ہو، ایسے مزاج کے مریض کے لئے خطرہ صرف اس صورت میں ہے جب مریض سن شیخوخت کو پہنچ جائے اور حرارت غریزی بالکل کم ہو جائے۔

تیسری قسم وہ تہبج ہے جو قوت مغیرہ کی کمزوری اور جگر کے سوء مزاج رطب اور سارے اعضاء میں رطوبت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے، خون کے اندر رطوبت آجاتی ہے، اور مدت دراز تک اعضاء اس سے غذا حاصل کرتے رہتے ہیں،

جس سے "استسقاء" لحمی"" پیدا ہو جاتا ہے۔

علاج اس قسم کا علاج "استسقاء لحمی" میں ذکر کریں گے، بدن میں جو دیگر تہبج پیدا ہوتے ہیں اس کا بھی مکمل ذکر کریں گے۔

اب ہم استسقا کے اقسام تفصیل سے بیان کریں گے، اور ان عجیب وغریب چیزوں کا بھی تذکرہ کریں گے جو مشائخ سے ہمیں معلوم ہوئے ہیں۔

باب (۲۹)

مختلف قسم کے اسباب جن سے سوءِ مزاج جگر پیدا ہوتا ہے

سوءِ مزاج جگر پیدا ہونے کے پانچ اسباب ہیں :-

پہلا سبب بواسیری خون کا رُک جانا۔ طبیعت بحران کے طور پر جس فاسد، غلیظ اور ردّی الکیفیۃ خون کو دفع کر رہی تھی وہ جگر کے اندر رہ جائے، جگر کے مزاج کو فاسد کرنے کا یہ طاقتور سبب ہے۔

دوسرا سبب ضرورت سے زیادہ بواسیری خون خارج ہونے لگے، جس سے جوہر جگر کمزور اور قوت محیلہ میں کمزوری واقع ہو جائے۔ جگر کے مزاج کے فساد کے یہ دو قوی سبب ہیں،

تیسرا سبب پھیپھڑے کی برودت۔ اس سبب کے بارے میں اختلاف ہے اور گفتگو لمبی ہے، پھیپھڑے کی برودت کی وجہ سے جگر میں فساد اس لئے ہوتا ہے کہ حرارت غریزیہ کے انقطاع کی وجہ سے، چوں کہ پھیپھڑا، جگر سے قریب ہے۔ اس لئے اس کی برودت جگر میں سرایت کر جاتی ہے۔

چوتھا سبب کثیر مقدار میں رطوبتوں کا جگر کی رگوں میں اور تمام اعضاء میں جمع ہو جانا جس کی وجہ سے جگر میں برودت آجائے، یا یہ کہ بلا ترتیب اور بے وقت

بکثرت پانی پی لیا جائے۔

پانچواں سبب جگر میں حرارت کا پیدا ہونا، یہ قسم استسقاء کا باعث بنتی ہے، آخر کار قوت کمزور ہو جاتی ہے اور انحلال پیدا ہو جاتا ہے، جگر نہ غذا برداشت کر سکتا ہے نہ کیلوس کو جذب کر سکتا ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ قارورہ میں حدت اور سرخی ہوتی ہے۔

ان پانچ انواع کے بعد اب ہم یہ بیان کریں گے کہ ان سے کس طرح احتراز کیا جا سکتا ہے۔

(۱) بواسیری خون سے احتباس سے بچنے کے لئے یہ دیکھنا چاہیئے کہ بواسیر کے دانوں کی تعداد کیا ہے، پھر اس کے جوہر کا بغور مطالعہ کرنا چاہیئے، کیوں کہ ان دانوں کا جوہر جو دُبر پہ نکلتے ہیں تین قسم کا ہوتا ہے، یا تو "توثہ" ہوں گے، اس کی علامت یہ ہے کہ وہ سیاہ ہوں گے، اور جبگینی رنگ کے ہوں گے یا حقیقت میں "توثہ" ہوں گے ـــــ اگر یہ صورتِ حال ہو تو ان کو ہرگز لوہے سے نہیں چھونا چاہیئے، کیوں کہ کاٹنے سے بعض اوقات نزف ہوتا ہے اگر داغ کر خون بند کر دیا جائے تو اعضاء تناسل، ناف اور شکم پر ورم آجائے گا، مریض ہلاک ہو جائے گا یا پھر یہ دانہ گول ہوگا اور ترشح ہو رہا ہوگا مگر خون خارج نہ ہوگا۔ یہ صورت ہو اور ہیجان سے زیادہ سکون ہو تو بھی لوہے سے نہیں چھیڑنا چاہیئے یا ان دانوں سے بکثرت خون جاری ہوگا، اگر دانہ ایک ہی ہو تو اس صورت میں بھی لوہا نہیں لگانا چاہیئے، ـــــ اگر تین ہوں یا دو ہوں تو سب سے بڑے دانے کو یا اس دانے کو جس سے سب سے زیادہ خون نکلتا ہو قطع کریں ـــــ ہم یہاں بواسیر اور اس کے علاج کو تفصیل سے بیان کرنا نہیں چاہتے، بلکہ صرف اس قدر ذکر کرنا چاہتے ہیں جو جگر کے مزاج کی اصلاح کے لئے ضروری ہے، اور جس سے ایک طالب علم واقف ہو سکے، ـــــ اگر دانے ایسے ہوں کہ ان سے خاص اوقات میں خون بہتا ہو تو طبیب کو چاہیئے کہ اس سے سستی نہ برتے بلکہ یہ دیکھنا چاہیئے کہ کہ سب سے پہلے جب خون نکلتا ہے تو وہ کس رنگ کا ہوتا ہے، اگر خون سیاہ ہو، گاڑھا ہو، فاسد ہو، کریہ المنظر اور بدبودار ہو تو ایسے دانوں کو بھی قطع نہیں کرنا چاہیئے بلکہ ان کو بہتے رہنے دیں، جب وہ اچھی طرح ظاہر ہو جائیں، تو قطع کر دیں کیوں کہ ان کے ظاہر ہونے کے بعد جب مزید خون جاری ہوگا تو ضعف جگر کا باعث بنے گا اور پھر مرض استسقاء لاحق ہو جائے گا۔

بعض اطباء نے ان دونوں کے درمیان جو قطع کئے جا سکتے ہیں اور ان دانوں کے درمیان

جو قطع نہیں کئے جاسکتے " خفقان کو حدّ فاصل قرار دیا ہے ، وہ کہتے ہیں کہ اگر خفقان ظاہر ہو یہ خفقان، مزاج معدہ اور مزاج قلب کے فساد کے بغیر نہیں ہوسکتا ، جب ایسا ہو تو تو مزاج فم معدہ اور مزاج قلب کے اصلاح کی طرف متوجہ ہونا ، مزاج جگر کی اصلاح سے بڑھ کر اور اہم ہوگا۔

۲۔ رطوبتوں کے جمع ہونے اور جگر میں حرارت کی کمی پیدا ہونے سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ انسان کے مزاج کو دیکھے اور یہ دیکھے کہ مکمل صحت کس میں ہے کیا اس کی حفاظت کی جاسکتی ہے ، کونسی چیز موافق اور کون سی ناموافق ہے ؟ کس چیز سے مزاج میں فساد پیدا ہوتا ہے ؟ اگر سرد پانی پینے کی وجہ سے رطوبتیں پیدا ہوتی ہوں اور جگر پر برودت چھا جاتی ہو تو اس سے منع کرے اور شربت استعمال کرائے ، غذائیں صرف ایسی چیزیں دیں جن سے حرارت میں اعتدال اور اضافہ ہو ، اور نشاط پیدا ہو ، اور معتدل ورزش کرنے کا حکم دیں ، اور مرطب وادی میوہ جات کے استعمال سے منع کریں ، ایسی غذاؤں سے بھی دور رکھیں جو " غلیظ رطوبت " پیدا کرتی ہوں ، مریض برودت سے دور رہے ، اور سرد پانی سے بھی حمام نہ کرے ، اسی طرح کی تمام چیزوں سے پرہیز کرے ۔

۳۔ ایسی حرارت جس سے / جگر کا مزاج فاسد ہو جائے سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ مریض کے مزاج کا مطالعہ کریں ، اگر گرم اشیاء کے استعمال سے نقصان پہنچتا ہے تو ان سے روک دیں اور کہنہ شربت سے بھی اور گرم خشک غذاؤں سے بھی بچائیں ، اور ایسی تدبیر اختیار کریں جس سے مزاج میں ترطیب پیدا ہو اور حرارت کا مزاج بدل جائے جگر کے مزاج میں تغیر واقع ہو مریض کو ورزش سے بھی منع کریں ، میٹھے سرد پانی سے حمام کرنے کے لئے کہیں عمدہ میوہ جات استعمال کروائیں جیسے سیب ، ناشپاتی ، جام انار شیریں اور انار ترش وغیرہ ۔

اگر ان اسباب سے احتراز کرے تو جگر کے مزاج کے فساد سے مریض مامون رہے گا ، اور استسقاء سے بھی بچ سکے گا ۔

سوء مزاج جگر کے اقسام اور ان سے احتراز کے بیان کے بعد ، اب ہم استسقاء اور اس کی قسموں کا بیان کریں گے ۔

باب (۳۰)

استسقاء زقی

اطبار متقدمین نے علاج الامراض اور ادویہ کے بارے میں کتابیں لکھیں اور استسقاء کا ذکر کیا، مگر اس سے زیادہ کچھ نہیں لکھا کہ استسقاء جگر کی برودت ہے، جگر کی برودت کا سبب بھی بیان کیا ہے اور لکھا ہے کہ حرارت کی وجہ سے جگر کا مزاج اس قدر فاسد ہو جاتا ہے کہ "قوت محیلہ" باطل ہو جاتی ہے، مگر پانی جمع ہونے کی کیفیت اور کیلوس کے خون کے ساتھ مل کر مائیت اختیار کرنے کی صورت کا انھوں نے تذکرہ نہیں کیا ہے، اور یہ بھی ظاہر نہیں کیا کہ وہ لزوجت کیا ہے جو مجتمع پانی سے پیدا ہوتی ہے اور اس سے صحت یاب ہونے والوں کا تذکرہ بھی صرف اسی قدر ہے جتنا فاضل بقراط نے کیا ہے، یہ بیان بالکل مختصر ہے، ایک طالب علم اور اوسط طبیب سے اگر کوئی اس سلسلے میں دریافت کرے تو کوئی جواب نہیں دے سکے گا۔ ہم اس کا بیان شرح بسط کے ساتھ "عروس" نامی بیاض کے مطابق اور کلام جالینوس سے استنباط کرتے ہوئے کریں گے۔

واضح باد کہ ہر وہ شخص جس کی قوت اور جگر کمزور ہو جائے مرض استسقاء کا شکار نہیں ہوا کرتا ــــ بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو بغیر ضعف جگر کے بھی استسقاء کا شکار ہو جاتے ہیں یہاں استسقاء کا مریض طبعًا ضعیف الاعضاء ہوتا ہے اور جگر کے اندر مختلف

قوتیں رکھتا ہے، یعنی جگر کی طاقتیں بے ترتیب طریقے پر کام کرتی ہیں، اور فم معدہ میں طبعًا برودت ہوتی ہے، جگر کی خشکی اعتدال سے کم اور اس کی رطوبت اعتدال سے زیادہ ہوتی ہے، جگر کی رطوبت کا قلب مقاومت نہیں کرپاتا، وہ رگیں جو جگر اور "صائم" کے درمیان ہوتی ہیں انتہائی تنگ ہوتی ہیں جب کسی انسان کی یہ صورتِ حال ہو تو وہ مرض استسقاء کی زد پر ہوتا ہے، جیسا کہ اگر کوئی شخص تنگ سینے، نزدیک نزدیک پسلیوں و بے بازوؤں، جھکے ہوئے کندھوں اور لمبی گردن والا ہو تو مرضِ سل کی زد پر ہوتا ہے، نیز جیسا کہ کسی شخص کی شہوت قوی، جگر بڑا رگیں کشادہ، پیر کمزور اور دونوں پاؤں کے انگوٹھے کے مفاصل کمزور ہوں تو "مرض نقرس" کی دہلیز پر ہوتا ہے، اسی طرح اگر کسی آدمی کی اشتہا شدید، ہضم ناقص اور "قولون" کے دونوں سرے تنگ ہوں، مزاج تر ہو اور "اعور" کا منہ چوڑا ہو، گرم مزاج رکھتا ہو تو "قولنج" کی زد پر ہوتا ہے، یعنی ایسی خصوصیات رکھنے والے اشخاص بہت جلد مذکورہ امراض میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔

اب ہم اس استسقاء کی صورت بیان کریں گے جس کو "استسقاء زقی" کہتے ہیں، جس کے اندر آنتوں میں پانی بھر جاتا ہے، یہ وہ حصہ ہے جو "حجاب" اور "صفاق" کے درمیان ہوتا ہے، آنتوں اور صفاق کے درمیان وہ "حجاب" ہوتا ہے جو پسلیوں پر اور تمام شکم پر پھیلا ہوا ہے، جس طرح کہ "بطن الکیس" کے اوپر دو مخفی پردے ہوا کرتے ہیں، اندرونی پردے کو "غشاء" کہتے ہیں، دوسرے پردے کو "صفاق" کہتے ہیں، صفاق کے اوپر گوشت اور کھال ہوتی ہے، یہ سینے کے نچلے حصے اور "اربیتین" کے حدود میں ہوتا ہے، — اگر پانی بڑھ جائے اور سینے کی ہڈیوں سے حجاب کی طرف اونچا چلا جائے پھیپھڑے اس پانی سے متاثر ہو جائیں اور پانی کا رُخ حجاب کی طرف ہو جائے تو کھانسی آنے لگتی ہے اور تنفس میں شدت پیدا ہو جاتی ہے، بقراط نے کہا ہے کہ ایسی صورت میں مریض کے صحتیاب ہونے کی امید کم اور مایوسی بڑھ جاتی ہے، یہی وہ قسم ہے جس کو "استسقاء زقی" کہا جاتا ہے، اطباء متقدمین نے اس کی مثال زق یعنی مشکیزے کی کھال سے دی ہے، / جس میں کوئی ایسی چیز بھر دی جائے کہ جب دبایا جائے تو دب جائے، پھر پھول جائے، اگر اس پر ہاتھ مارا جائے تو ایسی آواز آتی ہے جیسے کسی بھرے ہوئے مشکیزے پر ہاتھ سے مارنے سے پیدا ہوتی ہے۔

استسقاء زقی کا سبب

اعضاء رئیسہ ہوتی ہے یعنی قلب، جگر، دماغ، فوطے وغیرہ کے مزاج میں سخونت پیدا ہو جاتی ہے اور

وہ طبعی حالت سے نکل جاتے ہیں اس کا نتیجہ معدہ کی سخونت کی صُورت میں ظاہر ہوتا ہے ، سخونت کی زیادتی سے اور متغیر غذا کے جگر تک پہنچنے کی وجہ سے ، جگر متاثر ہو جاتا ہے ، حرارت کی زیادتی سے اس کے اندر ضعف شروع ہو جاتا ہے ، ــــــ کیوں کہ جس کسی عضو کا مزاج اعتدال سے خارج ہو جاتا ہے وہ اپنا طبعی کام کرنے سے عاجز ہو جاتا ہے ، مریض اپنے حالات سے بے توجہی برتتا ہے اور اتفاقاً کچھ ایسے حالات پیدا ہو جاتے جس کی وجہ سے کمزوری اور بڑھ جاتی ہے یا وہ گرم چیزیں استعمال کرلیتا ہے یا طبیب ایسی چیزیں پلا دیتا ہے جو نہیں پلانی چاہئیں اور ایسی چیزوں سے روک دیتا ہے جن کی مریض کو ضرورت ہوتی ہے ، اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جگر کی رطوبت کم ہو جاتی ہے یا وہ حرارت بڑھ جاتی ہے جو حرارت پیدا کرنے والی اشیاء سے پیدا ہوتی ہے ، یا سوء اتفاق سے بکثرت جمع کر بیٹھے یا پے در پے بدہضمی کا شکار ہو جائے اس کا نتیجہ ضعف جگر کی صُورت میں پیدا ہوتا ہے ، ایسی صُورت میں سب سے پہلے "قوت ماسکہ" پھر "قوت مغیرہ" کمزور ہو جاتی ہے ، ــــ "قوت جاذبہ" اور "قوت دافعہ" صرف اس صورت میں کمزور ہوتی ہیں جب دونوں میں یکدم فساد پیدا ہو جائے ، ــــ "قوتِ مغیرہ" کمزور ہو جاتی ہے تو غذا بغیر استحالہ اور تغیر کے رگوں میں پہنچتی ہے ، جس سے اعضاء کوئی غذا حاصل نہیں کر سکتے ۔ کیوں کہ عضو صرف وہی غذا حاصل کرتا ہے جو اس کے مشابہ ہو سکے ، لہٰذا رگوں کے اندر غیر پختہ غذا کی کثرت ہو جاتی ہے اور ان رگوں کی بہت سی شاخیں ہوتی ہیں ۔ جو آنتوں سے متصل ہوتی ہیں ۔ بہت سی شاخیں احشاء سے متصل ہوتی ہیں ، اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایسی صُورت پر تخلیق کی ہے کہ جب کوئی چیز طبعاً جگر سے نکل کر ان شاخوں میں پہنچے تو ہرگز واپس نہیں ہو سکتیں ، جیسا کہ پیشاب مثانہ میں پہنچ جائے تو اس راستے کی طرف واپس نہیں ہو سکتا جو گردوں سے ہو کر مثانہ تک آیا ہے ، لہٰذا وہ پانی احشاء کی شاخوں کے ذریعہ رگوں اور جگر تک پہنچتا ہے ، اور ان شاخوں سے احشاء اور صفاق کے مابین نکلتا ہے ، یہی وجہ ہے کہ پیٹ پھولنے لگتا ہے ، اور غشاء متک جاتی ہے ، اس کے اندر تمدد پیدا ہو جاتا ہے ، استسقاء زقی میں پانی جمع ہونے کا سبب یہی ہے ۔

اب رہا اس پانی کے اندر جو لزوجت اور پلساہٹ ہوتی ہے ، تو لزوجت دراصل غیر پختہ رطوبت ہے ، کیوں کہ رطوبت کے اندر اگر پختگی پیدا نہ ہو تو اس کے اندر لزوجت یعنی (لیسدارپن) رہے گی ، جیسے بکری کے گوشت میں رطوبت مستحکم نہ ہو تو وہ لیسدار ہوگا ، ــــــ

زردی اس لئے ہوتی ہے کہ سُرخی کا پہلا درجہ زردی ہے، اگر اس میں زیادتی پیدا ہو تو زردی، سُرخی سے بدل جاتی ہے، جب جگر اس کو حقیقی خون بنا نہیں سکتا تو اس کے اندر زردی کی صورت باقی رہ جاتی ہے جو خون سے مشابہ ہوتی ہے، یہ پختہ خون بننے نہیں پاتی۔

بعض متاخرین اطبار نے اس بات کو لازم قرار دیا ہے کہ ہر وہ رطوبت جو بدن کے کسی بھی مقام پر جمع ہو کر ٹھیر جائے اور ناپختہ اور غیر طبعی ہو تو اس کے اندر تعفن پیدا ہو جائے گا۔ جیسے وہ بخیر یعنی بدبو جو اندرونی حصّوں میں رطوبت کے جمع ہو جانے کی وجہ سے نیز وہ گندگی جو دماغ اور منخر کے درمیان واقع "عظم مشاسی" میں رطوبت کے جم جانے سے پیدا ہوتی ہے' —— یہ بات اس لئے ثابت ہوتی ہے کہ مریض استسقار کے شکم میں جو پانی جمع ہوتا ہے وہ چکٹ اور لیسدار ہوتا ہے، کیوں کہ اس میں ناپختہ رطوبت اور غیر مستحکم خون ملا ہوا ہوتا ہے، نہ اس میں بدبو ہوتی ہے نہ تعفن ہوتا ہے۔

ہم یہ کہتے ہیں کہ ایسا ہونا لازم نہیں ہے، کیوں کہ "عظم مشاسی" اور گہرائی میں واقع رطوبت کے اندر تعفن اس لئے پیدا ہوتا ہے کہ اس کے اندر دوران نہیں ہوتا بلکہ ایک ہی جگہ ٹھیری ہوئی ہوتی ہے' —— اگر رطوبت کے اندر دوران ہو کمی زیادتی واقع ہوتی رہے تو اس میں تعفن پیدا نہیں ہو سکتا۔ پیٹ کے اندر جو پانی جمع ہو جاتا ہے وہ رگوں میں اغشیہ کے نیچے گھومتا رہتا ہے، غذا کی کمی زیادتی کی صورت میں اس کے اندر بھی کمی زیادتی واقع ہوتی رہتی ہے، اس لئے اس میں تعفن واقع نہیں ہوتا اس کی مثال کنوئیں میں ٹھیرے ہوئے پانی سے دی جا سکتی ہے، اگر پانی اس کے اندر داخل اور خارج نہ ہو، نکالا نہ جائے، نہ استعمال میں آئے تو اس کے اندر ردی اشیار پیدا ہونے سے تعفن پیدا ہو جائے گا، —— اگر اس کے اندر پانی داخل اور خارج ہوتا رہے / ڈولوں سے نکالا جاتا رہے کمی زیادتی واقع ہوتی رہے تو تعفن اور تغیر پیدا نہیں ہو سکتا۔

استسقار سے احتراز کے بیان کے بعد اب ہم اس کا علاج بیان کریں گے۔

علاج بعض متقدمین فلاسفہ نے ذکر کیا ہے کہ اس قسم کے استسقار سے اس وقت تک شفار کی امید کی جا سکتی ہے جب تک جگر کا جوہر مکمل طور پر فاسد نہ ہوا ہو، اس کا سبب وہ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ حرارت کا علاج برودت سے کیا جاتا ہے، اور اس قسم کے استسقار میں مصیبت یہ ہے کہ یہ حرارت سے پیدا ہوتا ہے، دوسرے تمام استسقار برودت سے پیدا ہوتے ہیں، جب حرارت کو سکون حاصل ہو اور جگر میں طاقت آجائے اور کیفیت وکمیت کے اعتبار سے غذا ٹھیک رہے تو پھر مریض کے بسہولت شفایاب ہونے میں کوئی امر مانع نہ ہوگا، بشرطیکہ

جگر فساد کی حد پار نہ کر جائے۔

اس قسم کا استسقاء بعض دفعہ جگر کی برودت کی وجہ سے بھی پیدا ہوتا ہے، جگر کی برودت "قوت محیلہ" کے ضعف کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے، برودت جگر کے اسباب کا ہم ذکر کر چکے ہیں کہ یہ رطوبت باردہ کے جگر پر اور تمام اعضاء پر غلبہ سے پیدا ہوتی ہے یا نیچے سے بکثرت خون کے بہہ جانے یا گردوں کی برودت یا پھیپھڑوں کی برودت یا "صائم آنت" کے اندر برودت یا دوسرے اعضاء جو جگر کے ساتھ مشارکت رکھتے ہیں ان کے اندر برودت پیدا ہوجانے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ سب بیان گزر چکا ہے، استسقاء کے آخری باب میں ہم اس پر تفصیل سے مزید روشنی ڈالیں گے۔

اب ہم علاج کے متعلق یہ ذکر کریں گے کہ ہر حرارت جو انسان کے اندر پیدا ہوتی ہے وہ مزاج کو فاسد نہیں کرتی، بلکہ مزاج اس وقت فاسد ہوتا ہے جب اس کا صحیح علاج نہ ہو، لہٰذا جب مزاج میں تغیر واقع ہو تو مریض کی قوت، مزاج اور موسم کے مدِّنظر مریض میں قوت برداشت ہو تو کسی قدر خون کا اخراج کرے، کیوں کہ جس خون میں سخونت پیدا ہوجاتی ہے اور اعتدال سے نکل جاتا ہے تو یہ طبیعت پر بوجھ بن جاتا ہے اور جگر کی طرف مائل ہوکر ثقل پیدا کردیتا ہے، یہ خون نکل جائے تو طبیعت ہلکی اور اسے تقویت حاصل ہوجاتی ہے، ــــ اگر فصد کھولنے کے بعد بدن میں امتلاء کی علامتیں ظاہر ہوں تو نرم حقنوں سے استفراغ کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، تاکہ دوا کی ضرورت نہ پڑے، جس سے معدہ اور جگر کو اذیت پہنچ سکتی ہے، غذا میں جہاں تک ممکن ہو سرکہ شکر اور آب انبر باریس خس مسلوق، کاسنی وغیرہ سے تیار کئے ہوئے شوربہ جات دیئے جائیں، مگر غذا میں زیادتی نہ کریں، اسی قدر دیں جو زندہ رہنے کے لئے کافی ہو اور جس سے جگر کو تقویت ہو، جگر تک پہنچنے والی مقدار کم اور سرد ہو ماء الشعیر کے ذریعہ حرارت تسکین بہت عمدہ ہے کیوں کہ اس سے جگر کو ٹیس نہیں پہنچتی، اشیاء لذائذ سے جگر کی بے چینی بڑھ جاتی ہے۔ اور میٹھی چیزوں کی طرف جگر کا میلان ہوجاتا ہے، اگر تطفیہ میں زیادتی کرنا مقصود ہو تو ماء الشعیر، سکنجبین کے ساتھ پلانا چاہیئے،

طبیب کے لئے ضروری ہے کہ غذا کے استعمال اور ماء الشعیر کے پلانے میں تامل سے کام لے، کیوں کہ غذا تو ضروری ہے اور تطفیہ کے بغیر بھی چارہ نہیں، اگر غذا اور ماء الشعیر کو جمع کرنے کی وجہ سے جگر پر ثقل ہو جائے تو دونوں میں سے کوئی ایک چیز کم کردے، حتیٰ کہ اگر غذا کو کم کرنے کی نوبت آئے یا صرف ماء الشعیر بند کرنا پڑے یا سکنجبین پر ہی اکتفا کرنا پڑے اور تھوڑی غذا دینی پڑے تو ایسا ہی کرنا چاہیے۔

اگر ماء الشعیر کا نفوذ، معدہ کے جوہر یا مزاج کی خاصیت کی بناء پر معدہ سے سرعت سے نہ ہوتا ہو تو ماء الشعیر کے ساتھ سکنجبین شامل کر کے کوئی معطر شئے کا اضافہ کریں مثلاً گلاب کی قدر فوفل، یا ماء الشعیر کے ساتھ بھی شیریں معطر پکا کر استعمال میں لائیں۔

اگر جگر میں جانے والی غذا کا نفوذ نہ ہو، جس کی علامت یہ ہے کہ جگر میں ہضم ثانی کے وقت ثقل محسوس ہو تو، صرف سکنجبین عرق کاسنی، عرق طرخشقوق عرق عنب الثعلب مجموعی طور پر یا یکے بعد دیگرے پکا کر صاف کر کے استعمال میں لائیں، جب جگر ہلکا ہو جائے تو ماء الشعیر دیں۔

اگر مریض میں اس قدر ضعف آجائے کہ قوت گر جانے کا اندیشہ ہو تو تیھو کا شوربا حصرمیہ اور عرق انبر باریس کا مطبوخ پلائیں مگر زیادہ مقدار میں نہیں تاکہ معدہ پر بوجھ نہ پڑے۔ جگر پر حسب ذیل ضماد کریں۔

ضماد کا نسخہ

برگ اسبغول، برگ بارتنگ / برگ حی العالم، برگ عصا الراعی، برگ آس، صندل سرخ، کسی قدر فوفل (سپاری)، کسی قدر حشف، کسی قدر بھی، ان سب ادویہ کو اچھی طرح کوٹ لیں، پھر عرق سیب لے کر ایسا کیک تیار کریں جس میں بورہ شامل نہ ہو، پھر صاف کر کے مذکورہ کوٹی ہوئی ادویہ اس کے اندر ملالی جائیں اور خلو معدہ میں، معدہ پر ضماد کریں۔

اگر طبیب کو معلوم ہو کہ کسی قدر اصلاح اور حرارت کو تسکین حاصل ہوگئی ہے تو حسب ذیل "قرص" پلائے :۔

قرص کا نسخہ

گل سرخ، طباشیر (ہر ایک ۷گرام)، اکشوث بغدادی خالص، کانٹے صاف کردہ (۵،۱۰گرام)، تخم کاسنی بری اور بستانی اور ان دونوں کے پتے اور طرخشقوق (ہر ایک (۵،۱۰گرام)، صمغ عربی، کثیرا، نشاستہ (ہر ایک (۵،۳گرام)، عصارہ انبر باریس (۳۵گرام)، ریوند (۲½ گرام)، فوفل (۶۸، ملی گرام)۔ ان تمام ادویہ کو پیس کر، گرم گرم کر کے صاف کئے ہوئے عرق کاسنی میں گوندھ لیں اور قرص بنا کر سایہ میں خشک کر لیں ۔ روزانہ یہ قرص ایک درہم یعنی ۳،۵گرام (۵،۷اگرام) عرق کاسنی اور (۳۵گرام) عرق انبر باریس اور سرکہ سے بنائی ہوئی سکنجبین کے ساتھ پلائیں، معدہ سے اترنے کا خیال رکھیں، یہ قرص معدہ سے کھانا اتر جانے کے بعد کھلائیں، اگر کسی قدر پانی کا جمع ہو جانا ظاہر ہو تو حسب ذیل دوا کے ذریعے تحلیل کر دیں :۔

دوا، تحلیل رسوت مکی (۱۲۸۰ ملی گرام)، شکر (۷۰ گرام)، قوت برداشت ہوتو (۲۴۵) گرام اُونٹنی کے دودھ میں ملاکر پلائیں ـــــ اس قسم کے جمع شُدہ پانی کو نکالنے میں اس کی عجیب وغریب تاثیر ہے، جو کسی اور دوا میں نہیں ہے، ـــــ ہر پانچ دن میں ایک باراس دوا کو پلانے میں کوئی حرج نہیں، ـــــ خون میں پیدا ہونے والی رطوبت کے فساد کو دفع کرنے کے لئے اگر فصد کا اعادہ کرنے کی ضرورت ہو تو کوئی مضائقہ نہیں ہے، مریض کو ریاضت وورزش کی ضرورت نہیں ہے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ غذا مریض کی قوت کے لحاظ سے دی جائے، تاکہ معدہ اور جگر پر بار نہ ہو۔

حرارت اور مرض میں کمی ہو جائے قوت بڑھ جائے، اور غذا اضافہ نہ کرنے کی صُورت میں، قوت میں کمی کا اندیشہ ہو تو اضافہ میں کوئی حرج نہیں، لہذا، بکری کا گوشت استعمال کر سکتا ہے، مگر طبیب کو خوب غور کر لینا چاہیئے کہ کہیں یہ اضافہ وبال نہ بن جائے۔

ایسے مریض کے لئے "مشروب"، حسبِ ذیل طریقہ پر تیار کریں:۔

مشروب کا نسخہ عرق الحب (۵ لیٹر) اور سرکہ (۱۰ ملی لیٹر) لے کر دونوں اس قدر پکائیں کہ ⅓ حصّہ رہ جائے پھر ہوا میں ٹھنڈا کر کے تھوڑا تھوڑا استعمال کریں۔

پانی، بالکل سکون کی حالت میں استعمال کریں، اگر نفس میں غصّے، کلام کی کثرت یا حرکت کی وجہ سے بے چینی کی کیفیت ہو تو ایسی حالت میں پانی استعمال نہ کریں ـــــ اگر مرض میں شدّت پیدا ہونے کے بعد پانی جمع ہو جائے تو جگر کا جائزہ لیں قارورے کی کیفیت دیکھیں، اگر جگر قوی ہے اور قارورے میں بہت زیادہ گرمی نہیں ہے، مریض میں قوت وصلاحیت نفس میں مضبوطی اور چُستی بھی موجود ہے تو حسب ذیل طریقے سے پانی اُتارا جا سکتا ہے:۔

ناف میں سُوراخ کر کے ایک بال اس کے اندر داخل کر دیں اور اس پر گرہ لگا دیں اور مریض کو پہلو پر لٹا دیں، اور پانی کو تھوڑا تھوڑا بہنے دیں، اگر پانی کا بہنا رُک جائے تو بال کو حرکت دیں تاکہ پانی بہنے لگے، ـــــ اگر پانی کافی گاڑھا ہو اور سُوراخ سے اچھی طرح بہہ نہ سکے تو ناف کے اندر وہ مشہُور آلہ لگا دیں جس کو "جوفا،المنجل" کہا جاتا ہے، یہ لوہے کا ایک مجوف آلہ ہوتا ہے جس کا سرا نکیلا ہوتا ہے، اس کو داخل کر کے ہلاتا جائے تاکہ پانی کی کافی مقدار باہر نکل آئے، پھر (۴۰) گھنٹے تک اسے باندھ دیں اور غذا دیں، پھر قارورہ دیکھیں / اور یہ دیکھیں کہ آیا اس میں تغیر واقع ہوا ہے یا نہیں؟ مریض کی قوت کا بھی جائزہ لیں، اگر علاج کے اس پہلے مرحلے کے بعد مریض کی حالت میں

خرابی پیدا ہو جائے تو اس سے اُمید کم رکھنی چاہیئے، ماہر اطبار اس کے دوسرے مرحلے پر عمل نہیں کرتے ——— اگر مریض کی حالت ٹھیک ہو جائے، اور دوسرے مرحلے کے بعد حالت متغیر نہ ہو، تو تیسرے مرحلے پر بھی عمل کرنا چاہیئے تاکہ سارا پانی نکل جائے ——— اگر انزالِ مار کی تدبیر ایسی صُورت میں کی جائے جب کہ جگر میں فساد ہو قاروے میں حدت ہو اور قوت کمزور ہو تو مریض ہلاک ہو جائیگا ——— میں نے دیکھا ہے کہ اکثر و بیشتر لوگ جو پانی نکالنے کی جرأت و جسارت کرتے ہیں، لہذا مریض ہلاک ہو جاتا ہے ——— میں نے دیکھا کہ "مارستان" میں بعض مریضوں پر مذکورہ طریقے پر "انزال مار" کیا گیا تو بچ گئے، بعض تو ان میں سے بُری زندگی گزارنے لگے بعض کی صحت بالکل ٹھیک ہو گئی، مگر مذکورہ طریقے کے خلاف، بغیر احتیاط کے جن مریضوں کا پانی نکالا گیا ان میں سے کسی کو بچتے ہوئے ہم نے نہیں دیکھا۔

باقی وہ مریض کا پانی دفعتًا خارج کر دیا جاتا ہے جو قوت گر جانے کی وجہ سے دفعتہً ہلاک ہوتا ہے۔

واقعہ میں نے ایک شخص کو دیکھا جو استسقار زقی میں مبتلا تھا، قارورہ رنگ اور قوام کے اعتبار سے بہتر تھا، جگر بھی ہم نے بہتر پایا، یہ شخص بڑا طاقتور اور پختہ عقل کا مالک تھا، گوشت پوست اور چہرہ بھی بہتر تھا، ناف بے حد اُبھری ہوئی تھی، میں نے اس کے اندر سوراخ کر کے بال داخل کرنے کے لئے کہا، اور غذا کی مقدار بتا دیا، اور پانی کے زیادہ نکلنے کی صُورت میں اس پر پٹی باندھنے اور وقتاً فوقتاً بال کو حرکت دینے کا حکم دیا، یہ بھی بتا دیا کہ اس کے شکم پر کس قسم کا ضماد کیا جائے، یہ سب بتا کر ہم خراسان چلے گئے، نو ماہ تک اس مریض سے دور رہے جب واپس آئے تو اس کے متعلق ایک شخص سے دریافت کیا، اتفاق کی بات ہے کہ جس سے میں دریافت کر رہا تھا وہ بعینہ وہی شخص تھا جس کے متعلق میں دریافت کرنا چاہتا تھا۔ جب میں نے اسے اور اس نے مجھے پہچان لیا تو پُوچھا کہ میرے چلے جانے کے بعد کیا حالات پیش آئے، اس نے جواب دیا کہ چالیس دن تک پانی بہتا رہا، پھر دوسرے چالیس دن تک ترشح ہوتا رہا، اس کے باوجود اس کی قوت بڑھتی رہی، وہی غذائیں اور دوائیں استعمال کرتا رہا جو میں نے تجویز کی تھیں قرص کے پینے اور اسہال کے بعد پانی نکلنا اور اس کا ترشح بند ہو گیا، ابھری ہوئی ناف دب گئی، اور حالت ٹھیک ہو گئی ——— پھر اس شخص کو میں نے جب پندرہ سال کے بعد دیکھا تو وہ پہلے سے بڑھ کر طاقتور تھا اس پر مرض کے آثار نہ تھے، نہ اس نے کسی قسم کی شکایت کی۔

واضح باد کہ اس قسم کے استسقاء میں بدن کے اسخان کی ضرورت ہے نہ کہ تضمید کی، کیوں کہ وہ ضماد جو پانی کو چوس لے بدن میں اسخان پیدا کر دیتا ہے، اس کے لیئے وہی طریقہ کافی ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے، ــــ اگر طبیب ضماد کا استعمال کرنا ہی چاہے تو "احثار البقر" جگر وغیرہ لے کر خشک کر کے پیس لیں، یہ احثار اس گائے کے ہونے چاہئیں جسے نیل اطراف علیق اور کرسنہ کھلایا گیا ہو، ــــ اس کے ہر دس جُز پر، ایک جُز، نطرون شامل کیا جائے، اسے سمندر کے پانی، یا آب تلخ یا آب شور میں ملا کر پیٹ پر طلاء کریں، اور اس میں مزید کسی چیز کا اضافہ نہ کریں۔

اگر اس مرض کا سبب جگر کی برودت ہو جس کی وجہ سے پانی جمع ہو جائے تو اس کے علاج میں بشرط قوت ماء الاصول کا اضافہ کریں، معجون کلکلانج دواء الکرکم ماء الاصُول کے ساتھ کھلائیں، ــــ مریض کی قوت ساتھ دینے کی صُورت میں کسی قدر مازریون اور توبال النحاس مدبر، سے استفراغ کریں مدبر کرنے کا طریقہ حسب ذیل ہے:-

مدبر کرنے کا طریقہ

مازریون کو اس کی جڑ اور پتے کے ساتھ لے کر ۲ دو دن دو رات تک سرکہ میں بھگوئیں، پھر خُشک کر کے پیس لیں اور (۲۴۰۰ء۱ ملی گرام حاصل کریں، توبال النحاس "ملح حریش"، کے ساتھ بھون لیں اور نمک کو علحدہ کرلیں اور اس میں سے (۵۱۲ ملی گرام) یا قوت کے اعتبار سے ۵،۳ ملی گرام) لے کر، اس کو اور مازریون مدبر کو ایک جا کرلیں، اسے ۲½ گرام ایارج فیقرا اور ۲½ گرام معجون دواء الکرکم یا دبید الورد کے ساتھ معجون بنا لیں عرق کرفس پکا کر صاف کرلیں اور اس کے ساتھ استعمال کریں، اگر مریض کے اندر قوت برداشت موجود ہو اور حالت بہتر ہو تو حب سکنجبین، عرق کرفس مصفیٰ کے ساتھ استعمال کر کے استفراغ کر سکتے ہیں، مندرجہ ذیل "حب"، کے ذریعہ بھی استفراغ کیا جا سکتا ہے جو بے حد موثر اور مُفید ہے۔

نسخۂ حب سریع التاثیر

سکنجبین، جاؤشیر، جند بید ستر (ہر ایک ۵ء۳ گرام)، لے کر اونٹنی کے دودھ میں اس قدر پکائیں کہ تمام ادویہ گل کر گاڑھا قوام بن جائیں، پھر اس میں ۳۵ گرام شکر ڈالیں اور اونٹ کا پیشاب (تقریباً ۵ گرام) مازریون مدبر ¾ ۱ گرام، روسنج (۰۲۴ء۱ ملی گرام)، حب الغار (۱۲۸۰ ملی گرام)، توبال النحاس (۵ء۳ گرام)، سقمونیا یریاں (۲½ گرام)، شامل کریں، ــــ بعض حرانی اطباء اس میں (۶۸۰ ملی گرام) نطرون کا اضافہ بھی کرتے ہیں، ــــ پھر اس کو گوندھ کر کالی مرچ کے برابر "حبوب"، بنا کر سایہ میں خشک کرلیں۔ مکمل مقدار خوراک (۵ گرام) کے قریب ہے، اس میں قوت وضعف کے لحاظ سے

کمی و بیشی کی جاسکتی ہے، تاآنکہ ۲ ۱/۲ اگرام تک پہنچ جائے۔

میں نے دیکھا ہے کہ ان حبوب کی وجہ سے بہت سے مریضوں کی حالت سُدھر گئی، ان حبوب کی تاثیر، حب الذہب کی تاثیر کے مانند ہے بشرطیکہ استسقاء زقی کا سبب جگر کی برودت ہو، یعنی حب الذہب جس طرح استسقاء طبلی میں موثر ہے اسی طرح یہ حب استسقاء زقی میں موثر ہیں۔

ابن سرافیون نے اپنی بڑی بیاض کے اندر ذکر کیا ہے کہ استسقاء زقی کی ابتدا ہی میں انسان کا بدن اور معدہ اگر حاوی ہونے والی رطوبت سے پاک کر دیا جائے تو اس کے استعمال سے کامل شفا حاصل ہو جاتی ہے۔

8271

باب (۳۱)

استسقاء طبلی

ہمارے زمانے کے اطباء اس مرض کا صرف نام جانتے ہیں، اکثر و بیشتر ایسے ہیں کہ اگر اس مرض کا سبب پیدائش کے بارے میں پوچھا جائے تو کچھ نہ بتا سکیں گے، ــــ ہم اس کا تفصیلی اور تشریحی بیان کریں گے تاکہ طالب علم کے لئے سمجھنا آسان ہو جائے۔

واضح باد کہ جس شخص کو یہ مرض ہوتا ہے اس کے جسم اعضاء کی شکل میں اسے قبول کرنے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے، اس کے اندر ایسی حرارت ہوتی ہے جو رطوبتوں کو تحلیل کر دیتی ہے، معدہ کے اندر رطوبت بخار یہ غلیظ بھی ہوتی ہے جیسے خود معدہ کی حرارت تحلیل کرتی ہے، مگر یہ بخارات فنا نہیں ہوتے بلکہ آنتوں اور دوسرے اعضاء میں پھیل جاتے ہیں، یہ رطوبات ریاحیہ غلیظ جمع ہوکر اسی طرح پھیلنے لگتے ہیں جس طرح بخارات پھیلتے ہیں، فرق دونوں میں صرف اس قدر ہے کہ بخارات حرکت جمائی اور انگڑائی کے ذریعہ تحلیل ہو جاتے ہیں اور یہ رطوبتیں تحلیل نہیں ہوتیں بلکہ پھیلتی ہیں۔ جب کیلوس جگر تک پہنچکر اس رطوبت سے ملتا ہے اور ضعف حرارت اور بکثرت جا بجا رطوبت کی موجودگی میں جگر جب اسے خون کے اندر تبدیل کرتا ہے تو ناپختہ غذا کے باعث ریاح غلیظہ پیدا ہو جاتی ہیں جو اعضاء اور رگوں میں پھیل جاتی ہیں اور پانی کے مقام پر جمع ہوکر آنتوں میں تک اُتر جاتی ہیں، پھر لازمی طور پر وہ غذا جو جگر سے نکل کر اعضاء تک پہنچتی ہے وہ مشابہ نہ ہونے کی وجہ سے

اعضاء کے لئے ناقابلِ قبول ہوتی ہے ۔ معدہ اور جگر میں جب یہ صورت حال پیدا ہو جاتی ہے تو سارے عضلات رطوبت غلیظہ سے بھر جاتے ہیں ، رطوبات سمبنہ بھی ان مقامات میں جمع ہو جاتی ہیں ، اس طرح سارے اعضاء ریاح غلیظ اور رطوبتوں سے بھر جاتے ہیں اس صورت حال کو "استسقار طبلی" سے موسوم کیا جاتا ہے ، تمام آلات تنفس ، پھیپھڑے اور حجاب تک میں امتلاء پیدا ہو جاتا ہے ، جس کی وجہ سے ضیق تنفس کا عارضہ لاحق ہو جاتا ہے "مرض خناق" کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے ، وہ فاسد غذا جو جگر سے نکلتی ہے اور جس سے بدن غذا حاصل نہیں کرتا آنتوں کی طرف " ماساریقا" میں واپس ہو کر دوسرے حصوں میں پہنچ جاتی ہے جس کی وجہ سے " اسہال " کی شکایت پیدا ہوتی ہے ، اس طرح غذا کی قلت اور اسہال کی وجہ سے قوت گر جاتی ہے اور مریض ہلاک ہو جاتا ہے ۔

اس قسم کا علاج بہت مشکل ہے گو ہلاکت دیر میں واقع ہوتی ہے ، اس کی دو قسمیں ہیں ، ایک تو وہ ہے جس کا ذکر گزر چکا ہے ، دوسری قسم کو " جبن " کہتے ہیں ، اس کا علاج بھی ہم قسم اول کے علاج کے ضمن میں بیان کریں گے ۔

علاج مریض کی قوت ، مزاج اور تمام اصولوں کو ملحوظ رکھیں ، اگر مریض کے اندر قوت برداشت ہو تو دس دن تک " ماء الاصول " پلائیں ، جس کا نسخہ حسب ذیل ہے ۔

نسخہ ماء الاصول گل سرخ (۵، ۱۷ گرام) ، تخم کرفس ، انیسون ، تخم رازیانہ ، کمون کرمانی ، زوفا خشک ، سعتر فارسی ، نانخواہ (ہر ایک ۱۴ گرام) مصطگی ، سنبل ، اشنہ ، دارشیشعان ، عودالوج ، پوست سلیخہ (ہر ایک ۷ گرام) ، ناردین اقلیطی (۵ ر ۲۴ گرام) ، اذخر کلی اور جڑ کے ساتھ (ہر ایک ۳۵ گرام) ، پوست بیخ کبر ، بیخ رازیانہ ، بیخ کرفس (ہر ایک ۵، ۱۷ گرام) ، زبیب طائفی منقی ۷۰ گرام ، ـــــ ان سب ادویہ کو ماء الاصول کی طرح پکایا جائے اور ایک شیشی کے اندر سرد پانی میں محفوظ کر لیا جائے ۔ تاکہ ابلنے نہ پائے ـــــ روزانہ ۷۰ گرام ، ۷ گرام معجون کلکلانج اور معجون دواء الکرکم کے ساتھ استعمال کرائیں ، اگر مریض کی غذا متوسط ہے تو عادی غذا کا ۱/۴ حصہ دیا جائے ، اگر مریض پرخور ہے تو ۱/۸ حصہ غذا دی جائے ، پلائے جانے والے پانی کی تدبیر اسطور پر کی جائے کہ چالیس کلو پانی میں چار سو گرام سرکہ کہنہ شامل کر کے اس قدر پکائیں کہ ۱/۴ رہ جائے پھر اس کو ٹھنڈا کر کے ہر روز (غذا کا) تین گنا حصہ پلائیں ، اس پر کسی قسم کا اضافہ نہ کریں ، ورزش کرائیں اور سر ڈھانک کر دھوپ میں چلائیں بٹھائیں ۔ دس دن

تک ایسا کرنے کے بعد "شربت حب المنتن" پانچ دن تک صبر و ضبط کے ساتھ پلائیں۔ ان پانچ دنوں میں بٹیر اور تیہو کا گوشت روٹی کے ساتھ کھلائیں، پھر حب اسکبینج دیں، پھر دس دن تک آرام کرنے دیں روزانہ ساتے گرام حسب ذیل سفوف کھلائیں:-

سفوف کا نسخہ

نانخواہ، تخم کرفس، انیسون، تخم رازیانہ، کمون کرمانی، سعتر فارسی، مصطگی (ہر ایک ۷ گرام)، زنجبیل، اندرجو (ہر ایک ۳½ گرام)، ——ان تمام ادویہ کو باریک پیس لیں، روزانہ ۵ گرام سے ساتے گرام تک سفوف کھا کر اس کے اوپر ۳۵ گرام یا ایک اونس شربت شہد سادہ عمدہ پکی ہوئی دیں، ورزش کرائیں اور نطرونی و کبریتی پانی سے حمام کرائیں۔

اگر معدہ میں ریاح پیدا ہونے لگے تو ہر پانچ دن میں ایک بار حسب ذیل علاج کریں:——

مولی اور برگ مولی کا (۱۷۵ گرام) عرق نکال لیں اور اس میں ایک قیراط فیلزہرہ اور (۵۱۲) ملی گرام کیکر کا گوند اسی قدر سکنجبین بزوری اور کسی قدر مالح شامل کر کے نیم گرم تھوڑا تھوڑا پلائیں تاآنکہ مریض سب پی لے، پھر صبر کر کے یہ دیکھے حبس نفس پیدا ہوا یا نہیں؟ اگر نہیں پیدا ہوا تو تھوڑا گرم پانی پلائیں، بعد ازاں تھوڑا تھوڑا سرد پانی پلائیں اس میں کسی قدر روغن چنبیلی شامل کر دیں، یہ علاج ہر پانچ دن میں ایک مرتبہ کرنا چاہیئے یہ اس قسم کا سب سے بڑا علاج ہے

نسخۂ استفراغ

قوت ساتھ دینے کی صورت میں حسب ذیل استفراغ بھی کیا جا سکتا ہے۔
توبال النحاس (۱۰۲۴ ملی گرام) روسنج (۱۲۸۰ ملی گرام)، زنجبیل (۱۰۲۴ ملی گرام)، مازریون جس کو اس کے پتوں اور لکڑی کے ساتھ سرکہ میں بھگو کر خشک کر لیا گیا ہو (۱۰۲۴ ملی گرام)، برگ حمام (۵۱۲ ملی گرام) جندبیدستر (۳¾ گرام)، ایارج فیقرا (۳،۵ گرام)، انطاکی بریاں (۷۶۸ ملی گرام)، ہوفاریقون (۱۰۲۴ ملی گرام)، اصابع صفر، عصارۃ قثاء الحمار (ہر ایک ۷۶۸ ملی گرام)، ——
ان تمام ادویہ کو پیس کر نیلے شربت میں معجون بنالیں اور ہاتھ پر روغن بلسان لگا کر "حبوب" بنا کر سایہ میں خشک کر لیں، —— مقدار خوراک ۵ گرام سے لے کر ۷ گرام تک ہے بشرطیکہ تمام اصول اجازت دیتے ہوں —— یہ اس قسم کے استسقاء کا عجیب علاج ہے۔

اب رہی وہ قسم جس کو "حبن" کہا جاتا ہے وہ بھی بعینہٖ یہی قسم ہے، جس میں رطوبتیں تحلیل ہوتی ہیں، اور جو تحلیل نہیں ہوتیں وہ ویسی ہی باقی رہ جاتی ہیں، ایسے مریض کا جگر اور قوت اچھی ہوتی ہے ہضم بھی ٹھیک ہوتا ہے، اس لئے بدن غذا بھی حاصل کرتا ہے، مگر یہ "حبن"

بغیر تحلیل ہوئے باقی رہتا ہے، اس کی تحلیل میں دشواری پیدا ہوتی ہے، مگر جب تحلیل ہو جائے تو اس قسم کا مریض زندہ رہتا ہے۔

علاج کبریتی اور نطرونی چشموں کا پانی پلایا جائے اور اسی کا حقنہ دیا جائے ان چشموں میں بٹھایا جائے، ہم نے دیکھا ہے کہ جنھیں "خبن" کا مرض تھا انھیں گندھک کے چشموں میں بٹھایا ان کا پانی پلایا گیا اسی پانی کا حقنہ دیا گیا چنانچہ خوب دست آئے شکم سکڑ گئے اور پوری طرح صحتیاب ہو گئے۔

"خبن" کے مریضوں کو حسب ذیل معجون میں دیا جاتا ہے:۔

نسخۂ معجون عصارہ قثاء الحمار (۷.۵ اگرام)، مازریون صینی (۱۰.۵ اگرام)، بیخ اسمانجونی (۳۵ گرام)، عصارہ افسنتین (۳۵ گرام)، نانخواہ تخم کرفس، سعتر فارسی، مصطگی (ہر ایک ۳۵ گرام)، —— ان تمام ادویہ کے منجملہ جن کو پیسا جا سکتا ہے پیس لیں اور سب کو ایک جگہ کر کے صاف شدہ شہد میں معجون بنالیں ہر پانچ دن میں ایک بار (۷ گرام کی مقدار) روغن گُل کے ہمراہ کھلائیں، —— اس قسم کے مریض کے لئے صرف اسی ایک دواء سے علاج کیا جا سکتا ہے، یہ معجون بہت مُبارک ہے۔

حبن کے مریض کے لئے طلاء کا نسخہ سعتر فارسی پتے اور جڑیں (۱۷.۵ گرام)، بکری کی پُرانی مینگنیاں (۱۰.۵ گرام)، احشاء الثور (۷.۵ اگرام) خاکستر طرفاء (۱۰.۵ اگرام)، —— ان تمام چیزوں کو پیس کر (۳۵ گرام) نطرون شامل کریں اور اونٹ کے تازہ پیشاب بشرطیکہ دستیاب ہو، ورنہ اونٹ کا پیشاب پانی میں ملا کر اس کے اندر ان ادویہ کو ملائیں —— اور مریض کے پیٹ کے اُوپر گاڑھا طلاء کریں اور سر ڈھانک کر دھوپ میں سلادیں —— یہ طلاء بھی اس مرض کے لئے بے حد مُفید ہے، ان تمام امراض میں مُفید ہے جس میں جگر صحیح وسالم ہو۔

دیگر مصطگی، سنبل، مرفوفل، زعفران، ریوند پیس کر تر آب صبر بشرطیکہ دستیاب ہو، ورنہ کسی قدر قابض شربت کے ساتھ عرق علیق میں شامل کر کے ضماد کریں یہ ضماد جگر کو صحت عطا کرتا ہے

دیگر حسب ذیل شربت بھی دیا جاتا ہے:۔
زوفاء، تخم کرفس، بیخ بادیان (ہر ایک ۱۰.۵ اگرام)، پوست بیخ کبر، بیخ کرفس،

بیخ بادیان (ہر ایک ۵،۱۷ گرام)، بیخ آسمانجونی (۵،۲۴ گرام)، اسقیل بریاں ۵،۱۷ گرام، ــــــ ان تمام ادویہ کو (۷۰۰ گرام) سرکہ میں پکالیں تا آنکہ گل جائیں، پھر نچوڑ کر صاف کرلیں، پھر اس کے ہر جزء پر، ایک جزء شہد شامل کرکے اس قدر پکائیں کہ گاڑھا قوام بن جائے ــــــ روزانہ (۵،۵۲ گرام) مقدار پلائیں، ــــــ قبل ازیں ہم نے ایسے مریضوں کی غذا کا ذکر کردیا ہے وہ یہ کہ غذا موزوں اسی طرح پانی بھی موزوں ہونا چاہیئے، ــــــ اگر مریض کے اندر کمزوری پیدا ہو تو تیہو کا گوشت کھلانا چاہیئے، اگر دستیاب نہ ہو تو چوزوں کے بازو وغیرہ کھلائے جائیں۔

باب (۳۲)

استسقاء لحمی

تمام متقدمین اطباء نے جو طبی کتابیں لکھی ہیں اس میں انھوں نے اس کی وضع کا تو ذکر کیا ہے، مگر جو باتیں ایک طالب علم کے لئے ضروری ہیں ان کو چھوڑ دیا ہے، زیادہ تر انھوں نے یہ ذکر کیا ہے کہ/ استسقاء لحمی کے مریض کا بدن مُردوں کے بدن سے مشابہ ہوتا ہے۔ انھوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ ایسے مریضوں کا بدن اس طرح تر ہو جاتا ہے جس طرح کوئی چیز پانی میں بھگو دینے سے تر ہو جاتی ہے، انھوں نے اسے رطوبت باردہ سے تشبیہ دی ہے۔

کاش میں سمجھ سکتا کہ جب ان اطباء نے استسقاء لحمی کے مریض کو مُردے سے تشبیہ دی تو اس لئے تشبیہ دی کہ اس میں حس و حرکت نہیں ہوتی یا اس میں حرارت غریزیہ نہیں ہوتی، اور اس میں اسی طرح تعفن پیدا ہو سکتا ہے جس طرح مردوں کے بدن کے اندر تعفن پیدا ہو جاتا ہے یا انھوں نے جب اس کی تشبیہ کسی تر چیز سے دی تو اس لئے دی کہ اس سے رطوبت اسی طرح بہتی ہے جس طرح کسی پانی میں تر کی ہوئی چیز سے بہتی ہے، یا انھوں نے اس کی رطوبت باردہ سے تشبیہ دی ہے چاہے جس قسم کی بھی رطوبت ہو تو ویسا ہی مراد لیا ہے یہ تمام لغویات یہ لوگ بیان کرتے اور اپنی کتابوں میں لکھتے رہے، کیا ان کے لئے یہ لازم نہ تھا کہ پہلے اس مرض کا سبب بیان کرتے، پھر اس کی تعریف کرتے تمام اعضاء میں اس کے

پھیل جانے کا ذکر کرتے، پھر اس کے خواص اور جوہر کو بیان کرتے، بخدا یہ سب ان کے لئے لازم تھا، کتابوں کا مطالعہ کرنے والا ہمیشہ عالم اور فلسفی ہی نہیں ہوتا، بلکہ کاتب اور ادیب بھی کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں جن کو فن طب سے کوئی تعلق نہیں ہوتا، ایسا طالب علم بھی کتابیں دیکھتا اور پڑھتا ہے جس کو خاصی تمیز حاصل نہیں ہوتی طب کے تمام مراحل پر عبور نہیں ہوتا، لہذا یہاں ان تمام باتوں کو ہم شرح وبسط کے ساتھ بیان کریں گے۔

وجہ تسمیہ استسقاء لحمی کا نام "لحمی" اس لئے رکھا گیا ہے کہ اس میں وہ تمام عضلات جو نرم گوشت کے درمیان ہوتے ہیں، رطوبات غلیظ رقیقہ سے بھر جاتے ہیں' اس طرح تمام عضلات، تر ہو جاتے ہیں، نرم گوشت بھی تر ہو جاتا ہے، اور یہ رطوبت سارے اغشیہ رباطات اور اعصاب میں سرایت کر جاتی ہیں، وہ مقام جو صفاق اور غشاء کے درمیان ہوتا ہے' جہاں استسقاء زقی کے مریض میں پانی بھر جاتا ہے، وہاں استسقاء لحمی کے مریض میں رطوبت باردہ بھر جاتی ہے۔ یہ بقراط اور جالینوس کا قول ہے کہ وہ شئے مبلول (تر چیز) کے مانند ہو جاتا ہے۔

سبب استسقاء لحمی کا سبب، استسقاء زقی اور طبلی سے مختلف ہے، کیوں کہ استسقاء کی یہ قسم جگر کی حرارت کے ساتھ ہرگز پیدا نہیں ہوتی، جس طرح یہ ممکن ہے کہ استسقاء زقی جگر کی اس حرارت کی وجہ سے پیدا ہو جو حدِ اعتدال سے خارج ہو، ـــــ لہذا استسقاء لحمی کے جو جگر کی برودت سے پیدا ہوتی ہے کئی اسباب ہو سکتے ہیں جن کا ذکر ہو چکا، مثلاً بواسیری خون کا منقطع ہو کر بند ہو جانا، یا ضرورت سے زیادہ خون کا بہہ جانا یا پھیپھڑے اور گردوں کی برودت یا باریک آنتوں کی برودت، خاص طور پر اس آنت کی برودت جس کو "صائم"، کہا جاتا ہے، دیگر اعضاء کی برودت، ـــــ انہی اسباب میں یہ اضافہ بھی کیا جا سکتا ہے کہ بدن کے اندر اس قسم کے مرض کو قبول کرنے کی اہلیت ہو، اس طور پر کہ جگر کی حرارت ناقص اور برودت زائد ہو، معدہ میں کثیر حرارت موجود ہو، اور اس کا مزاج کچھ اس قسم کا ہو کہ وہ ریاح و رطوبت پیدا کرتا ہو، "اشتہاء"، فم معدہ کی برودت اور نچلے حصے کی حرارت کی وجہ سے، بہت زیادہ ہو، ہاضمہ، ریاح، اور رطوبت کے ساتھ عمل پیرا ہو۔

استسقاء لحمی کے مریض کو ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ سوء انتخاب یا غلطی سے خراب غذا کے استعمال یا غذا میں ترتیب کے فساد یا مسلسل بدہضمی کی وجہ سے، جگر میں برودت اور حرارتِ غریزیہ میں کمی واقع ہو جاتی ہے، اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خون میں برودت اور رطوبت پیدا ہو جاتی ہے' یہ

برودت غذا کے ذریعہ یکے بعد دیگرے اعضاء کے اندر نفوذ کر جاتی ہے، اور مشاکلت کی بناء پر اعضاء اس سے غذا حاصل کرتے جاتے ہیں کیوں کہ اعضاء میں ہمیشہ رطوبت کو قبول کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے، جب اعضاء میں رطوبت سرایت کر جاتی ہے تو یہی رطوبت طبعًا تمام رگوں میں پھیل جاتی ہے، اس طرح تمام اعضاء رطوبت سے بھر جاتے ہیں، اس وقت اسے "استسقاء لحمی" کہا جاتا ہے کیوں کہ استسقاء کی دونوں دوسری قسموں میں "رقیق پانی" کا امتلاء نہیں ہوتا کیوں کہ بعد مشاکلت کی بناء پر گوشت غذائیت قبول نہیں کرتا، بلکہ یہ پانی صفاق اور غشاء کی درمیانی شاخوں میں جمع ہوجاتا ہے، اسی طرح استسقاء ریحی یعنی طبلی کے فاضل مواد اسی مقام پر جمع ہوجاتا ہے، کیوں کہ گوشت اور عضلات اسے قبول نہیں کرتے، بنابر ایں اسے "استسقاء لحمی،، کا نام دیا گیا۔

بعض وقت اعضاء میں رطوبت کی کثرت ہوجاتی ہے اور سارا گوشت رباطات اور اغشیہ تر ہوجاتے ہیں، حتیٰ کہ بدن میں خون کا کوئی اثر باقی نہیں رہتا اگر بدن کے کسی حصے میں قطع و برید کی جائے صرف اس قدر خون نکلے گا جو لعاب علزون اور دامیض کے مانند ہوگا ــــ اس لئے یہ کہا گیا ہے کہ ایسے مریضوں کا بدن مردوں کے بدن کے مانند ہوجاتا ہے یعنی خون نہ ہونے کی وجہ سے، اس تشبیہ کی اور کوئی وجہ نہیں ہے۔

اب اس تشریح کے بعد ہم اس کا تفصیلی علاج بیان کریں گے۔

علاج

واضح رہے کہ اس قسم کے مرض کا علاج دو طرح سے کیا جاتا ہے ایک تو جگر کی اصلاح کے ذریعہ یہ اصلاح حرارت غریزیہ میں اضافہ کے ذریعے ہوسکتی ہے، دوسرے فصد کے ذریعہ جس سے رطوبت کے منتقل کرنے اور حرارت کے پیدا کرنے میں مدد لی جاسکتی ہے ــــ لہٰذا مریض کی عمر، مزاج اور تمام اصولوں کے مدنظر فصد کھولنا ممکن ہو تو اس کو اختیار کرنا بہتر ہوگا، اس لئے کہ بقراط نے ذکر کیا ہے کہ جگر میں اور قلب کے اطراف جو رطوبتیں ہوتی ہیں ان کی مثال کثیر مقدار میں تر لکڑی کے مانند ہوتی ہے جو کمزور آگ کے اطراف رکھ دی گئی ہوں، اگر تر لکڑیوں کو ہٹا کر ان کی جگہ تھوڑی سی مقدار میں خشک لکڑیاں رکھ دی جائیں تو آگ بھڑک اُٹھے گی اور اس کا فعل قوی ہوجائے گا، یہی حال فصد کا ہے اس سے بارد اور غلیظ رطوبتیں خارج ہوکر جگر سے ہٹ جاتی ہیں، رگوں اور قلب کی حرکت درست ہوجاتی ہے، حرارت غریزیہ میں اضافہ ہوجاتا ہے جس سے جسم کی اصلاح ہوجاتی ہے، اگر قوت پیدا ہوجائے تو مریض سوکھی روٹی پر ہی قناعت کرے، اگر قوت کم ہو تو کھانے میں تیہو کا گوشت بھی دیا جائے ــــ ایسی چیزیں نہ دی جائیں

جن سے پیاس لگتی ہو، پانی کو مدبر کر کے استعمال کرایا جائے۔

پانی کو مُدبّر کرنے کا طریقہ

نشارۃ طرفہ اور اجبر الحدید کو ایک دن ایک رات پانی میں بھگو کر رکھ دیا جائے پھر ایک سو پونڈ پانی صاف کر لیا جائے اور اس میں ۲۰ پونڈ سرکہ شامل کر کے اس قدر پکایا جائے کہ دو ثلث (⅔) حصہ جل جائے اور ایک ثلث (⅓) باقی رہ جائے، پھر مروق ہو کر کے ایک رسنے والے برتن میں ڈال دے تا کہ ٹپک ٹپک کر اتر جائے، پھر اس اترے ہوئے پانی کو ایک تنگ مُنہ والے برتن میں ڈال دے، جو اس قدر تنگ ہو کہ صرف چوس کر ہی پانی نکالا جا سکے۔

طبیخ الاصول کا نسخہ جو مرض کی ابتداء میں پلایا جاتا ہے

گل سرخ (۵ر۱۰ گرام)، سعد (۷ گرام)، ایرسا (½ ۵ گرام)، تخم کرفس، انیسون، بادیان (ہر ایک ¾ ۸ گرام)، پوست بیخ کبر بیخ بادیان۔ کرفس (ہر ایک ۷ گرام)، اشنہ، دارشیشعان، پوست سلیخہ، مصطگی، سنبل (ہر ایک ۵ر۲ گرام)، فقاح اذخر، بیخ اذخر ہر ایک (۵ر۲۴) گرام، زبیب طائفی منقیٰ (۷۰ گرام)، توبال النحاس روغن بادام میں تلا ہوا (۷ گرام)، ـــــ ایک کپڑے میں (۷ گرام) ریوند چینی خالص کے ساتھ باندھ لیا جائے۔ اور پکتے وقت دوسری دواؤں کے ساتھ ڈال دیا جائے، ان سب ادویہ کو (۷ پونڈ) پانی میں اس قدر پکائیں کہ ۲/۱ ۱ پونڈ باقی رہ جائے پھر نچوڑ کر صاف کر لیں ـــــ روزانہ (۷۰ گرام)، ۵ر۳ گرام معجون کلکلانج کے ساتھ ۱۴ دن تک استعمال کرائیں، غذا وہی دی جائے جو بیان کی جا چکی ہے، ـــــ اس مطبوخ کے پلانے کے بعد دیکھیں کہ مریض میں استفراغ کی قوت ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو شربت حب المنتن پلائیں اور دس تک انتظار کریں، بعد ازاں وہ حب کھلائیں جس کا ذکر ہم نے اپنی قرابادین میں کر دیا ہے۔

حب کلکلانج کا نسخہ

کلکلانج (¾ ۱ گرام)، دبیدالورد (⅙ ۲ گرام)، دوا رالکرکم (۵ر۳ گرام) توبال النحاس (۱۰۲۴ ملی گرام)، مازریون سرکہ میں مدبّر کیا ہوا اور خشک کیا ہو (۱۰۲۴ ملی گرام)، ـــــ ان تمام ادویہ کو پیس کر آب برگ اترج میں گوندھ کر کالی مرچ کے برابر حبوب بنائیں اس کی مکمل مقدار خوراک (۹ گرام) ہے، مگر مریض کی قوت کے لحاظ سے استعمال کرائیں، ـــــ اس کے بعد مریض کو سات دن تک آرام دیں، ان ایام میں دُھوپ میں سُلائیں اور گرم ریت کے اندر بٹھائیں، رات کے اوقات میں روغن ناردین اور

نطرون سے مالش کریں مگر بدن کو اس سے دھونا نہیں چاہیئے، حمام سے بالکل پرہیز کرائیں۔

احشاء البقر، بکری کی مینگنی کہنہ خاکستر ظرفا، خاکستر کوڑی اور نطرون، ہم وزن پیس کر سرکہ اور کسی قدر روغن ناردین میں ملالیں۔ میرے نزدیک روغن کی ضرورت نہیں ہے ـــــ اور سارے بدن پر مالش کریں اور مریض کو دھوپ میں سلائیں ـــــ طلاء کو صاف نہ کریں حتیٰ کہ خود خشک ہو کر جھڑ جائے/، جب سات دن گزر جائیں تو سرکہ پیاز دشتی سے تیار کردہ سکنجبین کے ہمراہ دواء الکرکم کھلائیں، (۵،۳ گرام) دواء الکرکم، (۳۵ گرام) مذکورہ سکنجبین کے ساتھ پلائیں، ـــــ قارورہ پر نظر رکھیں اگر اس علاج سے قارورہ کے اندر حدت پیدا ہو جائے تو ترک کر دیں، یہاں تک کہ قارورے میں اعتدال آجائے، پھر علاج شروع کریں۔

اگر قارورے میں اعتدال آجائے تو صحت کی اُمید ہوگی، ایسے وقت حسب ذیل "قرص استعمال کریں:ـ

قرص کا نسخہ گل سُرخ (۵،۱۰ گرام)، تخم کاسنی (۵،۱۷ گرام)، اسقولو قندریون (۵،۱۰ گرام)، ریوند چینی خالص (۷ گرام)، مصطگی (۳/۴ ۱ گرام)، سنبل (۱۰۲۴ ملی گرام، عصارہ انبر باریس، عصارہ غافث (ہر ایک ۱/۲ ۵ گرام)، تخم کرفس، رازیانہ، انیسون (ہر ایک ۱/۲ ۲ گرام) زدفا خشک (۱/۲ ۲ گرام) ـــــ ان تمام ادویہ کو پیس کر چھان لیں اور عرق کاسنی میں گوندھ کر تقریباً ۶ گرام کے قرص بنالیں ـــــ روزانہ ایک قرص (۳۵ گرام) سکنجبین عنصلی کے ساتھ پلائیں، اس طرح (۱۴) دن تک پلانا چاہیئے، غذا کا بھی خیال رکھیں، جب (۱۴) دن گزر جائیں تو سفوف ساختہ (۱/۴ ۱،۷ گرام) ماء الاصول کے ساتھ استعمال کریں، اگر اسہال کا اندیشہ ہو تو اسے موقوف کر دیں، غذا کی تدبیر کو جاری رکھیں۔

دیگر مازریون مدبر، توبال النحاس (۱۰۲۴ ملی گرام)، عنصلی گُل سُرخ ہر ایک (۱۰۲۴ ملی گرام) لے کر (۵،۱۰ گرام) شربت پیاز دشتی یا سکنجبین عنصلی کے ساتھ استعمال کرائیں، ـــــ اگر مزاج میں کسی قدر بھی اصلاح ہو جائے تو کبریتی یا شیسی یا نطرونی چشموں میں بٹھائیں اور اس کا پانی پلائیں مگر آہستگی کے ساتھ، ـــــ ہم نے دیکھا ہے کہ ایک جماعت جس کو یہ مرض لاحق تھا کبریتی چشموں کے پانی سے تندرست ہوگئی۔

بہر حال اس قسم کے استسقاء کا مجموعی اور اجمالی علاج یہ ہے کہ مزاج کی حفاظت، قوت کی رعایت، حمام سے پرہیز، بقدر امکان مختصر ورزش، ہر بیس دن میں ایک بار حب

اسکبینج اور حب المنتن کے ذریعے اسہال، غذا میں احتیاط کی جائے تاکہ بدہضمی نہ ہو، اگر مقام مرطوب ہے جیسے طبرستان تو مریض کو "ری" جیسے مقام پر منتقل کر دیا جائے کیوں کہ نقل مقام کو بھی علاج کے موثر ہونے میں کافی دخل ہے۔

استسقاء کے تینوں اقسام کے بعد، ہم اس صورتِ حال کا بیان کریں گے جس میں ان کے ساتھ بخار بھی ہو۔

باب (۳۳)

استسقاء بخار کے ساتھ

گاہ استسقاء زقی کے منتہائے کمال تک پہنچنے سے پہلے ہی مریض کے اخلاط میں تعفن اور حدّت پیدا ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے بخار ہو جاتا ہے جو یا تو عفونتی ہوتا ہے اور غیر منظم طور پر مقررہ ادوار میں لاحق ہوتا ہے، ـــــ اگر بخار غیر منظم ہو تو اس بات کی علامت ہے کہ عفونت اعضاء کے بہت سے مقامات پر ہے، اور رگوں کے اندر موجود ہے، کیوں کہ عفونت رگوں سے اگر خارج ہوتی تو دنبل اور بثور جبشیہ کی شکل میں ظاہر ہوتی، ـــــ اگر بخار منظم طور پر مقررہ ادوار میں آتا ہو تو اس بات کی علامت ہے کہ عفونت ایک ہی جگہ پر قائم ہے۔

اگر اس قسم کے استسقاء میں استحکام پیدا ہو جائے تو پھر اخلاط میں تعفن پیدا نہیں ہو سکتا تا آنکہ بخار کی نوبت آئے، اس لئے کہ اخلاط کا تعفن حرارت اور رطوبت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اور اس قسم کے استسقاء کا مرض جب مستحکم ہو جاتا ہے تو اس میں اخلاط کا تعفن اس لئے پیدا نہیں ہوتا کہ حرارت اتنی کمزور ہو جاتی ہے کہ اس سے تعفن نہیں پیدا ہو سکتا استسقاء زقی جس کا سبب حرارت ہو اور فرط حرارت کی وجہ سے فساد جگر کا عارضہ لاحق ہو، اس کے بارے میں بس اسی قدر بیان کافی ہے۔

استسقاء زقی جس کا سبب برودت ہو بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ اس کے ساتھ بخار

بھی ہو، البتہ مرض کے مستحکم ہونے سے پہلے اخلاط میں تغیر واقع ہو سکتا ہے۔
استسقاء طبلی کے ساتھ بخار لاحق ہو سکتا ہے، کیوں کہ ایسے مریض کے اندر حرارت بہت زیادہ ہوتی ہے، اس بناء پر یہ استسقاء طبلی بن جاتا ہے، اس لئے کہ جب رطوبت کے اندر حرارت پیدا ہو جاتی ہے تو حرارت، رطوبت کو تحلیل کرکے بخارات بنا دیتی ہے جو اعضاء کی طرف چڑھتے ہیں، اس کو جگر اور اعضاء یکبارگی تحلیل نہیں کر سکتے، کیوں کہ جگر اور قویٰ کمزور ہوتے ہیں۔

ہم نے یہ کہا ہے کہ استسقاء طبلی کے مریض میں حرارت بہت زیادہ ہوتی ہے اس سے کوئی یہ نہ خیال کرے کہ/ یہ کثرت جگر میں یا اعضاء میں ہوتی ہے یا اس سے مُراد حرارت غریزیہ ہے، بلکہ ہمارا مطلب یہ ہے کہ یہ وہ حرارت ہے جو اعتدال سے خارج اور فاسد ہوتی ہے، جس طرح سرقین اور ریت کے اندر حرارت پائی جاتی ہے،
استسقاء لحمی میں تو ہرگز بخار نہیں ہوتا، اس کا سبب یہ ہے کہ رطوبت اس حد تک زیادہ ہو جاتی ہے کہ تمام اعضاء میں پھیل جاتی ہے۔

اعتراض اور جواب

اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ اجزاء حرارت کے فساد کی وجہ سے بھی برودت میں عفونت اسی طرح پیدا ہوسکتی ہے؟ جس طرح پانی میں گندگی پیدا ہوسکتی ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ قسم بخدا وہ عفونت جس سے بخار پیدا ہوتا ہے، حرارت ہی سے پیدا ہوتی ہے، اب رہی وہ عفونت جو برودت سے پیدا ہوتی ہے اس کا نام ہم فساد اور توحّل رکھتے ہیں، اس میں حرارت نہیں ہوتی، ۔ اگر استسقاء لحمی کے مریض کے اخلاط میں تعفن پیدا ہو تو یہ توحّل اور فساد کی جنس سے ہوگا جس طرح پانی میں کیچڑ اور نہروں اور کنوؤں میں گندگی پیدا ہوتی ہے ۔

علاج

استسقاء زقی کے ساتھ بخار بھی ہو تو علاج یہ ہے کہ مریض کی قوت، حرارت کی مقدار، اور جگر کی حالت کے مدِ نظر، قوت بہتر اور جگر کی حالت اچھی ہو تو معتدل اور مسکن اشیاء مثلاً عرق کاسنی، عرق طرخشقوق اور عرق عنب الثعلب گلقند کے ساتھ پلائیں غذا میں زیرہ باجات مزورہ دیں، گرم معجونات ہرگز استعمال نہ کریں، چاہیئے جیسے معجون کلکلانج، دواء الکرکم وغیرہ، بلکہ صرف انھیں ادویہ کو کام میں لائیں جن کا ذکر ہم نے تطفیہ کے سلسلے میں کیا ہے، جگر کے مزاج کی اصلاح کریں۔ اس لئے کہ اگر مریض میں قوت آجائے حرارت کو

سکون حاصل ہو اور مزاج میں اعتدال پیدا ہو جائے تو بخار دور ہو جائے گا لبعض وقت اسی تدبیر سے استسقاء دور ہو جاتا ہے، بشرطیکہ بخار کی وجہ یہ ہو کہ اخلاط میں حدت سے عفونت پیدا ہوگئی ہو ایسے مریض کو سکنجبین کے ساتھ ماء الشعیر پلانے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے؛

استسقاء طبلی بخار کے ساتھ

اخلاط میں حدّت اور عفونت پیدا ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے، اس کا علاج بھی وہی ہے جس کا ہم استسقاء زقی کے علاج میں ذکر کر چکے ہیں۔

استسقاء زقی میں اگر بخار ہو تو فساد اخلاط کی وجہ سے علاج معالجے سے بہت کم فائدہ ہوتا ہے، پھر غور کرنے کی بات یہ ہے کہ استسقاء طبلی میں جب بخار ہو اور رطوبت سارے اعضاء میں پھیل جائے تو پھر کس طرح فائدہ حاصل ہو سکتا ہے؟

اگر استسقاء لحمی میں بخار آنے لگے تو غشی طاری ہو جاتی ہے یہ کیفیت قلب کی برودت سے ہوتی ہے، یہ اس کا آخری وقت ہوتا ہے،

ابوماہر کا علاج

استسقاء زقی میں ابوماہر حسبِ ذیل قرص استعمال کراتے تھے:۔

قرص ابوماہر

گُل سُرخ، طباشیر (ہر ایک ۵،۱۰ گرام)، ریوند (۰ گرام)، کوکب الأرض یعنی ابرک (۵،۳ گرام)، تخم اکشوت، تخم کاسنی (ہر ایک ۵،۱۰ گرام)، مازریون جس کو سرکہ میں مدبّر کیا گیا ہو (۰ گرام)، توبال النحاس (۵،۳ گرام)، ہلیلہ زرد (۰ گرام)، ـــــ ان تمام ادویہ کو پیس چھان کر عرق کاسنی میں گوندھ کر (۵،۳ گرام) کے قرص بنالیں۔ روزانہ ایک قرص (۵،۵۲) گرام) عرق خشخاش ~~~ اور (۵،۵۲ گرام) سکنجبین کے ساتھ استعمال کرائیں، ـــــ یہ قرص صرف انہی مریضوں کو دیں جو طاقتور ہوں، اگر کمزور ہوں تو یہ قرص ہرگز استعمال نہ کرائیں۔

ابوماہر کا علاج استسقاء طبلی کے مریضوں کے لئے جبکہ بخار ہو

حسبِ ذیل قرص کا استعمال کریں: زوفا خُشک، گُل سُرخ (ہر ایک ۱۴ گرام)، تخم خیار، تخم خیارزہ، تخم خربزہ (ہر ایک ۵،۱۰ گرام)، خاکستر کرم، انگور کی نرم شاخیں خُشک بشرطیکہ دستیاب ہوں ورنہ انگور کی شاخیں۔ ان میں مذکورہ دواؤں کو معجون بنالیں، زعفران (۱۰۲۴

ملی گرام)، سب کو پیس کر (۳،۵ گرام) کے قُرص بنالیں، روزانہ ایک قرص ۳۵ گرام سکنجبین بزوری کے ساتھ پلائیں۔

یہ مرض مری اور فم معدہ کے لئے بھی بڑا خطرناک ہے،۔ جگر کے مریضوں کے لئے حرانی اطبار نے ایک تریاق تیار کیا ہے جس کا ذکر ہم آئندہ باب میں کر رہے ہیں۔

باب (۳۴)

مریضان جگر کے لئے تریاق

نسخۂ تریاق اسارون ، فطراسالیون ، فقاح اذخر ، بیخ اذخر ، تخم الجزرہ ، لفافہ کرم افتیمون (ہرایک ۲۱ گرام) ، بورہ ارمنی ، ملح اندرانی ، زوفا خشک پودینہ کوہی ہرایک ۷ گرام ، شحم حنظل ، تخم فنجنکشت ، بیخ بارتنگ ، تخم بارتنگ ، تخم ہلیون ، بیخ ہلیون پوست ہلیون ۔ اور ایک نسخہ کے مطابق ۱/۴ ۵ گرام اصول الغار بھی ہے ، غافث (ہرایک ۱/۴ ۵ گرام) ، راسن مری خشک کردہ ، کمون کرمانی ، سنبل الطیب ، بیخ سوسن آسمانجونی (ہرایک ۱/۲ ۳ گرام) ، بادام شیریں ، بادام تلخ ، بیخ لوف جعد وبسط ، غاریقون ، بابونہ ہرایک (۵،۳۲ گرام) ، بھیڑیئے کا جگر خشک کردہ (۳۵ گرام) ، تخم کرفس ، وانیسون وافسنتین اور برگ حی العالم (ہرایک ۵،۱۰ گرام) ، حب الآس (۳۵ گرام) ، ساذج ہندی ، مصطگی (ہرایک ۷ گرام) ، پوست بہی شیریں خشک کردہ ، ناروین ، فو ، مو (ہرایک ۱/۲ ۵ گرام) ، عصارہ انبر باریس (۷۰ گرام) ، ہلیلہ زرد (۷۰ گرام) ، قنطوریون باریک ، مرصافی ، میعہ خشک ، میعہ تر ، (ہرایک ۵،۱۰ گرام) ، تخم حلبہ ، تخم مر ، عصارہ سوسن (ہرایک ۷ گرام) ، تخم خیار ، تخم خیارہ ، تخم خرنیوہ (ہرایک ۵،۱۷ گرام) ، سرخس ، برگ سویا ، (ہر ایک ۳/۴ ۸ گرام) ، کہربا رخصوصی (۵،۱۰ گرام) ، لک العیدان (۵،۱۷ گرام) ، ——— ان تمام ادویہ کو پیس چھان کر ، زبیب طائفی منقی کے ساتھ معجون بنالیں ، برگ طرخشقوق ، حب کاکنج

(ہر ایک ۳۵ گرام)، اس تریاق کو جگر کے تمام امراض کے لئے استعمال کرایا جاسکتا ہے۔
رطب اور بارد امراض میں ماء الاصول اور سکنجبین بزوری کے ساتھ استعمال کریں، حار ویابس امراض میں عرق کاسنی، عرق طرخشقوق، اور عرق عنب الثعلب کے ساتھ استعمال کریں۔
ابوماہر نے ذکر کیا ہے کہ اہل حران اس کو ہمیشہ ماء الشعیر کے ساتھ بشرطیکہ جگر میں حرارت ہو، سُدّوں کی صُورت میں سکنجبین بزوری کے ساتھ استعمال کراتے ہیں؟ — طبیب اپنی صوابدید پر، مرض کے لحاظ سے اس کے ساتھ پلائی جانے والی دوا، کا انتخاب کرسکتا ہے۔
میں نے خود دیکھا ہے کہ ابوماہر، اورام باردہ اور اورام صلبہ کی صُورت میں اس کا جگر پر ضماد کرتے تھے۔

باب (۳۵)

طحال (تلّی) کی خلقت، ہیئت اور مُنفعت

بعض اطبار سابقین جیسے ارسقسطراطس وغیرہ جن کا شمار بڑے فلاسفہ میں ہے نے ذکر کیا ہے کہ طحال میں کوئی منفعت نہیں ہے، طبیعت نے اس کی تخلیق کر کے غلطی کی ہے، بدن کے اندر جگر اور عروق کی پیدائش کے بعد طحال کی کوئی ضرورت نہ تھی، ــــ اس قسم کی ساری گفتگو کو بقراط اور جالینوس نے/ایسی گفتگو قرار دیا ہے جس کی طرف توجہ کرنا اور اس کا جواب دینا جائز نہیں ہے، اور طحال کے پانچ فوائد شمار کئے ہیں، اور جسم طحال کے بغیر تندرست اور صحت مند نہیں رہ سکتا، وہ فوائد حسب ذیل ہیں:۔

(۱) یہ جگر کو ٹھیک حالت پر برقرار رکھتا ہے کسی ایک طرف جھکنے نہیں دیتا جس طرح ترازو کے دونوں پلڑے ٹھیک حالت پر برقرار رہتے ہیں۔

(۲) خلط سوداوی اگر خون میں شامل ہو جائے یا دماغ میں ٹھیر جائے یا اس کا کوئی مخصوص مقام متعین نہ ہو تو بدن میں اعتدال نہیں رہ سکتا سارے اخلاط میں فساد پیدا ہو جاتا ہے، اس لئے طبیعت نے خلط سوداوی کے لئے ایک مخصوص مقام اور جگہ بنا دی ہے جہاں وہ ٹھیر سکے اور اس کے اندر نفخ، رقت، اور لطافت پیدا ہوتی رہے تاکہ بدن اس سے فائدہ حاصل کر سکے۔

اعتراض اور جواب

اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ خلط سوداوی کو بھی رطوبت کی طرح کیوں نہیں بنایا گیا کہ اس کا بدن میں کوئی مخصوص مقام نہ ہو بلکہ سارے اعضاء، عروق، واغشیہ، دماغ اور حجابوں میں پھیلی ہوئی ہو؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ دونوں خلطوں کے درمیان اختلاف کے باعث ایسا نہیں ہو سکتا، اس لئے کہ رطوبت اعضاء میں اور عضلات کے خالی مقامات پر ٹھیر سکتی ہے وہاں اس کا مقام بن سکتا ہے، خُشکی کی صُورت میں اس عضو کے لئے وہ غذا کا کام دے سکتی ہے، رگوں میں بھی وہ ٹھیر سکتی ہے، سخونت کی صُورت میں وہ خون کی شکل اختیار کر کے رگوں میں پھیل سکتی ہے، رطوبت خون کے لئے اور دماغ اور حجاب کے لئے بھی وہ قوت کا کام کرتی ہے کیوں کہ رطوبت سے اسے تقویت ملتی ہے، لہذا رطوبت کے لئے کسی مقام مخصوص کی ضرورت نہیں ہے، کیوں کہ تمام اعضاء کو رطوبت کی احتیاج جب تک اعضاء اعتدال پر قائم رہیں، کرتی ہے ہماری یہ گفتگو رطوبت کی قلت اور کثرت کے اعتبار سے نہیں ہے۔

اب رہی خلط سوداوی تو اعضاء کو اس کی ضرورت نہیں ہے، اس لئے کہ دموی خلط نے اس کو فاسد کر دیا ہے اور خلط دموی، خلط سوداوی سے بدلتی نہیں ہے، اگر خلط سوداوی دماغ میں ٹھیر جائے تو یہ وسوسہ، فکر، ڈر، خوف، اور غم پیدا کرتی ہے، کیوں کہ اس کے اندر ظُلمت ہے، اسی لئے اس کے لئے ایک مخصوص مقام یعنی عضو بنایا گیا اور اس کے اندر اسے قبول کرنے کی صلاحیت رکھی گئی ہے۔

(۳) طحال کی خلقت کا تیسرا فائدہ یہ ہے کہ غذا جگر میں پہنچ کر خون کی شکل اختیار کرتی ہے، اور خون میں رطوبت، صفراء اور سوداء کی آمیزش ہوتی ہے، بدن صرف خون خالص ہی سے غذا حاصل کر سکتا ہے، لہذا یہ ضروری ہے کہ طبیعت، اللہ کے حکم سے ایک ایسا آلہ پیدا کرے جو خون سے مائیت کو صاف کرے، اور ایک ایسا آلہ ہو جو خون سے "مرار سوداء" کو الگ کرے، اور ایک ایسا آلہ ہو جو خون سے خلط سوداوی کو صاف کرے، سارے بدن کو رطوبت کی ضرورت ہے، کیوں کہ سارے اعضاء رطوبت کو جذب کرتے ہیں، لہذا سوداء کے لئے ایک مقام یعنی عضو بنایا گیا تاکہ وہ خون سے سوداء کو جذب کر کے اُسے خالص کرے۔

(۴) واضح رہے کہ ہر خلط سے بدن فائدہ حاصل کرتا ہے، اور مخصوص حالات میں بدن کو اس کی

ضرورت ہوتی ہے ، صفراء کی ضرورت ، بدن کو اس لئے ہوتی ہے کہ وہ کھانے کو منتشر کردے آنتوں میں پھنسے ہوئے فاضل مواد کو دھو کر نکال دے ۔ رطوبت کی ضرورت اس لئے ہے کہ بوقت ضرورت خون میں تبدیل ہو سکے ۔ اور سودا ، کی ضرورت اس لئے ہے کہ وہ اس کو تقویت عطا کر سکے ، لہذا طحال کے اندر سودا ، کو محفوظ کیا گیا تاکہ یہ سودا ، اشتہار کی بقا کا باعث بنے ۔

(۵) طحال کی خلقت کا پانچواں فائدہ یہ ہے کہ معدہ کو اپنے کام کے سلسلے میں اعضا ، کی طرف سے سخت معاونت کی ضرورت ہے ، لہذا طبیعت نے اس کے لئے جگر کو سیدھے جانب سے معدہ پہ اوندھا دیا ہے تاکہ اسے تسخین پہنچائے اور ہضم کی طاقت عطا کرے ، سامنے سے معدہ کے اُوپر ثرب رکھ دیا ہے تاکہ اس سے ٹکرانے والی ہوائے سرد اسے چھیر نہ سکے اور وہ جم کر اپنا کام کر سکے اسی طرح دونوں بڑی رگوں اجوف اور شریان کبیر کے ساتھ مہروں کے اندر دنی پُشت کی حفاظت کے لئے بھی اسے بنایا گیا ہے یہ معدہ کی حفاظت کرتی ہے ، اسے حرارت پہنچاتی ہے اور پیچھے سے ٹکرانے والی ہوائے سرد سے جو اذیت پہنچ سکتی ہے اسے دفع کرتی ہے ، طحال بھی اس لئے بنائی گئی ہے کہ بائیں جانب سے معدہ کی مدد کرے ، معدہ پہ اوندھی ہوکر رہے اور معدہ کے اندر جو شریانیں اور عروق ہیں ان کے ذریعہ حرارت کی حفاظت کرے ۔ طحال کا مفاد صرف اسی قدر ہو تو بھی اس کی تخلیق کی حکمت باور کی جا سکتی تھی ۔

یہ پانچ منافع ہیں جو طحال کی پیدائش میں ملحوظ رکھے گئے ہیں ، پھر یہ کہنا کس طرح صحیح ہو سکتا ہے کہ طبیعت نے طحال کو پیدا کرکے غلطی کی ہے ۔

جب طحال کی تخلیق کے منافع بیان کئے جا چکے تو اب ہم اس کی صُورت ، جوہر اور وضع بیان کریں گے ۔

طحال کی صُورت ، جوہر اور وضع

طحال ایک اسفنجی ، جھرجھرا اور غیر پیوستہ عضو ہے جس میں زنبور کے چھتے کے مانند شکلیں بنی ہوئی ہیں تاکہ اس کے اندر خلط سوداوی ٹھیر کر پختہ اور رقیق ہو سکے اور پھر گاڑھا ، سیاہ خون بنا سکے جس کی طبیعت کو ضرورت ہوا کرتی ہے ، عندالضرورت اس سے طبیعت استفادہ کرتی ہے ، کیوں کہ بعض اعضاء کو اپنی ہی جیسی صاف ، رقیق ، اور پختہ غذا کی ضرورت ہوتی ہے یہ جگر سے مشابہ ہے کیوں کہ اس کا ایک پہلو مقعر اور ایک محدب ہوتا ہے مقعر حصّہ آگے ناف کے قریب تک جاتا ہے اور محدب پہلو پیچھے کی پسلیوں کے گوشہ تک جا کر معدہ کے

زیادہ تر حصہ پر منطبق ہو گیا ہے، اس کی وضع ناف کے گوشہ سے پیچھے کی پسلیوں تک ہے۔ یہ رباطات اور اغشیہ کے سہارے قائم ہے، اوران غشاؤں اور حجاب سے پیدا ہوتا ہے جو تحت الاضلاع واقع ہیں مہروں اور اضلاع کے درمیان پھر یہ باریک جھلیوں سے اتصال رکھتا ہے۔ طبیعت نے اس میں باسلیق کی ایک فصد سے کئی رگیں اور حلقوم کے ارد گرد موجود دونوں شریانوں کی ایک شاخ سے بے شمار شاخیں پھیلا دی ہیں، تاکہ اپنی حرارت سے خلط سوداوی کے اندر نضج اور لطافت پیدا کرنے میں طحال کی مدد کر سکیں۔ گویا طحال کبد کا ایک عامل ہے، فساد دیر میں قبول کرتی ہے، غلیظ فاضل مادوں کو گوارا کرنے کی طاقت رکھتی ہے، اس کا فعل جسم کا نہایت حیرت انگیز فعل ہے، یہ صفت کسی اور عضو کو حاصل نہیں ہے، خلط سوداوی کو حاصل کرنے کے بعد اس کے نضج پیدا کرتی ہے، جب یہ پختہ، رقیق اور لطیف ہو جاتی ہے تو اسے اس کی غذائی نالیوں میں رواں کر دیتی ہے گاہ یہ جگر کی رگوں تک پہنچتی جسے جگر غذا کی طرح تقسیم کر دیتا ہے، طحال اس خلط سوداوی کے اندر جب نضج اور لطافت پیدا نہیں کر پاتی تو اسے معدہ کی جانب پھینک دیتی ہے، جہاں پہنچکر وہ غذا میں شامل ہو کر پہنچتی ہے، اس طرح کھانے کے ساتھ معدہ میں پکتی ہے، پھر جگر اس کا صاف حصہ لے کر غلیظ حصہ کو طحال کے یہاں روانہ کر دیتا ہے۔ یہ چکر اسی طرح برابر چلتا رہتا ہے حتیٰ کہ تمام خلط کے اندر نضج اور صلاح پیدا ہو جاتا ہے۔

بعض اطباء نے طحال کے فعل کو "دولاب" کے فعل سے تشبیہ دی ہے، جو پانی کی تبرید و تلطیف کے لئے نصب کیا جاتا ہے، ـــــ اسکندریہ کے لوگوں کو پانی حوضوں سے ملتا ہے، گاہ پانی بدبودار ہو جاتا ہے تو اس کے لئے وہ حوضوں پر چرخیاں لگا دیتے ہیں، جو پانی کو ہوا میں اچھال کر حوضوں کے اندر گراتی ہیں۔ اس حرکت و تحریک سے پانی لطیف اور پینے کے قابل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ طحال کے فعل کی اسی سے انھوں نے تشبیہ دی ہے۔

گاہ طحال کی خلقت تنگ، ابھری ہوئی، پتھریلی زمینوں یا جگر کے زائدوں کے مانند ہوتی ہے، اور ہاتھ سے محسوس ہو سکتی ہے، گاہ بیل کی زبان کے مانند ہوتی ہے، اس میں گڈھا (قعر) نہیں ہوتا۔ اس تذکرہ کا مقصود یہ ہے کہ طبیب مختلف بناوٹوں کو "طحال کبدی" دیکھ کر گھبرا نہ جائے۔ طحال کی وہ نوعیت جو پتھریلی زمین کی طرح ابھری ہوئی ہوتی ہے "طحال کبدی" کہلاتی ہے اطباء قدیم کے خیال میں یہ پتھریلے ابھار کبد کے ان زائدوں کی طرح ہیں جو

ہاتھ کی انگلیوں کے بمنزلہ ہوتے ہیں، یہ اس لئے ہوتے ہیں تاکہ طحال معدہ پر مضبوطی سے حاوی رہ سکے۔ اور طحال کی جو نوعیت بیل کی زبان کے مانند ہوتی ہے، اطباء نے اس کی مذمت کی ہے، اور اسے طحال ناقص کہا ہے، اس طرح کی طحال ضعیفُ الخلقت اور ضعیفُ القویٰ ہوتی ہے، ایسے آدمی کا ہضم کمزور ہوتا ہے، طحال جس قدر ناقص ہوگی اسی قدر معدہ کی حرارت بھی ناقص ہوگی۔

باب (۳۶)

سوءِ مزاجِ طحال، منفرد یا بمشارکت کبد

طحال میں بھی تمام قسم کے سوءِ مزاج چاہے بسیط ہوں یا مرکب، پیدا ہو سکتے ہیں، جس طرح دوسرے اعضاء میں پیدا ہوتے ہیں، مگر طحال کی سختی اور ورم صرف سوءِ مزاج بارد کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے، اور ورم رخو، ورم حار تو ہمیشہ پیدا ہوتے رہتے ہیں، ہر سوءِ مزاج کی ایک علامت ہے اور اعراض ودلائل ہیں جو مرض کے جوہر پر دلالت کرتے ہیں، ــــ ہم یکے بعد دیگرے سب بیان کریں گے، پہلے سوءِ مزاج حار سے ابتداء کریں گے۔

طحال کا سوءِ مزاج حار اس کی علامت یہ ہے کہ مریض بائیں جانب التہاب محسوس کرے گا، بعض وقت پیاس بھی محسوس ہوگی، قارورے میں سرخی ہوگی جو سیاہی مائل ہوگی، اور نبض سرعت اور بطوء سے مرکب ہوگی فضلہ میں زیادہ تر سرخی ہوگی جو سیاہی مائل ہوگی، روفس نے ذکر کیا ہے کہ وہ ایک زمانہ تک طحال کا مریض رہا، مزاج گرم ہو جاتا تو زبان پر سیاہی آجاتی اور جسم پر غشی جیسی کیفیت پیدا ہو جاتی، جب حرارت میں سکون پیدا ہو جاتا تو کیفیت زائل ہو جاتی، اس کا سبب بیان کرتے ہوئے اس نے کہا ہے کہ خون میں خلط سوداوی شامل ہو کر سخونت پیدا کر دیتی تھی، چنانچہ باریک رگیں اُسے برداشت نہ کر کے "نمش" اور "نیلان" کی طرح جلد اور گوشت کے درمیان پھینک دیتی تھیں

جب حرارت کم ہو جاتی تو خون کے جوش میں کمی ہونے سے وہ تحلیل ہو جاتی۔

علاج

مریض کے رنگ روپ اور قوت کا اندازہ کرکے "باسلیق ابطی" کے بائیں جانب کی / فصد کھولی جائے، اور حسب ذیل نسخے کے مطابق سکنجبین پلائی جائے۔

سکنجبین کا نسخہ

پوست بیخ کبر خشک (۳۵ گرام) پوست بیخ کاسنی (اسی قدر) لے کر تین پونڈ سرکہ میں اس قدر پکائیں کہ اچھی طرح گل جائیں، پھر نچوڑ کر صاف کرلیں اور اس میں شکر طبرزد شامل کرکے مکرر پکائیں تا آنکہ سکنجبین کا قوام آ جائے۔ پھر استعمال کریں ورزش سے منع کریں، غذا میں ایسے شوربہ جات دیں جو سرکہ اور شکر سے تیار کئے گئے ہوں، طحال پر حسب ذیل ضماد کریں :۔

ضماد کا نسخہ

پوست بیخ کبر، کشوث، تخم کاسنی، شحم رمان بری یا رمان بالغ، برگ طرشقوق، برگ کاسنی، برگ عنب الثعلب ـــ ان تمام ادویہ کو اچھی طرح کوٹ کر سرکہ میں ملاکر طحال پر ضماد کریں۔

اگر التہاب شدید ہو تو سکنجبین کے ساتھ، ماء الشعیر، ماء الخندروس بھی پلائیں، ایسی چیزیں نہ کھلائیں جن میں مٹھاس ہو، ـــ اگر بخار ہو جائے تو اس بات کی تحقیق کریں کہ آیا خون میں صفراء کی آمیزش ہوگئی ہے؟ ایسی صورت میں صرف ماء الشعیر اور سکنجبین پر اکتفا کریں قارورے میں نضج پیدا ہو جائے اور مریض کی قوت بہتر ہو تو حسب ذیل مطبوخ پلائیں :۔

مطبوخ کا نسخہ

تمر ہندی، ریشوں اور بیجوں سے صاف کردہ (۷۰ گرام)، ترنجبین (۵۲،۵ گرام)، تخم کاسنی، کشوث (ہر ایک ۲۵ گرام)، برگ عنب الثعلب (۲۵ گرام) عناب (۲۰ دانہ)، آلو بخارا (۱۰ عدد)، پوست بیخ کبر (۲۵ گرام) ـــ ان سب ادویہ کا مطبوخ تیار کرکے، اس کے اندر ۳۵ گرام فلوس خیار شنبر صاف شدہ ملیں پھر صاف کرکے ایک خوراک پلائیں، ـــ اگر قارورے میں جلا پیدا ہو جائے تو صرف عرق کاسنی اور عرق عنب الثعلب پکا کر سکنجبین کے ساتھ استعمال کرائیں ـــ بخار اور جگر میں جوش نہ ہو تو سکباج کا شوربہ اور بکری کے بچے کا گوشت جو سرکہ میں پکایا گیا ہو اور جس کے اندر کرفس اور پودینہ شامل کیا گیا ہو کھلانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

طحال کا سوء مزاج حار رطوبت کے ساتھ

اس کی علامت یہ ہے کہ زبان کے ایک جانب ثقل

8271

محسوس ہوگا، پیاس اور سوزش نہ ہوگی، قارورہ سُرخ، گاڑھا ہوگا، سیاہی مائل نہ ہوگا، کسی وقت محسوس بھی ہوتی ہے خاص کر اس صُورت میں جبکہ رطوبت حرارت سے زیادہ ہو۔

سوءِ مزاج حار مریض کے ضعف کے ساتھ ہی ہوتا ہے، اور حار رطب غذا کے استعمال اور خون میں رطوبت کے شامل ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے، ـــــ اس کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ مریض کا رنگ بدلا ہوا ہوگا۔ ایسی صورت یا طبیب کے لئے ضروری ہے کہ وہ غور و فکر اور کوشش سے سوءِ مزاج طحال بسیط اور مرکب معلوم کرے اور اس کی واضح علامت استدلالی طور پر یہ نوٹ کی جا سکتی ہے کہ جگر محفوظ ہوتا ہے اور مریض بائیں جانب تکلیف محسوس کرتا ہے اور اس کی شکایت کرتا ہے، قارورے میں سُرخی کے ساتھ سیاہی بھی پائی جاتی ہے بشرطیکہ سختی نہ ہو یہ مخفی نہیں رہتا، اس کو مریض اور طبیب بآسانی معلوم کر سکتے ہیں،

سُوءِ مزاج جگر مریض کے رنگ، قارورے اور نبض میں فرق ظاہر ہو جاتا ہے، سوءِ مزاج جگر کی صُورت میں سوءِ مزاج حار ہو تو بخار آنے لگتا ہے اور سُوءِ مزاج رطب ہو تو اسہال اور سوءِ مزاج بارد رطب ہو تو تہبج (بھربھراہٹ) پیدا ہو جاتی ہے ـــــ، سُوءِ مزاج طحال کے اندر ہو اور جگر صحیح سلامت ہو تو بخار آتا ہے نہ رنگ میں کوئی تغیر واقع ہوتا ہے، اسی لئے طبیب کو اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ وہ غور و فکر سے کام لے کر تشخیص کرے ـــــ

اگر سوءِ مزاج حار رطب ہو تو علاج میں اضافہ کیا جانا چاہیئے، اس طور پر کہ سکنجبین اصولی پلائیں اس میں دو ۲ جزء اسقولوقندریون، اور دو ۲ جزء زوفا یابس کا اضافہ کریں، ضماد میں "مر" اور کسی قدر اشق کا اضافہ کریں، مریض کو ماء الشعیر نہ پلائیں۔

اگر سُوءِ مزاج حار یابس ہو تو اس کی علامت یہ ہے کہ طبیعت میں بندش ہوگی، دونوں پاؤں اور پنڈلیوں میں گرمی ہوگی قارورہ صاف رہتا ہے، قارورہ میں نضج کے بغیر سُرخی ہوتی ہے اور رسوب کم ہوتا ہے، نبض میں/ تیزی اور صغر ہوتا ہے، بعض وقت ان دونوں کے برعکس اختلاف ہوتا ہے، منتظم کبھی نہیں ہوتی۔ سخت پیاس لگتی ہے، بائیں جانب التہاب میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

ایسی صوُرت میں ضماد میں آب برگ عنب الثعلب، آب عصا الراعی، آب برگ اسپغول آب برگ بارتنگ کا اضافہ کیا جائے، ـــــ اگر نچلے حصے میں جلن اور سوزش محسوس ہو تو ماء الشعیر، ماء السلق، ماء النخالہ، روغن بنفشہ وغیرہ سے حقنہ دینے میں کوئی حرج نہیں،

ترطیب میں اضافہ کریں، اور غذا میں کاسنی مسلوق دیں جس کو سرکہ اور کبر وغیرہ سے خوشبودار بنایا گیا ہو۔

طحال کا سوء مزاج بارد یابس یا بارد رطب

اس سوء مزاج میں لازمی طور پر غلظت اور سختی پیدا ہوتی ہے، ہم اس کی تفصیل اس وقت بیان نہیں کریں گے کیوں کہ اسے ایک مستقل باب میں بیان کرنا چاہتے ہیں۔

علامت بائیں جانب ثقل اور تمدد محسوس ہوگا، اور طحال کے حجم میں اضافہ ہوگا، پیاس کم لگے گی، قارورہ سفید مگر گاڑھا ہوگا، اس میں ہرا پن اور میلا پن ہوگا، مریض کو انگڑائیاں آئیں گی، کھانے کی اشتہا ہوگی مگر ہاضمہ ٹھیک نہ ہوگا، نبض لطیئ اور مرخی ہوگی۔

علاج قوت ساتھ دینے کی صورت میں فصد کھولی جائے تاکہ خون میں پیدا شدہ رطوبت اور برودت خارج ہو جائے، اور حسب ذیل دوا پلائی جائے:۔

دوا کا نسخہ پوست بیخ کبر (ایک کف)، ہلیلہ سیاہ (۳۵ گرام)، اسقولوقندریون (۱۰٫۵ گرام) افسنتین (۱۰٫۵ گرام)، افتیمون (۱۰٫۵ گرام)، ہلیلہ کابلی اور ہلیلہ (ہر ایک ۱۴ گرام)، جعدہ (۷٫۵ گرام)، کمافیطوس (۳٫۵ گرام)، میویزج (۱۰٫۵ گرام)، برگ بادرنجبویہ (۲۵ گرام)، زبیب طائفی منقی (۷۰ گرام) ایرسا یعنی بیخ سوسن آسمانجونی نیمکوب (۱۰٫۵ گرام)، بسفائج نیمکوب (۱۴ گرام)، ـــــ ان تمام ادویہ کا مطبوخ تیار کرکے (۳۵۰ گرام) کی مقدار صاف کرلیں اور (۳۵ گرام) فلوس خیار شنبر اس میں مل کر مریض کو نیم گرم پلائیں، ـــــ اگر قوت برداشت ہو تو متواتر دو یا تین خوراکیں دیں، طحال پر حسب ذیل ضماد کریں:۔

ضماد کا نسخہ پوست بیخ کبر، اسقولوقندریون، افسنتین (ہر ایک ۷ گرام)، مر، صبر سقوطری (ہر ایک ۳٫۵ گرام)، نارمشک، طالیسفر، تخم کرفس (ہر ایک ۵ ½ گرام)، ـــــ ان تمام ادویہ کو اچھی طرح پیس لیا جائے اور سرکہ میں ملا کر کھانے سے پہلے بعد میں ضماد کریں، لازمی طور پر سکنجبین اصولی اور بزوری پلائیں، ـــــ غذا میں کبر سرکہ کے ساتھ دینا چاہیئے، سکباج کا شوربہ بھی دے سکتے ہیں، اگر ممکن ہو تو قے کرائیں، ہر دس دن میں ایک بار کرانا چاہیئے، روزانہ گلقند اور سکنجبین دینا چاہیئے، ان دونوں کے درمیان تین گھنٹے کا وقفہ دیں، ورزش اور اس کے بعد حمام کرائیں، غذا جس کو مریض، مرض سے پہلے استعمال کرتا تھا دو یا تین دفعات میں تقسیم کرکے دیں۔

جالینوس کا بیان جالینوس نے لکھا ہے کہ طحال بارد کے مریض کو میویزج اور عاقرقرحا

سے غرغرہ کرنا مفید ہے، کیوں کہ رطوبت زیادہ تر دماغ سے اترتی ہے، اور غرغرہ بدن کے اوپری حصے سے اترنے والی رطوبتوں کو تحلیل کر دیتا ہے، اس غرغرہ سے طحال کی طرف اترنے والی رطوبتوں سے مامون ہو جائے گا۔

بختیشوع کا بیان

طبیب بختیشوع نے ذکر کیا ہے کہ طحال کے اندر ورم اور سختی اکثر و بیشتر سر سے اترنے والی رطوبتوں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے، کیوں کہ وہ رطوبت جس کو طحال، جگر سے جذب کرتی ہے خون کے ساتھ ملی ہے وہ گرم اور رقیق ہوتی ہے جو اگر بڑھ جائے تو ورم اور سختی پیدا کر دیتی ہے، اور نالیاں اس کے اخراج سے عاجز آجاتی ہیں۔

سر سے جو رطوبت اترتی ہے وہ بارد اور کچی ہوتی ہے جس سے سدے اور سوجن پیدا ہوتی ہے، غرغرہ اس کو لطیف کر کے زائل کر دیتا ہے۔

اعتراض و جواب

کوئی یہ اعتراض کر سکتا ہے کہ غرغرہ اور طحال میں نہ تو شرکت ہے نہ مجاورت اس کا جواب یہ ہے کہ اس فاضل مواد سے واقفیت کے بعد اس سبب سے بھی واقفیت ہو جائے گی جس کے لئے غرغرہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، یہ بات اس سے بڑھ کر تعجب خیز نہیں کہ ہم کھانسی اور سینے کو آلائشوں سے پاک کرنے کے لئے مدر ادویہ کا استعمال کراتے ہیں، یہ اس لئے کہ سینے میں جمع ہونے والا فاضل مواد گردوں کے ذریعے ہی وہاں تک پہنچتا ہے، جب پیشاب صاف ہو جائے تو یہ امراض بھی جاتے رہتے ہیں۔ ہم نے بارہا اس کا مشاہدہ کیا ہے۔

باب (۳۷)

طحال کی سختی اور ورم

طحال میں پیدا ہونے والے ورم اور سختی کی چار قسمیں ہیں :۔

پہلی قسم | ورم رخو یعنی نرم ورم جس کو طحال کا تہبج بھی کہتے ہیں

دوسری قسم | ورم دموی اس کی دو قسمیں ہیں، ایک وہ ورم جس کو " حمرہ" کہا جاتا ہے دوسرا ورم دموی مع صلابت۔

تیسری قسم | ورم صفراوی۔

چوتھی قسم | ورم سوداوی۔

ہر قسم کی کچھ علامتیں اور اعراض ہیں جو اس کے ساتھ مخصوص ہیں، ہم ان سب کا ذکر شرح وبسط کے ساتھ کریں گے۔

ورم رخو کی علامت | جس کو "تہبج" کہا جاتا ہے طحال کی سمت میں درد ہوگا، التہاب اور پیاس ہوگی، قارورہ سرخ ہوگا جو سیاہی مائل ہوگا، حاد

معیادی بخار آئے گا جو چار دن یا آٹھ دن کے وقفے سے ہوگا، اجابت سُرخ ہوگی جو متصل ہوگی، اکثر و بیشتر وقت طحال کے محاذ میں بدن پر سُرخی آجائے گی ـــــ بقراط نے ذکر کیا ہے کہ جگر اور طحال میں جب گرمی آجاتی ہے تو ان دونوں کے محاذ میں جسم کی سطح پر سُرخی آجاتی ہے؟ اور جب فتور آجاتا ہے تو ان دونوں کی سطح پر تقشر ہونے لگتا ہے۔

ورم دموی صلب کی علامت

قارورہ سیاہ ہوگا، دونوں آنکھوں پر سُوجن آجائے گی، یک لخت اشتہا ختم ہوجائے گی، جگر میں کسی قدر تغیر ظاہر ہوگا۔

ورم صفراوی کی علامت

لازمی طور پر طحال اور اس جلد کی سطح میں جو اس کے محاذ میں تغیر ہے ہوگا اس کے ساتھ ساتھ ایک دن آڑ کا بخار لاحق ہوگا، طحال میں سخت جلن محسوس ہوگی، آنکھوں اور زبان پر زردی آجائے گی جو کسی قدر سیاہی مائل ہوگی بعض وقت طحال کے درد کے ساتھ ساتھ سیاہ یرقان بھی ہوگا،

ورم صلب سوداوی کی علامت

پیٹ پھول جائے گا، اور طحال ایسی سخت ہو جائے گی کہ اس کی سختی اُوپر سے دباکر معلوم کی جا سکے گی، طحال اپنے مقام سے ہٹ جائے گی، تنفس میں انقطاع پیدا ہوگا، کھانا کھانے سے سخت تکلیف ہوگی، رنگ میں کدورت اور سیاہی آجائے گی، ہاضمہ ہمیشہ خراب رہے گا، اور سوء ہضم کی وجہ سے طبیعت میں اختلال ہوگا ـــــ اس قسم کا ورم اگر مدّت دراز تک باقی رہے تو جگر فاسد اور کمزور ہو جائے گا، جس کا نتیجہ استسقاء زقی کی صُورت میں ظاہر ہوگا۔

طحال کے ان تمام ورموں کے علاج میں طبیب سہل انگاری سے کام لے یا غلط علاج کر بیٹھے تو اس کا نتیجہ ورم صلب کی صُورت میں ظاہر ہوگا، بعض وقت ورم صلب سے پہلے ہی مرض استسقاء لاحق ہو سکتا ہے۔

طحال کے مریض کی علامت

چاہے کسی قسم کا مرض ہو علامت یہ ہے کہ اوپری حصّہ پتلا اور نچلا حصّہ موٹا ہوگا، سامنے کی شریانوں میں نبض کی رفتار تیز ہوگی، جو آنکھوں سے دیکھی بھی جا سکتی ہے، اس میں جس قدر اضافہ ہوگا اسی قدر دُبلے پن میں اضافہ ہوگا، جیسا کہ بقراط نے کہا ہے کہ جب طحال میں فربہی آئیگی تو بدن دُبلا اور جب اس میں دُبلا پن ہوگا تو بدن موٹا ہوگا۔

اکثر و بیشتر اطبار طحال کے بارے میں سہل انگاری سے کام لیتے ہیں، اور اس کے فساد و اصلاح سے لاپرواہی برتتے ہیں گویا یہ ایک زائد عضو ہے جس کی انسان کو حاجت نہیں ہے، جیسا کہ بعض اطبار متقدمین کا مذہب ہے، میں نے دیکھا ہے کہ طحال کا مریض اس وقت علاج کا خیال کرتا ہے جب یہ متورم ہو جاتی ہے اور استسقار کا مرض پیدا ہو جاتا ہے۔

ورم رخو جو تہیج کے نام سے معروف ہے

ایسے مریض کی ہرگز فصد نہ کھولی جائے اِلّا یہ کہ امتلار شدید اور دوسرے تمام اعضار رطوبت سے متاثر ہو جائیں اور تکلیف بڑھ جائے ایسی صورت میں فصد کھولنے میں مضائقہ نہیں، جس طرح استسقار لحمی کے مریض کی فصد کھولی جاتی ہے، تاکہ طبیعت کو ہلکا اور بار دخون کا اخراج کیا جا سکے۔ ایسے مریض کی فصد کھولنے سے ہم نے اس لئے ممانعت کی ہے کہ اس کا سبب وہ غلیظ بخاری رطوبتیں ہیں جو ان گرم رطوبتوں کی تحلیل سے پیدا ہوتی ہیں، اگر ایسے مریض کی فصد کھولی جائے تو اس بات کا خطرہ ہے کہ تہیج آنتوں کے اندر غلظت میں تبدیل ہو جائے۔

علاج

حسب ذیل نسخہ کے مطابق کئی بار متواتر حقنہ کریں۔

حقنہ کا نسخہ

پرسیاوشان (۲۵ گرام)، بابونہ (۲۵ گرام)، اکلیل الملک، ورق حمبسفرم، حسک قنطوریون باریک و موٹا (ہر ایک ایک ۲۰ گرام)، ورق الغار (۲۵ گرام)، کرمدانہ نیمکوب (۲۵ گرام) قرطم نیمکوب ۲۵ گرام)، تخم کتان، تخم حلبہ (ہر ایک ۲۵ گرام) برگ سویا، برگ سداب (ہر ایک ۲۰ گرام)، انجیر سیاہ (۳۰ عدد)، ــــ ان تمام ادویہ کو حقنہ کی طرح پکایا جائے اور صاف کر کے ایک پونڈ (چھوٹا) کی مقدار لے کر ہاون دستہ میں ڈال دیں، اور اس میں (۷ گرام) روغن خیری اور (۷ گرام) روغن بلسان اور (۱۴ گرام) روغن ارنڈ اور (۱۴ گرام) روغن سداب، پھر اس میں (۱¾ گرام) جند بید ستر اور ۱¾ گرام) بورہ، اور (۵۱۲ ملی گرام) فربیون، نمک کے ساتھ پیس کر ڈالیں اور ہاون دستہ میں خوب نرم کر لیں، پھر اس میں (۵، ۷ اگرام) سفید شہد ڈال کر دوبارہ صاف کر لیں، پھر نیم گرم حقنہ دیں۔ اور مریض کی طاقت سے زیادہ اسے روکنے کی کوشش کریں، حقنہ نہار منہ دیں، اور اس کے دو گھنٹے کے بعد غذا دیں اس طرح تین دن متواتر حقنے دیں پھر ایک مدت تک آرام دیں گلقند عسلی کھلاتے رہیں تا آنکہ قارورے میں نضج نمایاں ہو جائے، بعد ازاں حسب ذیل "حب" استعمال کرائیں:-

حب کا نسخہ

افسنتین رومی (۵¼ گرام)، مصطگی (۱¾ گرام)، شحم (۱۰۲۴ ملی گرام)،

ماز ریون مدبر (۶۸۰ ملی گرام)، صبر (۱/۴ ۲ گرام) غاریقون (۳٫۵ گرام)، حب الغار (۱/۴ ۲ گرام) ماہین خربق سیاہ (ہر ایک ۶۰۱ ملی گرام)، ملح نبطی (۶۸۰ ملی گرام)، ــــ ان تمام ادویہ کو باریک پیس کر، آب برگ اترج میں گوندھ کر، کالی مرچ کے برابر حبوب بنالیں اور سایہ میں خشک کرلیں، مقدار خوراک (۱/۲ ۹ گرام) ہے، دس دن کی مدت میں تین خوراک استعمال کریں، پھر دس دن آرام کرنے دیں، اس کے بعد حسبِ ذیل قرص استعمال کریں:۔

قرص کا نسخہ پوست بیخ کبر (۷ گرام)، پوست بیخ کرفس اور رازیانہ خشک (ہر ایک ۱/۴ ۵ گرام، تخم کرفس، انیسون، سعتر فارسی، زوفا، اسقولوقندریون (ہر ایک ۳٫۵ گرام)، سنبل الطیب (۳/۴ ۱ گرام)، مصطگی (۳٫۵ گرام)، ریوند (۳٫۵ گرام)، زعفران (۴۲۰ ملی گرام) عصارہ غافث خالص (۳/۴ ۸ گرام)، کوکب الارض (ابرک) (۱/۲ ۲ گرام)، ــــ ان تمام ادویہ کو پیس کر، شربت رقیق میں گوندھ لیں اور (۳/۴ ۸ گرام) کی قرص بنالیں۔ پھر لب عنصل بریاں سے سکنجبین تیار کریں، روزانہ ایک قرص (۵۲٫۵ گرام) سکنجبین کے ساتھ استعمال کریں۔

غذا میں کبر، سرکہ کے ساتھ اور سکباج کھٹے سرکہ کے ساتھ تیار شدہ، بکری کے بھونے ہوئے گوشت کے ہمراہ دیں، اگر صرف شوربہ جات کا استعمال ممکن ہو تو ایسا ہی کریں۔

متہبج طحال پر نطول کا نسخہ روغن زیتون خالص صافی شیریں جسے زیت الانفاق کہا جاتا ہے، (۳۵۰ گرام)، میں (۷ گرام) جنطیانا کوٹ کر شامل کریں، اور (۷ گرام) سعتر فارسی، (۷ گرام) ایرسا، (۷ گرام) اشق، (۳٫۵ گرام) جندبیدستر، (۳٫۵ گرام) صمغ سداب بھی شامل کریں اور اس قدر پکائیں کہ گاڑھا پن آجائے ــــ پھر تلچھٹ صاف کرکے طحال پر گاڑھا طلاء کریں، ــــ صرف اسی ایک روغن سے، جب کہ مریض پرہیز سے کام لے، تہبج تحلیل ہو سکتا ہے۔

جالینوس کا بیان تہبج کی تمام قسموں میں فساد خلط کی وجہ سے ہوں اور قوت کے باعث نہ ہوں روغن گل اور سرکہ کی مالش کی جائے اور خاکستر کرم سرکہ اور روغن گل کے ساتھ ملا کر ضماد کریں متاثرہ مقام پر تر پٹیاں لے کر باندھ دی جائیں اس سے تہبج دُور ہو جائے گا ــــ اگر تہبج دونوں پانوں میں یا ایسی جگہ پر ہو جہاں باندھنا ممکن نہ ہو تو عضو کو نیچے سے اُوپر کی سمت باندھ دینا چاہیئے۔

بعض اطباء متقدمین کی رائے یہ ہے کہ طحال کی سوجن کی صورت میں جبکہ جگر میں کوئی مرض نہ ہو

اور طحال میں کسی قسم کا درد نہ ہو تو اس پر کئی دفعہ مسلسل "قدح الشوصہ" رکھنا چاہیئے۔ مگر جالینوس کی یہ رائے نہیں ہے، اور نہ ہم ایسا کرتے ہیں البتہ تعریق کے لیے حمام میں داخل ہونا اور گرم پانی ڈالنا تہیج کے لئے مفید ہے

ورم دموی یعنی حمرہ کا علاج

باسلیق کی فصد کھول جائے، اور حسبِ ذیل مطبوخ کا جلاب دیا جائے۔

مطبوخ کا نسخہ

تمر ہندی صاف شدہ (۷۰ گرام)، ترنجبین (۵۲/۵ گرام)، دھنیا خشک (۲۵ گرام)، برگ طرخشقوق، برگ عنب الثعلب (ہر ایک ۲۵ گرام)، آلو بخارا (۳۰ عدد)، عناب (۳۰ عدد)، ہلیلہ زرد (۵۲/۵ گرام) تخم کشوث تخم کاسنی (ہر ایک ۲۵ گرام)؛ ــــــ ان سب کو پکا کر مطبوخ تیار کر لیا جائے، اور اس میں (۵۲/۵ گرام) فلوس خیارشنبر حل چھان لیں ـــــ اور اس کے دو تین خوراک قوت ساتھ دے اور ممکن ہو تو ایسی دو تین خوراکیں دیں۔

اور حسبِ ذیل طریقے سے نکالا ہوا "ماءالشعیر" لازماً پلائیں:۔

نسخۂ ماءالشعیر

آب کاسنی اور آب برگ عنب الثعلب نکال کر ابال لیں، پھر جو مقشر کوٹ کر، مذکور پانی پانچ گنا لے کر، اس میں ڈال کر پکائیں، ضرورت کے مطابق اس میں اضافہ کیا جا سکتا ہے، پھر صاف کر کے اس کو سکنجبین کے ساتھ پلائیں۔

غذا میں کاسنی اور خس مسلوق دینا چاہیئے، شوربہ جات بھی دیں، اگر بخار ہو تو ماءالشعیر کے بجائے "اقراص طباشیر ملین" عرق انار کے ساتھ دیں، اس کے دو گھنٹے کے بعد کسی قدر ماءالشعیر پلائیں ـــــ جب حمرہ میں تخفیف اور التہاب کو سکون حاصل ہو تو حسبِ ذیل قرص، عرق کاسنی اور عرق عنب الثعلب کے ساتھ پلائیں:۔

نسخۂ قرص

گل سرخ، طباشیر، تخم خرفہ، صمغ عربی، نشاستہ، کثیرا، ترنجبین، تخم کشوث، تخم کاسنی، (ہر ایک ۵/۱۰ گرام)، تخم خیار، تخم خیارزہ، تخم خربزہ، تخم کدو (ہر ایک ۵/۱۰ گرام)؛ کافور (۵۱۲ ملی گرام)، ـــــ ان تمام ادویہ کو پیس لیا جائے ـــــ اس میں عصارہ انبر باریس (۵/۴۲ گرام) شامل کریں پینا ممکن ہو تو فبہا ورنہ عرق کاسنی اور عرق عنب الثعلب میں بھگو دیں۔ تاآنکہ حل ہو جائے، ـــــ پھر اس میں ان ادویہ کو ڈال کر کوٹ لیا جائے، اور (۷ گرام) وزن کے قرص بنا لئے جائیں، روزانہ ایک قرص (۳۵ گرام) عرق کاسنی اور عرق عنب الثعلب (۵۲/۵ گرام) سکنجبین سادہ کے ساتھ پلائیں، ـــــ اگر پہلے بعد دیگرے فصد کھولنا ممکن ہو تو فصد کھولیں اور حسبِ ذیل پانی میں کپڑا تر کر کے ضماد کریں:۔

آب عنب الثعلب، پتوں اور شاخوں کا نکال لیں اور آب کاسنی آب برگ اسپغول، آب برگ بارتنگ بھی نکال کر یکجا کر لیں اور اس میں ½ حصہ سرکہ ڈالیں، پھر ایک کپڑا تر کر کے طحال پر ضماد کریں چاہے پیٹ خالی ہو یا بھرا ہوا۔ اگر جلن کی تسکین کے لئے کافور کے اضافہ کی ضرورت ہو تو کیا جا سکتا ہے، اور کافور کے بجائے صندلین کا اضافہ بھی کیا جا سکتا ہے۔

علاج ورم دموی جو صلابت کے ساتھ ہو

اس کے علاج میں حسب ذیل اضافہ کیا جائے، سرکہ میں زوفا، پکا کر کسی قدر اشق ڈال کر گرم کر کے ضماد کریں۔

ورم صفراوی کا علاج

مرض کے ابتدائی دنوں میں فصد نہیں کھولنی چاہئے، بلکہ ایسی چیزیں کھلانا چاہیئے جو صفراء خارج کریں جیسے ماء الفواکہ، نقوع شمش سکنجبین کے ساتھ پلائیں۔ غذا میں زیرباجات مزورہ، اور حصرمیات دیں۔ اور طحال کا ضماد اس نسخے سے کریں جس کا ذکر "حمرہ" کے بیان میں گزر چکا ہے، اس میں گل سرخ، گلنار، گل ارمنی کا اضافہ کریں۔ اس قسم کا ورم سریع الزوال ہے، کیوں کہ صفراء میں سکون ہوتے ہی اسے سکون ہو جاتا ہے۔

ابوماہر کا علاج

اس قسم کے ورم میں ابوماہر آب انارین (انار شیریں و انار ترش) جو دونوں کے شحم سے نکالا گیا ہو "شربت بنفشہ" کے ساتھ پلایا کرتے تھے، جو اس کے لئے بہت موثر ہوتا ہے۔

علاج ورم صلب

یہ بہت دشوار ہے، صبر سے کام لینا ضروری ہے، گرم چیزوں سے علاج گو کہ مریض اصرار کرے، مگر نہ کرے، کیوں کہ بعض وقت اس طرح کے علاج سے ایسی صورت حال پیدا ہو جاتی ہے جس کے بعد شفاء کی امید نہیں ہوتی۔ ترقیق اور تلطیف سے کام لے کر رفتہ رفتہ صلابت تحلیل کریں۔ اگر یہ صلابت تشنج کے بعد لاحق ہو تو بہت جلد تحلیل ہو جائے گی، اس کا علاج آسان ہے۔ اگر صلابت ورم حار دموی اور صفراوی کے بعد لاحق ہو تو اس کا بھی علاج آسان ہے۔ البتہ وہ صلابت اور سختی جو کسی ضربہ یا صدمہ یا سوداء کی وجہ سے طویل بیماری کے بعد پیدا ہو تو اس کا علاج دشوار ہے۔ اس کا علاج صرف وہی طبیب کر سکتا ہے جو فن میں ماہر ہو، علاج بھی پیدائش مرض کے قرب اور بعد کے لحاظ سے مختلف ہوتا ہے، مریض کی عمر کے لحاظ سے بھی اس کے

علاج میں فرق پڑتا ہے — اگر مریض نوجوان ہو تو بہت جلد اچھا ہو جاتا ہے، مزاج دموی یا مرطوب ہو تو صحت میں دیر لگتی ہے مریض سن رسیدہ ہو چاہے مزاج کچھ بھی ہو دیر سے شفایاب ہوتا ہے، ہم اس کا ایک عمومی علاج تجویز کریں گے تاکہ طبیب، مریض کے مزاج اور مرض کی شدت اور ضعف کے لحاظ سے اپنے مطلب کا علاج استخراج سے کرلے۔

عمومی علاج

مریض کی عمر، مزاج اور موسم کے مدِ نظر قوت برداشت ہو تو بائیں جانب کی باسلیق ابطی کی فصد کھولی جائے، پھر مطبوخ افتیمون پلایا جائے جو جندیسا پوری کے نسخہ کے مطابق یا قرابادین کے ہمارے نسخے کے مطابق تیار کیا گیا ہو — غذا میں کبر کی ڈالیاں سرکہ کے ساتھ دی جائیں، ان کو پکا کر گرم گرم، ایک برتن میں انجیر ڈال کر، اس مطبوخ کو ڈال دیں اور دو دن تک ویسا ہی رہنے دیں، بعد ازاں روزانہ تین یا چار انجیر دیں، پھر ورزش کرائیں، سیڑھیوں کے اوپر چڑھائیں نیچے اتاریں یا کسی اونچے مقام پر چڑھایا یا اُتارا جائے تا آنکہ پسینہ پسینہ ہو جائے، پھر حمام میں گرم پانی بکثرت طحال پر بہائے سکنجبین بزوری پلائیں بشرطیکہ قوت برداشت ہو — اسی طریقے سے ابتدا کرے، جب یہ تدبیر پوری ہو جائے اور مریض میں قوت بھی ہو قارورہ رقیق ہو تو رگ اسیلم کی فصد کھول کر جس قدر ہو سکے خون کا اخراج کریں — جالینوس کی رائے یہ ہے کہ رگ اسیلم کی فصد کھول کر چھوڑ دیں اور جس قدر خون بہہ سکتا ہے بہنے دیں تا آنکہ خود بخود بند ہو جائے اگر مریض پر بیہوشی طاری ہو جائے تو سمجھ لے کہ تندرست ہو جائے گا، مگر کمزور ہو جائے گا۔

اب رہا رگ اسلم کی فصد کھولنے کے بعد گرم پانی میں ہاتھ رکھنے کا مشورہ دیا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اس سے استفراغ خون بہت اچھی طرح ہو جاتا ہے رگوں کا منہ اچھی طرح کھل جاتا ہے اور خون تیزی سے جاری ہوتا ہے۔

اس کے بعد مریض کے اندر قوت برداشت ہو تو فصد کا اعادہ کریں اور حسب ذیل مسہل دیں:—

نسخہ مطبوخ مسہل

اس مطبوخ کو مطبوخ "اسقولوقندریون" کہتے ہیں، جڑی کا یہ نام اس لئے رکھا گیا ہے کہ یہ طحال کے لئے بے حد موثر ہے، اس کی صلابت کو اس طرح پگھلا دیتی ہے کہ طحال ٹٹولنے میں نہیں آتی۔

دیسقوریدوس نے کہا ہے کہ "اسقولو" سمندر کی ایک گھاس ہے "قندریون" کے معنی ہیں اس کے طحال نہیں ہے، گویا اس جڑی کا نام اس لئے رکھا گیا کہ یہ طحال کے مریض کو اس طرح کر دیتی ہے کہ

جیسے اس کے طحال ہی نہ ہو نسخہ حسبِ ذیل ہے :۔

نسخۂ مطبوخ اسہال ہلیلہ سیاہ ہندی خالص صاف شدہ (۷۰ گرام)، اسقولوقندریون خالص (۳۵ گرام)، افسنتین رومی (۲۴٫۵ گرام) افتیمون اقریطی (۲۴½ گرام) کوٹ کر ایک کپڑے میں باندھ لیا جائے، اس میں (۷ گرام) ریوند خالص کوٹ کر ملا لیا جائے، اور ان سب کا مطبوخ تیار کر لیا جائے۔ پھر (۷۰۰ گرام) کی مقدار صاف کر کے اس میں (۳٫۵ گرام) غاریقون (۲⅙ گرام) تربد، (۳٫۵ ملی گرام) انطا کی گھس کر نیم گرم پلائیں ـــــ یہ ایک مکمّل خوراک ہے، اس میں مریض کی قوت وضعف کے لحاظ سے کمی بیشی کی جا سکتی ہے، صرف اسی ایک مطبوخ کا استعمال طحال کی سختی کو دور کر دیتا ہے۔

طبیب کو چاہیئے کہ مریض کی نبض دیکھے اور قارورے کا خیال رکھے، اگر طحال کی سختی دور ہو چکی ہو اور کسی قدر رسوب پیدا ہو چکا ہو تو حسبِ ذیل قرص کا استعمال کرائے :۔

قرص کا نسخہ تخم رازیانہ، انیسون، کرفس اور اس کے پتے جو سرکہ میں پکا کر خشک کر لئے جائیں۔ (۱۷٫۵ گرام) اسقولوقندریون (۱۴ گرام)، عصارۂ غافث خالص (۱۷٫۵ گرام) کزمازج (۱۷٫۵ گرام)، ریوند صینی خالص (۷ گرام)، زوفا خشک (۱۰٫۵ گرام) عصارۂ سوس (۷ گرام)، عصارۂ انبر باریس (۳۵ گرام)، سنبل، مصطگی (ہر ایک ۲⅙ گرام) زعفران (۱۰۲۴ ملی گرام)، تخم خیار زہ، تخم خیار تخم خربزہ (ہر ایک ۱۷٫۵ گرام)، پوست بیخ کبر ۲۴٫۵ گرام)، ـــــ ان تمام ادویہ کو اچھی طرح کوٹ چھان کر شربت صافی میں گوندھ کر (۵¼ گرام) وزن کے برابر قرص بنا لیے جائیں ـــــ روزانہ ایک قرص (۵۲½ گرام) سکنجبین بزوری کے ساتھ پلائیں بشرطیکہ مقام، مزاج، قوت اور وقت مناسب اور صرف زیرباجات مزورہ پر اکتفا کیا جائے جیسا کہ ہم لکھ چکے ہیں، اگر ضعف کا اندیشہ ہو تو مُرغ کے چُوزوں اور سکباج کا شوربا دیا جائے، جس کے ساتھ کثیر مقدار میں کبر بکری کے بچّے کے گوشت کے ساتھ پکایا گیا ہو ممکنہ حد تک ورزش کرائیں۔

ان تدبیروں کے بعد مرض میں کمی محسوس ہو تو طحال پر حسبِ ذیل ضماد کیا جائے۔

ضماد کا نسخہ اشق صاف شدہ (۷۰ گرام)، لے کر سرکہ کہنہ حاذق میں اتنی دیر تک بھیگنے دیں کہ حل ہو جائے، پھر (۷ گرام)، جعدہ، (۳٫۵ گرام) حماما، (۷ گرام) کرنازج، (۷ گرام) برگ پودینہ نہری (۳٫۵ گرام) جنطیانا لے کر پیس لیں اور اس میں شامل کر کے خوب

پھینٹ لیں اور ایک کتان کے کپڑے پر لیپ کر کے ، طحال پر ضماد کریں ، مگر اس سے پہلے ہاتھ یا کپڑے سے رگڑیں ، اور روغن ناردین ، روغن قسط سے تین چار رات متواتر مالش کر کے یہ ضماد کریں ، تاکہ نیند کی حالت میں اور حرکت کے وقت گرنے نہ پائے ، ـــــ دس دن تک یہ ضماد کریں اور وہ ادویہ استعمال کریں جو ہم بیان کر چکے ہیں ، دس دن تک استعمال کرنے کے بعد یہ دیکھیں کہ سلابت اور سختی کس قدر تحلیل ہو چکی ہے ، اگر پوری طرح تحلیل ہو چکی ہو تو سمجھ لو کہ مریض اچھا ہو گیا ، اگر کسی قدر باقی ہے تو حسبِ ذیل دوا سے تکمید کریں :-

تکمید کا نسخہ برسیاوشان ، حسک ، برگ سادوران ، جعدہ ، قنطوریون ، پوست بیخ کبر ، میعہ خشک ، ثمر طرفا ، اسقولوقندریون اور بھوسی ۵۰ گرام اور کبر بھی لے کر ایک برتن میں ڈال کر اس پر اس قدر سرکہ ڈالیں کہ اُوپر تک آجائے ، اس کو گرم کر کے رات کے وقت تکمید کریں اور متواتر کریں ، اگر جلد متاثر ہو جائے تو روغن ناردین اور روغن گل سے مالش کریں تاکہ تکلیف دور ہو جائے مریض کو آرام دیں ، پھر تکمید کا اعادہ کریں ، دس دن تک تکمید کے بعد پھر ضماد کا اعادہ کریں ، تاکہ طحال کی سختی پوری طرح دور ہو جائے۔

حرّانی اطباء کا علاج طحال کی سختی کے لیئے جس کا نام وہ "عقدہ" رکھتے ہیں یہ ہے کہ وہ نو مقامات پہ داغ دیتے ہیں ، تین داغ ناف کے ، اور تین داغ پسلیوں کے پاس ، اور تین داغ نفسِ طحال پر ، اس سے ان کا منشاء یہ ہے کہ مرض کے مقام پر ضیق اور تنگی پیدا کریں تاکہ پھیلنے نہ پائے اور راستے محدود ہو جائیں ، اور یہاں کسی قسم کا فاضل مواد جمع نہ ہو سکے ، ان کے علاج کے مطابق / (۳۵گرام اشق) ، ۳۵گرام تخم کرفس ، ۳۵گرام انیسون ، ۱۷،۵گرام کرمازج ، جس کو وہ "اخلاط اربعہ" کہتے ہیں ـــــ کوٹ کر اور اشق پگھلا کر ملالیں ۔ اور بلوط بنالیں ہر "بلوط" ۵ ½ گرام کا ہو ، روزانہ ایک "بلوط" سرکہ پیاز دشتی کے ساتھ استعمال کریں ۔

قرص کا نسخہ ریوند چینی ، رسوت مکی ، کرمازج ، اسقولوقندریون ، برسیاوشان ، زعفران (ہر ایک ۷گرام) ، ثمرۂ طرفا ، پوست بیخ کبر (ہر ایک ۱۰،۵گرام) رازیانہ (۱۴گرام) ، ـــــ ان تمام ادویہ کو پیس کر سرکہ میں گوندھ لیں اور قرص بنالیں ، روزانہ ایک قرص (۵۲ ½ گرام) سے (۷۰گرام) سکنجبین کے ساتھ پلائیں ، ـــــ پھر تین گھنٹہ ٹھیر کر (۷۰گرام) ماءالاصول (۷گرام) روغن بادام شیریں کے ساتھ پلائیں ، ـــــ طحال کی سختی کا اس سے بڑھ کر وہ اور کوئی علاج

نہیں کرتے تھے ۔

اہلِ بصرہ کا علاج اہلِ بصرہ طحال کے مریض کو سمندر اور پہاڑی کے پانی میں بٹھاتے ہیں، گندھک کے چشموں سے منع کرتے ہیں، طحال پر اشق اور سرکہ کا ضماد کرتے ہیں، اس علاج سے مریض اچھا ہو جاتا ہے ۔

ابن الازرق کا علاج ایک ماہر طبیب جو ابن الازرق کے نام سے مشہور تھا ۔ اور جو ہندوستان کا سفر بھی کر چکا تھا، طحال کے مریض کے لئے آرد کرسنہ کو نفط ابیض میں گوندھ کر ضماد کرتا، اس سے کافی فائدہ ہوتا، مگر کسی کتاب میں مجھے یہ نسخہ نہیں ملا ۔

کوفہ کی ایک عورت کا علاج کوفہ میں ایک عورت تھی جو طحال کا علاج کیا کرتی تھی، ہم اس کے پاس گئے تو دیکھا کہ طحال کے مریض کو سکنجبین مسخن ۰ (۵۱۲ ملی گرام) نطرون اور اسی قدر بورہ کے ساتھ پلادی ہے جس سے زوردار اجابت ہوتی ۔ اجابتیں "صحیح" کی شکل اختیار کرلیں تو وہ اس کا علاج کرتی۔ کوئی بھی طحال کا مریض پانچ دن کے اندر، جب جرٔت کرکے اس کا استعمال کرلیتا تو اچھا ہو جاتا ــــ میں نے کسی کتاب میں یہ نسخہ نہیں دیکھا، بلکہ یہاں اس کا ذکر ایک نادر علاج کے طور پر کر دیا ہے ۔

باب (۳۸)

صلابت طحال جب پیپ پڑ جائے

جالینوس کے مطابق طحال کی سختی بعض وقت علاج معالجے سے ٹھیک ہو جاتی ہے اور تحلیل ہو جاتی ہے، مگر بعض وقت ہمیشہ کے لئے اس کی سختی باقی رہ جاتی ہے، اور اس میں ضعف آجاتا ہے، اس کے ضعف اور فساد کی وجہ سے جگر میں بھی فساد پیدا ہو جاتا ہے، کیوں کہ وہ خون کی تلچھٹ اور فساد کو جذب نہیں کر پاتی، یہ چیزیں جگر میں باقی رہ جانے کی وجہ سے جگر کمزور ہو جاتا ہے، اور اس کے قوی میں کمزوری آجانے کے بعد مزاج میں فساد پیدا ہو جاتا ہے، اس کا نتیجہ استسقاء کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے، اور باقی کے حصہ میں پیپ آجاتی ہے، — پیپ آجانے کی علامت یہ ہے کہ پیشاب میں تلچھٹ کے مانند چیز خارج ہوتی ہے جس میں سخت بدبو ہوتی ہے، بعض وقت پیشاب میں پیپ جیسا مادہ خارج ہوتا ہے جس میں بے حد بدبو ہوتی ہے، اس کے ساتھ درد محسوس ہوتا ہے، اور طحال کے اندر حدت پیدا ہو جاتی ہے بعض وقت شراب کی تلچھٹ کی مانند قئے ہوتی ہے جس میں بدبو ہوتی ہے اور طحال میں درد ہونے لگتا ہے۔

تلچھٹ کے مانند گاڑھا پیشاب آنے کی وجہ یہ ہے کہ پیشاب غذا کے راستے کی طرف پلٹ کر پیشاب کے راستے کی طرف پھیلتا ہے، — قئے کا سبب یہ ہے کہ طحال سے

معدہ کی طرف قذف ہوتا ہے، جب معدہ میں بہت سا مواد جمع ہو جاتا ہے تو معدہ اس کو قئے کے ذریعے باہر نکال دیتا ہے۔ بعض وقت راستے میں ٹھہر جاتی ہے پاخانہ کے راستہ پہ بایں طور پہ آجاتی ہے کہ معدہ میں پہنچکر دوسری اشیاء سے مل جاتی ہے، پھر اجابت میں خارج ہوتی ہے۔ —— یہ تمام چیزیں جو ذکر کی گئیں نادر الوقوع اور از قسم مہلک امراض ہیں۔

واقعہ ایک بادشاہ زمانۂ دراز تک طحال کا مریض رہا، پھر اس کو پیپ کا پیشاب آنے لگا جو انتہائی بدبودار تھا، تمام لوگ اس قسم کے پیشاب سے نہایت متحیر اور پریشان تھے۔ میری سمجھ میں آگیا کہ اس طرح کا پیشاب طحال کی تحلیل کی وجہ سے آرہا ہے، طحال کی سلامت میں پیپ پیدا ہوگئی ہے، مگر میں نے کسی کو اس بات کی خبر نہیں دی، وہ ہمیشہ اس مقام پہ درد کی شکایت کرتا، تا آنکہ قوت گر گئی، طحال کی تحلیل کی وجہ سے اس کو جو ضعف لاحق ہوا تھا آخر کار ہلاکت کا موجب ثابت ہوا۔

علاج مریض کو ردی غذاؤں سے پرہیز کرائیں صرف حصرمی، اور سماقی مزورات اور زیرباجات استعمال کرائے جائیں، حسبِ ذیل "بزور، سکنجبین بزوری کے ساتھ دیئے جائیں بشرطیکہ مریض قوتِ برداشت رکھتا ہو، ورنہ بیخ کاسنی اور تخم کاسنی سے تیار شدہ مطبوخ کے ساتھ پلائیں، جس کا ذکر ہم نے اپنی قرابادین کے اندر کردیا ہے۔

بزور کا نسخہ تخم خیار، تخم خیارزہ، تخم خربزہ، تخم کدو شیریں، تخم چولائی، تخم کرفس، (ہر ایک ۳۵ گرام)، شب یمانی (۵ ء ۳ گرام)، بورہ (۱/۴ ۲ گرام)، حب القلت (۵ ء ۱۰ گرام)، ریوند صینی (۷ گرام)، —— ان تمام ادویہ کو پیس لیا جائے اور اس میں ان تمام کے برابر شکر طبرزد شامل کرلی جائے، صبح میں (۵ ء ۱۰ گرام) اونٹنی یا گدھی کے دودھ کے ساتھ شام کے وقت بھی اسی طرح پلائیں —— یہ "بزور" اونٹنی کے دودھ کے ساتھ طحال اور جگر کے راستوں کو کھول پیشاب کے راستے سے پیپ کا نکلنا آسان بنا دیتے ہیں گردوں اور مثانے کے درمیان جو رکاوٹ ہوتی ہے اسے دور کردیتے ہیں، مزاج میں قوتِ برداشت ہو تو سادہ پیشاب بھی پلایا جائے، کرسنہ سے تیار شدہ حریرہ شہد کے ساتھ پلانا بھی تنقیہ کرتا ہے، طحال پر حسبِ ذیل ضماد کیا جائے:۔

ضماد کا نسخہ بھوسی کو سرکہ میں پکا لیا جائے، پھر سرکہ نکال کر اس میں اشق بھگو دیا جائے تا آنکہ حل ہو جائے، پھر اس کے اندر بھوسی ڈال کر خوب چھینٹ لیا جائے

تا آنکہ اجزاء برابر ہو جائیں۔ پھر طحال پہ ضماد کریں۔ اس سے طحال کا استفراغ اور تنقیہ ہو جائے گا۔

اعتراض اور جواب

شاید کوئی یہ اعتراض کرے کہ طحال میں پیپ آنا کسی نے بیان نہیں کیا ہے، اس کا یہ جواب ہے کہ یہ ناتجربہ کاری اور جالینوس کے کلام کو نہ سمجھنے کا نتیجہ ہے۔ حالاں کہ جالینوس نے جہاں نفث الدم اور متقدمین اطبا کے اختلاف کا ذکر کیا ہے وہاں اس بات کا ذکر کیا ہے کہ باطنی اعضاء میں سے ہر عضو کے اندر پیپ آسکتی ہے، یہ ریزش اور پیپ پیشاب کے راستے، پیشاب کے ہمراہ نکالی جاسکتی ہے۔ پھیپھڑوں میں جمع شدہ ریزش اور پیپ کھانسی کے ذریعے نکل جاتی ہے، معدہ میں جمع شدہ پیپ اور آلائشیں قے کے ذریعے خارج کی جاتی ہیں۔ آنتوں میں جمع شدہ مواد، پیپ اسہال کے ذریعہ نکالی جاتی ہے'

کسی بھی عضو کے اندر جب یہ چیزیں محتبس ہوجائیں اور مذکورہ طریقوں سے نکالی نہ جاسکیں تو اس کے نکالنے کے لئے قطع و برید کا طریقہ استعمال کرنا پڑتا ہے جو خطرناک ہے، یا عضو کو داغا جاتا ہے تاکہ فاسد مواد خشک ہو جائے۔ حتیٰ کہ جالینوس نے لکھا ہے کہ " جگر میں جب مواد جمع ہو جائے اور اس کو پیشاب یا اسہال کے ذریعے خارج نہ کیا جاسکے تو قطع و برید کرنا پڑے گا گو یہ عمل خطرناک ہے"، جالینوس کا صرف یہی ایک کلام بطور دلیل پیش کیا جاسکتا ہے کہ طحال کے اندر بھی پیپ پیدا ہوسکتی ہے، اور اس کا اخراج ان طریقوں سے کیا جاسکتا ہے، دیلم کے اطباء ہمیشہ خارج ہی سے قطع و برید کرکے اس کا تنقیہ کرتے ہیں، پھر علاج کرکے اسے ٹھیک کرتے ہیں، ـــــ بعض وقت طحال پر پھوڑے نکل آتے ہیں اس کو بھی عمل جراحت کے ذریعہ مختلف لطیف تدابیر سے کام لے کر اسے صاف کرتے ہیں، حتیٰ کہ گاہ ایک خالی نلکی لگا کر مریض کو اس طرح لٹاتے ہیں کہ جمع شدہ پیپ اور خون نلکی کے ذریعہ خارج ہو جائے گا۔ اس جگہ کو باندھ دیتے ہیں چنانچہ ہوا خارج ہونے لگتی ہے، اسے ہمیشہ باندھے رکھتے ہیں، چنانچہ ریاح اور پیپ جب شکم میں جمع ہو جاتی ہے تو سوراخ کھول دیتے ہیں جس سے ہوا، پیپ اور محتبس خون خارج ہو جاتا ہے۔ اس کا ہم نے بارہا مشاہدہ کیا ہے، فی الواقعہ طحال کا معاملہ عجیب و غریب ہے۔

باب (۳۹)

امراض طحال کی جزئیات

بعض وقت انسان کی اشتہا بالکل مرجاتی ہے آدمی سال بھر یا اس سے بھی زیادہ عرصے تک
نہیں کھاتا نہ کھانے کی اشتہا پیدا ہوتی ہے۔ دودھ دانے دار اجناس، میوہ جات یا ان میں سے
کسی ایک چیز پر اکتفا کرتا ہے۔ حالاں کہ جگر، معدہ اور دوسرے تمام اعضا صحیح و سالم ہوتے ہیں،
مزاج میں کسی قسم کا فساد نہیں ہوتا، سقوط اشتہا، کے سوا اور کوئی تبدیلی رونما نہیں ہوتی، — اس
مرض کو ماہر طبیب کے سوا دوسرا کوئی شخص پہچان نہیں سکتا، — کیوں کہ اس مرض کا ذکر کسی
کتاب میں موجود نہیں ہے، اطبا، اس کی تشخیص میں پریشان ہو جاتے ہیں، اور کوئی علاج دریافت
نہیں کر پاتے، — سبب یہ ہے کہ وہ راستے جن میں طحال اشتہا پیدا کرنے کے لئے خلط
سوداوی خالص کو دفع کرتے ہوئے فم معدہ تک پہنچاتی ہے۔ فاسد ہو جاتے ہیں — جب
طبیب ان علامتوں کو دیکھے اور یہ دیکھے کہ اشتہا ساقط ہو چکی ہے اور اعضا صحیح سالم ہیں تو
یقین کرلے کہ طحال سے معدے کی طرف پہنچنے والے راستے مسدود ہو چکے ہیں۔

علاج | سنگیاں کھنچوائے تاکہ جو خلط جمع ہوگئی ہے اس میں حرکت پیدا ہو جائے، اور پھر حسب ذیل ضماد کریں:-

ضماد کا نسخہ | تخم کرفس، انیسون (ہر ایک ۵،۱۰ گرام)، بورہ (۵،۳ گرام) شب (۲ ۱/۴

گرام)، ــــ ان تمام ادویہ کو پیس کر، سرکہ میں گوندھ لیں اور طحال پہ گاڑھا ضماد کریں ــــ حسب ذیل سرکہ کا نطول کریں :-

نطول کے سرکہ کا نسخہ تخم کرفس (۳۵ گرام) لے کر کوٹ لے اور اس میں (۵ء ۱۷ گرام) کزمارج، بورہ، شب یمانی (۵ء ۳ گرام)، زفت (۵ء ۳ گرام)، قطران (۵ء ۳ گرام)، حب المحلب (۵ء ۱۷ گرام) پیس کر، سرکہ میں پکائیں، اور نیم گرم طحال پر نطول کریں، تلچھٹ طحال پہ ضماد کریں، تیز و نمکین اشیاء سے قئے کرائیں جیسے فجل (مولی) مالح اور پیاز وغیرہ ــــ ایک دن تیز قوی نبیذ کے ساتھ اور دوسرے دن سکنجبین اور آب مولی کے ساتھ اور ایک دن نہار مُنہ، اس طرح متواتر تین دن تک پلائیں، اور فم معدہ پہ نرم کپڑے سے مالش کریں۔

ضماد مریض کے مزاج کے مطابق ضماد کریں، اگر مزاج گرم ہو تو ایسی چیزوں سے ضماد کریں جو فم معدہ کو ٹھنڈا کر سکیں جیسے گل سُرخ، لب بہی سفرجل، لب سیب، برگ اسپغول، برگ بارتنگ، لسان الحمل وغیرہ، اگر مزاج بارد ہو تو مصطگی، سنبل، صبر، مر، روغن ناردین، روغن قسط وغیرہ سے ضماد کریں تا کہ اشتہا پیدا ہو جائے۔

اگر اشتہا شروع ہو جائے تو سمجھ لو کہ مریض اچھا ہو گیا، اگر پیدا نہ ہو تو سمجھ لو کہ مرض باقی ہے۔

واقعہ بصرہ کا ایک سر برآوردہ شخص اس مرض میں مبتلا ہوا، وہ چھ مہینے تک تھوڑی سی مقدار میں لب خیار اور کھیرا استعمال کرتا رہا، کسی دوسری چیز کی طرف اس کا میلان نہ تھا، ــــ ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ وہ ایک لڑائی میں شریک ہوا جہاں سے شکست کھا کر ایک گاؤں کی طرف چل آیا اور ایک باغیچہ میں گھس گیا، وہاں سوائے روٹی اور مولی، کھیرا کے اور کوئی چیز نہ تھی، ان دونوں کو کھاتے ہی اسے قئے شروع ہو گئی اور بھوک کھل گئی اشتہاء کو تقویت حاصل ہوئی، الا یہ اس حد تک پہنچ گئی کہ غلیظ اور ثقیل غذا بھی استعمال کرتا تو پیٹ نہ بھرتا، ــــ اس کی یہ اشتہاء اس واقعے کے بعد دس سال تک برقرار رہی۔

یہ واقعہ میں نے اس لئے بیان کیا کہ اشیاء حریفہ سے قئے کے فوائد جو اس مرض میں حاصل ہوتے ہیں وہ واضح ہو جائیں۔

طحال کا ایک دوسرا عجیب و غریب مرض مریض کا جسم صحیح سلامت رہتا ہے اور اشتہاء بھی برقرار رہتی ہے ہاضمہ

بھی اچھا ہوتا ہے مگر جسم پر کالے اور نیلے دھبے نمودار ہوتے ہیں جس میں کوئی تکلیف نہیں ہوتی، یہ دھبے ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ ضرب کا نشان ہوں، بعض وقت یہ دھبے چھوٹے چھوٹے قرص کے مانند ہوتے ہیں ۔۔۔ یہ طحال کے فساد کی وجہ سے رونما ہوتے ہیں اس کی دلیل یہ ہے کہ تمام اعضاء صحیح سالم ہوتے ہیں اور کسی قسم کا درد نہیں ہوتا، اشتہا بھی برقرار ہوتی ہے اور ہاضمہ بھی ٹھیک رہتا ہے۔۔۔ یہ دھبے جلد زائل نہیں ہوتے، اگر دھبے چہرے پر نمودار ہوں تو بہت مشکل سے اور عرصہ دراز کے بعد دور ہوتے ہیں۔

علاج
اگر جسم پر ایسے دھبے ظاہر ہوں تو علاج یہ ہے کہ "رگ اسیلم" کی فصد کھولی جائے اور حسب ذیل ضماد کیا جائے :۔

ضماد کا نسخہ
ہڑتال سرخ، ہڑتال زرد۔ ان دونوں کو باریک پیس کر قطران میں گوندھ لیں بعض اوقات اس میں رائی سیاہ برمی کا بھی اضافہ کیا جاتا ہے، اسے طحال پر ضماد کریں، اگر مریض میں اسہال کی قوت برداشت ہو تو مطبوخ افتیمون سے اسہال کرائیں۔ اور حسب ذیل سفوف دیں :۔

سفوف کا نسخہ
کزمارج (۳۵ گرام)، اسقولوقندریون (۲۴،۵ گرام)، افسنتین (۷ گرام)، شب یمانی (۱۰،۵ گرام)، بیخ سوسن آسمانجونی (۳،۵ گرام)، حب المحلب صاف شدہ (۳۵ گرام)، ریوند (۷ گرام)۔۔۔ پیس کر اس کی دگنی مقدار میں شکر طبرزد شامل کریں، اور (۳،۵ گرام) کی مقدار سکنجبین بزوری کے ساتھ بشرطیکہ قوت برداشت موجود ہو، ورنہ سکنجبین سادہ کے ساتھ استعمال کرائیں۔۔۔ غذا میں سکباج کا شوربا دینا چاہیے جس میں کثیر مقدار میں کبر ڈال کر بکری کے بچے کے گوشت کے ساتھ پکالیا گیا ہو۔

دیگر
بعض وقت آب برگ علیق اور آب برگ کبر کو یکجا کرکے، اس کے اندر اسی کی مقدار آب رائنا ملاکر سکنجبین کے ساتھ پلایا جاتا ہے۔

طلاء
بدن کے ان دھبوں پر، ہڑتال سرخ مینڈھے کے خون یا شراب میں ملاکر طلاء کریں۔ اور سنگ بسند و حجر الفلفل کو سرکہ کے ساتھ گھس کر بھی طلاء کیا جاتا ہے اور مریض ان دھبوں پر ہاتھ سے برابر مالش کرتا رہے، کبریتی اور نطرونی چشموں میں نہانا بھی مفید ہے۔

علاماتِ صحت
اگر یہ دھبے سیاہی سے ملی ہوئی زردی میں تبدیل ہونے لگیں تو سمجھ لو کہ علاج کارگر ہے مریض کو تندرستی و عافیت حاصل ہونے والی ہے۔

اس کا سبب

طحال میں پیدا ہونے والا فاسد سوداوی خون ہے، جو پہلے طحال میں پیدا ہوتا ہے، پھر طبیعت بطور بحران جگر کی طرف پھینک دیتی، طحال کی قوتِ دافعہ قوی ہوتی ہے، اور جگر کی کمزور، لہٰذا یہ سوداوی والا حاد خون سب کا سب جگر میں اور اسی رگوں میں جمع ہو جاتا ہے، پھر جگر سے یہ خون رگوں کی طرف جاتا ہے، دیگر اعضاء اس سے غذا حاصل نہیں کرتے، پھر ایک ایک عضو سے ہوتے ہوئے یا باریک رگوں میں پہنچ کر، جلد اور گوشت کے درمیان حصے میں محتبس ہو جاتا ہے، جو دھبوں کی شکل میں نمودار ہوتا ہے۔

جالینوس نے اس کا کوئی واضح ذکر نہیں کیا، البتہ اس کے کلام سے یہ مطلب نکالا جاسکتا ہے۔

طحال میں پتھری کی پیدائش

تمام حرّانی اطباء کی رائے یہ ہے کہ عام طور پر جو یہ خیال کیا جاتا ہے کہ پتھری جگر میں پیدا ہوتی ہے، دراصل یہ طحال میں پیدا ہونے کے بعد جگر میں آتی ہے، اور پیشاب یا بواسیری خون کے راستے یا فصد کے بعد ریت کی شکل میں خارج ہو جاتی ہے۔

جگر اور طحال کی پتھری کا فرق

ان اطباء نے بیان کیا ہے کہ طحال اور جگر وگُردے کی پتھری کے درمیان فرق یہ ہے کہ جگر کی پتھری سفید یا سُرخ ہوتی ہے، اور طحال کی سیاہ یا مٹیالے رنگ کی ہوتی ہے۔

واقعہ

میں نے ایک عمر رسیدہ عورت کو ہمیشہ طحال کی شکایت کرتے اور یہ کہتے سُنا کہ طحال کے اندر اسے گھٹن سی محسوس ہوتی ہے اور پیشاب کی راہ بکثرت خون خارج ہو جاتا ہے، میں نے خون کو جمع کرنے، پھر اس کو پانی سے بہانے کا حکم دیا، چنانچہ پانی کے نیچے سے سیاہ ریت کے مانند چھوٹے چھوٹے ریزے برآمد ہوئے مجھ سے کہا گیا کہ پانی صاف نہ تھا، یا طشت جس میں خون لیا گیا وہ صاف نہیں تھا میں نے طشت کو دھو کر مکمل طور پہ صاف کرنے کا حکم دیا، پھر اس کا خون نکالا گیا تو پہلے سے بڑھ کر ریت برآمد ہوئی جو آنکھوں سے دیکھی جاسکتی ہے، میں نے اس عورت کو بزور اور ایسی چیزیں جس سے طحال کا تنقیہ ہو مثلاً تین محلل، کبر وغیرہ، اس کے بعد پیشاب کی راہ سے کثیر مقدار میں پتھری خارج ہوگئی جو ریت سے مشابہ تھی چنانچہ درد اور تکلیف زائل ہوگئی ـــــ اگر مذکورہ واقعہ صحیح ہے تو اس کا طریقہ علاج یہ ہے کہ طحال کا تنقیہ کرنے والی ادویہ بزور کے ساتھ دی جائیں جن کا ذکر ہو چکا ہے، ـــــ یہ مرض بھی عجیب و غریب ہے اور شاذ امراض میں شمار ہوتا ہے۔

تریاق طحال

امراض طحال کے بعد ہم اس تریاق کا ذکر کریں گے جس کو حرّانی اطباء تیار کیا کرتے تھے، اس کا عظیم الشان فائدہ مسلّم ہے اسے "تریاق طحال" کہتے ہیں، یہ طحال میں درد، سختی تہبج اور پیپ کے لئے بے حد مفید ہے، نسخہ حسب ذیل ہے:-

نسخہ تریاق الطحال

حب بلسان، حب البان، اسقولوقندریون (ہرایک ۵،۱۷ گرام)، پوست بیخ کبر، ثمرۂ طرفا یعنی کزمارج (ہرایک ۵،۱۰ گرام)، ساذج ہندی، قردمانا (ہرایک ۱۴ گرام) بارزد اشق (ہرایک ۵.۵۴ گرام) بیخ بان (۱۸.۰۵ گرام) پیاز دشتی بریاں (۱۸.۰۵ گرام)، سوغاریقون، بیخ گذر جنگلی (ہرایک ۱۰.۵۰ گرام)، فجیٹھ وج، مر، (ہرایک ۱۴ گرام)، زعفران (۵،۱۰ گرام)، زراوند، مو (ہرایک ۷ گرام)، بیخ مشکطرامشیع، بیخ سوسن آسمانجونی ہرایک ۱۴ گرام)، خلط زعفران جس کو "فروھمان" کہا جاتا ہے (۷۰ گرام)، برگ عنب الثعلب، بارتنگ (۳۵ گرام)، حمار وحشی کی طحال، طحال اسپ، طحال ثعلب (ہرایک ۵،۵۲ گرام)، سنبل شامی، فلفل ابیض (ہرایک ۵،۱۷ گرام)، برگ علیق (۳۵ گرام)، تخم زقوم انیسون، ساسالیوس (ہرایک ۱۴ گرام)، حب صنوبر، کرسنہ، تخم انجرہ (ہرایک ۱۲۰.۵ ملی گرام) بلوط، شحم انار (ہرایک ۵،۱۰ گرام)، زیرہ کرمانی ۳۵ گرام)، پوست بیخ لوف جعدہ (ہرایک ۵،۱۷ گرام)۔ — ان ادویہ میں جو چیزیں پیسی جاسکتی ہوں ان کو پیس لیں، جو از قسم صمغ ہوں ان کو شربت میں حل کرلیں، پھر ان سب کو یکجا کر کے صاف شدہ شہد میں معجون بنالیں اور فصد و استفراغ کے بعد استعمال میں لائیں، اور اس سلسلے میں جو چھ (۶) قاعدے قانون مقرر ہیں انھیں ملحوظ رکھیں، یعنی عمر، مزاج، مقام، موسم، پیشہ اور عادت — تریاق کے استعمال کے وقت جگر اور دماغ کی حالت کا بھی خیال رکھیں۔

طحال کی سختی کے لئے اسے سکنجبین بزوری کے ساتھ پلائیں اور تہبج کے لئے ماءالاصول کے ساتھ پلائیں، ورم دموی کے لئے سکنجبین سادہ اور ماءالشعیر کے ساتھ پلائیں ورم صفراوی میں بھی مذکورہ تدابیر کو بھی پیش نظر رکھے۔

تہبج کے لئے ضماد کرنا ہو تو اسے سرکہ میں حل کر کے ضماد کریں، سختی کے لئے عرق کرفس میں یا موم اور روغن میں حل کر کے ضماد کریں، اور ورم دموی یا صفراوی کی صورت میں اس کی مقدار کم کریں اور آب بارتنگ، آب برگ اسپغول اور حی العالم اور عصا الراعی

میں ملاکر ضماد کریں ، اگر اورام دمویہ اور صفراویہ میں پلانے کا ارادہ ہو تو آب کدو بریاں کے ساتھ پلائیں ، کدو کا موسم نہ ہو تو خشک کدو پیس کر شامل کر کے سکنجبین عرق کاسنی ، عرق عنب الثعلب اور اسی قسم کے عرقیات کے ساتھ پلائیں۔

باب (۴۰)

آنتوں کی خلقت، وضع، صُورت منفعت اور تعداد

امراض معدہ کا بیان نویں مقالہ میں تفصیل سے گزر چکا ہے، اب ہم خاص طور پر آنتوں اور آنتوں کے ساتھ مشارکت رکھنے والے تمام اعضاء کے امراض بیان کریں گے۔

اللہ تعالیٰ نے حیوان کی بقا اور اس کے قوام کا مدار آلات غذا پر رکھا ہے چنانچہ آلات غذا کو مستحکم اور نہایت محفوظ بنایا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے فضل وعنایت کی دلیل صرف غذا کے آلات، ان کی تالیف، اتصال اور وہ اعضاء جو ان کے لئے پیدا کئے گئے ہیں ہوتے اور دوسری کوئی چیز نہ ہوتی تو بھی صرف یہی کافی تھے، اللہ تعالیٰ نے آنتوں کو چھ قطعات میں پیدا کیا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ آنتوں کے اندر جو ریاح، غذا اور رگوں کے اندر جو فاضل مواد اور اغشیہ اور رباطات کے اندر جو چیزیں حرکت کرتی ہیں وہ سب چھ جہتوں میں حرکت کرتی ہیں، یا تو یہ حرکت اُوپر کی سمت ہوتی ہے جیسے بخارات کا چڑھنا یا نیچے کی سمت ہوتی ہے جیسے ریاح کا خارج ہونا اور فضول مادہ کا اترنا، یا سامنے کی سمت ہوتی ہے تاکہ جذب اور تحلیل ہو، یا پیچھے کی سمت ہوتی ہے تاکہ جذب شدہ چیزیں تحلیل ہوں، یا سیدھی جانب ہوتی ہے تاکہ جگر کی طلب کی تکمیل ہو، یا بائیں جانب ہوتی ہے تاکہ طحال کی طلب پُوری ہو۔ یہ غرض اس صُورت میں پوری نہیں ہوسکتی تھی جبکہ تمام آنتیں ایک ہی قطعہ میں ہوتیں۔ کیونکہ

آنتوں کا مقام بدن میں کئی آلات کا متقاضی ہے، مختلف کام ایک ہی آلہ کے ذریعہ انجام نہیں دیئے جا سکتے، بلکہ ہر کام کے لئے اور ہر جزء کے لئے اسی کے مشابہ ایک آلہ کا ہونا ضروری ہے۔

اب رہا یہ سوال کہ آنتوں کی تعداد دس قطعات میں یا چار قطعات ہیں یا اس سے کم یا زیادہ کیوں نہیں بنائی گئی، تو ایسا سوال "مرسل" کہلاتا ہے ـــــ اس لئے کہ اگر آنتوں کو دس قطعات میں بتایا جاتا تو کہنے والا یہ کہہ سکتا تھا کہ آنتوں کو گیارہ قطعات میں کیوں نہیں بتایا گیا، یہی سوال ہر کمی و بیشی کی صورت میں ہو سکتا ہے۔

اگر ہم کسی چیز سے یا کسی چیز پر یہ دلیل قائم کرنا چاہیں کہ اس کی پیدائش میں حرکت محفوظ ہے یا نہیں؟ اگر افعال صحیح اور باضابطہ ہیں تو ہم کو یہ ماننا پڑے گا کہ بنانے والے نے اس کو حکمت اور باضابطگی کے ساتھ بنایا ہے، مثال کے طور پر جب ہم "ہاتھ" کو دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کے ذریعہ تمام افعال ٹھیک طور پر انجام پا رہے ہیں، لہذا اسے ایک خاص حکمت کے مدِ نظر بنایا گیا ہے، اور اس کی ہیئت، جس مقصد کے لئے وہ بنایا گیا ہے بالکل مکمل ہے ـــــ اسی طرح جب ہم آنتوں پر عقد کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ہضم اور غذا کو جذب کرنے کے افعال اور فاضل مواد کو جمع کرنے کا کام وہ مکمل طور پر انجام دے رہی ہیں۔ لہٰذا ہم کو یہ ماننا پڑتا ہے کہ انھیں مکمل باضابطگی اور حکمت کے ساتھ بنایا گیا ہے ـــــ اگر آنتوں کی تعداد میں کمی یا زیادتی حکیمانہ نقطۂ نظر کے لحاظ سے ضروری ہوتی تو نعمت عطا کرنے والے خدائے فیاض نے اس میں ہرگز بخالت نہ کی ہوتی پھر خالق حکیم نے اس کی وضع اور ہیئت کو اس طرح مضبوط اور مستحکم فرمایا کہ اسے دو لیفوں (ریشوں) سے مزین کیا، ایک "لیف" مستدیر شکل کی ہے جو کسی بھی چیز کو پکڑ سکتی، دفع کر سکتی اور نچوڑ سکتی ہے، جیسا کہ ہم جب کسی چیز کو نچوڑنا چاہیں تو اسے اپنے ہاتھ کے احاطے کے ذریعے مضبوطی سے پکڑ کر نچوڑ سکتے ہیں۔ ـــــ دوسری "لیف" لمبی بنائی گئی تاکہ وہ کسی بھی چیز کو پکڑ سکے اور اپنی طرف جذب کر سکے، جس طرح ہم اپنے ہاتھ کو پھیلا کر کسی بھی چیز کو گرفت میں لے کر اپنی طرف کھینچ سکتے ہیں، ـــــ ان دونوں لیفوں کے ذریعہ آنتوں کی غرض پوری ہوتی ہے جو سخت ہیں، ایک آنتوں کے اندر سے ہے جو قوی تر اور سخت تر ہے، اور دوسری، باہر سے ہے، اور پھر ان دونوں کے درمیان کا خلل بھر دیا گیا ہے، جس طرح معمار ایک ایک اینٹ کے درمیانی خلل کو یا مٹی سے مضبوطی سے

بھر دیتا ہے تاکہ دونوں آپس میں اچھی طرح مل جائیں، پھر ان دونوں غشاؤں کے درمیان اتصال قائم کرکے، آنتوں اور جگر کے درمیان اور آنتوں اور طحال کے درمیان اتصال قائم کردیا، پھر ان رگوں کا منہ جن کو "ماساریقا" کہا جاتا ہے اور جو اس بڑی رگ سے نکلتی ہیں جس کو "باب الکبد" کہا جاتا ہے، اس کو غشاؤں سے متصل کردیا ہے تاکہ آنتوں کی حرکت میں استحکام اور مضبوطی ہو، باریک رگوں کے ساتھ احتیاط کا تقاضہ یہی تھا جو بکثرت تعداد میں موجود ہیں بلکہ ان کی کوئی انتہا نہیں ہے، یہ سب وہ شاخیں ہیں جو "باب الکبد" سے نکلتی ہیں، پھر ان شاخوں سے مزید شاخیں نکلتی ہیں جو تمام بدن میں پھیل جاتی ہیں ـــــ اگر تم چاہتے ہو کہ بدن کی ان باریک باریک ـــــ رگوں کا تصور کرو تو تم کو ایک درخت کی شاخوں اور اس سے نکلنے والی ذیلی شاخوں اور ان شاخوں سے نکلنے والی باریک باریک ریشیوں اور ان کی کثرت کو دیکھنا چاہئے، اس کا ہر حصہ یا تو فاضل مواد کو جذب کرتا ہے یا دفع کرتا ہے، یہ تمام شاخیں تمام اعضاء سے متصل ہیں، ـــــ اگر کوئی شخص مختلف قسم کی اجابتیں کرتا ہے یا اس سے مختلف اشیاء نکلتی ہیں تو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ وہ تمام اعضاء کے مختلف حصوں سے نکلتی ہیں۔

غور کرنے سے یہ بات معلوم ہوسکتی ہے کہ اگر کسی شخص کو ضرب لگ جائے یا پتھر سے کسی خارجی عضو پر چوٹ لگ کر زخمی ہو جائے تو اسے خون کی اجابتیں ہونے لگتی ہیں، حالانکہ خارجی اعضاء کو بظاہر آنتوں سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ ایسا ہونے کی صورت میں ایک غبی شخص تعجب کرنے لگتا ہے۔ مگر کوئی شخص جو ہماری مذکورہ بات پر تامل کرکے دیکھے کہ داخلی اور خارجی تمام اعضاء کے درمیان اتصال موجود ہے تو اسے کوئی تعجب نہ ہوگا، کیوں کہ یہ وہی فاضل مواد ہے جو آنتوں کی طرف عود کر آیا ہے، فاضل مواد کا لوٹنا اگر جگر کی طرف آسان ہے تو اولاً وہ جگر کی طرف لوٹتا ہے، پھر اس کو جگر آنتوں کی طرف واپس کردیتا ہے۔ اگر فاضل مواد، طحال کی طرف لوٹ سکتا ہے تو وہ اگر طحال کی طرف لوٹ سکتا ہے تو وہ طحال کی طرف آتا ہے، پھر طحال سے جگر کی طرف اور جگر سے آنتوں کی طرف پلٹ جاتا ہے۔ یہی حال سارے اعضاء کا ہے، جگر، معدہ، دماغ، خصیے وغیرہ مقرر طریقے پر فاضل مواد کو حاصل کرتے ہیں "اور ایک ایک رگ اس کام کے لئے مقرر ہے، جس طرح وہ آلہ کام کرتا ہے جو نہر اور حوض کے درمیان پانی کی سپلائی کے لئے لگایا جاتا ہے، وہ نہر کے ذریعہ، حوض کو پانی سپلائی کرتا ہے، اسے "طرق خفیہ" کہا جاتا ہے، ـــــ یہی وجہ ہے کہ ہم بعض دفعہ طبیب کو یہ کہتے ہوئے سنتے ہیں کہ "یہ فاضل مواد عمق بدن سے

آیا ہے " نیز یہ بھی کہ" یہ مواد بہت دور سے جذب ہو کر آیا ہے، نیز یہ کہ" فاضل مواد" بدن کے بہت دور حصے میں ہے، ــــ کسی بدن کے حصے میں کوئی شکایت ہوتی ہے تو وہ داخلی اور خارجی اعضاء کے پھٹنے کی وجہ سے ہوتی ہے، اس بات کو خوب سمجھ لو ــــ پھر یہ مختلف شاخیں جو بدن کے اندر بکثرت پھیلی ہوئی ہیں چاہے چھوٹی ہوں یا بڑی کسی نہ کسی غرض اور فائدے اور حکمت کے پیش نظر بنائی گئی ہیں ۔

وضع اس کی وضع کو سمجھنے کے لئے ہم اس طرح تصور کر سکتے ہیں کہ معدہ ایک گول کدو کے مانند ہے، اس کا اوپری حصہ محدود اور تنگ ہے جس طرح گول کدو کا ہوتا ہے، اسی مقام پر " مری" بنائی گئی ہے، معدہ کے بیان میں اس کا ذکر گزر چکا ہے، اس کے نچلے حصے میں آنتوں کا ایک قطعہ بنایا گیا ہے جس کو " بواب" کہتے ہیں، اور " بارہ انگشتی " کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، یہ بھی خلقت میں معدہ کے مانند ہے اس میں دو لیف ہوتے ہیں، ایک لمبی ایک گول، اور دو غشائیں ہوتی ہیں، یہاں مثانہ اور مقعد کی طرح کوئی عضلہ نہیں بنایا گیا ہے جو اس پر حاوی ہو ــــ کیوں کہ مناسب یہی تھا کہ یہاں کوئی " عضلہ" نہ بنایا جائے، تاکہ وہ دفعتہً کسی بھی چیز کو قبول کر سکے اور وہ اس کے اندر جا سکے، اگر کسی آلہ کو اس کے اندر داخل کرنے کی ضرورت پیش آئے تو بآسانی داخل کیا جا سکے، ــــ اس کی ایک دوسری غرض یہ ہے کہ معدہ اور آنتوں کا جرم، لیفی ہے، عضلہ گوشت، پٹھے لیف اور غشاء سے مرکب ہوتا ہے، معدہ کو ان تمام چیزوں کی ضرورت نہیں ہوتی، اس لئے اللہ تعالیٰ کو یہ منظور نہ تھا کہ اس طرح معدہ کو مستحکم اور بند کر دیا جائے، لہذا کھلا چھوڑ دیا گیا، نچلے حصے میں عضلات بنائے گئے جو اسفل معدہ سے مربوط ہیں، اس طرح معدہ کی اندر کی چیزیں اس وقت تک نکل نہیں سکتیں جب تک کہ بالارادہ نکالنا نہ چاہے ــــ پھر اگر آنتوں کے اندر حس نہ ہوتی تو فاضل مواد کو ضبط کرنا اور تکلیف دہ چیز کو دفع کرنا ممکن نہ ہوتا۔ لہذا ایسے اعصاب پیدا کئے گئے جو پھیلے ہوئے ہیں اور تیز حس رکھتے ہیں، ان کو آنتوں کے ساتھ جوڑ دیا گیا۔ اور دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے، ایک وہ ہے جو غشاء صافی سے متصل ہے، دوسرا خارج سے غشاء منتین سے متصل ہے، اس کے اجزاء کے اندر تیز حس رکھدی گئی ہے ان آنتوں کا یہ قطعہ سیدھی جانب مائل رکھا گیا ہے، اس سے ایک رگ متصل کی گئی جو پتے سے صفراء کھینچ کر معدے کے نچلے حصے کی جانب خارج کرتی ہے تاکہ وہ غذا جو معدے میں آتی ہے تحلیل ہو جائے اس کی مثال ایسی ہے جیسے ہانڈی کے

نیچے آگ سلگائی جاتی ہے تاکہ کھانا پک جائے، اور فاضل مواد کو دفع کرایا جاتا ہے تاکہ کوئی فضول شئے اس کے اندر باقی نہ رہے اور آنتوں کے اسی قطعہ سے، ایک دوسرا قطعہ بائیں جانب جوڑا لگتا ہے جس کو "صائم" کہا جاتا ہے، پھر اسی قطعہ سے معدہ کے نیچے صفراء پھیلنے والی رگ کی ایک شاخ متصل کردی گئی ہے۔ تاکہ اس قطعہ کو رسے اور یہاں مذکورہ مفہوم میں کوئی فاضل مادہ باقی نہ رہے۔ ماساریقا کی جس شاخ کا ہم نے تذکرہ کیا ہے وہ اکثر و بیشتر انہی دونوں قطعوں سے متصل ہے تاکہ وہ معدہ سے اترنے والی غذا سے فاضل مواد کو سلب کرسکے کیوں کہ ان دونوں قطعوں سے اندفاع فضلات کے ساتھ اگر اس سے ایک یا دو شاخیں متصل نہ ہوتیں تو ان دونوں سے جگر کو صرف تھوڑی غذا پہنچتی، لہذا اکثر و بیشتر کو ان دونوں سے متصل کردیا گیا ہے تاکہ ہر شاخ، تھوڑا حاصل کرسکے، ـــــ اور پھر ان سے مل کر جگر کے اندر کافی غذا جمع ہوسکے پھر اسی قطعہ سے متصل آنتوں کا وہ قطعہ بنایا گیا ہے جو سب سے طویل ہے، اس میں بکثرت گنجان مقامات (تلافیف) رکھے گئے ہیں تاکہ فاضل مواد اس کے اندر زیادہ سے زیادہ مدت تک ٹھیر سکے، اور جگر اطمینان کے ساتھ غذا جذب کرسکے، جیسا کہ "بواب" اور "صائم" کی غرض یہ رہی ہے کہ فاضل مواد ان سے جلد از جلد گر جائے تاکہ اجتماع فضلات سے معدہ کو تکلیف نہ پہنچے پس اس قطعہ سے جسے تلافیف والا کہتے ہیں جگر پوری غذا حاصل کرلیتا ہے ہر "تلفیف" بالائی اور زیریں دو[۲] غشاؤں سے جوڑ دی گئی ہیں جو سارے شکم پر موجود غشا سے نکلتی ہے تاکہ مضبوط، محفوظ اور اس بات سے مامون رہے کہ ایک دوسرے سے الجھ نہ جائیں، ـــــ پھر جب جگر آنتوں کے اس قطعہ کے بعد کثیر غذا کو جذب کرنے سے عاجز آجائے اور مابقی غذائی عصارے کھردرے اور موذی ہوں تو اس قطعہ سے آنتوں کے ایک اور قطعہ متصل کیا گیا جو ایک وسیع تھیل کے مانند ہے اس کا نام "اعور" اور لقب "سنبدی" ہے، اس کو بہت وسیع بنایا گیا ہے اس کا ایک ہی مُنہ ہے اسی سے فضلہ داخل اور خارج ہوتا ہے، وسیع تر اس لئے بنایا گیا ہے کہ اجتماع فضلات آنتوں کے تلافیف والے قطعہ کو اذیت نہ پہنچا سکیں، ـــــ پھر اس سے آنتوں کا وہ قطعہ متصل ہے جس کو "قولون" کہا جاتا ہے، اور جسے تخلیق بائیں جانب مائل کرکے کیا گیا ہے، اس کے دونوں مُنہ چوڑے اور طاقتور ہیں، تاکہ وہ "اعور" میں جمع شدہ فاضل مواد کو بسہولت دفع کرسکے، اس طرح "فضلہ" قطعہ کے آخری حصے تک اس حال میں پہنچتا ہے کہ اس میں کسی قسم کی تری باقی نہیں رہتی، پھر اس سے آنتوں کا وہ قطعہ متصل ہے

جو"دبر"، سے جاکر ملتا ہے، اس کے کنارے پر ایک مستدیر عضلہ بنایا گیا ہے جو اس وقت تک فضلہ کو روکے رکھتا ہے تاآنکہ ارادہ کے ساتھ آدمی اس کو خارج نہ کردے، اس قطعہ کا نام "معاء مستقیم"، ہے، اسے پیچ دار اور لچکدار بنایا گیا ہے تاکہ خشک اور کھردرا فضلہ جو اس کے اندر جمع ہو جاتے تکلیف نہ پہنچائے ــــ ان تمام آنتوں کے ساتھ "ماساریقا" کی شاخیں متصل ہوتی ہیں، جن سے جگر حسبِ ضرورت غذا جذب کرتا ہے، اسی طرح طحال کے حصّے بھی ان آنتوں سے متصل ہوتے ہیں، مگر طاقت کے ساتھ جذب کا کام تو انھیں مقامات سے ہوتا ہے جن کا ہم نے ذکر کیا ہے۔

آنتوں کے ان قطعات میں سے ہر ایک کا ایک مرض ہوتا ہے جو اس کے ساتھ مخصوص ہے، بعض وقت پورے قطعات ایک ہی مرض کا شکار ہو جاتے ہیں، ان کے امراض بھی، مزاج، خلقت اور وضع کے اعتبار سے مختلف ہوتے ہیں، ــــ ہم ان تمام امراض کا بیان آئندہ اوراق میں تفصیل کے ساتھ کریں گے۔

باب (۴۱)

آنتوں کی قلت حس اور ذکاوت

آنتوں کی حس میں کمی اور ذکاوت دونوں آنتوں کے افعال کے لئے مضر اور حسبِ مزاج ان کے مزاجِ طبعی سے خارج ہوتی ہیں، آنتوں میں حس کی کمی سے اجابت بے وقت اور بے ارادہ ہونے لگتی ہے۔ — ایسا دو وجوہات کی بناء پر ہوتا ہے، یا ان اعصاب میں کمزوری پیدا ہوجاتی ہے جو آنتوں کو روکے رکھتے ہیں ان کے اندر ثقل آجاتا ہے، یا ان کے اندر کثیر رطوبتیں یا اخلاط سوداویہ جمع ہوجاتے ہیں، جب اعصاب کمزور ہوجائیں تو اس کی تمام شاخیں بھی کمزور ہوجاتی ہیں جو اعضاء تک جاتے ہیں، جب ان کے اندر کمزوری آجاتی ہے تو ان کی حس کے اندر بھی کمی واقع ہوجاتی ہے۔

علاج مریض کی قوت کا اندازہ کرنے کے بعد اگر استفراغ کو برداشت کرنے کی طاقت ہو تو حسبِ ذیل حقنہ دینا چاہیئے:۔

حقنہ کا نسخہ بابونہ، اکلیل الملک، خشک، برگ سویا، برگ سداب (ہر ایک ۲ گرام، تخم حلبہ، تخم کتان، تخم سداب، قرطم نیمکوب (ہر ایک ۵ء۱۷ گرام) پرسیاوشان (۲۵ گرام)، چقندر کی شاخیں (ایک مٹھا) کثوث کی شاخیں (ایک مٹھا) انجیر (۳۰ عدد) نخالہ (۵۰ گرام)، خطمی (۵ گرام)، — ان دونوں کو ایک پوٹلی میں باندھ لیں — پھر ان سب کا مطبوخ

تیار کریں اور پھر (۰۰، گرام) کی مقدار میں صاف کرلیں ــــ اس میں (۵،۱۰ اگرام) ارنڈی کا تیل ، اور (۳،۵ گرام) روغن بلسان ، اور ۵،۲ اگرام روغن نیبری شامل کریں ، پھر ۵،۱۰ اگرام سکنجبین ڈال کر ہا دن دستہ میں اس قدر نرم کریں کہ سکنجبین گھل جائے ، باقی ادویہ بھی نرم ہو جائیں ، پھر دوبارہ صاف کر کے نیم گرم حقنہ دیں ــــ یہ حقنہ نہار منہ آٹھ دن کی مدت میں چار دفعہ دینا چاہیے ـــــ

بعد ازاں حسبِ ذیل "غرور" سے غرغرہ کرائیں :ــ

غرور کا نسخہ عاقر قرحا (۵،۳ گرام)، میویزج (۲½ گرام)، رائی سیاہ (۱¾ گرام)، ـــــ ان سب کو پیس کر عمدہ مری نشابوری میں جس میں سرکہ شامل نہ ہو ملا کر اچھی طرح غرغرہ کرائیں ــــ غرغرہ کے بعد پانچ دن کے وقفہ سے حسبِ ذیل طریقے پر غذا دیں ۔

سب سے پہلے آبِ مولی، مالح ، شبث طری مولی اور گوشت کے ساتھ پکایا جائے فجل اور شبث کو کھا کر مطبوخ اسفید باج کا شوربہ پیا جائے، پھر شبث ، مالح ، شہد پکا کر صاف کرے اور ایک بڑا پیالہ استعمال کرے ، کھانے کے درمیان گرم پانی ، جو کی شراب اور گاڑھی نبیذ بھی پیئے ، اگر مذکورہ اشیاء کے استعمال کے بعد خود بخود قئے ہو جائے تو بہتر ہے ورنہ روغن بادام میں ڈبو کر ایک پَر کے ذریعہ حلق کو حرکت دے ، جب زوردار قئے ہو کر معدہ صاف ہو جائے تو جہاں تک ہو سکے اس دن کچھ نہ کھائے اور صبر سے کام لے ، دوسرے دن (۱۴ اگرام) سکنجبین (۱۰،۵ گرام) گرم گرم پانی کے ساتھ پی لے ، اس کے بجائے آبِ مولی کو گرم کر کے پی سکتے ہیں ، ــــ یہی علاج جاری رہے تا آنکہ خوب بھوک لگنے لگے ، بعد ازاں گلاب خالص (۵،۵۲ گرام) خوب پکا کر پلائیں ، پھر تیتہو یا قبج (چکور کے مشابہ ایک پرندہ) کا گوشت کھلائیں ، اور صرف مذکورہ غذاؤں پر اکتفاء کریں ۔ حسبِ ذیل سفوف روزانہ استعمال کریں ۔

سفوف کا نسخہ افسنتین گل سرخ (۷ گرام)، مصطگی، (۱۰،۵ اگرام)، کزمازج (۳،۵ گرام)، ایرسا (۳،۵ گرام)، تودری ، بوزیدان (ہر ایک ۷ گرام)، سعد (۳،۵ گرام)، نارمشک (۷ گرام)، طالیسفر (۱۰،۵ اگرام)، نانخواہ زیرہ کرمانی (ہر ایک ۷ گرام)، سعتر فارسی ، زوفا خشک (ہر ایک ۱۰،۵ اگرام) ــــ ان سب ادویہ کو اچھی طرح باریک پیس لیں ۔ اور ان سب کے برابر ہلیلہ کابلی کوٹ چھان کر شامل کر لیں ، پھر ان سب کے برابر شکر طبرزد ملائیں ، روزانہ (۳،۵ گرام) سفوف اور سوتے وقت (۳،۵ گرام) پھانک لیں ، حمام اور معدہ اور آنتوں پر گرم پانی ڈالنے سے پرہیز کریں ۔

اخلاط سوداویہ اخلاط سوداوی کے جمع ہونے سے آنتوں کی حس میں کمی واقع ہوئی ہو اس کا بھی بعینہٖ وہی علاج ہے، البتہ حقنہ میں کسی قدر جاؤشیر کا اضافہ کریں، سفوف کے نسخے میں افسنتین کے برابر افتیمون بھی شامل کریں، مقدار خوراک بڑھادیں اور صرف نہار پیٹ استعمال کریں جس کی مقدار ۵½ گرام ہونی چاہیے، اس سے آنتوں کی حس کو تقویت حاصل ہوگی، اور مضبوطی آئے گی۔

اگر نخاع (حرام مغز) میں کسی خرابی کی بناء پر حس زائل ہوئی ہو تو آنتوں کا علاج بے کار ہے، ایسی صورت میں صرف طبیعت کے عمل کو ملحوظ رکھنا چاہیئے مریض کی حفاظت اس طور پر کرنی چاہیے کہ وہ کھانے پینے میں پرہیز ترک کر کے کسی غلطی کا شکار نہ ہو، جہاں تکلیف ہو رہی ہے اس مقام پر مقوی اور قابض ادویہ کا ضماد کریں۔ اگر صورتِ حال اس حد تک خراب ہوچکی ہو کہ مریض پر پانی بہانا نہ ممکن ہوگیا ہو، اور بغیر ارادے کے پیشاب، پاخانہ خارج ہو جاتا ہو تو اس کی صحتیابی کی اُمید بہت کم ہے۔

ذکاوت حس اس سے جو اجابتیں شروع ہوتی ہیں اس کے بارے میں اطباء کی دو[۲] رائیں ہیں، بعض کا خیال ہے کہ ایسے مریضوں کی "حس کو مکدر کرنا" جائز نہیں ہے، یعنی قابض ادویہ کے ذریعہ علاج نہیں کرنا چاہیئے، خاص طور پر اس صورت میں جبکہ اجابتیں صفراوی نوعیت کی ہوں ـــــ ایسی صورت میں قارورہ اور دیگر اعراض کے مدِّ نظر قارورہ سُرخ اور اس میں سوزش ہو تو جَو کے ستّو کا پانی اور مزورات سماقیہ کے ذریعہ علاج کیا جانا چاہیئے۔ اگر قارورہ غلیظ اور اجابتیں رطوبی ہوں اور بخار نہ ہو تو جوارش بہی ممسک اور سفوفات مرکبہ کے ذریعہ اجابتیں بند کی جانی چاہئیں، غذا میں تیہو، قبج وغیرہ دیئے جائیں۔

اور جو اطباء حس کو مکدر کرنے کے حق میں ہیں وہ ایسی اجابتوں کو روکنے کے لئے حسب ذیل سفوف تجویز کرتے ہیں :۔

سفوف کا نسخہ خشخاش سیاہ، خشخاش سفید تلا ہوا (ہر ایک ۷ گرام) تخم خرفہ، تخم ضمران تلا ہوا یعنی بھونی ہوئی (ہر ایک ۵،۱۰ گرام)، قرط، طراثیث، بلوط، شاہبلوط (ہر ایک ۵½ گرام)، کھجور کے گودے کا آٹا (۵،۱۰ گرام)، صمغ، گل ارمنی، نشا محمص (ہر ایک ۷ گرام)، افیون مصری خالص (۵،۳ گرام) ـــــ ان تمام ادویہ کو

پیس کر نصف کے برابر اسپغول شامل کریں، نہار پیٹ (۵ر۱۰ گرام) سفوف، (۵ر۱۲ گرام) رب بہی سادہ کے ساتھ استعمال کریں۔ غذا میں باقلی سرکہ میں پکا کر دی جائے اور انڈے کی زردی سرکہ میں اُبلی ہوئی کھلائی جائے۔

8271

باب (۴۲)

امعاء کی سطح یا داخلی حصّہ پر پھُنسیوں کا پیدا ہو جانا

اس مرض کا جالینوس نے صراحتًا ذکر نہیں کیا ہے یعنی آنتوں کی سطح پر پھنسیوں کا ذکر نہیں کیا ہے البتہ ان کے باطنی اور داخلی حصّہ پر پھنسیاں پیدا ہو جانے کا اس نے بھی اور دیگر اطباء نے بھی ذکر کیا ہے ؛

سطح پر بثور کی علامت

یہ ہے کہ پیٹ کے اندرونی حصّہ میں دغدغہ اور چبھن محسوس ہوگی اور ایسی اجابتیں آئیں گی جن میں غیر منہضم غذا ہوگی ، یہ مرض "زلق الامعاء" سے مختلف ہے ، اس کا درد بھی مختلف ہوتا ہے ، اس مرض میں درد کبھی اُوپر ، کبھی نیچے ، کبھی سیدھے ، کبھی بائیں جانب محسوس ہوتا ہے ، اس کا کوئی مقام متعین نہیں ہوتا اس کی مخصوص علامت یہی ہے کہ درد کے وقت غیر منہضم شکل میں اجابت ہوتی ہے ۔ جب ایسی علامت ظاہر ہو تو طبیب کے لئے ضروری ہے کہ وہ قارورہ دیکھ کر پھُنسیوں کے اقسام اور قارورہ میں ظاہر ہونے والے مواد کا جوہر معلوم کرے ، اس لئے کہ فاضل مواد بلاشبہ جگر کی باریک رگوں سے اترتا ہے جو ان اغشیہ سے متصل ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے جگر اور باریک رگوں کے درمیان پیدا فرمایا ہے ، تاکہ وہ آنتوں کی حرکت کے وقت ستون اور سہارے کا کام دیں ، اور پلٹنے اور تشویش کے وقت مضبوطی سے تھامے رہیں ، ـــــ یہ باریک رگیں

ایک بال کے قائمقام ہوتی ہیں جو نہ مڑتا ہے، نہ لپیٹا جا سکتا ہے، یہ باریک رگیں جگر اور آنتوں کے درمیان اس طرح برقرار رہتی ہیں کہ سخت سے سخت حرکت اور محنت کے وقت بھی اس کے ٹوٹنے کا کوئی خطرہ نہیں ہوتا، یہ رگیں آنتوں کی سطح کے ساتھ ملی ہوتی ہیں تاکہ غذا ہیں اضافہ کریں، اسی طرح باریک شریانوں سے آنتوں کی سطح سے متصل ہوتی ہیں تاکہ حرارت غریزیہ میں اضافہ کریں۔ اسی مقام پر جالینوس نے ذکر کیا ہے کہ رگوں کے شاخوں کے دہانے شرائین کے شاخوں کے دہانے سے متصل ہوتی ہیں، کیوں کہ ان باریک رگوں کو اس بات کی ضرورت ہے کہ ان کے اندر جو فاضل مواد آئے ان میں لطافت پیدا ہو، لہذا شریانیں حرکت دے کر اسے لطیف کرتی ہیں۔

علاج اگر قارورہ کے اندر حرارت طبیعیہ بڑھی ہوئی ہو تو اس کا علاج فصد سے کرنا چاہیئے حرارت کو تسکین پہنچانا چاہیے جو ماء الشعیر پلانے اور مبرد غذاؤں کے استعمال سے ہوسکتی ہے، جیسے قطف، کاسنی مسلوق، خس اور شوربہ جات جو سرکہ آب حصرم اور آب سماق سے تیار کئے گئے ہوں ۔۔۔ اجابتوں کے بارے میں متفکر نہ ہوں

ضماد آب جرادۂ کدو، آب گل بید سادہ، برگ اسپغول، برگ بارتنگ، عصا الراعی حی العالم ۔۔۔ ان سب کے عرق میں ایک کپڑا تر کر کے، کھانے سے پہلے احشاء پر ضماد کریں خاص طور پر دونوں پھکوں پر جو پسلیوں سے قریب ہیں عضلات کے مقامات سے ہٹ کر ضماد کریں، اور حمام سے بالکل روک دیں اگر حمام کا ارادہ ہی ہو تو سرد پانی سے کریں، اگر گرمی کا موسم ہو تو دھوپ سے اور گرم ہوا سے بچائیں، بلکہ جہاں آرام کر رہا ہو وہاں بھی گرم ہوا نہیں آنی چاہیے۔

مرض میں کمی کی علامت درد زائل ہو کر خراش سی ہونے لگتی ہے مریض کھجانا چاہتا ہے مگر ہاتھ سے کھجانا مناسب نہیں ہے نہ اپنے پیٹ کو پکڑنا چاہیے، ایسا کرنے سے بعض وقت اندر کی آنتیں زخمی ہو جاتی ہیں، اس لئے ہلکی مالش کے طور پر صرف ہاتھ پھرانا چاہیے۔

دیگر ایسی پھنسیوں کو فوری فائدہ اس طور پر بھی ہو سکتا ہے کہ فصد کے بعد روغن گل لگایا جائے اگر مریض کی جلد کھردری ہو تو روغن گل کو کسی قدر گرم کیا جا سکتا ہے،

ابوماہر کا علاج موم اور روغن تیار کر کے اس کے اندر کسی قدر مرداسنگ مغسول شامل کر لیتے اور رقیق مرہم کے مانند بنا کر مریض کے پھکوں پر

مالش کرتے، جس سے بے حد فائدہ ہوتا۔

اس کے بعد ہم ان پھنسیوں کا بیان کریں گے کہ جو آنتوں کے باطن حصے میں پیدا ہوتی ہیں، ــــ اس کی علامت یہ ہے کہ اس کے ساتھ ہی "زلق الامعاء" کی شکایت ہو جاتی ہے، ــــ زلق الامعاء کا مطلب یہ ہے کہ کھانا کھانے کے ساتھ ہی فوری طور پر غذا اتر جائے، اور اتنی دیر تک نہ ٹھہرے کہ ہضم ہو سکے، اس کی وجہ یہ ہے کہ پھنسیاں جب آنتوں کے اندر تکلیف پہنچانے لگتی ہیں تو آنتوں اور معدہ کے غذا غیر پختہ حالت میں نکل جاتی ہے۔ بعض دفعہ "زلق الامعاء" اور "زلق المعدہ" کی شکایت ایک ساتھ ہو جاتی ہے، ہم اس باب کے آخری حصے میں اس پر گفتگو کریں گے۔

اس مرض میں مریض کو بڑی بے چینی اور بے حد تکلیف ہوتی ہے، اجابت میں خالص خون خارج ہونے لگتا ہے، اگر زخم کے اندر عفونت پیدا ہو جائے تو پھر پیپ بھی خارج ہونے لگتی ہے، یہ صورت حال پھنسیوں کی کثرت اور حدت کے لحاظ سے ہوتی ہے۔

علامت اگر اندرونی حصے میں بکثرت پھنسیاں پیدا ہو جائیں تو مریض کو پانی پینے کے بعد تھوڑی دیر کسی قدر آرام محسوس ہوتا ہے، بعد ازاں سوزش شروع ہو جاتی ہے، جو اس کے سر اور چہرے کی سمت پھیلتی ہے۔

علاج اگر اصول اجازت دے تو فصد کھولی جائے، دوا کے ذریعہ ہرگز استفراغ نہ کیا جائے قارورہ میں حدت ہو تو حسب ذیل طریقے پر تیار کردہ جو کے ستو کا پانی پلایا جائے۔

جو کے ستو کا پانی تیار کرنے کا طریقہ ستو (۱۰۸ گرام) مکا ۵۴ گرام لے کر ماء الشعیر کی طرح پکایا جائے، پھر اس کو صاف کر کے اس میں روغن گل خالص کے چند قطرے ٹپکائے جائیں، اور مریض کو پلایا جائے ابتداء مرض میں کھانے میں میٹھی، کھٹی اور کھردری اور عین غذاؤں سے پرہیز کرایا جائے ــــ صرف مذکورہ "جو کے ستو کا پانی" پر اکتفاء کیا جائے، جب درد کو سکون حاصل ہو یا کم ہو جائے سماقی اور رمانی غذائیں کھلائی جا سکتی ہیں البتہ شوربہ جات میں جو تیل ڈالا جاتا ہے اس کے بجائے "روغن گل" ڈالا جائے اور ثرید کے لئے جو آٹا استعمال کیا جاتا ہے وہ نرم سے نرم ہو ــــ یہ غذا مرض کے وسط میں استعمال کی جائے، ــــ جب اجابتیں کم ہو جائیں اور درد کو سکون حاصل ہو جائے فضلہ میں زخم کے چھلکوں یا باریک جھلیوں کے مانند یا مچھلی کے چھلکوں کی طرح کوئی چیز

خارج ہونے لگے تو سمجھ لینا چاہیے کہ پھنسیوں کا تعلق " بثور خبیثہ سے ہے ، اس کے لیے حسب ذیل سفوف بنائیں :۔

سفوف کا نسخہ عجم منقے کے بیجوں کو نرم کوٹ لیا جائے اس طور پر کہ کوٹتے وقت "روغن" نکل آئے (۳۵ گرام) ، جو مقشر کا ستو (۵ء۱۷ گرام) ، گل ارمنی خالص ، گل قبرسی ، گل مختوم خالص ، صمغ عربی ، نشا ستہ محمصہ (ہر ایک ۷ گرام) ، کھجور کے گودے کا ستو کوٹ کر چھانا ہوا (۳۵ گرام) ، گوگل مدنی کا ستو (۳۵ گرام) ، ـــــ پھر ان سب کو یکجا کر کے اس میں کسی قدر زعفران شامل کر لیا جائے ، اور اس سفوف کو روغن گل اور سرد پانی کے ساتھ پلایا جائے ۔ اگر استعمال کرنا دشوار ہو یا مریض کو سخت پیاس ہو تو رب ریباس یا رب حصرم یا رب بہی کے ساتھ پلانا چاہیے ۔ اگر اس سے تکلیف نہ ہو اور موافق نظر آئے تو انھیں ربوب کے ساتھ استعمال کرائے ، اور اگر اس سے تکلیف پہنچ رہی ہو تو حسب ذیل طریقہ اختیار کرے :۔

کعک شامی کو گرم کر کے کوٹ چھان کر بکری کے گردوں کی چربی سے حریرہ تیار کریں جس میں نمک نہ ڈالا گیا ہو ، پھر اس میں یہ سفوف بقدر ضرورت شامل کر کے پلائیں ، ـــــ ابوماہر بکری کے گردوں کی چربی کے بجائے ، مرغی کی چربی کا استعمال کیا کرتے تھے ، کیوں کہ اس میں زیادہ غذائیت ہے ، ـــــ قابض اشیاء کا استعمال اس وقت تک نہ کرائیں جب تک کہ درد پوری طرح زائل نہ ہو جائے ۔ اگر قارورے میں گرمی ہو تو حریرے کے بجائے ماء الشعیر میں بقدر ضرورت مذکورہ سفوف ملا کر پلایا جائے ، اگر مریض میں فصد کی قوت برداشت ہو تو فصد کھولنے میں حرج نہیں ، کیوں کہ خون کا اخراج پھنسیوں کے مواد کو خارج کر دیتا ہے ، ـــــ اگر قارورے میں حدت ہو جس میں صفراء بھی شامل ہو تو سمجھ لینا چاہیے کہ یہ صفراوی پھنسیاں از قسم نملہ ہیں ، ـــــ اس کی علامت یہ ہے کہ مریض آنتوں کے اندر سوزش اور جلن محسوس کرتا ہے ، ایسی صورت میں علاج میں کمی بیشی کی جا سکتی ہے ، ـــــ طبیعت کے انحلال یعنی اجابتوں کی فکر نہ کرے ، الا یہ کہ مریض کی قوت گر جانے کا اندیشہ ہو ، ایسی صورت میں عرق کاسنی عرق عنب الثعلب عرق برگ اسپغول کو یکجا کر کے اس میں بقدر ضرورت "گل قبرسی" ملا کر پلائیں ـــــ جب یہ مرض ظاہر ہو اور یقینی طور پر معلوم ہو جائے کہ صفراوی پھنسیاں ہیں تو کسی قسم کا تیل ہرگز استعمال نہ کریں نہ کھانے میں نمک رہے ، اگر اتر سکے تو تیز سرکہ جو منہ کو جلا دے استعمال کرے جلن زیادہ ہو تو " جو کے ستو کے پانی " میں کسی قدر کافور شامل کرنے میں مضائقہ نہیں ، ـــــ مریض کے "مزاج اصلی" کو

پہچاننے میں غفلت سے کام نہ لے۔ اگر مریض کافور کا متحمل نہیں ہو تو شامل نہ کرے ــــ اگر جلن، تکلیف اور درد میں اضافہ ہو جائے اور مسلسل بیداری اور نیند نہ آنے کی وجہ سے مریض کی ہلاکت کا اندیشہ ہو تو "جَو کے ستو کے پانی" میں کسی قدر افیون شامل کرنے میں حرج نہیں تاکہ مریض کو نیند آجائے، ــــ مرض کے کم ہونے کے بعد افیون کے نقصان کی تلافی کی جاسکتی ہے وہ اس طرح کہ روزانہ گلقند، عرق انیسون اور زوفا، خشک کے ساتھ پلائی جائے۔ اس سے افیون کا ضرر زائل ہو جائے گا، ــــ اگر افیون کا کوئی نقصان محسوس نہ ہو تو پھر اس کے استعمال کی بھی ضرورت نہیں، ــــ افیون کے نقصان کا مطلب یہ ہے کہ جب اجابت کی ضرورت ہو تو ارادہ باطل نہ ہو اور بمشکل اجابت کے لئے جاسکے، اور آئے تو کثیر مقدار میں آئے، بعض وقت بے ارادہ نکل جائے، اس سے بطلان حس کا پتہ چلتا ہے جو افیون کا اثر ہوتا ہے۔ لہٰذا اس کے لئے گلقند، انیسون اور زوفا بھگو اور مل کر پلائیں۔

اس مرض سے شفایابی کے بعد پھنسیوں کے نشانات کو مٹانے اور زخموں کو بھرنے کے لئے حسبِ ذیل سفوف مفید ہے

سفوف کا نسخہ ہلیلہ زرد کو اس قدر بھونا جائے کہ جلنے کے قریب ہو جائے پھر اس کو باریک پیس کر (۱۰٫۵ گرام) سفوف بنالیں، کوکب الارض یعنی ابرک آگ میں ڈالی ہوئی (۷ گرام)، طباشیر جلال (۱۰٫۵ گرام) پوست اترج خشک یا بصورت عدم دستیابی، برگ اترج (۷ گرام) ان تمام ادویہ کو پیس لیا جائے اور ضرورت کے مطابق شربت آس کے ساتھ دیا جائے۔

غذا کھانے میں ایسا گوشت دیا جائے جس کو سرکہ، دانہ انار، دھنیا خشک اور کرویا وغیرہ کے ساتھ آگ پر بھون کر کباب کے مانند بنالیا گیا ہو، اس کو روٹی کے ساتھ اور بغیر روٹی کے دونوں طرح استعمال کیا جاسکتا ہے، اس سے آنتوں اور معدہ کو تقویت حاصل ہوگی، اگر کسی وجہ سے، مثال کے طور پر حلق کے درد یا فم معدہ کی تکلیف کی وجہ سے ان ادویہ کا استعمال ممکن نہ ہو تو حسبِ ذیل حقنہ دیں، یعنی آنتوں کی پھنسیاں جس کے ساتھ زلق الامعاء کا مرض لاحق ہو اور قارورہ میں حدت ہو تو اس میں اس نسخہ کے مطابق حقنہ کریں۔

حقنہ کا نسخہ جَو مقشر تلا ہوا (۱۷٫۵ گرام) مسور، مکا مقشر تلا ہوا (۱۷٫۵ گرام)، حب الآس (۷ گرام)، گلاب سرخ (۱۰٫۵ گرام)، ــــ ان تمام ادویہ کو

حقنے کی طرح پکایا جائے، پھر صاف کرکے (۷۰ گرام) روغن گل، اور ۵½ گرام سفیدہ رصاص مغسول شامل کریں۔ دن میں تین دفعہ اور رات میں دو دفعہ حقنہ دیں ـــــ حقنہ کے فوری بعد جو کے ستو کا پانی پلائیں اور اس میں روغن گل قرسی یا گل مختوم شامل کریں۔

اہلِ بصرہ کا علاج

قارورہ میں حدت نہ ہونے کی صورت میں اہلِ بصرہ حسبِ ذیل سفوف استعمال کراتے ہیں، یہ ہمارا طریقہ اور دستور نہیں ہے البتہ میں نے اس کی تاثیر اچھی دیکھی ہے۔

سفوف کا نسخہ

ریوند خالص (۳،۵ گرام)، گل مختوم (۳۵ گرام، لک العیدان (۱۰،۵ گرام)، صمغ عربی (۷ گرام)، نشا، (۷ گرام)، تخم خرفہ (۳۵ گرام)، ـــــ ان ادویہ میں جن کو بھونا جا سکتا ہے بھون دیں، اور باریک پیس لیں ـــــ بعد ازاں ایک تازہ انڈے کی سفیدی نکال لیں اور زردی کو آگ میں گرم کریں کہ کسی قدر جم جائے، پھر یہ سفوف ضرورت کے مطابق اس میں ڈال کر مریض کو کھلائیں۔

اگر قارورہ میں حدت یا پیاس یا جلن ہو تو جو کے ستو کا پانی، اور شوربہ جات سماقیہ اور رمانیہ وغیرہ پلانا چاہیے۔

اگر پھنسیاں صفراوی از قسم "نملہ" ہوں تو اہلِ بصرہ اس کے لئے جو کا ستو عرق کاسنی، عرق عنب الثعلب صاف شدہ کے ساتھ پکاتے ہیں اور مریض کو پلاتے ہیں اس کی بہت عمدہ تاثیر دیکھی گئی ہے۔

اہلِ بغداد کا علاج

ان سب سے جداگانہ ہے، یہ لوگ قارورہ کی حدت اور لینت پر نظر نہیں رکھتے مرض کی ابتدا میں ایسے مقوی سفوفات استعمال کراتے ہیں جن سے آنتوں کی اصلاح اور تقویت حاصل ہو/ جیسے سفوف طین، سفوف دانہ انار کا استعمال شربت بہی اور آب بہی، اور ربِ السفر جل کے ساتھ کراتے ہیں، جو بہت موثر ہوتا ہے، طبیعت میں بندش آجاتی ہے، مگر درد ایک عرصہ تک باقی رہتا ہے، زائل نہیں ہو پاتا۔

جب ایسی پھنسیاں ظاہر ہوں اور ان کے ساتھ "زلق الامعاء" کی شکایت بھی ہو، نیز پیاس، جلن، بخار یا درد سر ہو تو ابتدائی علاج یہ ہے کہ عرق سیب سادہ، رب بہی، رب خاص اترج کو یکجا کرکے اس میں تھوڑا سا کافور شامل کریں اور بقدر ضرورت پلائیں، بعض وقت

اس کے ساتھ روٹی بھی کھلائی جا سکتی ہے، جب جلن میں کمی آجائے تو وہ علاج کریں جس کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ اگر بخار ہو تو قرص طباشیر، تخم حماض کے ساتھ کھلائیں، شوربہ جات سماقیہ، رمانیہ اور انبر باریس وغیرہ دیں۔ — اگر جلن، پیاس، بخار اور درد سر نہ ہو تو اس کا وہی علاج ہے جو گزر چکا ہے۔ — اب ہم "زلق الامعاء" کی طرف آتے ہیں جو لیسدار رطوبتوں سے پیدا ہوتا ہے۔

باب (۴۳)

"زلق الامعاء" بوجہ رطوباتِ لزجہ

یہ مرض بسا اوقات آنتوں اور معدہ یا صرف معدہ یا صرف آنتوں میں شیریں رطوبتوں کے جمع ہو جانے سے پیدا ہوتا ہے، اگر رطوبت شیریں نہ ہو تو یہ مرض لاحق نہیں ہوتا، اور آنتوں میں سفید رطوبت کا اجتماع ہو جائے تو بدترین قسم کا قولنج اور رطوبت میں حدت اور نمکینیت بھی ہو تو دردناک قسم کا قولنج پیدا ہوتا ہے "زلق الامعاء" صرف اسی صورت میں ہوتا ہے جب مذکورہ بالا طرز کی رطوبت لاحق ہو جائے "نمسہ" کا مطلب یہ ہے کہ رطوبت کے اندر اس شیریں پانی کی طرح شیرینیت پیدا ہو جائے جس میں تیل اور رال وغیرہ جیسی کیفیت شامل ہو جائے۔

علاج

علاج یہ ہے کہ معدہ اور آنتوں کو تقویت پہنچائی جائے اور طبیعت کو بند کیا جائے، یہ مرض اولین مرحلہ میں انتہائی خراب ہوتا ہے، اس لئے ضروری ہے کہ ان رطوبتوں کو ایسی ادویہ کے ذریعہ جن کے استعمال سے رطوبت میں اضافہ نہ ہو نہ خراش کا اندیشہ ہو، خارج کر دیا جائے۔ اہلِ ہمدان اس مرض میں "حب الذہب" کا استعمال کرتے ہیں جس کا نسخہ حسبِ ذیل ہے:۔

حب الذہب کا نسخہ

کرویا، نانخواہ، زیرہ کرمانی، سعتر فارسی، تخم کرفس (ہر ایک ۲ ½ گرام)، بلیلہ سیاہ (۷ گرام)، مصطگی (۱۰ر۵ گرام)، صبر سقوطری (ان سب کے برابر)، پیس چھان کر، آب برگ اترج میں گوندھ لیں اور (۱۲۵ گرام) سے

(۱۲۸۰ ملی گرام) تک کے حبوب بنالیں۔ اچھی غذا کے بعد آنتوں میں طاقت آجائے اور مریض خراش سے مامون ہو جائے تو ایک حب استعمال کرے تاکہ معدہ اور آنتیں رطوبتوں سے دُھل کر صاف ہو جائیں ۔ــــ اگر ان حبوب کی کمیت میں کمی کرنا مناسب معلوم ہو تو کر سکتے ہیں۔

کتب ادویہ کے تمام مصنفین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قابض اشیاء کے ذریعہ حبس طبیعت کیا جائے۔ وہ معدہ اور آنتوں میں جمع شدہ رطوبتوں کے استفراغ کا مشورہ نہیں دیتے، گویا ان کے خیال میں زلق الامعاء صرف پھنسیوں اور فساد طعام کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور انھیں معدہ اور آنتوں کے اندر رطوبت جمع ہو جانے کی فکر نہیں ہے، جب تک سبب باقی ہے مرض کا ازالہ اور علاج ممکن نہیں ہے، جب رطوبت میں کمی آجائے جو غذا خارج ہو اس میں رطوبتوں کا نکلنا بند ہو جائے، غذا زیادہ مدت تک ٹھہرنے لگے تو ایسے وقت ربوب جیسے رب حصرم، رب سیب، رب بہی پلائیں تاکہ معدہ کے اندر قوت پیدا ہو جرم میں خشونت آجائے اور قبض پیدا ہو اس طرح "زلق الامعا" کا ازالہ ہو جائے گا ــــ ورنہ قابض سفوفات استعمال کرنا ضروری ہوگا۔

مندرجہ ذیل سفوف "زلق الامعاء" کے ازالہ کے لئے میں نے ترتیب دیا ہے جبکہ شیریں رطوبتوں کی وجہ سے لاحق ہوا ہو۔

سفوف کا نسخہ

سیب ترش کا ستّو ترش کھجور کے گودے کا ستّو، ترش قابض بہی کا ستّو، سماق آگ میں بھونا ہوا، گُل سُرخ، تخم چوکا، زعرور نخوی پسا ہوا، سویق آگ میں بھونا ہوا ــــ بھنے ہوئے عنبر کا ستّو (یہ تمام ادویہ ہم وزن لی جائیں) اور آب بہی حل یا رب حصرم کے ساتھ استعمال کرائیں۔

اہلِ حرّان کا علاج

اہلِ حرّان زلق الامعاء کے لئے ایک شربت تیار کرتے ہیں خواہ رطوبت کی وجہ سے ہو یا پھنسیوں کی وجہ سے، اور رطوبت کی تحلیل یا تقلیل کے بعد اسے استعمال کرتے ہیں نسخہ حسبِ ذیل ہے۔

نسخۂ شربت زلق الامعاء

رب بہی، رب انگور خام، رب ریباس، رب انار (ہر ایک، ایک بوند) پھر آب حب الآس رطب جو بحالت تر نکالا گیا ہو، ان سب کے برابر لے کر، سب کو یکجا کر لیا جائے پھر ان سب کو اس قدر پکایا جائے کہ لعوق کی طرح گاڑھے ہو جائیں روزانہ (۵ء۵۲ گرام) ۵۱۲ ملی گرام سک رامکی اور

۴ ۱/۲ گرام گل سُرخ کے ساتھ پلائیں ۔

واضح رہے کہ بلوط اور شاہبلوط زلق الامعار کے لئے ردی ہے ۔ اسی طرح قرظ اور طراثیث بھی مناسب نہیں ہے ـــــ زلق الامعار کے لئے قابض ادویہ میں سب سے موافق منقی کا بیج بھی اور بہی کا ستو ہے ۔

گاہ زلق الامعار کے مریض کے مزاج میں حدت پیدا ہو جاتی ہے ، اس وقت فصد کھولنا بہت بڑی غلطی ہے ، مرض " ہلاس " میں تبدیل ہو جائے گا جسم بالکل غذا نہ لے سکے گا اور مکمل کمل کر مریض ہلاک ہو جائے گا اس لئے ضروری ہے کہ فصد نہ کھولی جائے ۔

علاج دیگر حدّت کی تسکین کے لئے

جَو کا سَتو اور جاورس جو حسب ذیل طریقے پر نکالا جائے اس کے لئے مُفید ہے :۔

جس قدر ممکن ہو گاڑھے سے گاڑھا اور مقوی آبِ سماق نکالا جائے ، پھر اس میں مکّا مقشّر اور جَو جسے بھون کر کوٹ لیا گیا ہو ایک دن ایک رات بھگو کر رکھ دیں ، پھر اسے مل لیں اور گاڑھا ہونے تک آگ پر پکائیں اور مریض کو دیں ، اس سے بندش معدہ قوی ہو جائے گا اور مزاج کی حدت میں سکون پیدا ہو گا ۔

بعض دفعہ اس مرض میں ضماد کی ضرورت پیش آتی ہے ، اس صُورت میں حسبِ ذیل ضماد کیا جائے ۔

ضماد کا نسخہ

گلِ سُرخ ، قنب ، حشفہ (ہر ایک ۷ گرام) ، جَو کا ستو پیسنے کے بعد دوبارہ بھُونا ہوا (۷ گرام) ، کعک بغدادی محمّص (۵ء۱۰ گرام) رامک ، سک ، مصطگی (ہر ایک ۲ ۱/۲ گرام) ، آب بہی ، برگ آس رطب (ہر ایک ۲ ۱/۲ گرام) ـــــ ان تمام ادویہ کو کوٹ چھان کر یکجا کر لیا جائے اور معدہ ، آنتوں اور دونوں بازوؤں پر ضماد کریں ۔

ضماد دیگر

مذکورہ دواؤں کے اندر حضض ہندی یعنی فیلزہرہ ، گل ارمنی ، گل قبرسی ، صمغ الثوب جولاذ قبہ سے درآمد کیا جاتا ہے اور جس کو "نترس" کہتے ہیں ، ہموزن تحمیض کر کے آب برگ اترج کے ساتھ شامل کریں اور دونوں بازوؤں پر ضماد کر کے چھوڑ دیں ، تاآنکہ خود صاف ہو جائے ۔

ابو ماہر کا علاج

ابو ماہر اس علاج میں گل رباطہ اور چھال صنوبر نیز جوز الصنوبر کا بھی اضافہ کرتے تھے اور یکے بعد دیگرے رکھے جلتے تھے ۔ یہ

بہت ہی موثر ہوتا ہے قے کے ذریعے بھی علاج کرتے۔ ہم نے بھی اس کی آزمائش کی تو بڑا ہی سریع نافع ثابت ہوا۔

علاج بالغذا

اگر مزاج برداشت کرے تو غذا میں سمک مالح اور فجل (مولی) کے ساتھ پکا کر رائی دے سکتے ہیں۔ یہ آسانی سے معدہ کا تنقیہ اور زلقی مادہ کو قطع کر دیتا ہے۔ معدہ کی قوت اور حفاظت کے لئے اگر بخار اور تغیر مزاج نہ ہو تو کسی قدر قابض اور کسیلا شربت دے سکتے ہیں

اہل بصرہ کا علاج

اہل بصرہ مذکورہ شربت میں کسی قدر رامک اُبال کر کھانے کے بعد پلاتے ہیں۔

یہ لوگ آب سماق اور کسیلے شربت میں گوشت بھون کر مریض کو کھلاتے ہیں جس سے کافی فائدہ ہوتا ہے۔ بشرطیکہ زلق الامعاء کا سبب خلط لذاع یا سوداوی خلط ہو۔ اس سے بسرعت مرض کا ازالہ ہو جاتا ہے۔

زلق الامعاء کا علاج اور غذا جبکہ قارورہ میں حدت اور قوت مضبوط ہو

بلیلہ یا آب انارین سے استفراغ کیا جائے مرض کے ابتدائی مرحلہ میں جو کے ستو کا سادہ پانی پلایا جائے۔ غذا میں بخار نہ ہونے کی صورت میں تیہو اور بٹیر کے گوشت سے تیار کردہ سماقیہ اور بھونا ہوا گوشت نیز رمانیہ اور حصرمیہ بھی دے سکتے ہیں۔

بعض لوگوں کو زلق الامعاء سے مشابہ حالت سے سابقہ پڑتا ہے یہ حالت اسفل ربوب معدہ کے ضعف اور کثرتِ حس سے طاری ہوتی ہے۔ علامت یہ ہے کہ مریض کوئی کھٹی تیلی یا تیز یا میٹھی یا مسکن صفرا شئے کا استعمال کرے تو ایک گھنٹہ کے اندر وہ شئے خارج ہو جاتی ہے۔

اگر ایسا مریض دو کھانے کھائے، ایک جاذب اور دوسرا کھٹا میٹھا پتلا یا تیز ہے تو رقیق، لذاع اور میٹھی غذا تحلیل ہو کر فوراً نکل جاتی ہے۔ اور جو جاذب عمدہ ہضم تک برقرار رہتی ہے ـــــ ایسی صورت میں اکثر و بیشتر اطباء طبیعت کو بند اور معدہ کو تقویت پہنچاتے ہیں۔ صفرا کی صورت میں ایسا مریض جب غذا استعمال کرتا ہے تو یہ غذا محتبس ہو کر تعفن اور بعض وقت سوزش پیدا کرتی ہے۔ ـــــ اس صورتِ حال سے واقف ہونے کے بعد طبیعت صفرا کا استفراغ حسب ذیل مطبوخ سے کرتا ہے۔

صفراء کے استفراغ کا نسخہ

تمر ہندی صاف شدہ (۵۰.۱ گرام)، آلو بخارا قوی (۳۰ عدد) ہلیلہ زرد گٹھلی نکالا ہوا (۰.۷ گرام)، تخم کشوث (۲۵ گرام) توت شامی کچا (۲۵ گرام)۔ ـــــ ان تمام ادویہ کا مطبوخ مل کر صاف کرلیں اور بلحاظ قوت مریض اس کی دو یا تین خوراکیں دیں۔ بعد ازاں معدہ کی تقویت کے لئے حسبِ ذیل سفوف استعمال کریں :۔

نسخہ سفوف مقوی معدہ

دھنیا خشک بھونا ہوا (۱۰.۵ گرام)، دانہ انار بھونے ہوئے (۷.۰ گرام)، طرا ثیث (۱۰.۵ گرام)، مصطگی (۷ گرام)، عود النی (۵ ۱/۳ گرام)، مقل (۱ ۲/۳ گرام)، اقاقیا (۵ ۱/۳ گرام)، گل سُرخ (۱۰.۵ گرام)، زیرہ کرمانی کو ایک دن ایک رات سرکہ میں بھگو کر بھون لیں (۲۴.۵ گرام)، دفاق کندر (۷ گرام)، طباشیر (۱۰.۵ گرام)، نشا محمص (۳.۵ گرام)۔ ـــــ ان تمام ادویہ کو پیس لیا جائے اور روزانہ (۱۰.۵ گرام)، ۵ء۳ گرام آب بھی سادہ کے اوپر استعمال کریں۔ سفوف چبائیں نہیں بلکہ پی جائیں۔ ـــــ جب مرض زائل ہو جائے اور یہ امتحان ہو جائے کہ رقیق لذاع شئے کھلانے کے بعد معدہ سے خارج نہیں ہوگی تو پھر قارورہ کا امتحان کریں، اگر معتدل ہو تو خشک روٹی عمدہ کسیلے شربت میں تر کر کے نہار پیٹ کئی دن متواتر کھلائیں، کھانے میں چوزے، بٹیر اور تیہو اور بکری کا گوشت دانہ انار اور دھنیا خشک کے ساتھ دیں ـــــ اور ہر دس دن میں ایک بار کھانے میں مالح، فجل، اسفیدباج کا شوربہ اور دودھ وغیرہ ملا کر دینے میں مضائقہ نہیں، اس علاج کے بعد عرق گلاب مسخن جو مصطگی اور عود النی اور مذکورہ سفوف ڈال کر گرم کیا گیا ہو تقویت معدہ کے لئے پلانے میں مضائقہ نہیں۔

اگر تقویت معدہ حاصل نہ ہو اور یہ علاج غیر موثر ثابت ہو تو ہلیلہ مربی کابلی کھلائیں اور غذا میں تیہو بریاں دیں، اسفل معدہ پر حسبِ ذیل ضماد کریں :۔

ضماد کا نسخہ

مرِ سبر اسقوطری (ہر ایک ۱ ۳/۴ گرام)، سنبل، مصطگی (ہر ایک ۶۸۰ ملی گرام)، گل سُرخ (۱۰.۵ گرام)، برگ آس (۷.۵ گرام)، ان تمام ادویہ کو پیس کر کسیلے شربت میں گرم کریں اور اسفل معدہ نہار مُنہ ضماد کریں کھاتے وقت اسے دور کر دیں۔

ایسے مریض کو حسبِ ذیل حقنہ دیں :۔

حقنہ کا نسخہ

چاول کو اُبال کر، ۱/۲ پونڈ پانی نکال لیں، اور اس میں (۵۲.۵ گرام) روغن گل خام، (۷ گرام) کسیلا شربت شامل کر کے حقنہ دیں، دونوں پاؤں کو سختی سے بلند کر کے تھامے رکھیں حتیٰ کہ حقنہ کی بُو دور ہو جائے اور معلوم ہو جائے کہ دوا اسفل معدہ میں

پہنچ گئی ہے، یہ حقنہ مذکورہ مقصد کے لئے بہت مفید ہے۔ مولد صفرا غذاؤں سے پرہیز کریں۔ مزاج میں گرمی ہو تو فصد کھولیں اور زیادہ خون کا اخراج نہ کریں۔

واقعہ بصرہ میں ایک فاضل شخص کو یہ مرض لاحق ہو گیا، وہ مقام رستاق جاکر دو مہینے کے بعد واپس آیا، میں نے حال دریافت کیا تو اس نے کہا کہ مرض زائل ہو گیا ہے۔ اس نے بیان کیا کہ اہلِ رستاق سے اس نے اپنے مرض کے بارے میں دریافت کیا تو انھوں نے کہا ہمارے علاقے میں بھی یہ اکثر و بیشتر لوگوں کو ہو جایا کرتا ہے، مریض کو ہم خرنوب نبطی پوست سمیت کھلا دیتے اس سے مرض زائل ہو جاتا ہے، میں نے بھی ایسا ہی کیا چنانچہ مرض زائل ہو گیا، اور میں اب تک یہ استعمال کر رہا ہوں، خرنوب نبطی میں یہ خاصیت اور صلاحیت موجود ہے، اس لئے طبیب کے لئے ضروری ہے کہ سفوف کے مذکورہ نسخے میں اس کا کافی مقدار میں اضافہ کریں۔ عربوں کو بھی یہ مرض زیادہ تر لاحق ہوتا ہے اس کا علاج وہ لبن نشف[1] سے کرتے ہیں، وہ ماست یعنی مسکھن میں لوہا بجھاتے ہیں اور اس کا بکثرت استعمال کرتے ہیں، ان کا بیان ہے کہ اس سے یہ مرض زائل ہو جاتا ہے ـــــ مگر مزاج میں گرمی اور بخار کی صورت میں یہ علاج مناسب نہیں ہے۔

ابو ماہر کا علاج فرماتے ہیں گرم مزاج والوں کو جنھیں یہ مرض لاحق ہو جائے، ماء الشعیر میں خرنوب نبطی حب الآس اور گل سرخ پکا کر پلاتا ہوں جس سے بآسانی مرض ختم ہو جاتا ہے۔

---

[1] لبن نشف ــ جھاگ دار دودھ

باب (۴۴)

سحج[1] کی قسمیں بخار اور بخار کے بغیر

سحج کی تمام قسمیں پانچ ہیں:

پہلی قسم اس کو "سحج خفیف" کہتے ہیں، یہ سب سے سہل قسم ہے، سبب یہ ہے کہ حاد صفراوی اخلاط یا غیر پختہ غذا آنتوں میں آکر خراش پیدا کر دے، یہ صورتِ حال تمام آنتوں میں یا ان کے کسی ایک حصے میں پیدا ہو سکتی ہے۔ آگے ہم اس کی تفصیل بیان کریں گے۔

دوسری قسم رگوں میں جمع شدہ اخلاط میں اس قدر زیادہ ہو جائیں کہ آنتوں میں اُتر آئیں، اس کی علامتوں کو ہم، علاج کے بیان میں ذکر کریں گے۔

تیسری قسم یہ رگوں کے دہانے سے تیز اخلاط کے اترنے سے پیدا ہوتی ہے، اس کی بھی ناقابلِ تکذیب علامتیں ہیں۔

چوتھی قسم یہ جگر کی مشارکت سے رونما ہوتی ہے، اس کی صورت یہ ہے کہ جگر میں متعفن تیز اخلاط جمع ہو کر آنتوں میں اتر جائیں، بہ اعتبار خلط اس کی پھر دو قسمیں ہیں یہ سحج کی سب سے سخت قسم ہے، اس کی بھی علامتیں اور اعراض ہیں۔

---

[1] سحج: کھرچنا: خراش ڈالنا، کریدنا۔

پانچویں قسم

یہ زہریلی اشیاء جیسے ہر بال نوشادر، خاکستر مینڈک وغیرہ، یا انتہائی تیز یا انتہائی کھٹی چرپری یا کڑوی غذا یا دوا کے استعمال سے پیدا ہوتی ہے ردی، سلیم، سریع الزوال، بطی الزوال، متعفن غیر متعفن، مہلک اور ذو سنطاریا، ان سب کا تذکرہ ہم ایک دوسرے باب میں کریں گے۔

ہم یہاں قبل اس کے کہ سحج کے اقسام اور ان کی علامتوں کا ذکر کریں، ایک عضو سے، دوسرے عضو کی طرف اترنے والی خلط کے اسباب کا تذکرہ کریں گے۔

خلط کے اترنے کے اسباب

پانچ ہیں، پہلا سبب : مواد کی کثرت، دوسرا سبب : کسی عضو کے اندر جمع ہونے والے مواد کو عضو کا ہضم نہ کرنا : تیسرا سبب : قبول کرنے والے عضو کا کمزور ہونا، جس کی وجہ سے عضوِ قوی عضوِ ضعیف کی طرف مواد دفع کردے، اور عضوِ ضعیف کو چار و ناچار قبول کرنا پڑے، چوتھا سبب : خلط کی حدت اور چبھن، حاد خلط ایک عضو سے دوسرے عضو کی طرف منتقل ہوتی جاتی ہے، اور عضوا سے دفع نہیں کر پاتا، یا تو اس لئے کہ ایسی خلط کا اس پر دباؤ پڑتا ہے، یا اس لئے کہ پہلے ہی سے وہ عضو کمزور ہوتا ہے اور دفع نہیں کر سکتا، پانچواں سبب : عضو سبب بارد سے متاثر ہو اور مواد کسی ایک عضو یا بہت سارے اعضاء پر گرنے کے لئے مستعد ہو ــــ یہ پانچ اسباب ہیں جو اعضاء کے متاثر ہونے کا سبب بنتے ہیں۔

اسباب کی مندرجہ بالا تشریح کے بعد اب ہم ایک دوسرے طریقے پر اسے بیان کرتے ہیں، جو پہلے طریقے سے زیادہ واضح اور سمجھ میں آنے والا ہے۔

اسباب سحج کی دیگر تشریح

سحج کا سبب خون کا جریان ہو سکتا ہے، اس خون کا جاری ہونا تین حال سے خالی نہ ہوگا، یا تو عروق معدہ سے جاری ہوگا اور اپنی حدت سے عضو کو متاثر کرے گا۔ یا آنتوں کی رگوں کے مُنہ سے نکلے گا یا جگر سے خارج ہوگا، اگر آنتوں کی رگوں کے مُنہ سے اس کا اخراج ہو تو یہ اخراج حدت اور کثرت کی بناء پر ہو سکتا ہے، اور جگر سے جو خون خارج ہوگا وہ ضعف جگر یا کثرت مواد کی وجہ سے خارج ہو سکتا ہے، ضعف جگر / جگر کے اندر پیدا شدہ کسی ورم یا اس میں جمع شُدہ مواد کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ــــ اس قسم کو دموی کہا جاتا ہے، بعض اطباء سابقین اسے " سحج غیر حقیقی " کہتے ہیں۔ یہ قسم جسم کو کمزور دُبلا اور عضو کی حس کو ختم کر دیتی ہے۔

یا سحج کا سبب خلط صفراوی کا آنتوں کی طرف جریان ہوتا ہے، جو رگوں یا خود مرارہ سے نکل کر آنتوں میں آجاتا ہے، جب خلط صفراوی کا جریان بکثرت ہوتا ہے آنتوں کی لزوجت جاتی رہتی ہے اور اس حد تک جاتی رہتی ہے کہ تمام آنتوں یا آنتوں کے وہ بعض حصّوں میں سحج شروع ہو جاتا ہے یہ ہلکے قسم کا سحج ہے جس میں نہ بدن کمزور ہوتا ہے نہ آنتوں کی حس ختم ہوتی ہے
یا سحج کا سبب متعفن اور تیز اخلاط ہوتے ہیں جو بدن میں بکثرت جمع ہو جاتے ہیں، جس کا نتیجہ بدن کی کمزوری اور آنتوں کی حس کے ختم ہونے کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے، یہ بھی سحج کی حقیقی قسم ہے۔

یا اس کا سبب وہ سوداء ہوتا ہے جو اخلاط کے احتراق کی وجہ سے سیاہ ہو جاتا ہے یہی وہ سوداء ہے جس کو حاریابس کہا جاتا ہے، اس کے اندر سوزش ہوتی ہے، جب یہ آنتوں میں داخل ہوتا ہے تو خراش پیدا کر دیتا ہے، سحج کی یہ قسم مہلک ہے، چاہے ابتداء میں پیدا ہو یا انتہا میں چاہے اس کا سبب کوئی ضربہ ہو یا بکثرت گرم یا زہریلی ادویہ یا انتہائی کھٹی اور تیز غذاؤں کا استعمال ہو، اس سے جو سحج پیدا ہوتا ہے وہ بھی حقیقی ہوتا ہے، بسا اوقات یہ امراض کو قبول کرنے کی صلاحیت رکھنے والے جسموں میں مذکورہ تمام اقسام کا سبب بنتا ہے۔

معالجات

اس تفصیل کے بعد ہم اس قسم کا بیان کریں گے جو مقعد کی رگوں سے نکلنے والے خون کی بناء پر پیدا ہوتی ہے، اس کا کچھ بیان اسی باب میں قبل ازیں گزر چکا ہے، اس کا ہم اعادہ کریں گے کیوں کہ اعادہ یہاں مناسب ہے۔
مقعد کی رگوں کے دہانے سے جو خون خارج ہوتا ہے اس کو "تصدع العرق" کہتے ہیں بشرطیکہ اس کے ساتھ کوئی دوسرا خون اور گوشت کے ٹکڑے وغیرہ شامل نہ ہوں، اگر یہ سب شامل ہوں تو اس کو "سحج المقعدہ" کہتے ہیں۔

علاج

مریض کی عمر، مزاج اور قارورے کو دیکھا جائے، اگر قارورہ میں حدّت ہو، اور نبض تیز اور متواتر ہو بدن میں فاضل مواد موجود ہو قوت بھی اچھی ہو تو اس صورت میں فصد کھولنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، یہ وہی قسم ہے جس کا ذکر اربیاسوس نے اس طرح کیا ہے "اس نے شاہزادے کی فصد سحج کی وجہ سے کھولی"، اس سے مراد سحج المقعد ہے۔
بعد ازاں مریض کو ماء الشعیر پلائیں، غذا میں زیرباج کے شوربہ جات یا کدو اور اسی قسم کی غذائیں دیں، بشرطیکہ طبیعت میں یبس ہو، اگر یبس نہ ہو لینت ہو تو غذا میں سماقیہ اور رمانیہ وغیرہ دیں،

قارورہ میں اعتدال اور سرعت نبض میں سکون آجائے تو حسب ذیل شیافہ استعمال کرایا جائے۔

شافہ کا نسخہ

سفیدہ رصاص دھوکر خشک کرلیں (۲½ گرام) عنزروت سفید (۱/۲۴ ملی گرام)، دم الاخوین (۱ ۳/۴ گرام)، اقاقیہ (۱ ۳/۴ گرام)، پیس کر چھان لیں، پھر روغن گل خالص سے موم اور تیل تیار کرکے مذکورہ ادویہ کو اس میں اس قدر پھینٹیں کہ ایک جان ہوکر نرم اور رقیق ہو جائیں ان سے "شیافات" بنالیں، دن کے وقت ایک شیافہ استعمال میں لائے رات کے وقت اس رقیق دوا میں ایک شیافہ لت کرکے مقعد سحج کے مقام پر رکھدیں۔ بعض وقت روغن گل میں بھگوکر بھی مقعد کے اندرونی حصے میں سحج کے مقام پر رکھتے ہیں اور مقعد کے اطراف نیم گرم روغن گل سے تکمید کرتے ہیں ___ اگر قارورے کی اصلاح ہو جائے سرخی زائل ہو جائے بخار نہ ہو تو مریض کو تیہو، بٹیر، چوزے اور بکری کے بچے کا گوشت کھلانے میں مضائقہ نہیں ہے۔ خاص طور پر اس صورت میں جبکہ کمزوری کا اندیشہ ہو، اگر اس قسم کے ساتھ پیچش بھی ہو جائے تو طبیعت کو دیکھنا چاہئے اگر اس میں نرمی ہو تو بند کرنا چاہئے علاج میں اضافہ کر دیں، اور حسب ذیل شیافہ استعمال کریں۔

نسخہ شیافہ

گلنار، مامیثا، عصارۃ لحیۃ التیس، دم الاخوین، رسوت، زعفران، دقاق کندر/ مع قشار کے (ہر ایک ۱ ۳/۴ گرام)، افیون مصری خالص (۲½ گرام) پیس کر "آب برگ بارتنگ" میں گوندھ لیں۔ پھر وہ مرہم جس کا ابھی ذکر کیا گیا لے کر اس شیافہ میں لت کرکے حمول کریں، مگر روغن گل سے مقعد کی تکمید ترک نہ کریں۔ قارورے کے مدنظر غذا استعمال کرائیں۔

اس مرض کے ساتھ مقعد کا استرخا بھی لاحق ہو، کیوں کہ اکثر ایسا ہوتا ہے تو نسخے میں اضافہ کریں، برگ آس (۲۵ گرام)، پوست انار، جفت بلوط، خرنوب نبطی (ہر ایک ۲۵ گرام) لے کر ایک "آفتابہ" میں پکائیں تاآنکہ تمام ادویہ گل جائیں مرخی عضو کو واپس کرنے کے بعد اس مطبوخ سے آبدست لینے اور پھر تکمید کا حکم دیں تاکہ استرخا دور ہوکر تقویت حاصل ہو۔

سحج کی وہ قسم جو عروق امعاء کے دہانے سے خون خارج ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اس میں خون دو حال سے خالی نہ ہوتا۔ یا تو یہ وسیع آنتوں کی رگوں سے نکلتا یا باریک آنتوں کی رگوں سے۔ اگر وسیع آنتوں کی رگوں سے نکلتا ہو تو خون اجابت کے ساتھ یا اس سے پہلے نکلے گا یا پہلے اجابت خون کے ساتھ ہوگی۔ پھر بلا خون کے ہوگی۔ اس سے یہ بات واضح ہو

جاتی ہے کہ خون امعا ر غلیظ سے نکل رہا ہے ، ان تمام صورتوں میں اگر مریض کے اندر قوت موجود ، اور قارورہ میں گرمی ہو اور اس بات کا یقین ہو کہ بدن میں فاضل مواد موجود ہے تو فصد کھولنے میں کوئی حرج نہیں ہے ، ایسی صورت میں لازمی طور پر ماء الشعیر پلائیں بشرطیکہ طبیعت معتدل ہو ، اگر طبیعت میں خشکی ہو تو ماء الشعیر کے ساتھ جلاب یا شربت بنفشہ بھی شامل کریں ، اگر طبیعت نرم ہو تو غذا میں سماقیہ یا وہ حریرہ جو جاورس مقلو اور تلے ہوئے جو کے ستو سے تیار کیا گیا ہو دیں ، اس میں کسی قدر روغن گل بھی شامل کریں ــــ بخار نہ ہو ، یا بخار رہا ہو مگر کم ہو گیا ہو تو سوکھی روٹی سے تیار کردہ حریرہ جو بکری کی چربی یا مینڈھے کی چربی سے تیار کیا گیا ہو دے سکتے ہیں ، بعد ازاں مریض میں قوت برداشت ہونے کی صورت میں سماقیہ شوربہ جات جو بٹیر وغیرہ سے تیار کئے گئے ہوں دیئے جا سکتے ہیں ۔

اگر خون امعا ر علیا جیسے قولون یا اعور سے نکل رہا ہو تو اس کی علامت یہ ہے کہ پہلے اجابت آتی ہے ، پھر تھوڑی دیر بعد خون خارج ہوتا ہے ، یہ خون رقیق ہوتا ہے ، اور اجابت کے ساتھ ملا ہوا ہوتا ہے ، یہ کسی طرح نہیں رکتا بلکہ اجابت کے بعد قطرہ قطرہ ٹپکتا رہتا ہے مریض کو ناف کے پاس اور اس کے نیچے درد محسوس ہوتا ہے ۔

علاج اس قسم کا بھی علاج یہی ہے کہ فصد کھولی جائے بشرطیکہ قوت موافق ہو اور کوئی امر مانع نہ ہو ، اور قارورے کے لحاظ سے علاج کیا جائے ، اگر اس میں سرخی اور حدت ہو تو ماء الشعیر پلائیں یا قابض مزورات سماقیہ ، رمانیہ وغیرہ استعمال کرائیں ، ــــ اگر طبیعت میں نرمی ہو اور بخار نہ ہو ، نہ پیاس ہو نہ سوزش تو بکری کے بچے کا بھونا ہوا گوشت مندرجہ ذیل ترکیب کے ساتھ دیں : خرنوب نبطی ، مازو ، سبز ایک دن ایک رات تک "کھٹے سرکہ" میں بھگو دیں ، پھر سرکہ نکال کر اس میں کسی قدر "کرویا" ، نانخواہ ، کزبرہ خشک ، زیرہ ، سعتر شامل کریں اور ایک دن ایک رات تک مذکورہ گوشت اس کے اندر بھگوئیں ، پھر صاف اور خشک کر کے بھون لیں اور استعمال میں لائیں ، مگر زیادہ مقدار میں استعمال نہ کریں ، ــــ پھر قابض مشروب جیسے رب بہی ، رب حصرم ، رب ریباس وغیرہ بھی استعمال کریں اس قسم کے "دموی" سحج کے لئے یہ سب سے مفید ہے ، اگر "نوع دموی" کے ساتھ پیاس اور سوزش اور بخار بھی ہو جائے تو طبیعت میں بندش ہونے کی صورت میں ماء الشعیر پلائیں طبیعت میں نرمی ہونے کی صورت میں جو کے ستو کا پانی دیں ــــ دونوں صورتوں میں مرض کے لحاظ سے

ضروری ادویہ کا اضافہ کریں۔

خون امعاد قاق (باریک آنتوں) مثلاً ذات التلافیف یا صائم اور بوّاب سے خارج ہونا ہو تو اس کی علامت یہ ہے کہ اجابت آنے کے گھنٹہ یا دو گھنٹہ بعد قراقر اور ریاح کے ساتھ خون خارج ہوتا ہے، اور خون جھاگ دار، رقیق ہوتا ہے، مریض کو ناف کے پاس یا اسی کے کچھ اُوپر درد محسوس ہوتا ہے، خون اجابت کے ساتھ ملا ہوا نہیں ہوتا، کیوں کہ خون اجابت مکمل ہو جانے کے بعد خارج ہوتا ہے۔

علاج اس قسم کا علاج بھی گذشتہ اقسام کے علاج سے قریب ہے، یعنی قارورہ رنگین ہونے کی صورت میں فصد کھولیں، پھر قارورہ مزاج اور وقت کے پیش نظر ضروری ہو تو ما الشعیر یا ما سویق الشعیر اور قابض مشروبات یا مندرجہ ذیل اشربہ ایک ساتھ استعمال کریں جیسا کہ اہل حرّان کا طریقہ ہے، یہ لوگ مندرجہ ذیل تمام ربوب "انواع دمویہ" میں استعمال کرتے ہیں۔ اور اس کا نام "تریاق" رکھتے ہیں۔

تریاق انواع دمویہ رب ریباس، رب انگور خام، رب سیب، رب بہی، رب الآس کو ہم وزن میں دقاق کندر شامل کرکے اور مریض کو پلائیں۔ غذا میں سماقیہ، رمانیہ، حصرمیہ وغیرہ شوربہ جات دیں۔

اگر یہ معلوم کرنا ہو کہ خون جگر سے نکل رہا ہے یا نفس آنتوں سے تو جگر کی حالت اور قارورہ کو دیکھیں، اگر جگر کمزور ہو اور اس سے خون جاری ہو تو اس کے فوراً بعد بلا شبہ بخار آئے گا پیاس اور سوزش محسوس ہوگی، رنگ تبدیل ہو کر مٹیالا اور مدھم ہو جائے گا، جگر میں درد اور ثقل محسوس ہوگا، اگر ورم جگر کی وجہ سے ایسا ہو تو ورم محسوس ہوگا۔

علاج اس کا بھی علاج وہی ہے جو مذکورہ ہو چکا ہے یعنی فصد کھولنا اور ما الشعیر یا ما سویق الشعیر پلانا، بشرطیکہ فصد کھولنے میں کوئی امر مانع نہ ہو۔

جگر پر مبرد اور مقوی ادویہ کا ضماد کرنا جیسے برگ آس رطب، لب سیب، لب بہی، برگ بارتنگ، رسوت، شیاف مامیثا جو کا ستو اور اسی جیسی اشیاء۔

نوع دموی کے لئے جگر کا ضماد ورم اور بخار نہ ہو تو حسب ذیل ضماد استعمال کریں:- سویق الشعیر جلال کو سرکہ میں خوب پکا کر ہاون دستے میں ڈالیں اس کے اُوپر کسی قدر کعک ذریرة القصب بہی لب سیب

اور سر کہ میں پکائی ہوئی مسور کی دال کو خوب باریک پیس لیں، اور ایک کپڑے پر لیپ کر کے جگر پر ضماد کریں۔

دیگر اس مرض کے لئے قرص کہربا، رب بہی اور رب سیب کے ساتھ پلانا بھی مُفید ہے

سفوف سیّار بن موسیٰ اس مرض کے لئے سیّار بن موسیٰ سفوف بھی بہت مُفید ہے، اگر بخار نہ ہو تو ربوب کے ساتھ، اور بخار ہونے کی صُورت میں جَو کے ستو کے پانی یا ماء الشعیر کے ساتھ، مریض کی حالت کے مدِّنظر استعمال کرائیں، نسخہ حسب ذیل ہے :۔

نسخۂ سفوف گِل قیمولیا، یا گِل مختوم، گِل قبرسی (ہر ایک ۲۰گرام) ریوند خالص ۱/۲ ۵ گرام)، تخم مرو، تخم خرفہ، سماق، عصارۃ انبر باریس، عصارۃ لحیۃ التیس، ثمرہ طرفا، (کزمازج) مقلی کا بیج (ہر ایک ۲۰گرام)، گُل سُرخ (۲۰گرام)، کہربا (۲۰گرام)، —— اس نسخے میں ابو عمران موسیٰ بن سیّار نے، جزۂ خشکا محرق (۱۰،۵گرام)، سعد اسود (۱۰،۵گرام) آگ سے نمکین کیا ہوا کشمش کی گھٹلی کا لب (۱۰،۵گرام) کا بھی اضافہ کیا ہے، —— ان ادویہ میں سے جو بھونی جا سکتی ہو معجون لیں، اور مریض کی طبیعت کے اعتدال اور بندش کے لحاظ سے کام میں لائیں۔

واضح رہے کہ اطبار متقدمین نے اس قسم یعنی نوع دموی کے علاج کو نظرانداز کر دیا ہے، میرا خیال یہ ہے کہ اکثر اطبار اس کو جانتے بھی نہ تھے، کیوں کہ جالینوس نے ذکر کیا ہے کہ اطبار کے لئے اس نوع بسیط کو پہچاننا جس کو "دموی" کہا جاتا ہے اور جو "سحج حقیقی" نہیں ہے، انتہائی دشوار ہے، لہٰذا ہم مقعد سے لے کر جگر تک کے مبنی بر حقیقت انواعِ سحج کا تذکرہ کریں گے۔

مقعد میں اگر سحج پیدا ہو تو وہ خون کی حدت یا حاد اخلاط کے جاری ہونے یا عفونت، یا بواسیر کے علاوہ کسی اور زخم کے باعث ہوگا۔

علاج سبب فاعلی کو دیکھیں، اگر حاد خون کا جریان ہو تو یہ دیکھیں کس مقام اور کس عضو سے خُون نکل رہا ہے، اس کی علامتیں ہم قبل ازیں بیان کر چکے ہیں —— مواد کی کثرت کی بنا پر اور قوت کی موجودگی کی صُورت میں جبکہ دیگر کوئی امر مانع نہو، فصد کھولنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے بعد ازاں طبیب کی رائے کے مطابق ماء الشعیر یا جو کے ستو کا پانی پلا کر مزاج کی حدت میں تسکین پیدا کریں۔

اس قسم کے مریض کو کوئی "بزور" نہیں پلانا چاہیئے، طبیعت کو ہرگز بند نہ کریں، کیوں کہ اجابتیں بند ہو جائیں تو تقشر اور فتق پیدا ہو سکتا ہے، لہٰذا طبیعت کو معتدل حالت میں چھوڑ دیں، البتہ اگر نکلنے والے مواد میں حدت ہو تو اسے کم کیا جاسکتا ہے، اور اسے اس کی ضد کی طرف واپس کیا جاسکتا ہے۔

ہم اس کے لئے ایک مثال بیان کرتے ہیں تاکہ ایک سرگرداں طالبِ علم کو سمجھنے میں آسانی ہو خون "ماساریقا" سے نکل کر آنتوں میں حدت کی حالت میں پہنچ جائے یا خلط میں تعفن ہو، اور جگر میں محتبس ہو جائے اور جگر اسے دفع کرے اور وہ جاری ہو جائے یا پتے کے اندر امتلاء ہو جائے اور صفرا، خون کے ساتھ شامل ہو کر آنتوں کی طرف آجائے، ایسی صورت میں اطباء کے لئے ضروری ہے کہ اگر خون جگر سے خارج ہو رہا ہو تو دفعۃً بند نہ کریں، البتہ مریض کو ایسی دوا دی جائے تو جگر کی حدت کم کر کے اس کی حفاظت کی جائے، ـــ اگر قارورہ میں گرمی ہو تو مریض کو ماءالشعیر اور قابض ربوب پلائیں۔ جگر پر ایسا ضماد کریں جو خلط کے جوہر کی ضد ہو، جب خون کا جریان کم ہو جائے اور حدت دور ہو جائے تو اسے پوری طرح بند کیا جاسکتا ہے، کیوں کہ بقیہ خون موزوں ہو چکا ہوتا طبیعت کسی طرح اسے تحلیل کر دے گی۔

خون بند کرنے کے لئے جگر پہ قابض اشیاء مثلاً حسبِ ذیل دواؤں کا ضماد کریں :-

نسخۂ ضماد لحم بہی چھلکے کے ساتھ، سیب برگ آس رطب، قنب یا حشف، صندل سرخ ذریرۃ القصب، عصارۃ لحیۃ التیس، اقاقیا، برگ عنب الثعلب (ہم وزن) یا مرض کے لحاظ سے مختلف مقدار میں لے کر اچھی طرح کوٹ لیں اور دقاق کندر، طباشیر (ہر ایک، گرام) پیس کر اس کے اُوپر ڈال دیں اور خلو معدہ پر، جگر پہ ضماد کریں کھانا کھاتے وقت ضماد کو ہٹا دیں، ـــ غذا میں سماقیہ مزورہ اور رمانیہ دیں بشرطیکہ بخار نہ ہو تو انڈوں سے نکلے ہوئے تازہ چوزوں، قبج، اور تیہو وغیرہ کا گوشت دیا جاسکتا ہے۔

اگر صفراء شامل ہونے کی وجہ سے یہ صورتِ حال پیدا ہو تو لازمی طور پہ "ربوب" پلائیں اور حصرمیہ مزورہ جو ٹھنڈے کئے گئے ہوں کھلائیں مریض میں تیہو کے لئے قوتِ برداشت ہو تو خون کے منقطع اور سحج المقعد کے دور ہونے تک کھلا سکتے ہیں، ایسی صورت میں حبس مرہم، اشیاف، تکمید وغیرہ کا ہم نے ذکر کیا ہے وہ سب استعمال میں رکھیں۔

اگر سحج، معاء مستقیم میں ہو تو اس کے اسباب فاعلہ کا لحاظ ضروری ہے جیسا کہ ہم نے

قبل ازیں بیان کیا ہے ۔ مگر سبب دور کرنے میں نرمی سے کام لیں اور سختی نہ برتیں ہم نے جن تدابیر کا ذکر کیا ہے ان سے تجاوز نہ کریں ۔

سیلان منقطع یا کم ہو جائے تو اجابت میں جو خون اور ریزش خارج ہو اسے نظر میں رکھیں ، اگر چکناہٹ ملی ہوئی اجابت ہو رہی ہے تو "بزور" اور قابض سفوفات نہ پلائیں اس قسم میں عضو کی اصلاح اور قطع سیلان کے بعد حسبِ ذیل حقنہ دیں ۔

حقنہ کا نسخہ

ارز فارسی مقشر ، اس کو کئی بار مغسول کر کے بھون لیا جائے (۳۵ گرام) جاورس مقشر (بڑی قسم) بھونی ہوئی ، ۵ء۷ اگرام ، جو مقشر نیمکوب (۵ء۱۰ اگرام) گلِ سُرخ اقاقیہ (۷ گرام) ، جفت بلوط ، دقاق کندر (ہر ایک ۷ گرام) ، عصارۃ لحیۃ التیس (۷ گرام) ، تخم جو کا نیمکوب (۵ء۱۰ اگرام) ، مسور مقشر تلا ہوا (۵ء۷ اگرام) ، نشا محمص (۵ء۱۰ اگرام) ، حب الآس (۳۵ گرام) برگ آس (پانچ گرام) قرظ ، طراشیث (ہر ایک ۷ گرام ، بوٹی جسے "لاق" کہتے ہیں یہ ایک ایسی بوٹی ہے جس کے پتے میں نرمی کے ساتھ پھول ہوتے ہیں ، یہ انگور کی نرم شاخوں کی طرح نکلتے ہیں ، ۔ اور انگور کی طرح قریب سے جڑے ہوتے ہیں ، پتہ کدو کے پتہ سے چھوٹا ہوتا ہے ، (ایک مٹھا) حقنہ کی طرح نرم پکا کر ۳۵۰ گرام صاف کر لیں ، اور ایک کانچ کے برتن یا لوہے کی ہاون دستے میں ڈال کر (۳۵ گرام) شامل کر کے اس کے اُوپر (۵ء۱۰ اگرام) قرطاس بصری سوختہ ڈالیں اور ہاون دستے میں خوب نرم کر کے نیم گرم حقنہ دیں ، دن رات یکے بعد دیگرے دو حقنے دیں ، خندروس مقلو کا حریرہ پلائیں جو بکری کے گُردے یا بطخ یا مُرغی کی چربی سے تیار کیا گیا ہو ۔

"حساء المغری" اہلِ حرّان کا حریرہ

بہنے والے مادہ کے یا بند ہو جانے کے بعد استعمال کرتے ہیں :۔

نسخہ حساء المغری

جاورس مقلو ، ارز مغسول مقلو ، نشا محمص سے بکری کی چربی کے ساتھ حریرہ تیار کریں اور اس پر سرکہ میں بھگوئے ہوئے زیرہ اور کسی قدر دھنیا خُشک مقلو چھڑکیں اور نیم گرم پلائیں ـــ غذا میں تمام قسم کے گوشت کا شوربہ دیں بشرطیکہ کوئی امر مانع نہ ہو ۔

شوربا جو تمام اقسام کے سحج کے لئے اہلِ حرّان بابرکت خیال کرتے ہیں

فاختاؤں کا گوشت ، گوریوں کا گوشت ، قبج کا گوشت ، بکری کے بچے

کا گوشت ، بھیڑ کے بچے کا گوشت ، گائے کا ہلکا گوشت معتدل ... پکائیں اور پھر چکنا ہٹ صاف کر کے اس میں روٹی توڑ کر ثرید بنائیں اور مریض کو کھلائیں ، اگر مزاج میں ... ہو تو ... نبیذ کسیلی قابض پلائیں ـــــ مذکورہ سحج کے لئے بھی یہی چیز فائدہ مند ہے۔

ہم یہاں سحج کے علاج کے ساتھ ساتھ زخم کا علاج بیان نہیں کریں گے تاکہ ایک طالب علم کے لئے اشتباہ کا باعث نہ ہو۔

اگر سحج " قولون" یا " اعور" میں ہو تو تین علامتوں میں سے کوئی ایک علامت پائی جائے گی ، یا تو سحج کے مقام پر درد کے ساتھ ساتھ خون اور پیپ کی اجابت ہوگی ، یا اجابت کے بعد خون اور پیپ نکلے گی ، یا خون اور پیپ خارج ہوگا تو اس کے ساتھ ساتھ لیسدار رطوبت بغیر چکنا ہٹ کے خارج ہوگی ، ـــــ کیوں کہ معاء مستقیم میں اگر سحج ہو تو اس کے ساتھ چکنا ہٹ اور شحمیت خارج ہوتی ہے ، اور اگر قولون و اعور میں ہو تو اس کے ساتھ لیسدار رطوبت شحمیت اور چکنا ہٹ کے بغیر خارج ہوتی ہے۔ سحج کی پہچان کے لئے یہ علامات کافی ہیں۔

علاج

اگر " قولون" اور " اعور" میں سحج ہو تو علاج یہ ہے کہ سبب دُور کریں ، جیسا کہ ہم نے قبل ازیں بیان کیا ہے ، قلب مادہ اور اصلاح مادہ سے کام لیں ، پھر حقنہ دیں جس کا ذکر گزر چکا ہے ، کیوں کہ ان آنتوں میں حقنہ بآسانی پہنچ جاتا ہے سفوفات کا پہنچنا دشوار ہوتا ہے ، ـــــ جس حریرہ کا ہم نے ذکر کیا ہے وہ اس کے لئے بے حد موثر ہے ـــــ اس سلسلے میں اہم بات یہ ہے کہ مریض کے مزاج ، اور قارورہ پر نظر رکھیں اور دیکھیں کہ کون سا عضو باعث بنا ہے اور کس عضو پر اس کا اثر پڑ رہا ہے۔

ناقص اطباء کئی طرح سے غلطی کر بیٹھتے ہیں ، ایک تو یہ کہ وہ سحج کی قسم اور اس کے مقامات میں تمیز نہیں کر پاتے ، پھر وہ سیلان ، ترشح ، مواد کی حدت اور سہولت کا لحاظ نہیں کرتے۔ لہٰذا ہر قسم کا ایک ہی علاج شروع کر دیتے ہیں ، اور مرض کو دُو یا دُو سے زیادہ بنا دیتے ہیں۔

امعاء دقاق (یا ایک آنتوں) میں اگر سحج ہو تو اس کی تین علامتیں ہیں جو مذکور ہوئیں ، ایک علامت درد ، دوسری اجابت ، اور تیسری خون اور پیپ جو کم مقدار میں اور صاف ہو ، جس کے ساتھ کوئی خلط ، چکنا ہٹ اور لیسدار رطوبت شامل نہ ہو۔

علاج

سبب دور کریں ماء الشعیر جو کے ستو کے پانی وغیرہ سے خلط کی اصلاح کریں موافق غذائیں جیسے سماقیہ ، رمانیہ ، وغیرہ دیں ، ـــــ مریض کے حسب حال ،

بخار کے ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے اس میں کمی بیشی کریں۔ مختصر یہ کہ گرمی یا بخار ہونے کی صورت میں مزوّرات سے دریغ نہ کریں کوئی امر مانع نہ ہو تو تیہو اور سماقیہ کے استعمال سے منع نہ کریں
—— بعد ازاں سفوفات ملینہ دینے جائیں، مثلاً حسبِ ذیل سفوف :-

سفوف ملین کا نسخہ

تخم بارتنگ، تخم خرفہ، تخم چوکا (ہر ایک ۷ گرام) ورد (۵/۱۰ گرام)، تخم مر، تخم ہسفرم (ہر ایک ۵/۱۰ گرام)، گلِ ارمنی، گل قبرسی، گل مختوم، صمغ عربی، نشا، کثیرا (ہر ایک ۵/۱۰ گرام)، —— ان ادویہ میں سے جن کو بھونا جاسکتا ہو بھون لیں اور جن کی تحمیص کی جاسکتی ہے تحمیص کرلیں۔ ادہ باریک پیس لیں، پھر (۷۰ گرام) اسپغول بھون کر اس پہ چھڑکیں —— روزانہ یہ سفوف (۵/۱۰ گرام)، رب ہی یا رب ریباس یا رب الآس کے ساتھ پلائیں۔

غذا میں سماقیہ اور رمانیہ دیں، اگر مریض اس سے بیزار ہو تو کعک محمّص، بادام محمّص کے ساتھ کھلائیں، اور خندروس مقلو اور لباب خبز کا حریرہ پلائیں جو مرغ، بکری اور ہرن کی چربیوں سے تیار کیا گیا ہو، بعض اطبا متقدمین ہرن کی چربی اس وقت استعمال کرتے ہیں جب بخار نہ ہو، —— ہرن کی چربی سحج کے لئے عجیب التاثیر ہے۔

سُوپ جس کو اہل جندیسابور استعمال کرتے ہیں

سحج ذوی اور اور سحج حقیقی کے لئے اہلِ جندی سابور حسبِ ذیل طریقے پر سُوپ تیار کر کے استعمال میں لاتے ہیں اس سے کافی فائدہ ہوتا ہے :-

سماق طری گٹھلی صاف کیا ہوا (ایک پونڈ) لے کر تین پونڈ آبِ شیریں بارش کا پانی بہتر ہے میں ایک دن ایک رات بھگوئیں، پھر پکا کر آگ سے اتار لیں، اور اچھی طرح مل کر اس میں کسی قدر "ارز فارسی مغسول"، اور ذقن مقشر ڈال کر ایک دن ایک رات رکھ دیں، پھر اچھی طرح مل کر صاف کریں، اور بکری کے گردے کی چربی یا مُرغی کی چربی سے "سُوپ" تیار کریں، جب تیار ہو جائے تو اس پر کسی قدر خرنوب نبطی اور تھوڑا سا ریوند پیس چھان کر ڈالیں، اور مریض کو پلائیں۔

ابو ماہر

ابو ماہر نے اُوپر سے چھڑکنے کے لئے "ذرور" میں حسبِ ذیل اضافہ کیا ہے مازو (ایک جزء)، کندر (ایک جُزء) ، اور کسی قدر افیون۔

مذکورہ اضافے کے بارے میں، میں نے ابو ماہر سے بحث کی تو انھوں نے جواب دیا کہ یہ اس

صُورت میں مُفید ہوتا ہے جب مریض سحج کے ساتھ ساتھ درد اور تکلیف بھی محسوس کرے، پھر میں نے دریافت کیا کہ یہ کس کی ایجاد ہے؟ یا خود آپ کی اختراع ہے یا کسی سے سُنا ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ اہلِ حرّان نے زحیر یعنی پیچش کے لئے ایک سفوف تیار کیا ہے جسے پیچش کے اس مریض کو کھلاتے ہیں جس کے قارورے میں گرمی ہو نہ آنتوں میں سحج ہو، بلکہ صرف "پیچش" ہو، نسخہ حسبِ ذیل ہے:۔

پیچش کے سفوف کا نسخہ

مازو سبز دھبیوں سے صاف کیا ہوا (۳/۴ ۳ اگرام)، دقاق کُندر (۱/۲ ۲ گرام تخم کرفس (۳/۴ ۳ اگرام)، افیون خالص ۳/۴ ۳ اگرام)، ــــ ان تمام ادویہ کو پیس لیں۔ ایک خوراک (۱۰۲۴ ملی گرام) پلائیں، اس کی ایک خوراک سے ہی اسی دن موثر طور پر فائدہ ہوگا۔

ابو ماہر کا معمول

ابو ماہر کا یہ معمول بھی تھا کہ اگر سحج، پیچش کے ساتھ ہو تو ایک انڈا لے کر اس کی سفیدی نکال لیتے اور آگ میں پکا کر پختہ کر لیتے، پھر مذکورہ سفوف کی ایک خوراک اس میں شامل کر کے مریض کو پلاتے، یہ اس صُورت میں ہے جبکہ گرمی یا بخار نہ ہو ــــ یہ معمول بھی تھا کہ وہ انڈوں کو سرکہ میں اُبال کر زردی نکال لینا اور تیہو یا قبج کے ساتھ سماقیہ پکا کر انڈوں کی زردی اور کعک (سُوکھی روٹی) سے بنائی گئی ثرید نصفا نصف لے کر سماقیہ میں شامل کر لیتے اور چمچے سے کھانے کا مشورہ دیتے ــــ اس سے بھی پیچش دور ہو جاتی ہے اور مریض کو قوت ملتی ہے بشرطیکہ گرمی اور بخار نہ ہو۔

آنتوں میں پیدا ہونے والے سحج کے بعد ہم ایک نادر الوقوع سحج کی قسم بیان کریں گے جو جگر سے نکلنے والے خون سے پیدا ہوتی ہے اور یہ نوع دموی جگر کے ورم اور فساد کی وجہ سے واقع ہوتی ہے۔ چنانچہ ان تمام مقامات پر سحج پیدا ہو جاتا ہے جہاں جہاں سے خون گزرتا ہے، اس لئے اس قسم میں خون کی اجابتیں، ورم جگر، اور سحج تینوں جمع ہو جاتے ہیں، اس قسم کو "نوع مرکب" کہا جاتا ہے۔

علامات

سب سے کھُلی ہوئی علامت یہ ہے کہ اجابت میں پیپ اور خون مل کر آتا ہے اور بدبو ہوتی ہے جگر میں تکلیف ہوتی ہے اور ظاہر طور پر ورم جگر محسوس ہوتا ہے ــــ اس کی دوسری علامت یہ ہے کہ یہ قسم بخار کے بغیر نہیں ہوتی ــــ اگر طبیب ماہر نہ ہو تو سحج کی یہ قسم "استسقاء" کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے ہم قبل ازیں اسے بیان کر چکے ہیں یہاں پھر اس کا اعادہ کر کے کچھ علاج بیان کرنا چاہتے ہیں، اگر طبیب یہ چاہے کہ مذکورہ بسیط معالجات

اگر سجح میں اضافہ ہو جائے تو مقام ماؤف کا بغور جائزہ لیں، اگر سجح باریک رگوں میں ہے تو "بزدر"، صمغ، نشا روغن گل کے ساتھ یا ماء سویق الشعیر میں شامل کر کے پلائیں، اور اس کا ویسا ہی علاج کریں جس طرح سجح کی اور قسموں کا کیا جاتا ہے۔ اگر بخار نہ ہو تو نیمبرشت انڈا کھلانے میں حرج نہیں مگر "بزدر" اس پر چھڑک کر دیں۔ اگر بخار ہو تو آب سویق الشعیر میں ان بزدر لینہ کو شامل کرنے کے علاوہ اور کسی چیز کا اضافہ نہ کریں۔

اگر سجح موٹی آنتوں میں ہو تو کسی قسم کے بزور نہ دیئے جائیں، حسب ذیل حقنہ دیں:-

حقنہ کا نسخہ پہلے روغن گل سے موم اور روغن تیار کریں پھر اس میں کسی قدر سفیدہ اور کسی قدر مرداسنگ ڈال کر ہاون دستے میں نرم کریں تاکہ تمام اجزاء آپس میں مل کر مرہم بن جائیں، پھر حسب ذیل حقنہ لگائیں۔ جاورس مقلو مقشر، عدس مقشر مقلو، ارز مقشر مقلو۔ ارز فارسی عمدہ ہوتا ہے۔ ان دونوں کو چاول کی طرح پکا کر اچھی طرح ملالیں اور ایک چھلنی کے ذریعہ چھان کر (۲۱۰ گرام) کی مقدار صاف کر لیں، اور ایک ہاون دستے میں ڈال کر اس پر (۳۵ گرام) روغن گل ڈالیں، (۱۰۵ گرام) یہ مرہم لے کر حقنہ دیں، جہاں تک ممکن ہو، سخت قابض اشیاء کا حقنہ استعمال نہ کریں۔

اگر سجح، دُبر کے قریبی حصے میں ہو تو خطرہ نہیں ہوتا، اس کے لئے مندمل کرنے والے مرہم استعمال کریں۔ مذکورہ "سوپ" پلانے کے بعد غذا میں ارز اور جاورس دیں، مرہم کا استعمال جاری رکھے، سجح کی یہ قسم اگر کسی چیز کے پینے کی وجہ سے لاحق ہوئی ہو تو قوت کو تحلیل کر دیتی ہے،

دیاسقوریدوس کا کہنا ہے کہ حشیشہ حامضہ جس سے سجح پیدا ہوتا ہے اس میں سقوط قوت کی وجہ سے اجابتیں بند ہو جاتی ہیں نہ کہ طبعًا، اگر یہ بات ممکن ہو کہ قوت کی برقراری کے ساتھ اجابتیں جاری رہیں تو اس کے لئے مقوی غذا بند نہ کریں، مگر ایسا کرنا ممکن نہیں ہوتا، لہذا مرض کے ازالے کے بعد ہی تقویت پہنچائی جائے۔

اگر سجح تیز اکال اور قاطع اشیاء کے استعمال سے پیدا ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ مریض کو کئی دفعہ نیم گرم گھی پلائیں/، پھر ایک دن ایک رات تک غذا بند کر دیں چاہے قے ہو یا نہ ہو، اگر خون کی قے ہونے لگے تو یہ ہلاکت کی علامت ہے۔

دونوں حالتوں میں اگر شکایت معدہ یا فم معدہ میں ہو تو مریض کی ہلاکت کا اندیشہ ہے البتہ اگر قعر معدہ میں ہو تو بچ سکتا ہے، مریض کی ہلاکت کا سبب یہ ہے کہ غذا نہ معدہ میں رکتی ہے، ہضم ہوتی ہے، لہذا دیکھنا چاہیئے کہ سجح کن آنتوں میں ہوا ہے اسی کے لحاظ سے علاج کریں،

علاج وہی ہے جو "مرض ذوسنطاریا" کے لئے کیا جاتا ہے ، یعنی اس کے لئے " حقنہ " دیا جائے جس کا نسخہ حسبِ ذیل ہے :-

اس قسم کے سحج اور ذوسنطاریا کے لئے "حقنہ" کا نسخہ

جفت بلوط ، حب الآس ، گلنار (ہر ایک ۳۵ گرام) ، عصارہ لحیۃ التیس (۵ر۱۰ گرام) ، جاورس مقشر مقلو ، ارز مقشر مقلو (ہر ایک ۵ر۱۰ گرام) ، اقاقیہ (۵ر۳ گرام) ، خرنوب شامی (۵ر۱۰ گرام) ، خرنوب نبطی (۵ر۳ گرام) ، ـــــ ان تمام ادویہ کو اس قدر پکالیں کہ "سوپ" کے مانند ہو جائیں ، ۔ پھر (۵ر۲۴ گرام) صاف کرکے ہاون دستے میں ڈالدیں ، بعد ازاں تین انڈے سرکہ کہنہ میں پکاکر زردی نکال کر اور (۸ ۳/۴ گرام قرطاس مصری سوختہ (۵ر۳ گرام) دم الاخوین ، اسی قدر سفیدۂ رصاص مغسول مجفف سے مل کریں اور (۵ر۵۲ گرام) روغن گل خالص تازہ اور اسی قدر بکری کے گردے کی چربی جس میں نمک نہ لگایا گیا ہو ڈال کر ہاون دستہ میں خوب نرم کریں ، اور نیم گرم حقنہ دیں ، اس کی حرارت صرف اسی قدر ہونی چاہیئے جو تازہ دوہے ہوئے دودھ کی ہوتی ہے اگر حرارت بڑھ جائے تو مہلک ہو گی ، ـــــ یہ بات اس لئے ظاہر کر رہا ہوں کہ شہر "رَی" میں ایک یہودی طبیب امراء کا علاج کرتا تھا ، ـــــ اس نے ایک بچّے کا علاج شروع کیا جو سحج میں مبتلا تھا ، اور انتہائی نرم حقنہ دے دیا جس سے اس کی آنتیں متاثر ہوگئیں اور ہلاک ہو گیا ، یہ خطا اس سے غیر ارادی طور پر سرزد ہوئی تھی ، کیوں کہ اس نے حقنے کو ٹھنڈا ہونے کے لئے رکھدیا مگر انگلی ڈال کر یہ دیکھنا بھول گیا کہ وہ ٹھنڈا ہوا کہ نہیں ، اور یہ سمجھ کر کہ ٹھنڈا ہو چکا ہے ، گرم گرم حقنے کا استعمال کیا ، اس طرح اس سے غیر ارادی طور پر یہ خطا سرزد ہوئی ، یہ حکایت میں نے اس لئے بیان کی کہ طبیب خاص طور پر خیال رکھے ،۔

مذکورہ حقنہ سحج کی اس قسم کے لئے اس وقت تک مفید ہے جب تک عفونت نہ پیدا ہو ، اور بدبو ظاہر نہ ہو ، ـــــ اگر ایسا ہو جائے تو حقنے میں اضافہ کریں (۲ ۱/۴ گرام) ہڑتال زرد اور اسی قدر ہڑتال سُرخ (۱ ۳/۴ گرام) نورہ جس کو پانی نہ لگا ہو ، علحدہ علحدہ رکھ لیں ، اور چونے پر "مار السمک" اس قدر چھڑکیں کہ حل ہو جائے ، پھر ہاون دستہ میں علحدہ ڈال کر نرم کریں ، پھر سب کو مرہم کی طرح بنالیں ، اور مذکورہ حقنے میں شامل کر کے ، (۵ر۲۴ گرام) صبح کو تین دفعہ حقنہ دیں ، عصر کے وقت غذا دیں ، مگر وہی غذا دیں جو اُوپر بیان کی جا چکی ہے ۔

بعض اطبا، زر سنجبین یعنی زرنیخ اصفراور زرنیخ احمر کو سرکہ یا ماءالسماق میں پکاکر، پھران کو دھو کر خشک کر لیتے ہیں، بعدازاں حقنہ کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ مگر جالینوس کی یہ رائے نہیں ہے۔

اگر سحج، دُبر کے حلقے کے قریب یا ایسی جگہ ہو جہاں طبیب کو یہ معلوم ہو کہ بآسانی وہاں تک حقنہ پہنچ جائے گا تو اس کے لئے موم، روغنِ گُل اور بکری کے گردے کی چربی سے مرہم تیار کرے اس میں سفیدۂ رصاص، مرداسنگ اور کسی قدر "عصارۃ لحیۃ التیس" ڈال کر روغن گُل میں اس طرح حل کرے کہ "محقنہ" میں حقنہ دینے کے قابل ہو جائے اور پھر نیم گرم حقنہ دیں۔

ابن الازرق کا معمول

یہ تھا کہ وہ تعفن پیدا ہونے کی صُورت میں ان لعابوں کو روغن گل دہن الورد کے ساتھ ملاکر ایک یا دو دفعہ حقنہ دیتا۔

اگر مذکورہ حقنہ کے بعد سخت درد ہو تو ان لعابوں کو روغنِ گُل میں ملاکر حقنہ دیں:۔ لعاب اسپغول، لعاب تخم خرفہ، لعاب تخم کتان، لعاب تخم حلبہ ایک برتن میں ڈال کر اس قدر پکائیں کہ گاڑھے ہو جائیں، پھر اس میں روغنِ گل خالص ڈال کر مکرر پکائیں تاکہ سب آپس میں یکجان ہو جائیں، بعدازاں حقنہ دیں۔

یہ لعاب جب روغن گل کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں تو دو کام کرتے ہیں، ایک درد کی تسکین دوسرے سختی کی تحلیل جو زخم کے اطراف پیدا ہو جاتی ہے

اگر مریض کسی سرد مقام پر رہتا ہو اور موسم جاڑے کا ہو تو روغنِ گُل کے بجائے "زیت رکابی" مغسول کر کے ڈالیں، مغسول کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک برتن میں پانی لے کر اس پر زیت رکابی ڈالیں اور پکائیں، بعدازاں اوپر جمنے والے تیل کو روئی کے ایک ٹکڑے میں لے کر نچوڑ لیں یا کوئی دوسرا طریقہ اختیار کریں جس سے اوپر کا تیل نتھر آئے، بعدازاں استعمال کریں۔

ابو ماہر کا علاج

وہ اس حقنے کے لئے رصاص محرق مغسول اور اسرنج مغسول استعمال کرتے تھے، یہ تمام علاج ایک دوسرے کے قریب قریب ہیں، ہم نے دیکھا ہے کہ سحج کی صورت میں اگر زخم میں تعفن ہو جائے تو صرف "مابون" یعنی ماءالسمک مذکور روغنِ خاص کے ساتھ استعمال کرتے ہیں، مگر ہمیں یہ پسند نہیں ہے کیوں کہ اس میں سخت درد ہونے کا خطرہ ہے۔

باب (۴۵)

ذوسنطاریا اور امعاء کے متعفن اور پیپ دار زخم

ذوسنطاریا بعض متقدمین اطبار کے نزدیک ایک "جامع نام" ہے جس کا اطلاق پیچش کے سوا تمام اقسام کے زخموں اور خون کی اجابتوں پر ہوتا ہے، پیچش کو "ذوسنطاریا" نہیں کہتے اور علمار طب کے نزدیک ذوسنطاریا آنتوں کے زخم کو کہتے ہیں خواہ کوئی بھی زخم ہو اور جہاں کہیں بھی ہو، اس کا سبب وہ خون ہے جو جگر سے یا آنتوں کی رگوں کے دہانوں سے جاری ہوتا ہے اور وہ اخلاط حادہ ہوتے ہیں جو آنتوں سے نکل کر سحج پیدا کرنے کے ذمّہ دار ہوتے ہیں، — یہ اطبار آنتوں میں زخم یا سحج ہونے کے بعد سبب کا اعتبار نہیں کرتے، — اس سلسلے میں قبل ازیں کچھ گفتگو ہو چکی ہے۔
مگر یہاں ہم بعض چیزوں کا اعادہ کریں گے تا کہ طریقۂ علاج معلوم کرنے میں طالبِ علم کو سہولت ہو

ہر وہ خون جو جگر یا رگوں کے منہ سے خارج ہو اور آنتوں میں سحج یا زخم پیدا نہ کرے اسے "سحج غیر حقیقی"، "غیر حقیقی دموی اجابت" اور "سحج دموی" کہتے ہیں، اور آنتوں میں سحج یا زخم اس طرح ہو جائے کہ خون جاری ہونے لگے یا نہ ہونے لگے تو اسے "سحج حقیقی" اور "قیام دموی حقیقی" کہتے ہیں۔

جب خون جگر سے نکل کر آنتوں میں زخم پیدا کرتا ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہوتا ہے کہ جگر میں احتباس دم کے بعد تعفن پیدا ہو چکا ہے، اس کے اندر متعفن اور حریف اخلاط شامل ہو جانے سے "اکالیت"، یعنی گوشت گلا دینے اور زخم پیدا ہونے کی تاثیر پیدا ہو گئی ہے، جب یہ

خون جگر سے نکلتا ہے تو اسی حدت کی وجہ سے "سج"، پیدا کرتا ہے۔

ایسی صورت میں جگر ہی خواہ متورم ہو کر متاذی ہو یا نہ ہو قوی ہوگا، البتہ فاسد خون کو آنتوں کی طرف پھینکے گا، یہ وہی خون ہے جو تمام اعضاء پر گرتا ہے تو حمرہ، فلغمونی دبیلات یا بڑے بڑے پھوڑے وغیرہ پیدا کرتا ہے، اور جب آنتوں پر گرتا ہے تو سج پیدا کرتا ہے۔

علاج

پہلے سبب کا علاج کریں تاکہ مرض کا ازالہ ہو، لہٰذا مریض کے مزاج، عمر، اور قوت کے لحاظ سے کوئی امر مانع نہ ہو تو سیدھے ہاتھ کی "رگ باسلیق" کی فصد کھولیں۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ خونیں اجابت کے مریض کی فصد کیسے درست ہو؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جس طرح حد سے زیادہ نکسیر کے مریض اور نزف الدم کی مریض عورت کی فصد کھولی جاتی ہے، اسی طرح یہاں بھی فصد کھولنا مفید ہے،/ فصد کھولنے کے تین مقاصد ہوتے ہیں:۔

فصد کے مقاصد

پہلا مقصد یہ ہے کہ مواد جذب ہو کر "اعضاء علیا"، کی طرف پہنچ جائے، کیوں کہ "اوپری اعضاء"، قوی ہوتے ہیں، رطوبت کسی طرح انھیں تحلیل کر دیتی ہے دوسری غرض یہ ہے کہ مواد میں کمی واقع ہو، جب مواد میں کمی واقع ہوگی تو آنتوں میں اس کا بہاؤ بھی کم ہوگا، تیسری غرض یہ ہے کہ فصد کھولنے سے خون کی بعض عفونتیں خارج ہو جاتی ہیں۔

اعتراض اور جواب

اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ کیا جالینوس نے خون میں تعفن پیدا ہونے کی صورت میں فصد کے ذریعہ خون کے اخراج سے منع نہیں کیا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ خون کے متعفن ہو جانے اور خون کے اندر عفونت آجانے میں فرق ہے، اگر خون سب کا سب متعفن ہو جائے تو اس کی اصلاح فصد کے ذریعہ نہیں کی جا سکتی، بلکہ اسے کم کرنے اور اس کی عفونت کی اصلاح کے لئے غذاؤں اور موافق ادویہ سے کام لینا پڑتا ہے، کیوں کہ ہم جب فصد کے ذریعہ خون کا اخراج کر دیں گے تو یہ امید نہیں کی جا سکتی کہ جو خون باقی رہ گیا ہے اس کی اصلاح ہو جائے گی، البتہ جب جگر کو قوت پہنچائیں اور اس کی اصلاح کریں تو صالح خون پیدا ہو سکتا ہے، اور صالح خون پیدا ہوگا تو متعفن خون سے مل کر اور پیشاب وغیرہ کے ذریعہ خارج ہو جائے گا اس لئے جالینوس نے ایسے مریض کی فصد کھولنے سے منع کیا ہے جس کا تمام خون متعفن ہو چکا ہو باقی جس کے خون میں (کسی قدر) عفونت شامل ہوگئی ہو تو اس نے فصد سے منع

نہیں کیا ہے، کیوں کہ تعفن فصد سے خارج ہو جائے گا، جو باقی بچے گا وہ تھوڑا ہوگا، یہاں صالح خون موجود ہوگا جو طبیعت کی قوت کے ساتھ مل کر بقیہ متعفن خون کی اصلاح کر دے گا۔

مثال کے طور پر استسقاء لحمی کا مریض جس کے خون میں رطوبت آجاتی ہے اس کی فصد کھولی جاتی ہے تاکہ خون کے ساتھ بعض رطوبتیں خارج ہو جائیں، اور جگر کی اصلاح اور اس خون کی اصلاح ہو جائے جو بدن میں پیدا ہو رہا ہے، اس سے رطوبت کم ہو جاتی ہے اور طبیعت مابقی خون کی اصلاح کر دیتی ہے، اسی طرح یہ مریض ہے جس کے خون میں عفونت شامل ہو جاتی ہے جو آنتوں سے گزرتے ہوئے انہیں زخمی کر دیتی ہے، ایسے مریض کی فصد کھولیں گے، پھر مقوی ادویہ سے جگر پر ضماد کریں گے تاکہ جگر کو تقویت حاصل ہو۔

جگر کی تقویت کے لئے ضماد | بہی، پوست بہی (۷۰ گرام)، لب سیب (۳۵ گرام) برگ آس رطب سویق الشعیر جلال مقلو (۲ ½ ۵۲ گرام)، قنب یا حشف (۵ء۱۰ گرام)، صندل سرخ، صندل سفید (ہر ایک ۷ گرام)، فوفل (۲ ½ گرام)، ـــــ ان تمام ادویہ کو پیس لیا جائے اور اس میں آب آس رطب، آب کاسنی شامل کرکے جگر پر نہار منہ یا سوتے وقت ضماد کریں ـــــ جگر کے علاج کے ساتھ ساتھ "سحج" کے علاج سے غفلت نہ برتیں، بلکہ مندرجہ ذیل سفوف ماء الشعیر یا ماء سویق الشعیر کے ساتھ، حالت کا لحاظ کرتے ہوئے پلائیں بشرطیکہ قارورہ میں حدت اور بخار ہو، بخار نہ ہو نہ قارورہ میں حدت اور تھوڑی پیاس ہو تو حسبِ ذیل سفوف آب بہی یا رب الآس کے ساتھ پلائیں، جالینوس نے رب بہی کو پسند کیا ہے:۔

سفوف کا نسخہ | نشا محمص (۵ء۱۰ گرام)، صمغ عربی محمص (۱۴ گرام)، تخم بارتنگ مقلو (۵ء۱۰ گرام)، گل سرخ (۵ ¼ گرام)، کہربا خالص (۲ ½ گرام)، ریوند چینی خالص (۳ ¾ ۱ گرام) پیس کر اسپغول مقلو (۵ء۱۰ گرام) شامل کریں، اور (۵ء۱۰ گرام) پلائیں ـــــ اور غذا میں سماقیہ یا رمانیہ دیں، ـــــ اس سے جگر کے خون کی اصلاح بھی ہوگی، تقویت بھی اور سحج کا ازالہ بھی۔

اگر جگر کی اصلاح اور گرمی اور بخار کا ازالہ ہو جائے مگر سحج باقی ہے تو مقام ماؤف کا بغور جائزہ لیں۔ سحج کے مقام کو تین طریقے سے پہچانا جا سکتا ہے:۔

مقام سحج کو پہچاننے کے طریقے | پہلا طریقہ: مریض سے دریافت کرے کہ

درد کہاں ہو رہا ہے ، جہاں درد ہوگا اسی مقام پر سحج ہوگا ، دوسرا طریقہ : خارج ہونے والی چیز کو دیکھیں ، اگر پتلا ، یا گاڑھا خون ہو جس میں رطوبتیں اور لیسدار مادّے نہ ہوں بلکہ پیپ ہو اور درد نہ ہو تو سمجھیں کہ سحج "امعاءِ عُلیا" میں ہوا ہے ۔ اگر لیسدار رطوبتوں سے مل کر خون خارج ہو رہا ہو چربی بھی بڑی مقدار میں شامل ہو تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ سحج " امعاء غلاظ " میں ہوا ہے ۔

اگر درد مختلف مقامات پر ہو ، اُوپر، نیچے اور ناف کے پاس تو سمجھ لینا چاہئے کہ سحج بھی مختلف مقامات پر ہے، ـــــ اگر درد نہ ہو تو خارج ہونے والی چیز کو دیکھنا چاہیئے ، اگر اس میں تمام قسم کی چیزیں ملی ہوئی ہوں تو سمجھ لینا چاہیئے کہ سحج مختلف مقامات پر ہے ۔

جگر کی اصلاح ، حدّت اور بخار کے زوال کے بعد "امعاء سفلیٰ " میں سحج باقی رہے تو " حقنہ " سے علاج شروع کریں جس کا ہم ذکر کر چکے ہیں ، یعنی روغن گل اور بکری کی چربی کے مجموعہ سے حقنہ دیں اور اس میں مریض کی حالت کے لحاظ سے کمی بیشی کریں ۔

اگر سحج "امعاء علیا " میں ہو تو مندمل کرنے والے سفوف مثلاً بارتنگ ، نشا ، صمغ ، اسبغول وغیرہ کے سفوف استعمال کریں ۔

اگر سحج مختلف مقامات پر ہو تو مذکورہ حقنہ سے علاج شروع کریں ، پھر مذکورہ سفوف میں گل ارمنی ، گل قبرسی ، گل مختوم اور تمام بزور کا اضافہ کر کے کھلائیں جیسا کہ ہم قبل ازیں ذکر کر چکے ہیں ، اگر استرخاء ہو تو سفوف میں گل سرخ ، گلنار ، قرظ ، طراثیث کا اضافہ کریں ، ـــــ یہ اس "سحج" کا علاج ہے جو جگر سے حاد خون کے اخراج سے پیدا ہوا ہو ۔

اگر " سحج " آنتوں کی رگوں کے منہ کے کھُل جانے سے لاحق ہوا ہو تو مریض کی حالت کا جائزہ لیں فصد کھولنے کی قوت رکھتا ہو تو فصد کریں اور مذکورہ غذا اور دوا کے ذریعہ علاج کریں مرض کے مقام کے لحاظ سے علاج میں تبدیلی کریں ، اگر قوت میں کمزوری کا اندیشہ ہو تو تیہو کا گوشت آب سماق ، آب انگور خام ، دانہ انار اور سرکہ ممزوج کے ساتھ پکا کر کھلائیں اگر بخار ہو تو مذکورہ شوربا پلائیں اور لہسن بہی ، برگ بادرنجبویہ ، برگ جمسفرم ، برگ فلنجمشک ، برگ اترج عرق سیب ، عرق بہی ، سک ، کافور ، ان سب کا مجموعہ مریض کو سُنگھائیں ۔

حدّت اور بخار نہ ہو تو جالینوس نے کسیلا سیاہ قابض شربت پلانے کی اجازت دی ہے ، اور کہا ہے کہ اس سے جگر کو فائدہ پہنچتا ہے طبیعت میں بندش ہوتی ہے

اور قوت میں اضافہ ہو جاتا ہے، ـــــ اس نے اس کی اجازت اس لئے دی ہے کہ اس مرض میں انتہائی ضعف پیدا ہو جاتا ہے۔ خواہ خون کا اخراج جگر سے ہو یا رگوں کے مُنہ سے، کیوں کہ کثیر مقدار میں جو خون بدن کی غذا بنتا تھا وہ خارج ہو جاتا ہے۔

سحج حقیقی کی صورت میں رگوں کے مُنہ کو بند کرنے کے لئے جالینوس نے حقنہ کا حسبِ ذیل نسخہ تجویز کیا ہے۔

حقنہ کا نسخہ | ارزِ مغسول، جس کو کئی بار مغسول کر کے بھون لیا گیا ہو (۳۵ گرام)، جاورس مقلو مقشر (۱۷ ½ گرام) نشا خمص، صمغ عربی پسا ہوا (ہر ایک ۵ء۱۷ گرام) ـــــ نشا اور صمغ کے استعمال کے سلسلے میں یہ اختیار دیا گیا ہے کہ ان دونوں کو دوسری ادویہ کے ساتھ پکا لیا جائے یا بعد اس کے اندر صاف کر کے شامل کیا جائے، طراثیث (ہر ایک ۵ء۱۰ گرام) تخم بارتنگ، مقلو (۵ء۱۷ گرام)، اقاقیہ (۵ء۱۰ گرام)، عصارۃ لحیۃ التیس (۵ء۴۲ گرام)، زبیب کا بیج اچھی طرح کوٹا ہوا (۵ء۱۷ گرام) ـــــ خوب پکا کر (۲۴۵ گرام) صاف کر کے ہاون دستے میں ڈال دیں اور اس میں تین انڈوں کی زردی جو سرکہ میں پکائے گئے ہوں (۷ گرام) قرطاس مصری سوختہ (۳/۴ ۳ گرام) اقاقیہ (۳/۴ ۳ گرام) عنزروت اور اسی قدر دم الاخوین پیس کر شامل کریں، اس پر (۳۵ گرام) روغن گل خالص ڈال کر ایک یا دو دفعہ حقنہ دیں۔

حقنہ کی نسخے میں اضافہ | آگے جالینوس نے خیال کیا کہ اس نسخے میں (۳۵ گرام) بکری کے گردے کی چربی (شحم کلی الماعز) کا اضافہ کیا جائے، ایک دوسرے مقام پر اونٹ کی چربی، اور ایک اور مقام پر بیہ بسط اور بیہ مُرغ کے اضافہ کا بھی ذکر کیا ہے، حکیم اربیاسیوس نے ان تمام چربیوں کے اضافے کا مشورہ دیا ہے، ـــــ روغن گُل کو عصارۃ لحیۃ التیس میں پکا کر اس میں داخل کریں، پھر (۴۴۰۱۲ ملی گرام) مازو سوختہ کا اضافہ کریں جس کو سرکہ میں بجھا لیا گیا ہو، بعد میں اس نے کہا ہے کہ اقاقیہ شامل کرنے سے "مازو مذکور" کی ضرورت نہیں رہتی ـــــ یہ حقنہ رگوں کا منہ اور خون کو بند کرنے کے لئے بے حد موثر ہے۔

وہ سحج جس کو "سحج حقیقی" کہتے ہیں اخلاط حادہ کے جاری ہونے یا آنتوں کے زخم کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے، اس کے علاج کے لئے دیکھیں کہ مریض کو بخار، پیاس یا سوزش تو

نہیں ہے ؟ اگر ایسا نہیں ہے تو علاج آسان ہے مریض جلد صحتیاب ہو جائے گا، اگر بخار، پیاس یا سوزش ہے تو اجابت کا امتحان کریں، اگر اجابت میں خون اور پیپ شامل ہو تو مذکورہ سفوف ماء سویق الشعیر میں شامل کر کے پلائیں غذا میں زیرباج مزورہ دیں، اگر اجابت رقیق ہو تو مذکورہ سفوف جو کے ستو کے پانی میں ڈال کر پلائیں غذا میں سماقیہ یا رمانیہ دیں'۔۔۔ اگر کھٹی چیزوں سے تکلیف پہنچتی ہو تو جاورس سے تیار کردہ حریرہ اور کعک وغیرہ کھلائیں۔

ہم نے ضعف قوت اور حفظ قوت کے بارے میں قبل ازیں تذکرہ کر دیا ہے، وہ یہ کہ بخار نہ ہونے کی صورت میں تیہو کا گوشت کھلائیں، بخار ہونے کی صورت میں صرف شوربا پلائیں اگر اس کے استعمال سے مرض میں اضافہ ہو تو ترک کریں، حفظ قوت کے لئے صرف ضمادات پر اکتفاء کریں، خوشبوئیات سنگھائیں۔

بقراط کا بیان

زخم یا سحج کی ابتداء میں اگر خلط سوداوی کی اجابتیں ہونے لگیں تو ہلاکت کا اندیشہ ہے، اگر ابتداء میں خلط صفراوی یا خون سے ملی ہوئی اجابت ہونے لگے، پھر خلط رطوبی خارج ہونے لگے تو یہ بند ہو سکتی ہے، پھر ایک دوسرے مقام پر اس نے کہا ہے کہ اگر کوئی شخص "خلفہ" کے مرض میں مبتلا ہو اور سب سے پہلے خلط سوداوی خارج ہو تو یہ بھی ہلاکت کی دلیل ہے'۔۔۔ اگر زخم کے بعد تعفن پیدا ہو جائے تو ہڑتال کے استعمال کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔

جالینوس کا بیان

جالینوس نے "قرص ہڑتال" کا ذکر کیا ہے جو مذکورہ حقنہ میں شامل کیا جائے، اور "آب زیتون مملح" کا ذکر کیا ہے، بعد کے اطباء میں ماموں نے بھی اس کا ذکر کیا ہے، اس قرص کے ساتھ نمکین مچھلی کے پانی کا تذکرہ کیا ہے۔

قرص ہڑتال کا نسخہ

ہڑتال سرخ، ہڑتال زرد (ہر ایک ۱۰،۵ گرام) لے کر باریک پیس لیں اور ایک دو مرتبہ سرکہ میں بسا کر سکھالیں، پھر ریشم کے کپڑے میں چھان لیں، پھر پانی میں نہ بجھا یا ہوا چونا (۷ گرام) اور اقاقیہ، دم الاخوین، عنزروت (ہر ایک ۳،۵ گرام) پیس کر انڈے کی سفیدی میں گوندھ لیں اور (۱/۲ ۵ گرام) کے قرص بنا کر سایہ میں خشک کر لیں ۔۔۔ جب حقنہ دینے کا ارادہ ہو تو ایک قرص پیس کر حقنہ میں شامل کریں۔

بعض دیگر اطباء نے ہڑتال سرخ وزرد کو حقنہ کے ساتھ پکانے کا مشورہ دیا ہے، پکانا ٹھیک ہے، مگر ایسی صورت میں ان کی مقدار زیادہ ہونی چاہیئے۔

باب (۴۶)

زحیر (پیچش)

زحیر کا اسم خاص طور پر صرف تزحر[1] کے لئے بولا جاتا ہے، باقی نکلنے والی پیپ اور خون جس کے ساتھ تزحر کی کیفیت نہ ہو اسے دموی اجابت کہتے ہیں، اس کے ساتھ سحج بھی ہو تو سحج امعاء اور خون اگر بالائی اعضاء سے آرہا ہو تو سحج غیر حقیقی کہلاتا ہے زحیر دو طرح کی ہوتی ہے، ایک محض مقعد میں ہوتی ہے، دوسری معاء مستقیم میں۔ جو مقعد سے متصل یا قریب تر ہوتی ہے۔ دونوں کا فرق واضح ہے وہ یہ کہ زحیر معاء مستقیم میں سحج اور سیلان صدید (پیپ) کے باعث ہوتی ہے، مقعد محفوظ ہوتی ہے، تزحر تھوڑا ہوتا ہے، جو کچھ ظاہر ہوتا ہے معمولی تزحر سے خارج ہو جاتا ہے، مریض کو تعب لاحق نہیں ہوتا، مقعد کی زحیر میں قطرہ قطرہ، غیر معمولی تزحر کے بعد تھوڑا تھوڑا اخراج ہوتا ہے مریض تھک جاتا ہے۔ مشکل سے اخراج اسی وقت ہوتا ہے جب تزحر مقعد کا ہوتا ہے، زحیر پیدا کرنے والی صرف ایک ہی خلط ہے۔ یہ وہی ہے جس کے اندر لذع حدت، اور حرافت (چرپراپن) ہوتا ہے دیگر نوعیت کی خلط زحیر کا باعث نہیں ہوتی

---

[1] تزحر: درد اور اینٹھن کے ساتھ براہ براز کسی چیز کا خارج ہونا۔ بچہ کی ولادت کے لئے یہ لفظ بولا جاتا ہے، جس میں درد کی شدت ہوتی ہے۔

بلکہ ایسا ہوتا ہے کہ کم و بیش مذکورہ خلط کے اوپر سے معاء مستقیم یا مقعد کے اندر گزرتی ہے۔ اس وقت معاء مستقیم اور مقعد یا تو چھل چکے ہوتے ہیں یا چھلنے کے قریب ہوتے ہیں، چنانچہ زیر بحث خلط لذع پیدا کرتی ہے، اس کے نتیجہ میں دونوں مقامات پر اجازت کا احساس ہونے لگتا ہے۔ اس خلط کا گذر جیسا کچھ ہوتا ہے اسی کے اعتبار سے دستوں کی کثرت ہوتی ہے۔ جیسی کم و بیش ہوتی ہے ویسا ہی اوپر سے اترنے والی شئے بھی کم و بیش ہوتی ہے۔ مذکورہ صورت کے مطابق سحج معاء مستقیم کے اندر ہوگا تو زحیر سخت نہ ہوگی آخر کے وقت آنت کے اندر تناؤ پیدا نہ ہوگا۔ کیوں کہ مقعد سے اتصالی فاصلہ دور ہوتا ہے، تناؤ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب سحج مقعد کے اندر ہوتا ہے۔ چنانچہ تزحر کے وقت مقعد کے اندر بھی اور اتصال کے باعث آنتوں کے اندر بھی تناؤ پیدا ہوجاتا ہے۔ اس کیفیت کے باعث آخر میں جو کچھ اترتا ہے کم ہوتا ہے اور مشکل سے اترتا ہے۔ یہ کارروائی مقعد کے ساتھ معاء مستقیم کے تمدد (تناؤ) کی ہوتی ہے۔ تمدد سے مقعد بند ہو جاتی ہے لہٰذا خلط کو نکلنے کا راستہ نہیں ملتا۔ یہ تزحر اور اس کے اندر اخراج فضلہ کی قلت کا سبب ہو جاتی ہے۔

علاج اب ہم "زحیر" کی دونوں قسموں کا علاج بیان کریں گے، ان دونوں کا علاج ایک دوسرے سے قریب تر ہے، پہلی قسم کا علاج یہ ہے کہ خلط کی حدت ختم یا اس کے اندر تغیر پیدا کریں، یہ کام غذا کی اصلاح سے ہوسکتا ہے، لہٰذا ایسی غذا کھلائیں جو ناشف اور قلیل الغذا ہوں مثلاً تیہو اور قبج کا گوشت بشرطیکہ بخار نہ ہو، اگر بخار ہو تو سماق اور دانہ انار، انبر باریس وغیرہ سے تیار کردہ شوربا جات کھلائیں۔ بعض فاضل اطباء کی رائے یہ ہے کہ ایسی ادویہ سے علاج کریں جو فاضل مواد کو "جسم کے بالائی حصوں" کی طرف جذب کریں، بعد ازاں درد کی کیفیت، شدت اور معاء مستقیم میں سحج کے مدنظر ہلکا سا حقنہ دیں عرق آس روغن شیرج نیم گرم۔ اس سے درد کو سکون حاصل ہوگا، اور علاج کے اندر مہلت ملے گی۔ یا اشیاء ناشفہ کی غذا دیں تاکہ فاضل مواد میں کمی ہو، بعد ازاں وہ حقنہ دیں جس کا ذکر ہوچکا ہے، یہاں پھر اس کا اعادہ کریں گے۔

حقنہ کا نسخہ چاول فارسی مغسول مجفف مقلو (۵ء۱۷گرام)، مکا مقشر محرش (۵ء۱۰ گرام)، مسور مقشر مقلو (۵ء۱۷گرام)، گلنار، گلسرخ، (ہر ایک ۷گرام) حب الآس (۵ء۱۷گرام)، طراثیث نیمکوب (۷گرام)، اقاقیہ، دم الاخوین ہر ایک ۵ء۳

گرام) ، ــــ ان تمام ادویہ کو اس قدر پکائیں کہ گل کر حریرے کے مانند بن جائیں ــــ پھر صاف کر کے (۲۴۵ گرام) ایک ہانڈی میں ڈال دیں ، اور اقاقیا (۵ء۳ گرام)، دم الاخوین (۳/۴ ۱ گرام)، قرطاس مصری سوختہ (۷ گرام)، عصارہ لحیۃ التیس (۳/۴ ۱ گرام)، (۳۵ گرام) غیر نمکین بیہ یز اور (۵ء۱۷ گرام) روغن گل خام اور دو انڈوں کی زردی شامل کریں جن کو سرکہ میں ابال لیا گیا ہو، پھر ہاون دستے میں ڈال کر یکجان کریں ، اور نیم گرم حقنہ دیں ــــ بعض اطباء نے ٹھنڈا کر کے حقنہ دینے کی رائے دی ہے ، ــــ حقنہ ایک یا دو دفعہ دیا جائے اس حقنے کے بعد کسی اور علاج کی ضرورت نہیں رہتی ۔

اگر "سحج" خود مقعد میں ہو تو فاضل مواد کو قطع کرنے اور غذا کی اصلاح کے بعد مندرجہ ذیل شیافہ کا حمول کریں ، شیافہ کے حمول سے پہلے نیم گرم روغن گل سے مریض کی مقعد پر حالبین اور عانہ تک تکمید کریں ۔ بعض وقت روغن گل میں عرق آس کا بھی اضافہ کیا جاتا ہے پکا کر صاف کر لیا گیا ہو ، مگر بعض اطباء نے "عرق آس"، کو بغیر ابال ہوئے استعمال کرنے کا مشورہ دیتے ہیں ۔
بعض نے یہ کہا ہے کہ (۳۵ گرام) عرق آس ، شربت مازو قابض (۵ء۱۷ گرام) اور روغن گل خام (۵ء۱۷ گرام) ایک شیشی میں آگ پر گرم کر کے مقعد کی تکمید کریں ، حالبین اور ناف کے نیچے کے حصے میں بھی کئی بار تکمید کریں ، ــــ اس کا منشا یہ ہے کہ مواد روغن گل سے روکا جائے ، اور مقام کی تبرید کی جائے اور اعضاء کو تقویت پہنچائی جائے ، تاکہ استرخا پیدا نہ ہو ، کیوں کہ زحیر کی تکلیف سے اعضاء میں تمدد اور استرخاء پیدا ہوتا ہے ، تکمید سے اعضاء میں تقویت سختی اور مواد کو روکنے میں مدد ملتی ہے ، ــــ اس طرح جب عضو کے اندر قوت آجاتی ہے تو فاضل مواد کو قبول نہیں کرتا ۔

شیاف کا نسخہ

اقاقیہ دم الاخوین ، گلنار ، دقاق کندر (ہر ایک ۵ء۱۵ گرام) ، مرصافی ، رسوت ، عنزروت ، عصارہ لحیۃ التیس (ہر ایک ۱۰۲۴ ملی گرام) ، زعفران (۱۲۸۰ ملی گرام) ، افیون مصری خالص (۵ء۱۰ گرام) ، ــــ ان تمام ادویہ کو باریک پیس کر آب برگ بارتنگ میں گوندھ کر زیتون کی گٹھلی کے برابر شیاف بنالیں ، اور حمول کریں ــــ یہ اس صورت میں ہے جب "زحیر" مقعد میں ہو ، ــــ اگر مقعد کے اوپر معاء مستقیم میں ہو تو شیافات طویل بنائیں تاکہ مرض کے مقام تک پہنچ سکیں ــــ اگر تکلیف بڑھ جائے اور سحج میں اضافہ ہو جائے پیپ بکثرت بہنے لگے اور "سحج" مقعد میں ہو تو حسب ذیل مرہم استعمال کریں ، جالینوس نے ذکر کیا ہے کہ یہ مرہم اس کے لئے بے حد سود مند ہے ۔

مرہم کا نسخہ پیسہ بطر (۵ء۱۷ گرام)، گائے کی پنڈلی کا گودا (۳۵ گرام)، روغن گل خالص (۳۵۰ گرام)، ان سب کے اندر (۵ء۱۷ گرام) صاف شدہ موم ملاکر خوب پلائیں تاکہ اچھی طرح مل جائیں پھر آگ پر پکاکر اتارلیں اور (۱۳ ۳/۴ گرام) مرداسنگ پیس چھان کر شامل کریں نیز (۵ء۳ گرام) سفیدۂ رصاص اور (۱۳ ۳/۴ گرام) زفت کوٹ کر ورنہ موم اور تیل میں پگھلا کر شامل کریں بشرطیکہ سوزش اور پیاس نہ ہو، اگر سوزش اور پیاس ہو تو اس کی ضرورت نہیں، پھر خوب پھینٹ کر مرہم کے مانند بنالیں، مرہم ایک بتی میں لت کرکے استعمال کریں بشرطیکہ "سحج" مقعد میں ہو، اور پیچش ہو رہی ہو۔

اگر سحج "معاء مستقیم" میں ہو تو مذکورہ مرہم روغن گل نیم گرم میں حل کرکے ایک نلکی کے ذریعے حقنہ دیں تاکہ "معاء مستقیم" تک پہنچ سکے۔

اگر بالائی اعضاء سے ہمیشہ پیپ آتی ہو شیاف و حقنے کارگر نہ ہوں تو تسکین درد کے لئے حسبِ ذیل علاج کریں۔

دوا کا نسخہ اسپغول جرجانی (۱/۲ ۵)، بارتنگ (۱۰۲۴ ملی گرام)، خوب پکالیں تاآنکہ گاڑھا ہوجائے اس میں (۵ء۱۷ گرام) سے (۳۵ گرام) تک حسبِ ضرورت روغن گل خالص میں ۳۰ ملی گرام سے ۶۰۲ ملی گرام تک افیون مصری خالص شامل کرکے خوب پھینٹ لیں اور گرم گرم استعمال کرائیں، ــــ یہ دوا اترنے والی خلط کے اندر اعتدال اور حدت کو تسکین دیگی۔

پیچش کے علاج کا راز مریض کے مزاج کا بغور مطالعہ کریں، اگر یابس ہے اور سحج اور پیچش کا مرض ہے تو غذا میں، یالک روغن بادام کے ساتھ دیں جبکہ بخار ہو، ورنہ بکری کا پایہ کھلائیں، طبیعت میں خشکی پیدا ہونے نہ دیں، تاکہ معتدل رہے اور پیچش کا بآسانی ازالہ ہو سکے۔

اگر طبیعت میں نرمی ہو اور قوت کے گرنے کا اندیشہ نہ ہو بخار بھی نہ ہو نہ گرمی ہو تو طبیعت کو بند کرنے کی ضرورت نہیں ہے، اگر قوت گر جانے کا اندیشہ ہو اور پیاس و سوزش بھی ہو تو جہاں تک ممکن ہو غذا کے ذریعہ طبیعت بند کریں سماقیہ، رمانیہ اور انبر باریس کھلائیں تاکہ اجابتیں موقوف ہوں۔ اگر کھٹائی سے تکلیف ہو اور درد بڑھتا ہو تو اس کے بجائے کعک، حمص، جاورس مقلو وغیرہ کھلائیں۔

اگر سحج اور فاضل مواد کے اخراج کے ساتھ بخار، پیاس اور سوزش بھی ہو اور طبیعت

خشک ہو تو ماء الشعیر پلائیں ، اگر طبیعت نرم ہو تو جَو کے ستّو کا پانی پلائیں، ــــ اگر مواد کے فساد کو روکنے کی ضرورت ہو اور جَو کے ستّو کے پانی سے حبس مواد نہ ہو سکے تو اس میں حسب ذیل سفوف شامل کریں :-

نسخہ سفوف تخم خرفہ، بارتنگ تخم شاہسفرم مقلو محرش (ہرایک ۷گرام)، نشا، طباشیر، کتیرا، صمغ عربی محمصہ (ہرایک ۲½ ۵گرام)، گل ارمنی، گل قبرسی، گل مختوم، گل قیمولیا محمصہ (ہرایک / ۷گرام)، اگر بخار اور پیاس نہ ہو تو تخم الرشاد کے اضافہ میں بھی مضائقہ نہیں ، ــــ ان سب کو یکجا کر کے (۵۔۱۰گرام) جَو کے ستّو کے پانی میں شامل کریں ، اور (۲½ ۵گرام) روغن گل کے ساتھ رات کے وقت استعمال کریں ۔-

اس پیچش سے بعض اوقات بلکہ اکثر اوقات پیشاب کے راستے تنگ ہو جاتے ہیں کیوں کہ معاء مستقیم اور مقعد متورم ہو جاتے ہیں مثانہ کا منہ سکڑ جاتا ہے ، لہٰذا اگر مریض پیشاب بند ہونے کی شکایت کرے تو روغن گل سے مقعد، حالبین اور عانہ کی تکمید کریں ۔ اگر حقنہ کی ضرورت ہو تو نیم گرم روغن گل سے حقنہ دیں ، اگر زیر ناف (عانہ) گرم پانی بہانے کی ضرورت ہو تو بہانا چاہیے تا کہ ورم تحلیل ہو اور پیشاب جاری ہو جائے ــــ اگر سستی کی جائے گی تو اندیشہ ہے کہ پیشاب کی گزرگاہ میں خراش پیدا ہو جائے ــــ اگر مقعد میں پیچش ہو تو عرق آس شربت کے ساتھ ملا کر دھونے اور قابض کسیلے شربت سے دھونے سے اس کی تنگی دور ہو جاتی ہے ۔

پیچش کا نادر علاج مواد منقطع ہو، بخار نہ ہو اور سوزش بھی نہ ہو تو حسب ذیل نسخہ استعمال کریں۔ دقاق کندر (۳،۵گرام)، تخم کرفس (۳،۵گرام)، افیون (۱۰۲۴ملی گرام) مازو ۳/۴ ۱گرام ، ــــ پیس کر ۳/۴ ۱گرام سے ½ ۲گرام تک کھلائیں ــــ اسی دن آرام ہو جائے گا۔

دیگر تخم کرفس افیون اور دقاق کندر کے ساتھ ملا کر شیافہ بنائیں۔ اور حمول کریں۔ فوراً آرام ہوگا۔

دیگر مواد کثیر مقدار میں خارج ہونے لگے اور بند نہ ہو تو اقراص گلنار، اقراص حماض دینے سے آرام ہو جاتا ہے ، لیکن یہ پیاس کی تسکین اور بخار اور گرمی اور مواد کو بند کرنے کے لئے ہے ، ــــ پیچش کا مخصوص علاج تو وہی ہے جو مذکور ہو چکا ہے ۔

دیگر پیچش کے مریض کو اگر پیاس ، جلن اور اجابتیں بھی ہوں تو آب بہی ، آب سیب

پلائے جاتے ہیں، کیوں کہ اس سے مواد کا نکلنا بند ہو جاتا ہے پیاس کو تسکین حاصل ہوتی ہے یہ پیچش کا مخصوص علاج ہے

مثال علاج معالجے کے سلسلے میں اس کی مثال علاج مرکب سے دی جاسکتی ہے جیسے مرکب بخار کی صورت میں گلقند اور سکنجبین پلایا جاتا ہے جبکہ ایک دن آڑ بخار ہو، پھر دو خلطوں میں سے کسی ایک کی کمی یا زیادتی کی صورت میں اس میں بھی کمی زیادتی کی جاتی ہے۔ لہٰذا یہ غور و فکر کا مقام ہے۔۔۔ ہم نے جس ترتیب سے ان تمام چیزوں کا ذکر کیا ہے اس سے بہت سے اطباء غافل رہے ہیں، جالینوس نے کہا ہے کہ انھیں اس کی تمیز نہیں، لہذا انھوں نے سج حقیقی، سج دموی، ذوسنطاریا اور زحیر کے علاجوں کو آپس میں ملا دیا ہے، بلکہ سب کو ایک ہی بنا دیا ہے، وہ ایک دوا کو چھوڑ کر دوسری دوا استعمال کرتے ہیں، بعض دفعہ سبھی دوائیں ایک ساتھ پلاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایک ناقص طبیب غلطی کر بیٹھتا ہے اور طالب علم حیران رہ جاتا ہے۔ اس لئے ہم نے ہر ایک کا علاج علحدہ علحدہ ذکر کیا ہے۔ اس سے بآسانی پیچش کا علاج نکال لیا جا سکتا ہے، اگر مرض مرکب ہے تو اس کا مرکب علاج کیا جا سکتا ہے۔

باب (۴۷)

ذرب (اسہال معوی)

" ذرب"، ایک عام اسم ہے جس کو اطباء مختلف قسم کی اجابتوں کے لئے استعمال کرتے رہے ہیں، حتیٰ کہ خون کی اجابت کو بھی وہ "ذرب" ہی کہتے ہیں، اور اگر سحج، اجابتوں کے ساتھ ہو تو اس کا نام بھی "ذرب ذریعہ"، رکھتے ہیں، حالانکہ درحقیقت ایسا نہیں ہے، کیوں کہ "ذرب" ایک خاص مرض کا نام ہے جس کا ہم ذکر کریں گے، اس کی علت اور وجہ تسمیہ بیان کریں گے، اب رہا "ذرب" کے سوا جو اس قسم کے دوسرے امراض ہیں تو ان کے مختلف نام ہیں، جیسے "قیام"، خلفہ، دور البطن آلام البطن، خلفہ دماغ وغیرہ ان تمام امراض کا ذکر ہم نے معدہ کے امراض کے بیان میں تفصیل سے کر دیا ہے، — اس مقام پر ہم "ذرب"، کا بیان کریں گے، اور یہ بتائیں گے کہ اس کا نام "ذرب" کیوں رکھا گیا ہے۔

ذرب کی تعریف اطباء کے نزدیک "ذرب"، ایسے مرض کو کہتے ہیں جس میں اخلاط کے اندر حدت اور رقت پیدا ہو جاتی ہے، اور ان کا اخراج مسلسل ہونے لگتا ہے۔ فضلات کہاں سے آرہے ہیں، جگر سے، دماغ سے یا عروق کے تمام دہانوں سے؟ یہ واضح نہیں ہوتا۔ خاص طور پر ان اعضاء کی سلامتی کی دلیل یہ ہوتی ہے کہ اترنے والا مادہ حاد اور متواتر ہوتا ہے۔ گاہ اخراج کے ساتھ گرمی، جلن اور پیاس ہوتی ہے

8271

علاج مریض کی قوت، موسم اور دیگر قوانین کے مدِّنظر استفراغ ممکن ہو اور قوت گر جانے کا اندیشہ اور تشنج پیدا ہونے کا خطرہ نہ ہو تو ہلیلہ زرد افسنتین اور زبیب طائفی سے طبیعت کو کھولیں، اگر مذکورہ چیزوں میں سے کوئی چیز مانع ہو تو قارورہ دیکھ کر، گرمی ہونے کی صورت میں سماقیہ اور رمانیہ شوربہ جات اور حسب ذیل قرص استعمال کرائیں جو "قرصۃ الذریع" کے نام سے مشہور ہے، خواہ بخار ہو یا نہ ہو:۔

قرصۃ الذریع کا نسخہ گل سرخ، گلنار (ہر ایک ۷ گرام)، طباشیر آگ[1] میں گلا لیا گیا ہو (۱۴ گرام)، صمغ عربی محمص (۵ء۱۰ گرام)، نشا محمص (۷ گرام)، گل مختوم، گل قبرسی محمص (ہر ایک (۵ء۱۰ گرام)، طراثیث، منقی کا بیج تلا ہوا (ہر ایک ۳/۴ ۸ گرام)، کھجور کے گودے کا ستو، سیب کا ستو (ہر ایک ۷ گرام)، تخم چوکا (۵ء۲۴ گرام) ـــ پیس کر عرق سیب میخوش اور عرق بہی میں گوندھ کر (۱/۴ ۵ گرام) کے قرص بنالیں، روزانہ ایک قرص قارورے کے مدِّنظر استعمال کریں، اگر قارورے میں گرمی ہو تو رب بہی کے ساتھ حدت اور بخار ہو تو جو کے ستو کے پانی کے ساتھ اور اگر خلط میں احتراق، حدت اور جلن ہو تو رب چوکا اور رب ریباس یا رب بہی کے ساتھ استعمال کریں۔

اس مرض کے لئے ایک دوسرا سفوف بھی ہے جس کو "سفوف مجمع" کہتے ہیں، اس کے استعمال سے قرص کی ضرورت نہیں رہتی نسخہ حسب ذیل ہے:۔

سفوف مجموع کا نسخہ گل سرخ، گلنار، حب الآس، تخم چوکا، تخم خرفہ، تخم شاہسفرم، تخم مر، ہر ایک (۵ء۱۰ گرام) ـــ گل سرخ اور گلنار کے علاوہ دیگر ادویہ بھون لیں، ـــ نشا، کثیرا، صمغ عربی، گل ارمنی، گل قبرسی، گل مختوم، گل قیمولیا محمصہ (ہر ایک ۵ء۱۰ گرام)، طراثیث (۵ء۱۰ گرام) سماق بھونا ہوا، سویق النبق، سویق تفاح، سویق الشعیر بھونا ہوا (ہر ایک (۵ء۱۰ گرام) حشف (۱۴ گرام)، کمون سرکہ میں بھگوئی ہوئی، جفت مقلو (۵ء۱۰ گرام) خرنوب نبطی بھون کر گٹھلی صاف کیا ہوا (۵ء۷ گرام)، منقی کا بیج تلا ہوا (۵ء۲۴ گرام)، دانہ انار تلا ہوا (۳۵ گرام)، بلوط، شاہبلوط (ہر ایک ۵ء۲۴ گرام)، ـــ ان تمام ادویہ کو تھوڑا سا کوٹ لیں۔ اور (۷۰ گرام) اسپغول تلا ہوا اور (۳۵ گرام) طباشیر آگ میں شامل کریں، ـــ روزانہ (۱۴ گرام)

---

[1] طباشیر مسہم بالنار، آگ میں گلایا ہوا

نہار منہ دیں ، یہ سفوف حسب ذیل بعض ربوب یا جو کے ستو کے پانی یا روغن گل یا ٹھنڈے پانی کے ساتھ دیں ، ـــــ غذا میں مرض کے اعتبار سے رمانیہ یا سماقیہ شور بہ جات یا کعک (سوکھی روٹی) یا جاورس دیں ، ہر شخص ذرب میں مبتلا ہونے والا کھٹی چیزوں کا متحمل نہیں ہوتا۔

عراق کے ایک مجوسی طبیب کا علاج

عراق کا ایک مجوسی طبیب عراقیوں کی مشہور کتاب "زند" سے اس کا علاج کیا کرتا تھا۔ حد سے زیادہ "ذرب" کی حالت میں جبکہ بخار اور سوزش نہ ہوتی صاف کر کے دانہ انار اور سماق بھر دیتا اور باون دستے میں نرم کر لینے کے بعد ایک تنور میں ایک دن ایک رات رکھ دیتا ۔ جب وہ جل کر کوئلے کی طرح کالا ہو جاتا تو نکال کر باریک پیس لیتا ، پھر اسی قدر" خبز خشکار سوختہ" شامل کر کے نہار منہ (۵ر۱۷گرام) کھلاتا اور اوپر سے رب بہی کے چند گھونٹ "سق محرق" شامل کر کے پلاتا ، ـــــ اس علاج سے ذرب اسی دن ختم ہو جاتا ۔

بعض وقت ذرب کا سبب / غذا کی حد سے زیادہ لطافت بھی ہوتی ہے ، غذا کی لطافت اور خلط کی رقت کی وجہ سے اخلاط میں رقت آجاتی ہے ، ایک ماہر اس کا بنظر غائر جائزہ لیتا ہے ، اگر اجابت میں صفرا یا صفرا کے مشابہ کوئی چیز خارج ہو تو وہ پہلے بکری کا دودھ پلاتا ہے تا کہ اخلاط صفراویہ میں کمی واقع ہو ، پھر اسی دودھ کو دو طریقے سے پکاتا ہے ایک یہ کہ فولاد کا ایک ٹکڑا اسی میں ڈال دیتا ہے اس طرح اسے لطیف بنا کر ایک ہانڈی میں (۷گرام) طرائیث درصرہ بستہ پودینہ خشک (ایک مٹھا کے ساتھ) ڈال کر نرم آگ پر پکاتا ہے تا آنکہ مائیت ختم ہو جاتی ہے ، پھر ٹھنڈا کر کے پلاتا ہے دوسرا طریقہ یہ ہے کہ فولاد کے ٹکڑے آگ میں خوب سرخ کر کے ایک ایک ٹکڑا دودھ ڈالتا جاتا ہے اور کئی بار ایسا ہی کرتا ہے تا آنکہ تپا ہوا لوہا دودھ کی مائیت ختم کر دے ، پھر استعمال میں لاتا ہے

دیگر بعض اطباء کی رائے یہ ہے کہ تازہ دودھ کے بجائے "ماست" لے کر یہی عمل کرے پھر کھلائے۔

دیگر بعض اطباء سوکھی روٹی لے کر آب انگور خام میں ایک رات بھگو دیتے ہیں ، پھر خشک کر کے تحمیص کرتے ہیں ، اور اسے دودھ کے اندر شامل کر کے ثرید بناتے ہیں ، یہ دودھ ایسے "ذرب" کے لئے بہت جلد فائدہ پہنچاتا ہے۔

باب (۴۸)

کیڑوں کی قسمیں

اکثر و بیشتر اطبا، کیڑوں اور پیٹ کے اندر ان کے مقامات کے بارے میں غلطی کرتے ہیں ہیں اور ان سب کا ایک ہی علاج کرتے ہیں'۔ میں نے "کناش" کے کسی مصنف کو کیڑوں کا تفصیلی ذکر کرتے ہوئے نہیں پایا۔ مصنف نے صرف پہلے مصنف کی تقلید کی ہے'۔ یوحنا مجھے "کناش اسکندر" پڑھ کر سنایا کرتا جو رومی زبان میں تھی اس میں اس نے کیڑوں کا تفصیلی ذکر کیا ہے، اور ہر بات کی تشریح کی ہے، یہاں ہم اس کا مفصل تذکرہ کریں گے، کیڑوں کی پیدائش، اس کے اقسام صورتیں اور ہر قسم کا علاج زیرِ بحث لائیں گے۔

طبیعت اس قوت مدبرہ کا نام ہے جو حیوان کی تدبیر کرتی ہے، اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اس دُنیا کے معاملات کو پایۂ تکمیل تک پہنچاتا ہے، اجسام نباتات اور اشجار کو ان کے مصالح کے لحاظ سے پروان چڑھاتا ہے، کوئی ایسا مواد جو ان کی نشو و نما میں ممد و معاون ہو ضائع نہیں کرتا بلکہ اسے صلاحیت کے اعتبار سے حیوان کے ہیولیٰ میں تبدیل کر دیتا ہے، اس سے مقصود یہ ہے کہ عالم کی اصلاح اور اذیت کا دفاع ہو تاکہ ایک دوسرے کو فاسد نہ کر سکیں۔ مادہ کی یہ حالت سے فی الجملہ مشابہ ہوتی ہے'۔

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ جو مادہ جگر کے شایانِ شان ہوتا ہے طبیعت اسے جگر کی طرف پھیر دیتی ہے، اسی طرح طحال، گردوں اور دیگر تمام اعضاء کے لئے جو مواد موزوں ہوتے ہیں انھیں

انہی اعضاء کی جانب بھیج دیتی ہے۔

یہ مواد، امتزاج، نضج اور پہلی قسم کے بعد مختلف شکل اختیار کر لیتے ہیں، چنانچہ جسم کے اندر جس مادہ کا دفع کرنا اور بدن کو اس سے محفوظ رکھنا ممکن ہوتا ہے طبیعت اسے بخارات اور پسینے کی شکل میں دفع کر کے جسم کو اس سے صاف کر دیتی ہے، اگر ایسا ممکن نہ ہو تو وہ مادہ خارش، پھنسیوں اور دنبل کی شکل میں تبدیل ہو جاتا ہے، اور اگر مادہ ایسا ہو کہ بدن سے اس کا ازالہ نہ ہو سکے اور اس سے کسی جاندار کی پیدائش ممکن ہو تو طبیعت اسے دیدان جوں اور لیکھوں کی شکل دے دیتی ہے، ایسی تبدیلی بدن کے حق میں بہتر ہے، کیوں کہ فاضل مواد کا غیر موذی حیوان کی شکل اختیار کر کے بدن کے میل و کچیل کو بطور غذا کھا جانا یہ بہتر ہے اس بات سے کہ ویسا ہی رہ کر متعفن ہو جائے اور گاہ عضو کو فاسد کر دے۔

بدن میں فاضل مواد مختلف قسم کا ہوتا ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ اس سے پیدا ہونے والے کیڑے مختلف نوعیت کے ہوتے ہیں، بعض کیڑے سانپوں کی طرح لمبے ہوتے ہیں، بعض سوئی کے ناکے کی طرح باریک ہوتے ہیں، بعض گول ہوتے ہیں، اور بعض کدو کے دانوں کے مشابہ ہوتے ہیں، اگر مواد ایک ہی قسم کا ہوتا تو کیڑے بھی ایک ہی نوعیت کے اور ایک ہی شکل کے ہوتے۔ اسی طرح جو مواد کیڑوں کی شکل میں تبدیل نہیں ہوتے وہ بھی مختلف قسم کا ہوتا ہے، بعض قسم کا مواد پھنسیوں کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے بعض خارش کی شکل میں ہے، بعض سے داد اور دنبل پیدا ہوتے ہیں، اور بعض "بہق" کی شکل اختیار کرتے ہیں، اور بعض سے بڑے بڑے مرض لاحق ہوتے ہیں۔

مرض کی شدت اور مقام پیدائش کے اعتبار سے کیڑوں کی شکلوں میں تبدیلی واقع ہوتی ہے، جو مواد کثیر مقدار میں غیر پختہ ہوں اور جو خون کی شکل اختیار نہ کر سکیں ان سے ایسے کیڑے پیدا ہوتے ہیں جن کا رنگ سرخ ہوتا ہے، یہ کیڑے باریک آنتوں اور "اعور" میں پیدا ہوتے ہیں، اس مقام پر مواد کثیر مقدار میں پایا جاتا ہے جو غیر پختہ ہوتا ہے، اس لئے رنگ سرخ ہوتا ہے۔

گول شکل کے کیڑے امعاء دقاق کے اس حصہ میں پیدا ہوتے ہیں جو "صائم" سے متصل ہے، اس کی شکل گولائی لئے ہوئی اس لئے ہوتی ہے کہ مقام تنگ ہوتا ہے۔

کدو دانے کی شکل کے کیڑے "امعاء مستقیم" میں پیدا ہوتے ہیں، اس مقام پر مواد پختہ ہو کر پہنچتا ہے، لہذا مواد کے نضج کی وجہ سے ان کی یہ شکل بن جاتی ہے۔

چھوٹے اور باریک کیڑے "معا رستقیم" کے اس حصہ میں ہوتے ہیں جو مقعد کے حلقہ سے قریب ہوتا ہے۔ یہ کیڑے سفید رنگ کے ہوتے ہیں جو سچ کے چھوٹے ہونے اور دبر سے قربت کے باعث بغیرارادہ خارج ہوتے رہتے ہیں، ان کا رنگ سفید اس لئے ہوتا ہے کہ یہاں مواد صاف اور پختہ کی حالت میں پہنچتا ہے، جگر میں حدت ہوتی ہے اعضاء غلیظ مواد کو جذب کر چکے ہوتے ہیں، جو باقی بچتا ہے وہ یہ شکل اختیار کر لیتا ہے۔

کیڑوں کے سانپ کی طرح لمبی شکل اختیار کرنے کی وجہ یہ ہے کہ مواد میں رطوبت ہوتی ہے جس میں گرمی اور سخونت پیدا ہو کر سیال شکل اختیار کرتے ہیں رطوبت پھیلتی چلی جاتی ہے، لہذا تمدد کے لحاظ سے ان کی شکل لمبی ہو جاتی ہے،

کیڑوں کے گول شکل اختیار کرنے کی وجہ یہ ہے کہ آنت کا وہ حصہ جو "صائم" سے متصل ہے، گول ہوتا ہے، اس میں مواد جمع ہو کر کیڑوں کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

"کدو دانے" چوڑے ہوتے ہیں، کیوں کہ رطوبت کثیر مقدار میں ہوتی ہے، جو "معارستقیم" کے طول میں موجود ہوتی ہے، لہذا مقام کے لحاظ سے اس کی شکل بنتی ہے، بعض اطباء متقدمین نے کہا ہے حب القرع (کدو دانے) رطب اور گرم مواد سے بنتے ہیں، آنتوں کے اندر جو باریک پردہ انڈے اور پیاز کے چھلکے کے مانند ہوتا ہے اس کے درمیان رطوبت فاسدہ جمع ہو جاتی ہے اور کیڑوں کی شکل اختیار کر لیتی ہے، پھر ٹوٹ کر یہی رطوبت چوڑے چوڑے ٹکڑے بن جاتی ہے جسے "کدو دانے" کہتے ہیں۔

چھوٹے کیڑے جو سوئی کے ناکوں کی طرح باریک باریک اور زیرہ کی طرح تیڑھے میڑھے ہوتے ہیں، وہ اس آنت میں پیدا ہوتے ہیں جو دبر کے حلقہ سے قریب ہوتی ہے، مقام کی تنگی کے لحاظ سے یہ چھوٹے چھوٹے اور تیڑھے میڑھے ہوتے ہیں یہ رطوبت فاضلہ چبا کر نہیں چوس کر غذا حاصل کرتے ہیں، بعض دفعہ ان کیڑوں کی وجہ سے اجابتیں شروع ہو جاتی ہیں۔

بعض اطباء کہتے ہیں کہ اگر کوئی سونے والا کسی زخم یا بیماری کے بغیر نیند میں کراہنے لگے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ اس کی آنتوں میں کیڑے موجود ہیں، اسی طرح اگر کوئی نیند کی حالت میں دانت کترنے لگے تو یہ بھی آنتوں میں کیڑے ہونے کی علامت ہے۔

بعض اطباء متقدمین کا یہ خیال ہے کہ کیڑے متعفن رطوبتوں سے پیدا ہوتے ہیں، کیوں کہ صفراء سے تو کیڑے پیدا نہیں ہو سکتے اس لئے کہ اس میں حدت اور احراق ہوتا ہے، اس طرح

سوادا سے بھی کیڑے پیدا نہیں ہوتے کیوں کہ اس میں خُشکی ہوتی ہے، خون رگوں میں دوڑتا ہے وہاں بھی کوئی جاندار چیز پیدا نہیں ہوسکتی کیوں کہ مقام تنگ ہوتا ہے اور خون ہمیشہ متحرک رہتا ہے اس میں سُرعت اور سخونت ہوتی ہے۔

مگر بعض اطباء نے کہا ہے کہ جس رطوبت سے کیڑے پیدا ہوتے ہیں اس میں دوسرے اخلاط بھی ملے ہوئے ہوتے ہیں، کیڑے جب پیدا ہوتے ہیں تو اس میں چاروں اخلاط شامل ہوتی ہیں، مگر غالب رطوبت ہوتی ہے۔

اسکندر کا بیان

اسکندر نے مذکورہ کناش میں کہا ہے کہ کیڑوں کی سات قسمیں ہوتی ہیں:۔

ایک گول ہوتی ہے جن کی پیدائش معاد قیق کے کنارے پر ہوتی ہے۔ دوسری قسم "کینچوؤں کی ہے جو "اعور" میں پیدا ہوتے ہیں، تیسری قسم حب القرع (کدّو دانے) کی ہے جو "معاء مستقیم" میں پیدا ہوتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں، ایک چوڑی اور دوسری اس طرح سکڑی ہوئی کہ دونوں کنارے مڑے ہوئے ہوں، چوتھی قسم کیڑوں کی وہ ہے جو شکل میں زیرہ کی طرح چھوٹے ہوتے ہیں، اس کی بھی دو قسمیں ہیں، ایک وہ ہے جس کے دونوں سرے سوئی کے ناکوں کی طرح ہوتے ہیں، دوسری وہ ہے جس کا ایک سرا سفید اور دوسرا سیاہی مائل ہوتا ہے یہ متحرک ہوتے ہیں، پانچویں قسم چوڑی اور گول ہوتی ہے، اس کے اندر رینٹھ کے مانند بے حد رطوبت ہوتی ہے، جب یہ کیڑے اجابت میں خارج ہوتے ہیں تو غیر متحرک ہوتے ہیں، چوتھی قسم ریشم کے کیڑے کی طرح بڑی بلوطی ہوتی ہے یہ کیڑے "اعور" میں پیدا ہوتے ہیں، اور یکے بعد دیگرے خارج ہوتے ہیں، ہر وقت نہیں بلکہ کسی وقت نکلتے ہیں کسی وقت نہیں، اس قسم کو "منخول" بھی کہتے ہیں، ساتویں قسم چیونٹیوں کی طرح ہوتی ہے مگر مُنہ نہیں ہوتا نہ پاؤں ہوتے ہیں، مگر یہ متحرک ہوتے ہیں۔ بظاہر ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے اس کے سر اور زیریں حصہ بھی ہو، ــــ اس کے بعد اسکندر نے کہا ہے کہ یہ تمام کیڑے بعض شہروں میں پائے جاتے ہیں اور بعض میں نہیں، اسی طرح بعض خاص مزاج کے لوگوں میں پائے جاتے ہیں، اور بعض نہیں، ــــ یہ تمام تفصیلات اس کی بیاض میں موجود ہیں۔

آمدی کا بیان

آمدی نے اپنے مقالہ میں ایک عجیب وغریب شئے کا تذکرہ کیا ہے، یہ مقالہ اس نے قس بن القبسان کو تدبیر البدن کے سلسلے میں لکھ کر

روانہ کیا تھا، اس میں وہ ذوسنطاریا کا بیان لکھتے ہوئے کہتا ہے کہ آنتوں کا زخم اگر پرانا ہو جائے تو اس کے اندر بسا اوقات کیڑے پڑ جاتے ہیں، اور مریض کے خون اور پیپ کی اجابت میں چھوٹے چھوٹے کیڑے نکلتے ہیں۔

ابن الذہبی کی تردید مگر اس زمانے میں ابن الذہبی نے اس کی تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ آنتوں کے زخم میں کیڑے پڑنا محال ہے، کیوں کہ فاضل مواد بہتا رہتا ہے اس کے اندر دو ساعت بھی ٹھیراؤ نہیں آتا، کیڑوں کی پیدائش کے لئے خلط متعفن کا ٹھیرنا لازمی ہے'۔ کسی نے خون اور پیپ کے ساتھ کیڑے دیکھ کر یہ سمجھ لیا کہ وہ زخم کے اندر پیدا ہوئے ہیں، حالاں کہ ایسا نہیں ہے۔

کیڑوں کی ہیئت اور اقسام کے بعد اب ہم علاج کا ذکر کریں گے :۔

علاج پہلے مریض کے مزاج پر غور کریں، اگر مزاج میں رطوبت ہو تو ایک دفعہ رطوبت خارج کرنے والی ادویہ کے ذریعہ استفراغ کریں، بعد ازاں بھونے ہوئے چوزے اور تیہو کھلائیں، پھر حسب ذیل شربت دیں :۔

نسخۂ شربت مُرصاف شدہ (۱$\frac{3}{4}$ گرام)، صبر سقوطری (۲$\frac{1}{4}$ گرام)، ہلیلہ سیاہ (۱$\frac{3}{4}$ گرام)، شیح ارمنی خالص (۳٫۵ گرام)، مربح، قنبیل (ہر ایک ۱$\frac{3}{4}$ گرام)، برگ فنجمشک، غاریقون (ہر ایک ۱$\frac{3}{4}$ گرام)، ترمس (۲$\frac{1}{4}$ گرام)، ـــ پیس کر ایک پیالہ بھر دودھ میں گرم کر لیں۔ ایک دن تک کچھ کھانے پینے نہ دیں، دوسرے دن صبح میں نہار منہ مشروب پلائیں'ـــ اس سے آنتوں کے سارے کیڑے مر جائیں گے۔

کیڑوں کے مارنے اور خارج کرنے کی دوا بعض اطباء نے کیڑوں کے مارنے اور خارج کرنے کیلئے حسب ذیل دوا تجویز کی ہے :۔

مارنے کا نسخہ پوست بیخ توت، شونیز، افسنتین (ہم وزن) روزانہ ایک مرتبہ اخروٹ کے ساتھ دوسری مرتبہ دودھ کے ساتھ، پھر شکر کے ساتھ دیں، ـــ جب دیکھیں کہ کیڑے مر رہے ہیں اور ان کے اندر حرکت باقی نہیں ہے، پکڑ ڈھیلی ہو چکی ہے تو مذکورہ دوا پلائیں اس سے سارے کیڑے باہر نکل جائیں گے۔

اگر "کدّو دانوں"، کے اخراج میں دشواری پیش آئے اور دوا سے خارج نہ ہو سکیں تو

ایک دو دفعہ "زیتون" سے حقنہ دیں، پھر یہ دوائے مذکور پلائے۔

تریاق الدیدان بعض اطباء متقدمین نے "تریاق الدیدان" نام کی ایک دوا تجویز کی ہے، اسے پلائیں اور حقنہ بھی دیں نسخہ حسبِ ذیل ہے:۔

نسخہ تخم خکلا (۷گرام)، زنجبیل چینی (۵،۳گرام)، پوست بیخ توت (۷گرام)، اسپند (۵،۳ گرام)، شونیز (۵،۱۰گرام)، افسنتین (۵،۱۰گرام) مُر (۲¼ گرام)، ترنج (۷گرام)، قنبیل (۵،۱۰گرام)، شیح ارمنی (۵،۱۰گرام)، ترمس (۵،۱۰گرام)، ایرسا (۷گرام)، آرد کرسنہ (۵،۱۰گرام)، اظفار الطیب سوختہ (۷گرام)، بصل الفار بریاں (۵،۱۰گرام)، — پیس کر، شہد میں ملاکر محفوظ کرلیں — جب حقنہ دینے کا ارادہ ہو تو زیتون یا تازہ دودھ یا گرم پانی میں حل کرکے دیں — مقدار (۵،۴گرام سے ۹گرام) تک ہونی چاہئے — اگر پینے کا ارادہ ہو تو تین دن تک نہار مُنہ شکر اور (تازہ دودھ) ایک ایک پیالہ استعمال کریں، پھر چوتھے دن مذکورہ دوا (۹گرام) دودھ میں حل کرکے استعمال کریں۔ اس سے کیڑے جڑ سے نکل جائیں گے۔

بعض اوقات کیڑوں کا مرنا اور نکلنا دُشوار ہو جاتا ہے، ایسی صُورت میں "معاء مستقیم" پر ضماد کیا جاتا ہے۔ بشرطیکہ کیڑے معاء مستقیم میں پیدا ہوتے ہوں، نسخہ حسبِ ذیل ہے:۔

ضماد کا نسخہ افسنتین، صبر، ہلیلہ، مر (ہرایک ۵،۱۰گرام)، خاکستر حلزون (۷گرام) برگ جمسفرم (۵،۱۰گرام)، ثمرہ آزاد درخت (۵،۱۰گرام)، — پیس کر شربت مر یا آب قصب رطب میں گوندھ کر ایک کپڑے پر لیپ کرکے، معاء مستقیم پر ضماد کریں۔

اگر نکلنے والے کیڑے گول شکل کے ہوں تو یہ ضماد سارے پیٹ پر کر دیا جائے، اس سے کیڑے مرکر بآسانی باہر نکل جائیں گے۔

دیگر بعض اہل بصرہ نے ذکر کیا ہے کہ آب جورف نہار مُنہ پلانے سے آنتوں کے تمام کیڑے گرجاتے ہیں۔

دیگر انجرہ زمین سے نکلنے کے فوراً بعد لیا جائے اور لہسن کے ساتھ پکاکر کھلایا جائے شوربا بھی پلادیں اس سے بآسانی تمام کیڑے نکل جائیں گے۔

بوڑھیوں کا علاج بوڑھی عورتیں کیڑوں کا یہ علاج کرتی ہیں کہ جمیز جس کے اندر کافی کھٹاس آگئی ہو لے کر جوز کے ساتھ کوٹ لیتی ہیں۔ اور روزانہ ۵،۱۰گرام) کھلاکر اس پر کسی قدر سرکہ پلادیتی ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ ایک عورت نے

جو مذکورہ علاج کیا کرتی تھی کافی روپیہ کمایا اس کی بے حد تعریف سُنی جاتی تھی۔

دیگر طبرستان میں بہت سارے گندھک کے چشمے ہیں جہاں لوگ کیڑوں کے علاج کے لئے آتے ہیں، چشموں کا پانی پیتے ہیں، جس کی وجہ سے کثیر مقدار میں کیڑے خارج ہوتے ہیں اور طبیعت میں نشاط آجاتا ہے۔

مجھے ایک معتبر شخص نے جو طبرستان کے فقہا میں تھا بتایا کہ اس نے سات[۱] دن تک روزانہ ایک بار اس پانی کا استعمال کیا، چنانچہ اجابتیں شروع ہوگئیں اور دو دو ہاتھ لمبے کدّو دانے خارج ہوئے، اس کے بعد جسم کافی فربہ ہوگیا رنگ کھل گیا ـــ یہ تمام کدّو دانے ایک دوسرے سے چمٹے ہوئے تھے ـــ یہ ایک عجیب وغریب واقعہ میں نے سُنا۔

دیگر بغداد میں ایک شخص تھا جو "یبسور" کے نام سے مشہور تھا وہ کیڑوں کے لئے دو[۲] تین[۳] دفعہ افسنتین میفختج کے ساتھ پلاتا جس کا بہتر اثر ظاہر ہوتا۔

باب (۴۹)

قولنج کی قسمیں

میں نے کناش کے کسی مصنّف کو قولنج کے اقسام کے بارے میں سیر حاصل گفتگو یا ایسی تشریح کرتے ہوئے نہیں دیکھا جسے ایک طالب علم یا کوئی ناقص طبیب سمجھ سکے، بس قولنج کا مطلق تذکرہ کر دیا ہے اس کے اقسام اور علاج کے سلسلے میں مفصل گفتگو نہیں کی ہے، یہاں ہم قولنج کا بیان شرح وبسط کے ساتھ اور اس کی ایک ایک قسم کا الگ الگ تذکرہ کریں گے جیسا کہ مشائخ طب اور ان کے "دستوروں سے ہم نے حاصل کیا ہے، ان نوادرات کا بھی تذکرہ کریں گے جن کا ہم نے خود مشاہدہ کیا ہے۔

واضح رہے کہ قولنج کی ساتؔ قسمیں ہیں، قسم اوؔل کو " ایلاوس" کہتے ہیں، جس کے معنٰی "رب ارحم" (رحم فرما پروردگار!) کے ہیں، یہ قسم ایک ہی طرح کی ہوتی ہے، اس میں کوئی دوسری قسم نہیں ہوتی، مگر یہ سخت بھی ہوتی ہے اور ہلکی بھی، ایسا مریض جب مسلسل درد محسوس کرتا ہے، اس میں کمی واقع نہیں ہوتی، ــــ دوسؔری قسم کو "قولنج ریاحی" کہتے ہیں، یہ قسم "قولون" میں پیدا ہوتی ہے اس میں تمدد اور تکلیف ہوتی ہے، تیسؔری قسم اس خلط کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے جو "قولون" میں سرایت کر جاتی ہے، اس کی دو قسمیں ہیں، ایک وہ ہے جو "ریح غلیظ" کے مانند ہوتی ہے، کیوں کہ آنتوں کے دو طبقات ہیں جو مواد جمع ہوتا ہے وہ غلیظ ہوا کی صورت میں تحلیل ہو جاتا

ہے، جس کی وجہ سے سخت تکلیف ہوتی ہے، دوسری قسم وہ ہے جو "قولون" میں خلط کے سرایت کرنے سے پیدا ہوتی ہے، قلت حرارت کی وجہ سے یہ خلط "ریاح غلیظہ" میں تحلیل نہیں ہوتی۔ چوتھی قسم وہ ہے جو رطوبت زجاجیہ باردہ غلیظہ کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اور قولون کے راستوں کو بند کر دیتی ہے ــــ یہ سب سے سخت ترین قسم ہے، عسر تحلیل اور سقوط قوت کے باعث گاہ مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔ــ پانچویں قسم وہ ہے جو اس فضلا کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے جو حرارت کی زیادتی سے خشک ہو جاتا ہے، طبیعت اسے دفع نہیں کر پاتی، قولوں کے راستے بند ہو جاتے ہیں اور بڑی تکلیف ہوتی ہے، چھٹی قسم وہ ہے جو ریاح غلیظہ سے پیدا ہوتی ہے، یہ غلیظ خلط ہوتی ہے، اس قسم کا نام بعض اطباء متقدمین نے "نوع مقلقل" رکھا ہے۔ــــ ساتویں قسم وہ ہے جو آنتوں کے ورم کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے، ورم کی شدت اور خفت کے لحاظ سے اس کے اندر شدت اور خفت ہوتی ہے، اس کے اندر درد اس خلط کے اعتبار سے ہوتا ہے جو ورم کا سبب ہوتی ہے۔

قولنج کی وہ قسم جس کو "ایلاوس" کہتے ہیں صرف اس ورم کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے جو باریک رگوں کے اس حصے میں ہوتا ہے جسے "ذات التلافیف" کہتے ہیں، کیوں کہ "بواب" میں خلط اتنے عرصہ تک تو نہیں ٹھہر سکتی کہ اس میں ورم کا پیدا ہونا ممکن ہو، اس طرح "صائم" بھی ہمیشہ خالی بڑھتی ہے کیوں کہ اس میں بکثرت رگیں ایسی ہوتی ہیں جو غذا کو جذب کر کے جگر کی طرف بھیجتی رہتی ہیں، اس میں جو غذا ہوتی ہے وہ رقیق اور سیال ہوتی ہے، اگر اس حصے میں ورم پیدا ہو جائے جو اعور سے متصل کنارے پر ہوتا، تو وہ فوراً فضلہ خارج کر دے گا، اور اگر اس کنارے پر پیدا ہو جو صائم سے متصل ہے تو بھی فضلہ کو خارج کر دے گا، اگر ایسا نہ ہو تو سخت درد پیدا ہوگا اور بڑی مصیبت ہوگی ــــ یہ ورم یا تو ورم حار ہوگا، جس کی علامت یہ ہے کہ سخت بے چینی، جلن، پیاس اور رنگت میں سرخی آجائے گی، ایسا محسوس ہوگا جیسے وہ حصہ آگ میں جل رہا ہو، بعض وقت ورم سوداوی ہوتا ہے، ایسی صورت میں جلن اور شدید درد نہ ہوگا بلکہ ثقل محسوس ہوگا، تا آنکہ آنتیں "فضلا" سے بھر جائیں اور تمدد کی کیفیت پیدا ہو جائے۔

بعض وقت ورم رطوبی ہوتا ہے جس کی علامت استرخاء اور سوجن ہے، درد کم ہوگا، اور سوزش وجلن بھی نہ ہوگی۔

ایلاوس کا علاج | "رگ باسلیق" کی فصد کھولیں بشرطیکہ کوئی امر مانع نہ ہو اور کسی قدر

ماءالشعیر پلائیں، اور عرق عنب الثعلب اور عرق کاسنی وغیرہ پلائیں حسبِ ذیل نسخہ کے مطابق حقنہ دیں۔

حقنہ کا نسخہ سعتر، نیمکوب (۵۰ گرام)، نخالہ، خطمی (ہر ایک ۵۰ گرام) درصرہ سہ، سپستاں (۲۵ گرام) عناب جرجانی (۲۵ گرام)، مسور مقشور، دھنیا خشک (۲۵ گرام) — عرق عنب الثعلب یا عرق کاسنی یا عرق عصا الراعی میں پکائیں تا آنکہ گل کر حریرہ کے مانند ہو جائیں، پھر (۵، ۱ گرام سے ۳۵۰ گرام) تک مریض کی قوتِ برداشت کے مطابق ہاون دستے میں ڈالیں اور اس میں (۵، ۵۲ گرام) روغن بنفشہ، اور (۳۵ گرام) لعاب اسپغول شامل کریں کسی قدر بورہ ڈال کر نرم کر کے حقنہ دیں — متاثرہ مقام پر حسبِ ذیل ضماد کریں:۔

ضماد کا نسخہ برگ عنب الثعلب، برگ عصا الراعی، برگ اسپغول (ہر ایک بڑا مٹھا) ان تمام کو سرکہ میں پکا کر مرہم کے مانند کریں، پھر آگ سے اُتار کر سرکہ صاف کر کے اس کے اندر روغن بنفشہ، روغن گُل شامل کر کے ہاتھ سے خوب پھینٹ لیں تاکہ مرہم کی طرح ہو جائیں۔ اور جیسے بھی ممکن ہو متاثرہ مقام پر ضماد کریں، — اس ضماد سے، ایسے مریض کو مرضِ قولنج سے نجات مل جاتی ہے، — بعض وقت طبیب غلطی سے اس مرض میں حاد ادویہ سے حقنہ دیدیتا ہے جس کی وجہ سے ورم بڑھ جاتا ہے اور مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔

ورم سوداوی کا علاج اگر ورم سوداوی ہو جس کی علامت کا ذکر ہو چکا ہے تو اس کے علاج کی کوئی تدبیر نہیں ہے، ورم کی سختی دور ہونے کی اُمید نہیں کی جا سکتی، مگر بطور علاج "میاہ مذکورہ" کو متاثر مقام پر ڈالا جا سکتا ہے اور آبزن کرایا جا سکتا ہے، آبزن کرانے کے لئے حسبِ ذیل جڑی بوٹیوں کو پکایا جائے۔

نسخہ شیح ارمنی، قیسوم/ بابونہ، اکلیل الملک، چوہاکنی، پوست خشخاش، گُل سُرخ بنفشہ، نخالہ کسی قدر نمک ہجر لیش برگ جمسفرم، برگ اجزہ ۲۵ گرام — ان ادویہ کو ایک منہ بند آفتابے میں ڈال کر خوب پکائیں، پھر ایک ٹوٹی والے برتن میں ڈال کر متاثرہ مقام پر دھاریں — مذکورہ جڑی بوٹیوں سے پکائے ہوئے پانی میں آبزن کرائیں، اور آب نخالہ، روغن گُل کے ساتھ پکا کر پلائیں اور حسبِ ذیل حقنہ دیں:۔

حقنہ کا نسخہ بابونہ، اکلیل الملک، برگ سویا، برگ سداب، قطرسم نیمکوب، تخم حلبہ پوست خشخاش، نخالہ — ان تمام ادویہ کو حقنہ کی طرح پکا کر ضرورت کے مطابق

صاف کرلیں۔ اس میں روغن ارنڈ، روغن چنبیلی، سکر احمر (۵،۷اگرام) کے ساتھ شامل کرکے حقنہ دیں۔ گاہ اس سے سختی دور ہو جاتی ہے، بعد ازاں متاثرہ مقام پر حسبِ ذیل ضماد کریں:-

ضماد کا نسخہ

گائے کا گوبر (ایک جز) رسوت (ایک جز) آرد جو خطمی (ہر ایک ۲۵ گرام) — ان سب ادویہ کو روغن گُل میں گاڑھا ہونے تک پکا کر، متاثرہ مقام پر ضماد کریں۔

واضح باد کہ پیاس کے وقت "سکنجبین عنصلی" پلانے میں مضائقہ نہیں۔ اگر درد بہت بڑھ جائے مریض کو ہلاکت کا اندیشہ ہو تو (ارنڈی کے تیل) میں کسی قدر افیون اور تخم بنج ڈال کر پکائیں اور حقنہ دیں، اس سے درد کو تسکین حاصل ہوگی۔

ورم رطوبی کا علاج

اگر ورم رطوبی ہو جس کی علامتوں کا ہم نے ذکر کر دیا ہے، تو کسی قدر ایارج، مثرودیطوس، اور تریاق کبیر، کبھی گرم پانی کے ساتھ، اور کبھی روغن بنفشہ روغن گُل کے ساتھ استعمال کرائیں اور حسبِ ذیل حقنہ دیں۔

حقنہ کا نسخہ

بابونہ، اکلیل الملک، برگ سویا، برگ سداب، قرطم نیلکوب، تخم کتان، تخم حلبہ، تخم سداب، نخالہ، دونوں خطمی ضرورت کے مطابق کسی قدر سکبینج، اور تھوڑا سا جند بیدستر خوب پکائیں اور صاف کرکے کسی قدر روغن ارنڈ اور کسی قدر روغن کلکلانج شامل کرکے حقنہ دیں۔ بعض اوقات اس سے ورم تحلیل ہو جاتا ہے۔

ورم دموی کا علاج

اس کا علاج وہی ہے جو "ورم حار" کا علاج ہے بشرطیکہ قارورے میں سُرخی ہو۔ ایسے قولنج میں اگر درد شدت اختیار کر جائے تو مختلف قسم کی تدبیریں، منتر اور تعویذیں باندھی جاتی ہیں۔ "حزالذئب" (بھیڑیئے کا پائخانہ) ایک کپڑے میں رکھ کر لٹکایا جاتا ہے تاکہ اس کی بو مریض تک پہنچ سکے، اس سے بھی بعض وقت درد کو تسکین ہوتی ہے۔

اہل بصرہ کا علاج

اس قسم کے قولنج میں یہ ہے کہ وہ "دم السلحفات" (کچھوے کا خون) میں افیون (ایک جز)، روغن ارنڈ (ایک جز) شامل کرکے ہاون دستہ میں خوب نرم کر لیتے ہیں، پھر متاثرہ مقام پر طلاء کرتے ہیں، بعض وقت اس کو پلاتے بھی ہیں۔

واضح رہے کہ قولنج کی تمام اقسام کا علاج ہی ردی ہے، مگر اس قسم میں علاج کا مقصد یہ ہے

درد میں تخفیف اور معدہ اور آنتوں کی رطوبتوں کا تنقیہ کیا جائے، تاکہ مواد، دوسری آنتوں کی طرف اتر نے نہ پائے، ورنہ مزید خرابی پیدا ہوگی۔

دیگر اہلِ بصرہ فیلز ہرہ روغن کلکلانج میں شامل کرتے ہیں اور اون کا ایک ٹکڑا الت کر کے متاثرہ مقام پر رکھ دیتے ہیں اس سے درد کی شدت کم ہو جاتی ہے۔

نادر معالجات اہواز میں ایک ادیب اس مرض میں مبتلا ہوا اس کو فضلہ کی قئے ہو رہی تھی، مرض مستحکم ہو چکا تھا، تمام اطباء صحت سے ناامید ہو گئے، وہ بھی زندگی سے بیزار ہو چکا تھا۔ میں بھی اس کے یہاں آتا رہا اور اسے ڈھارس دیتا رہا۔ جب زندگی سے مایوس ہو گیا تو اس نے بڑی سی نمک لگی ہوئی مچھلی طلب کی اور خبز خشکار" اور کچی پیاز کے ساتھ خوب کھایا حتیٰ کہ سیر ہو گیا، اس پر ٹھنڈا کئے بغیر صاف پانی پی لیا چنانچہ نیند طاری ہوئی صبح ہوئی تو طبیعت کھل چکی تھی خوب اجابتیں ہوئیں ـــــ دس دن کے بعد وہ اہواز میں بآواز بلند اس واقعہ کو بیان کر رہا تھا اور اپنی صحت وعافیت کا اعلان کر رہا تھا ـــــ یہ ایک عجیب وغریب واقعہ تھا جو دیکھا اور سُنا۔

خراسان کے شہر نیشاپور میں، ایک شخص درد قولنج میں مبتلا ہوا، اسے بدبودار فضلا کی قئے ہونے لگی، چار ماہ تک اس کی یہ حالت دیکھتا رہا، وہ کسی قسم کی غذا استعمال نہ کرتا، اس کے بعد میں نیسا پور سے چلا آیا سال بھر کے بعد واپس آگیا تو اس کی یہی کیفیت تھی، اجابتیں بند تھیں اور فضلہ کی قئے جاری تھی ـــــ میں نے بغداد کے کچھ فاضل حضرات کے سامنے جب ان واقعات کو بیان کیا تو کہنے لگے کہ مچھلی اور پیاز کھانے کی وجہ سے جو مرض تحلیل ہوا وہ ایلاوس نہیں تھا بلکہ " محتبس فضلہ " تھا جو ثقل طعام کی وجہ سے دفع ہو گیا' ـــــ اب رہا جس شخص کو فضلہ کی قئے ہو رہی تھی اور برابر زندہ رہا تو سخت ورم کی وجہ سے اس کی " بارہ انگشتی آنت " بند ہو چکی تھی، غذا معدہ کی طرف پلٹ جاتی تھی، ایسا ہونا مستعد نہیں ہے جبکہ وہ راستہ بند ہو جائے جو آنتوں سے معدہ کی طرف جاتا ہے، قوت دافعہ ممکنہ طریقہ سے اسے دفع کرتی ہے۔ چنانچہ قئے ہونے لگتی ہے، اکثر ایسا ہوتا ہے کہ حقنہ معدہ کے اندر آجاتا ہے۔ مریض کو حقنہ دیا جائے اور اس میں کوئی چیز ہو تو معدہ اسے جذب کر لیتا ہے۔ دیدان امعاء قئے اور ابکائی کی شدت میں معدہ کی طرف آجاتے ہیں، لہٰذا یہ کوئی تعجب خیز بیت ہے کہ فضلہ آنتوں سے معدہ کی جانب آجائے۔ ریاح تو ہمیشہ اسی صورت میں معدہ کا رُخ کر لیتی ہے جب یہ نیچے سے خارج ہونا چاہے

مگر انسان روک لے اور آنتیں خالی ہوں جب فضلہ کا آنتوں سے معدہ کی طرف رجوع ہوسکتا ہے تو ہر قسم کا فاضل مواد بھی رجوع کرسکتا ہے، لہٰذا تم جب کسی مریض کو دیکھو کہ کس چیز کی قئے کررہا ہے تو سمجھ لو کہ وہ معدہ میں پھنسی ہوئی چیز ہے جو آنتوں سے معدہ میں لوٹ آتی ہے یا رگوں کے کسی دوسرے راستے سے معدہ میں آگئی ہے۔

دوسری قسم جس کو "ریاحی" کہتے ہیں، اس کی علامت "قراقر" کی آواز، درد کی شدت اور اجابت کا بند ہونا ہے، ایسا مریض جب جلاب یا کوئی مشروب کا استعمال کرتا ہے، تو بلا ارادہ اجابت آجاتی ہے۔ یہ ریاح غلیظ اخلاط کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں، جب یہ تحلیل ہوتی ہیں تو فوری طور پر مقام بند نہیں ہوتا بلکہ اس کے اندر "ضیق" پیدا ہوتا ہے، جس کی وجہ سے جمائی، ابکائی اور متلی ہونے لگتی ہے، تنفس میں ثقل پیدا ہوجاتا ہے۔

علاج غذا بند کردی جائے اور حمام میں داخل کرکے بکثرت گرم پانی بدن پر ڈالے، غذا میں "کہنہ مرغ" کا شوربہ دیں، ایک کالے رنگ کا مرغ لے کر اس کے پیٹ میں سویا، زیرہ، جو، نانخواہ اور کسی قدر نمک سے بھر کر گلنے تک پکائیں، اس پر کسی قدر روغن ارنڈ ڈال کر دوبارہ پکائیں، جب گل جائے تو پانی کو صاف کرلیں اور غذا کے بجائے استعمال کریں۔ —— یہ شوربا اس قسم کے مرض میں بے حد موثر ہے، بعض وقت اس سے درد دور ہوجاتا ہے اور ریاح تحلیل ہوجاتی ہے، اس کے اوپر ایارج "ماء البزور" میں ملاکر پلائیں۔

نسخہ رازیانہ، انیسون، زیرہ کرمانی، تخم کرفس، نانخواہ، سعتر، کرویا کو پانی میں اس قدر پکایا جائے کہ پانی کا رنگ تبدیل ہوجائے، بعدازاں "ایارج محمز" کھاکر اس کے اوپر (۵،۵۲ گرام) یہ پانی پی لیں —— اور حسبِ ذیل حقنہ لیں :-

حقنہ کا نسخہ بابونہ، اکلیل الملک (۲۵ گرام)، تخم کرفس، انیسون (۲۵ گرام) پات گوبھی نبطی کی شاخیں (ایک مٹھا)، تین (انجیر) ۵۰ عدد، نخالہ، خطمی (ہر ایک ۲۵ گرام) دونوں کو ایک کپڑے کی پوٹلی میں باندھ لیں —— اور خوب گلنے تک پکائیں، بعدازاں (۳۵۰ گرام) ہاون دستے میں ڈال کر اس کے اوپر (۵،۱۷ گرام) روغن ارنڈ (۵،۱۷ گرام) روغن سداب اور (۱۰۲۴ ملی گرام) جاوشیر شامل کریں، اور (۱۰۲۴ ملی گرام) جند بیدستر حل کریں پھر نرم کرکے ایک دو بار دن میں تین بار حقنہ دیں، —— اس سے ریاح کے ساتھ غلیظ رطوبی خلط بھی خارج ہوجائے گی —— مذکورہ نسخے میں کسی قدر شحم حنظل شامل کریں، اور

سکبینج کا بھی اضافہ کریں۔ اگر مزاج میں حدت پیدا ہو کر بخار آجائے اور ریاح اور درد باقی رہے ۳/۴ ۱ گرام سے ۱/۲ ۳ گرام تک اقلو بیا، سرد پانی یا گلاب کے ساتھ دیں، اگر درد کو سکون ہو جائے تو مکرر دینے کی ضرورت نہیں، بلکہ حقنہ کی طرف رجوع کریں تاکہ ریاح تحلیل اور غلیظ رطوبتوں کا تنقیہ ہو جائے، جب تحصیل و تنقیہ کا یقین ہو جائے تو حسب ذیل شوربہ پلائیں :۔

شوربہ کا نسخہ چکاوک (دس عدد)، کرنب نبطی (ایک مٹھا)، چنا سُرخ (۳۰ گرام)۔۔۔ ان سب کو پکا کر اسفید باجہ تیار کریں، اور ٹھنڈا کر کے استعمال کریں۔۔۔ اگر یہ شوربا فاختاؤں سے تیار کیا جائے تو بھی مضائقہ نہیں،۔۔۔ اگر یہ پسند نہ ہو، اور اجابت ہو جائے تو سمجھ لو کہ مرض جاتا رہا، اب اس کے لئے موافق تدبیر پر عمل کریں اور شربت سلس" پلائیں، قارورے پر نظر رکھیں، اگر قارورے میں حدت پیدا ہو اور نبض میں سرعت محسوس ہو تو سمجھو یہ درد کی شدت کی وجہ سے ہو رہا ہے، نہ کہ بخار کی وجہ سے۔۔۔ اگر بخار نہ ہو تو مذکورہ اشیاء دینے کی فکر نہ کریں، کیوں کہ درد کے ازالہ کے ساتھ ساتھ، دیگر اعراض بھی دور ہو جائیں گے، اگر ضرورت لاحق ہو تو حسب ذیل ضماد کریں :۔

ضماد کا نسخہ تخم کرفس (۷ گرام)، نانخواہ (۷ گرام)، سعتر (۱۰.۵ گرام)، بابونہ (۱۷.۵ گرام) زوفا (۷ گرام)۔۔۔ ان تمام ادویہ کو باریک پیس کر، ریشم کے کپڑے سے چھان لیں، پھر روغن ناردین سے موم اور تیل تیار کریں۔ اور مذکورہ پسی ہوئی ادویہ اس میں ڈال کر خوب پھینٹیں اور متاثرہ مقام پر طلاء کریں، اس پر ایک کپڑا روغن ارنڈ یا گرم پانی میں تر کر کے رکھیں۔۔۔ اس قسم کا قولنج بہت کم تکلیف دیتا ہے، کیوں کہ پرہیز اور غذا کی بندش اور مذکورہ حقنوں کے ذریعہ بہت جلد تحلیل ہو جاتا ہے۔

تیسری قسم قولنج کی وہ ہے جو "قولون" کے اندر خلط کے سرایت کرنے اور فاضل مواد آنتوں کے دو طبقات کے درمیان آنے اور تحلیل نہ ہونے سے پیدا ہوتی ہے اس سے سخت تکلیف ہوتی ہے حتیٰ کہ درد کی شدت کی وجہ سے مریض ہلاک بھی ہو سکتا ہے۔۔۔ طبیب کو چاہیئے کہ قارورہ کی سُرخی اور بدن کی گرمی سے خوفزدہ نہ ہو، کیوں کہ درد کی شدت اور آنتوں کے درمیان میں جمع شدہ فاضل مواد کی وجہ سے ایسا ہونا لازمی ہے۔

علاج کسی قدر ایارج دیں اور اس بات کا خیال رکھیں کہ مریض کوئی چیز کھائے، نہ ٹھنڈا پانی پیئے، ایسے مریض کو صرف مُرغ کا شوربہ دینا چاہیے جیسا کہ ہم نے بیان

کیا ہے۔ مُرغ کے اندر بھر کر جلنے والے مصالحوں میں دارچینی اور زوفا بھی ڈالیں غذا کے بجائے یہ شوربہ پلائیں، دوا کے طور پر ایارج کھلائیں۔ ایارج کے اوپر حسبِ ذیل "سوپ" پلائیں:۔

سُوپ کا نسخہ

بادیاں، انیسون، تخم کرفس، نانخواہ، کرویا، سعتر ہر ایک (۵ر۳ گرام) ــــ ان تمام کو خوب گلا کر "سوپ" تیار کریں ــــ حسبِ ذیل حقنہ دیں۔

حقنہ کا نسخہ

بابونہ، اکلیل الملک، شیح، قیسوم برگ مرزنجوش (ہر ایک ۲۵ گرام)، برگ سویا، برگ سداب (ہر ایک ۲۰ گرام) قرطم نیمکوب، تخم حلبہ، تخم سداب (ہر ایک ۲۰ گرام)، برگ شاخہائے کرنب نبطی، شاخہائے چقندر (ہر ایک ایک مٹھا) سعتر گُل سُرخ، تخم کرفس، انیسون (ہر ایک ۲۵ گرام)، جو مقشر نیمکوب (۳ گرام) ــــ ان سب کو خوب گلا کر (۳۵۰ گرام) صاف کر کے ہاون دستہ میں ڈالیں اس پر (۵ر۱۷ گرام) روغن ارنڈ اور (۵ر۱۷ گرام) روغن سداب کسی قدر زوفا (۵ر۱۷ گرام) شکر سُرخ یعنی محلول (۲½) گرام بورقے شامل کریں اور خوب نرم کر کے نیم گرم حقنہ دیں، ــــ یہ حقنہ پرہیز کے ساتھ دینا چاہئے، صرف مُرغ کا شوربا پلائیں اور ٹھنڈے پانی سے بچائیں، تین یا چار دفعہ حقنہ دیں، مرض کم ہو جائے درد کو تسکین حاصل ہو تو فبہا، ورنہ حقنہ میں سکبینج ۳/۴ اگرام)، جاؤشیر اسی قدر اور (۲۴۰.۱ ملی گرام) جند بیدستر کا اضافہ کریں ــــ یہ حقنہ دو تین دفعہ دیں، ــــ درد زائل ہو جائے تو فبہا، ورنہ کسی قدر اقلوبیا پلائیں، ــــ موخر الذکر حقنہ میں اقلوبیا حل کریں، اسے گرم پانی میں بھی حل کر کے حقنہ دیا جا سکتا ہے، گرم پانی میں پہلے بابونج، اکلیل الملک، شیح، قیسوم، برگ نمام، برگ مرزنجوش، برگ حمام اہی پکائیں، جب پانی نکلنے لگے تو حسبِ ذیل ضماد کریں:۔

ضماد کا نسخہ

تخم کرفس، انیسون، بادیان، سعتر فارسی، زوفا (۷ گرام) ــــ ان تمام ادویہ کو پیس کر پیہ بط، پیہ مرغ سے قیروطی تیار کر کے اس کے اندر ملالیں اور خوب پھینٹ کر ایک کپڑے پر لیپ کر کے متاثرہ مقام پر ضماد کریں، ــــ اگر راستہ کھل جائے اور کھائی جانے والی غذا خارج ہونے لگے، مگر درد باقی ہو تو غذا کھلانے کی جرأت نہ کریں، خاص طور پر اس صُورت میں جبکہ ثقل تنفس اور اُبکائی باقی ہو، ــــ اگر ثقل تنفس زائل ہو جائے اور متلی بھی کم ہو مریض کھانے کی خواہش کرے تو یہ صحت کی علامت ہے، ــــ اس صورت میں میدے کی روٹی، مُرغ کے شوربے میں توڑ کر دی جا سکتی ہے، پھر اس کے تھوڑی دیر کے بعد کسی قدر شربت کہنہ، پلائیں ــــ

وقتاً فوقتاً درد ہوتا ہو تو "ملح مسخن" سے تکمید کریں، ــــ دوسرے مقام پر "جاوُرس" سے تکمید کریں، پھر جاوُرس اور ملح ملا کر تکمید کریں ــــ اور حمام میں بٹھائیں اور آبزن زیادہ نہ کرائیں، کیوں کہ اس قسم کے مریض کو "استرخاء مفاصل" سے ہاتھوں میں تعطل پیدا ہو سکتا ہے، اس لئے یکے بعد دیگرے وقفہ وقفہ کے ساتھ حمام کرائیں ــــ بعد ازاں درد کے مقام پر روغن خیری، روغن چنبیلی اور اس روغن سے جس کے اندر آب صعتر اور زوفا ڈال کر پکایا گیا ہو مالش کرنے میں مضائقہ نہیں، اس سے درد کو سکون ملتا ہے، ــــ معالج کو چاہیئے کہ غذا اور دوا میں نرمی کا خیال رکھے، کیوں کہ اس قسم کا قولنج زیادہ تر زوال کے بعد بھی ٹھنڈا پانی پینے یا زیادہ غذا کے استعمال کرنے سے پھر عود کر آتا ہے۔

میں نے دیکھا ہے کہ اس قسم کا قولنج جس کسی کو لاحق ہوا، اس کا علاج کیا گیا اور درد بھی دور ہو گیا اور مرض بھی ختم ہو گیا مگر وہ چلتے وقت سخت درد محسوس کرنے لگا، رومال سے درد کے مقام کو باندھا تو سکون ملتا ہے، اس سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ متاثرہ مقام پر رقت استرخاء اور ضعف پیدا ہو جاتا ہے، اس لئے جب باندھتا ہے تو سکون ملتا ہے، ــــ اسی طرح ہر عضو جس کے اندر ضعف اور استرخاء پیدا ہو جائے باندھنے سے راحت محسوس کرتا ہے۔

اگر اس فاضل مواد کے اندر "ریاح" تحلیل ہو جائے تو اس کا بھی یہی علاج ہے، کبھی کبھی وہ علاج بھی کریں جس کا ذکر ہم "نوعی ریاحی" میں کر چکے ہیں، اس قسم کی "نوع ریحی" اور پہلی قسم کے درمیان / فرق یہ ہے کہ پہلی قسم آنتوں کے جوف میں پیدا ہوتی ہے، جس کی علامت یہ ہے کہ اسفل سے اخراج ہوتا ہے اور جب اخراج ہوتا ہے تو آرام ملتا ہے، ــــ اور اس قسم "نوع ریحی" میں اسفل سے اخراج نہیں ہوتا بلکہ صرف "قراقر" کی آواز سنائی دیتی ہے، اور سخت تکلیف ہونے لگتی ہے، ــــ دونوں کا علاج ایک دوسرے سے قریب ہے مگر "آخری قسم" کا علاج زیادہ قوی اور سخت ہے، اس کا درد بھی زیادہ سخت ہوتا ہے۔

چوتھی قسم قولنج کی وہ ہے جو رطوبت زجاجیہ غلیظہ سے پیدا ہوتی ہے یہ رطوبت "قولون" میں بھر جاتی ہے جس کی وجہ سے اس کے راستے بند ہو جاتے ہیں، اور کوئی چیز اس کے اندر نہیں جا سکتی، ــــ قولنج کی یہ قسم انتہائی سخت ہے، اس کا ازالہ مدت دراز تک نہیں ہوتا، بعض اوقات اس سے مریض ہلاک ہو جاتا ہے، مگر جب اس کا ازالہ ہو جاتا ہے تو پھر عود کر نہیں آتا۔

علامت اس کے زوال اور مریض کے بقاء کی علامت یہ ہے کہ حقنہ دینے کے بعد کانچ کے مانند رطوبت خارج ہو جاتی ہے، جب طبیب کو یہ علامت نظر آجائے تو سمجھے یہ صحت کی علامت ہے۔

علاج طبیب کو چاہیئے کہ پہلے انضاج اور تلئین کا طریقہ اختیار کرے، پھر تحلیل اور تنقیہ کی طرف متوجہ ہو، اس سے صحت ہو سکتی ہے، مریس گلقند دے، جس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ تخم کرفس انیسون، کمون اور سعتر خوب پکالے، پھر پانی صاف کر کے اس میں گلقند اچھی طرح ملے، اور صاف کر کے کسی قدر روغن زیت یا روغن سداب ٹپکا کر استعمال کرائے ـــــ گرم پانی میں "کمدہ" ڈال کر پکائے اور رومال میں یا سیسہ میں ڈال کر رومال میں باندھ لے اور تکمید کرے ـــــ مذکورہ مریس ایک دن ایک رات یا دو دن تک پلائے۔ تیسرے دن (۷ گرام) حب اسکبینج پلائے۔ چوتھے گرم پانی ٹونٹی دار کیتلی میں ڈال کر متاثرہ مقام پر بہائے، بعد ازاں حسبِ ذیل حقنہ دے:۔

حقنہ کا نسخہ برگ سداب، برگ سویا (۵۰ گرام)، بابونج، اکلیل الملک (۲۵ گرام) کسی قدر قرطم نیمکوب، تخم کتاں نیمکوب مرضوض (ہر ایک ۲۵ گرام)، قنطوریون دقاق (۲۵ گرام)، شحم حنظل (۵$\frac{1}{4}$ گرام) تین (انجیر) ۳۰ عدد ـــــ اچھی طرح پکا کر مطبوخ تیار کریں، پھر (۳۵۰ گرام) صاف کر کے (۳$\frac{1}{2}$ گرام) سکبینج (۱$\frac{3}{4}$ گرام) جاؤشیر، (۱$\frac{3}{4}$ گرام) جند بیدستر حل کریں، ـــــ جب تمام ادویہ اچھی طرح تحلیل ہو کر ایک جان ہو جائیں تو آبزن کے بعد حمام میں حقنہ دیں، ـــــ اور جتنی دیر ممکن ہو حقنے کو روکے رکھیں ضبط ممکن نہ ہو تو روئی لگائیں یا ہاتھ رکھ دیں اور کمر کو مالش کرتے ہوئے حرکت دیں ـــــ اس طرح یکے بعد دیگرے حقنہ دیں اور آرام کرائیں، گرم پانی میں بٹھائیں، اور ہمیشہ تکمید کرتے رہیں۔ ـــــ مریض کی قوت کی حفاظت کریں مُرغ کا شوربا روغنِ بادام کے ساتھ پلائیں اور پیاس کو تسکین دے۔

اگر مرض کے ازالے میں تاخیر ہو تو ایارج فیقرا، یا ایارج ارکاغانیس یا ایارج روفس پلانا ضروری ہے ـــــ اگر ضرورت ہو تو ماء الاصول، ایارج اور روغن انڈ کے ساتھ پلائیں، پھر حقنہ دیں، اس سے نفع اور تحلیل میں مدد ملتی ہے، میں نے اس طریقے کو بہت بہتر پایا ہے۔

اگر درد کی وجہ سے تکلیف بڑھ جائے تو حسبِ ذیل معجون کھلائیں جس کو بعض اطباء متقدمین نے

"تریاق القولنج" کے نام سے موسوم کیا ہے۔

تریاق القولنج کا نسخہ

اقلو بیا رومیہ، اقلو بیا فارسیہ (ہر ایک ۵،۳ گرام)، معجون کلکلانج (۱/۲ ۵ گرام)، جرر الذب سفید (۱/۲ ۵ گرام)، ــــ ان سب کو ایک جا کرکے معجون بنائیں اور (۱/۲ ۳ گرام) گرم پانی یا جلاب کے ساتھ، روزانہ ایک بار دیں۔ ــــ قبل ازیں ہم نے "مُرغ کے شوربے"، کا ذکر کیا ہے اس سے مریض کی قوت کی حفاظت کریں، اور معمول کی صحیح غذا اس وقت تک نہ دے جب تک کہ درد پوری طرح زائل نہ ہو جائے۔

مرض کے زائل ہونے کی علامت کا ہم قبل ازیں تذکرہ کر چکے ہیں وہ یہ کہ رطوبت زجاجیہ، کارنج کے ٹکڑوں یا جلد کے ٹکڑوں کے مانند خارج ہو جائے۔

بعض اوقات درد کو سکون ہو جاتا ہے اور مریض پورا آرام محسوس کرتا ہے، اب وہ اپنے آپ کو بالکل صحت مند سمجھ کر غذا استعمال کرنے لگتا ہے مجامعت بھی شروع کر دیتا ہے مگر یہ فوری ہلاکت کا باعث ہو جاتا ہے۔

ابن الازرق کا علاج

اس قسم کے قولنج میں ابن الازرق جو بصرہ کا ایک مشہور طبیب گزرا ہے، گرم پانی اور زیتون سے علاج کے درمیان میں کئی بار حقنہ دیا کرتا تھا جس سے نضج ہو جاتا تھا، بات دراصل یہ ہے کہ زیتون اور گرم پانی سے درد کو تسکین ملتی ہے، لہٰذا ایسا کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

قولنج کی اس قسم میں اور دوسرے اقسام میں اگر مریض کے مزاج میں حدت پیدا ہو جائے تو ماہر اطباء کا طریقہ یہ رہا ہے کہ وہ ملائمت سے کام لیتے ہیں مزاج کی حدت اور قارورے کی سرخی سے متفکر نہیں ہوتے، بلکہ متوسط طریقہ علاج اختیار کرتے ہیں جو صحت میں ممد و معاون ہوتا ہے۔

پانچویں قسم

قولنج کی وہ ہے جو قولون میں فضلہ پھنس جانے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے، یہ قولنج کی سب سے محفوظ قسم ہے، اس قسم کے علاج میں اوپر سے ایسی ادویہ کے استعمال کی ضرورت ہوتی ہے جو صفرا کی تحصیل میں معاون ہوں اور مواد کو دفع کر سکیں، نیچے سے ایسے علاج کی ضرورت ہے جو مواد خارج، اور خشک فضلہ کو نرم کر سکیں ــــ اوپر سے کھلائی جانے والی ادویہ میں "جوارش تمری" کو گرم پانی کے ساتھ استعمال کریں نرم حقنے دیں جو فوراً فضلہ کو دفع کر سکیں، ــــ ملین اشیاء مثلاً مریس گلقند جو ماء البزور اور عسل خیار شنبر، شربت بنفشہ اور گلاب میں حل کر کے کھلائی جائے، تاکہ پھنسے ہوئے فضلہ تک پہنچ کر تحلیل کر دیں۔

جب مواد اور فضلہ تحلیل ہو جائے تو اسفید باجات، چکاوک، فاختاؤں وغیرہ کے شوربا جات پر مداومت کریں، اور گرم پانی سے حمام کریں۔ اس قسم کا نام گوالہ "قولنج" رکھا گیا ہے، لیکن درحقیقت قولنج نہیں ہے، صرف "قولون" میں فضلہ کے جمع ہو جانے سے بطور استعارہ اس کا یہ نام رکھا گیا ہے۔ طبیعت کی بندش اور اس قسم کے درمیان فرق یہ ہے کہ طبیعت کی بندش، معاء مستقیم، اعور یا ذات التلافیف میں فاضل مواد کے جمع ہو جانے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے، اس میں اُبکائی اور بے چینی وغیرہ نہیں ہوتی، اور یہ قسم "قولون" میں فاضل مواد کے جمع ہو جانے سے پیدا ہوتی ہے، اس میں اُبکائی، بے چینی اور قلت اشتہا ہوتی ہے، اس لئے اس کا نام "قولنج" رکھا گیا ہے۔

اکثر و بیشتر اطباء اس قسم کے علاج میں غلطی کر بیٹھتے ہیں، تیز حقنوں سے علاج کرتے ہیں، آبزن کراتے ہیں اور تکمید بھی کرتے ہیں رَی کی فوجی چھاؤنی میں امیر سعید کے احباب نے مجھ سے ذکر کیا کہ ایک اعلی المرتبہ سپہ سالار لشکر نامی جس کا تعلق بغداد کے لشکر سے ہے سخت بے چینی کی حالت میں کروٹیں بدل رہا ہے۔ میں وہاں گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ چیخیں مار رہا ہے اس کے اطراف امیر سعید کے اطباء کی ایک جماعت موجود ہے جو سکنجبین، جاؤشیر، جند بیدستر وغیرہ کے حقنے تیار کر رہی ہے میں نے حقیقتِ حال دریافت کی تو معلوم ہوا کہ اس نے نہار منہ معقلی اور قتب بکثرت کھا لیا ہے کھاتے وقت ریباسی اور محرم گوشت کا استعمال کیا، پھر اس کو تین دن سے اجابت نہیں ہوئی میں نے درد کی کیفیت اور مقام دریافت کیا تو اس نے اپنا ہاتھ "قولون" کے مقام پر رکھا۔ اب مجھے تحقیق کے ساتھ یہ بات معلوم ہوگئی کہ فضلہ انتہائی خشک ہے، قولون میں پھنس گیا ہے، یہ اطباء نمک سے اس کی تکمید کر رہے ہیں/جس کا نتیجہ یہ ہے کہ درد میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ اطباء ایک بڑے خیمے میں بیٹھ کر ادویہ پکا رہے تھے، میں نے ایک خادمہ سے کہا کہ وہ میرے ادویہ کے بستے میں سے "جوارش تمری" نکال لائے جس کو میں نے خود تیار کیا تھا، چنانچہ (۳،۵ گرام) کی مقدار کھلا کر، اوپر سے گرم پانی پلا دیا، اور ایک شیافہ کا حمول کیا جو خطمی، شکر سرخ، بورہ اور کسی قدر نمک سے تیار کیا گیا تھا تھوڑی دیر انتظار کے بعد طبیعت کھل گئی اور خشک فضلہ کی تین اجابتیں ہوگئیں، پھر دو اجابتوں میں سیال صفرا خارج ہوا، بے چینی فوراً دور ہوگئی ــــ اس اثناء میں اطباء حقنہ کی تیاری سے فارغ ہو کر آگئے تاکہ اسے حقنہ کے قیام پر لے جائیں، وہ کیا دیکھتے ہیں کہ مریض زیرباج کا شوربا استعمال کر رہا ہے اور بے حد خوشی سے ہنس رہا ہے، میں وہیں بیٹھا ہوا ہوں، انھوں نے مرض کے متعلق دریافت کیا تو اس نے جواب دیا کہ تین اجابتیں سخت قسم کی اور دو اجابتیں صفراء کی ہوگئیں، درد ختم ہوگیا، اس نے پانی بھی

پی لیا، اطباء حیران ہو کر رہ گئے، مجھے ایک نادر خلعت پہنائی گئی، ایک گھوڑا اور غلام بھی بطور انعام دیا گیا، ـــــ اطباء نے مجھ سے میرے علاج کے متعلق دریافت کیا تو میں نے بتایا کہ "قولون" میں فضلہ خشک جمع ہو گیا تھا، لہذا میں نے اس کے اخراج کی تدبیر کی اور مزاج درست ہو گیا، ـــــ ایسی غلطی اکثر و بیشتر اطباء سے سرزد ہوتی ہے، جس کی وجہ سے درد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ جب نمک سے تکمید کی جاتی ہے تو درد اور بڑھ جاتا ہے، لہذا اطباء کو چاہیئے کہ پہلے "سبب" کی تحقیق کریں، پھر علاج کریں۔

چھٹی قسم قولنج کی وہ ہے جو اخلاط، ریاح اور فضلہ سے مرکب ہوتی ہے۔ اعراض کے اعتبار سے یہ سب سے سخت قسم ہے، اس سے بڑی بے چینی ہوتی ہے، اگر اس میں استحکام پیدا ہو جائے تو مریض کی موت واقع ہو جاتی ہے، اطباء متقدمین نے اس قسم کا نام "خناق" رکھا ہے یعنی یہ مریض کا گلا گھونٹ کر مار ڈالتی ہے۔

علامت بے چینی، ابکائی، متلی اور خیال فاسد پیدا ہو جاتا ہے، درد صرف "قولون" کے مقام پر ہوتا ہے ادھر ادھر حرکت نہیں کرتا، ـــــ معالج کو چاہیئے کہ پوری نرمی اور اطمینان کے ساتھ علاج کرے، علاج، قولنج ریحی، قولنج رطوبی اور قولنج ذبلی کے علاج سے مرکب ہونا چاہیئے، معالج یہ دیکھے کہ تینوں میں کس کا غلبہ ہے، لہذا اسی اعتبار سے علاج کرے، میں سمجھتا ہوں کہ ایک طالب علم اور وہ شخص جس کو فن طب اور اس کے اقسام کا کافی علم نہ ہو صرف اس قدر بیان سے مطمئن نہیں ہو سکتا، لہذا اس کی مزید تشریح کرنا چاہتا ہوں تاکہ علاج سمجھنے میں آسانی ہو:ـ

واضح باد کہ "قولنج ریحی" اگر آنتوں میں ہو تو اس کی علامت یہ ہے کہ بکثرت جمائیاں آتی ہیں، تا آنکہ صحت قریب آجائے اور فاضل مواد میں رقت پیدا ہو کر راستہ کھل جائے، پھر نیچے سے ریح کا اخراج ہونے لگے، فضلہ اسفنجی شکل میں نکلتا ہے جو ہلکا ہونے کی وجہ سے پانی کے اوپر تیرتا ہے، ـــــ "قولنج زبلی" جب ہوتا ہے تو فضلہ مجتمع شکل میں سیاہ اور انقطاع کے ساتھ اور بکری کی مینگنیوں کی طرح سوکھا ہوتا ہے، ـــــ "قولنج رطوبی" میں سخت درد اور متلی ہوتی ہے بے چینی اور بیداری لاحق ہو جاتی ہیں عام طور پر اشتہا باقی نہیں رہتی، نیچے سے ہوا خارج نہیں ہوتی جس کی وجہ سے سخت بے چینی اور کرب کی کیفیت پیدا ہوتی ہے، یہ ہر قسم کی علحدہ علحدہ علامتیں ہیں، ـــــ اگر یہ تمام علامتیں ایک جگہ جمع ہو جائیں تو کرب کی شدت بے حد بڑھ

جاتی ہے۔

علاج سب سے پہلے غذا بالکل بند کردیں، صرف "کہنہ مرغ" کے شوربے اور "مریس گلقند" پر اکتفا کریں جس کو "ماء البزور" میں بھگو لیا گیا ہو، اس کا ذکر قبل ازیں ہو چکا ہے، وقتاً فوقتاً تکمید کریں، مختلف اوقات میں آبزن کرائیں، اس پر اصرار نہ کریں، جب دو۲ دن دو۲ راتیں گزر جائیں تو ایک دو بار حقنے دیں، کیوں کہ آب گلقند سے مجتمع مواد میں نرمی آجاتی ہے، حقنے سے مزید نرمی آکر خشک شدہ فضلہ تحلیل ہو جاتا ہے، جب فضلہ تحلیل ہو کر راستہ کھل جائے اور ہوا خارج ہونے لگے درد میں کمی واقع ہو تو "حب المنفق" کھلا کر ایک دن آرام دیں، اگر تکمید کی ضرورت ہو تو ملح، جاؤرس منخن مقلو اور گرم پانی سے تکمید کریں — اگر مذکورہ حب کھلانے کے بعد بھی درد باقی ہے تو "جوارشں تمری" کھلائیں۔ اگر رطوبت کا غلبہ اس طور پر ہو کہ خارج ہونے والے فضلہ میں رطوبت زیادہ اور ریاح کم ہو تو کسی قدر ایارج استعمال کرائیں، آبزن کرائیں اور تمریخ کریں، اگر عوارض باقی رہ جائیں تو ایک دو دفعہ زیتون اور گرم پانی سے حقنہ دے کر "ماء الاصول پلائیں" جس کا ذکر گزر چکا ہے، بعد ازاں حقنہ میں کسی قدر شحم حنظل اور قنطوریون شامل کر کے حقنہ دیں؛ اگر لیسدار مواد باقی رہ جائے تو ماء الاصول ایارج کے ساتھ پلائیں۔ اگر کچھ درد باقی رہ جائے تو کسی قدر اقلونیا دے کر حسبِ ذیل حقنہ دیں:-

حقنہ کا نسخہ قنطوریون دقاق، کمافیطوس، اکلیل الملک، بابونہ (ہر ایک ۳۰ گرام)، نخالہ، خطمی (ہر ایک ۵۰ گرام) لے کر کپڑے میں باندھ کر حقنہ کی طرح پکائیں، پھر جاؤشیر اور سکبینج ہر ایک (۵ ۱/۳ گرام) گرم پانی میں حل کر کے شامل کریں، پھر اس میں کسی قدر روغن ارنڈ، کسی قدر روغن سداب، کسی قدر روغن کلکلانج شامل کر کے، آبزن کے بعد حقنہ دیں، مریض سے کہیں کہ جتنی دیر روک سکتا ہو، حقنہ روکے رکھیں، — اگر یہ موثر ثابت نہ ہو تو حسبِ ذیل "حب" تیار کر کے استعمال کرائیں:-

حب کا نسخہ سکبینج (۳،۵ گرام)، جاؤشیر (۲ ۱/۹ گرام)، جند بیدستر (۱۰۲۴ ملی گرام)، ایارج فیقرا (۵ ۱/۳ گرام)، سقمونیا (۲ ۱/۹ گرام)، ان صمغ کو عرق نب نبطی یا کراث میں بھگو کر اس پر ان ادویہ کو ڈال دیں اور کوٹ کر کالی مرچ کے برابر حبوب بنالیں اور سایہ میں خشک کرلیں — بعد ازاں (۷ گرام یا ۱۰،۵ گرام) کی مقدار وزن کر کے نہار منہ پلائیں اس کے اوپر گھونٹ گھونٹ پانی پلائیں جس میں کسی قدر روغن بنفشہ یا روغن نیلوفر شامل کیا گیا ہو۔

بعض اطبا رحب کے اس نسخے میں شحم حنظل کا اضافہ کرتے ہیں، اور اس کے نکلنے کے بعد چکاوک اور فاختہ کا شوربا پلاتے ہیں جو بیخ کراث سے تیار کیا گیا ہو، طریقہ یہ ہے کہ چکاوک اور فاختہ کو ہاون دستہ میں کوٹ کر، آب کراث نکال کر روغن شیرج یا زیتون میں خوب پکالیں تا آنکہ گوشت گل جائے پھر صاف کرکے میدے کی روٹی کا گودا شامل کرکے چمچے سے کھلائیں، اگر قوت برداشت ہو تو کسی قدر شربت پلائیں، بشرطیکہ یہ یقین ہو کہ مرض زائل ہو چکا ہے صرف درد رہ گیا ہے۔

اس قسم کے قولنج کے بعد عام طور پر یرقان کی سی کیفیت پیدا ہوتی ہے، اگر ایسا ہو تو طحال اور جگر پر ضماد کریں اور ماء الشعیر پلائیں، مناسب سمجھیں اور قوت ساتھ دے تو باسلیق کی فصد کھولیں جگر اور طحال کا علاج نہ کریں کیوں کہ طحال اور جگر کے فساد سے استسقاء کا خطرہ رہتا ہے۔

ابوماہر کا علاج اس قسم کے قولنج مرکب میں اگر تاخیر ہو جائے تو ابوماہر صرف مرغ کے شوربے پر اکتفا کرتے اور فلوس خیارشنبر شربت بنفشہ کے ساتھ پلاتے۔ پھر ہر پانچ دن میں ایک بار حقنہ دیتے جس سے ماباقی مرض رفتہ رفتہ ختم ہو جاتا، یہ طریقہ وہ ہے جو علاج کے آخری مراحل میں اختیار کیا جاتا ہے، تاکہ جگر اور طحال صحیح سالم رہے گرم اشیاء کے استعمال کی وجہ سے مزاج میں تغیر پیدا نہ ہونے پائے۔ اور یہ تغیر دو اسباب کی بناء پر پیدا ہوتا ہے:-

ایک تو یہ ہے کہ اطباء اس قسم کے قولنج کا عام علاج کرتے ہیں۔ مرض کی ابتدا میں تکمید کرتے ہیں، اوپر اور نیچے سے محلل ادویہ دیتے ہیں، جس کی وجہ سے بدن کے اوپری حصے سے فاضل مواد تحلیل ہو کر "قولون" میں جمع ہو جاتا ہے، اور تمدد اور تکلیف کا باعث بنتا ہے شدت الم سے مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔

دوسرا سبب یہ ہے کہ حدت والے حقنے دے کر مریض کے مزاج کو متغیر کر دیتے ہیں، جس کی وجہ سے مریض کے "قولون" کا مزاج بگڑ جاتا ہے، پھر مزاج میں حدت پیدا ہوتی ہے، یہ لوگ "مطفیات" سے منع کرتے ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مزاج کے فساد کی وجہ سے مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔

اطباء کا قول قولنج کے بارے میں اطباء کا قول یہ ہے کہ قولنج صفراوی، قولنج رطوبی.

اور قولنج سوداوی سے مراد ظاہر ہونے والے اعراض ہیں۔ بعض اوقات جب قولنج میں صفرا کا غلبہ ہو جاتا ہے تو ناقص طبیب اس کا نام "قولنج صفراوی"، رکھتا ہے، ــــ اور جب درد کی شدّت کی وجہ مریض کی عقل میں اخلاط پیدا ہو جاتا ہے، اور دماغ پر گرم بخارات چڑھنے لگتے ہیں تو اس کا نام "قولنج سوداوی"، رکھتا ہے، بعض وقت بدن میں استرخا پیدا ہوتا ہے اور طرش یعنی ثقل سماعت کی سی حالت پیدا ہو جاتی ہے اور بعض اعضا کے اندر اختلاج رونما ہوتا ہے تو اس کا نام "قولنج رطوبی" رکھتا ہے، ــــ گویا یہ اعراض "قولنج" کے بعد پیدا ہوتے ہیں، اور اس خلط کے لحاظ سے ہوتے ہیں جس کا غلبہ ہوتا ہے۔

بس وہ قولنج جو آنتوں کے اندر خلط کے سرایت کرنے سے اس وقت ہوتا ہے جب مریض گرم پانی میں ہو تو اس سے دونوں ہاتھ کا استرخا پیدا ہوتا ہے کیوں کہ اعضا کا ایک دوسرے سے تعلق ہے، یہ اس وجہ سے ہوتا ہے کہ گرم پانی میں زیادہ دیر تک رہنے سے اعضا میں تلیین پیدا ہوتی ہے لہٰذا استرخا کا موجب ہوتا ہے، ــــ قولنج جو رطوبت زجاجیہ کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اس وقت ہوتا ہے جب درد کی شدّت میں اضافہ ہو جائے اس کے ساتھ ہی ایسی حالت پیدا ہوتی ہے جو "طـــرش" یعنی ثقل سماعت کے مشابہ ہوتی ہے، تنفس میں ثقل اور حواس میں تکدر آجاتا ہے، ــــ وہ قولنج جو ریاح غلیظہ کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے چاہے ریاح آنتوں میں ہوں یا اس کے طبقات میں اس سے کسی قدر جنون اور عقل میں تغیر واقع ہو جاتا ہے، ــــ انھیں اعراض کی وجہ سے اس کو صفراوی، سوداوی اور رطوبی کہا جاتا ہے، ــــ ان "طبّی الفاظ" پر غور کرنا چاہئے جو اس کے اقسام کے بارے میں کہے گئے ہیں، ہر قسم کے جوہر کے لحاظ سے عــلاج معالجہ ضروری ہے۔

ساتویں قسم وہ ہے جو ورم کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے، متورم مقام کے لحاظ سے اس میں تغیر ہوتا ہے، اور الگ الگ نام رکھا جاتا ہے،

چنانچہ اگر ورم "امعاء دقاق" میں ہو تو اس کو "ایلاوس" کہتے ہیں ورم "قولون" کے کنارے ہو، چاہے معاءِ مستقیم سے متصل یا "اعور" سے متصل یا پورے قولون کے اندر ہو تو ایسا ورم بہت سخت ہوتا ہے، سخت ترین اس وقت ہو جاتا ہے جب "اعور" سے متصل ہوتا ہے، ــــ اس قسم میں فاضل مواد کے پلٹنے اور قذف ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔

اگر یہ ورم "فلغمونی" ہو تو اس سے "حمی مطبقہ دمویہ" لاحق ہوتا ہے، اگر ورم رخو رطوبی

ہوتو روزانہ "حمی نائبہ" آتا ہے، اگرورم صلب سوداوی ہوتو اس سے سوداوی اعراض پیدا ہوتے ہیں، تخیلات فاسدہ اور افکار ردیّہ لاحق ہو جاتے ہیں، لعض اوقات اس میں "حمی ربع" بھی آتا ہے۔

علاج اگر اعراض دمویہ ہوں تو علاج یہ ہے کہ فصد کھولی جائے اور اشیاء محلّلہ مبرّدہ سے متاثرہ مقام کی تضمید کی جائے، جیسے صندلین یعنی صندل سرخ اور صندل سفید،... شیاف ماثیا، آردجو خطمی، بنفشہ خشک پسا ہوا ــــ ماءالشعیر پلایا جائے ماءالشعیر میں برگ بارتنگ سپستان، عناب پکاکر روغن بنفشہ کے ساتھ حقنہ دیا جائے، ضماد بھی رکھتے رہیں تاآنکہ ورم تحلیل ہوجائے اور درد کو تسکین حاصل ہو، اور اوپر سے پلائی جانے والی دوا سہولت کے ساتھ اُتر جائے، پھر ماءالشعیر جلاب اور لعاب اسپغول استعمال کرائیں، ــــ غذا میں لباب خبز سمیذ شکر اور روغن بادام سے بنا ہوا حریرہ دیں۔

یہ ورم اگر دموی ہو تو بظاہر نظر آتا ہے، ــــ اگر ورم صفراوی ہو تو فصد کھولیں ماءالشعیر پلائیں، متاثرہ مقام پر/اسپغول کسی قدر سرکہ اور روغن گل میں پھینٹ کر ضماد کریں، ــــ مذکورہ حقنے بھی دیں تاآنکہ درد کو تسکین حاصل ہو، اور لی جانے والی غذا سہولت کے ساتھ اُترے بعد ازاں ایسی دوائیں دی جائیں جو صفراء کو تحلیل کرتی ہوں، جیسے لعوق اجاص، فلوس خیارشنبر، ترنجبین اور تمر ہندی کے ساتھ اگر دوتین خوراکیں آب لبلاب، فلوس خیارشنبر کے ساتھ پلادیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔

ورم رطوبی ہو جس کی علامت یہ ہے کہ زیادہ تر استرخاء اور سوجن ہوتی ہے تو روزانہ "مرلیں گلقند" پلائیں، زیتون و گرم پانی سے حقنہ دیں اور متاثرہ مقام پر موم روغن سے ضماد کریں جسے مر اور صبر ڈال کر مرہم کے مانند بنایا گیا ہو، جب راستہ کھل جائے اور پلائی جانے والی غذا بآسانی اُترنے لگے تو جوارش تمر اور فلوس خیارشنبر وغیرہ پلائیں۔

ورم صلب ہو جو محسوس ہوتا ہے اور قارورہ سفید مائل بہ سبز ہو تو ماءالشعیر سادہ پلائیں، حقنہ، روغن ارنڈ روغن خیری کا حقنہ دیں، متاثرہ مقام پر حسب ذیل ضماد کریں:-

ضماد کا نسخہ برگ جمسفرم (۲۵ گرام)، شاخ کاسنی، مازو (ایک مٹھا)، دونوں کو کوٹ کر روغن شیرج میں اُبال لیں تاآنکہ نرم ہوجائے، پھر اس میں کسی قدر خطمی ڈال کر پھینٹیں اور نیم گرم ضماد کریں، ــــ ضماد ہمیشہ نہ رکھیں وقتاً فوقتاً رکھتے اور ہٹاتے رہیں،

اگر مزاج میں حدّت پیدا ہو جائے تو فصد کھولنے میں مضائقہ نہیں تاکہ عضلات میں ہلکا پن پیدا ہو اور مریض کی طبیعت میں مرض کو تحلیل کرنے کی قوت پیدا ہو، اگر فصد کھولنے میں کوئی امر مانع ہو تو نہ کھولیں، ــــــ جب راستہ کھل جائے اور پلائی جانے والی غذا سہولت سے اترنے لگے تو ملین روغنیات کے ذریعہ حقنہ دیں مثلاً روغن خیری، روغن سلاب، روغن سویا وغیرہ، تاآنکہ یہ یقین ہو جائے کہ راستہ کھل چکا ہے، بعد ازاں حب سکبینج اور حب منقی کی ہلکی خوراکیں استعمال کرائیں، اور ہر خوراک کے بعد ایک خوراک فلوس خیار شنبر بھی پلائیں۔

اس نوع ورمی میں بھی اکثر و بیشتر اطباء غلطی کر بیٹھتے ہیں، کیوں کہ اس کے ساتھ اکثر حالتوں میں ابکائی اور ثقل نفس ہوتا ہے اور اجابتیں بند ہو جاتی ہیں، چنانچہ یہ حضرات "قولنج" کا علاج شروع کر دیتے ہیں، گرم ادویہ پلاتے ہیں گرم حقنے دیتے ہیں، جس سے ورم میں اضافہ ہو جاتا ہے جو مریض کی ہلاکت کا باعث بنتا ہے، ــــ قولنج کے ساتھ مریض کو جو بخار آتا ہے اس کا بھی یہ لوگ خیال نہیں رکھتے نہ غور و فکر سے کام لیتے ہیں اور "کلی علاج" کرنے لگتے ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مریض ہلاک ہو جاتا ہے، ایسے مقام پر ایک طبیب کو چاہیئے کہ کافی غور و خوض سے کام لے کر علاج کرے۔

کتب طب کے مصنفین نے اس قسم کے بارے میں کوتاہی سے کام لیا ہے، جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے وہ جالینوس کے کلام سے استنباط کر کے کیا ہے یہ دوسرے تمام علاج معالجوں سے بہتر ہے، اعراض و علامات کے مدِ نظر علاج ہونا چاہیئے، اگر غور و فکر میں کوتاہی واقع ہو جائے تو مرض میں اسی قدر نقصان ہو گا۔

کناش معروف "بہ معالجات بقراطیہ کا دسواں مقالہ"، بقلم صائن بن شیخ کبیر مرشدی، بروز شنبہ، بحمداللہ و بتوفیقِ خداوندی تمام ہوا۔